B9ED103DST

سماجی مطالعات کی تدریسیات-I

(Pedagogy of Social Studies-I)

بیچلر آف ایجوکیشن (بی۔ایڈ۔)

(پہلا سمسٹر)

Bachelor of Education (B. Ed.)

(First Semester)

مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی

حیدرآباد-32، تلنگانہ-انڈیا

Copyright © 2025, Maulana Azad National Urdu University, Hyderabad
All right reserved. No part of this publication may be reproduced or transmitted in any form or by any means, electronically or mechanically, including photocopying, recording or any information storage or retrieval system, without prior permission in writing form the publisher (registrar@manuu.edu.in)

ISBN : 978-81-975953-0-1
Course : Pedagogy of Social Studies-I
First Edition : August 2024
Copies : 600
Price : 225

Programme Coordinator (B. Ed.)

Prof. Sayyad Aman Ubed, Professor (Education), CDOE, MANUU

Editorial Board/Editors

Prof. Mushtaq Ahmed I. Patel (Chairperson)
Professor, CDOE, MANUU

Prof. Shaikh Shaheen Altaf (Member)
HOD, Dept. of Edu &Training, MANUU

Prof. Siddiqui Mohd Mahmood (Member)
Senior Professor, Dept. of Edu &Training, MANUU

(Late) Prof. Najmus Saher (Member)
Professor, CDOE, MANUU

Mr. Mohd. Gufran Barkati
Assistant Professor, Dept. of Edu &Training, MANUU
(Language Editor)

Prof. Sayyad Aman Ubed (Member)
Programme Coordinator, B.Ed. (ODL)

Dr. Shaikh Wasim (Member Convener)
Associate Professor, CDOE, MANUU

Dr. Sameena Basu (Member)
Associate Professor, CDOE, MANUU

Dr. Mohd. Talib Ather Ansari
Associate Professor, MANUU CTE, Bidar
(Content Editor)

Production

Prof. Nikhath Jahan, Professor (Urdu), CDOE, MANUU

Mr. P Habibulla, Assistant Registrar, Purchase & Stores Section, MANUU

Dr. Mohd Akmal Khan, Assistant Professor (C), CDOE, MANUU

Mohd Abdul Naseer, Section Officer, CDOE, MANUU

Shaik Ismail, UDC, CDOE, MANUU

Faheemuddin, LDC, Purchase & Stores Section, MANUU

On behalf of the Registrar, Published by:

Centre for Distance and Online Education

Maulana Azad National Urdu University
Gachibowli, Hyderabad-500032 (TG), India
*Director:*dir.dde@manuu.edu.in *Publication:*ddepublication@manuu.edu.in
Phone number: 040-23008314 Website: manuu.edu.in

CRC Prepared by: Dr. Mohd Adil, Asst. Prof. (C), CDOE, MANUU
Title Page: Dr. Mohd Akmal Khan

Printed at: Print Time & Business Enterprises

فہرست

اکائی نمبر	اکائی کا نام	مصنف	صفحہ نمبر
پیغام	وائس چانسلر، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی		6
پیغام	ڈائرکٹر، مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم		7
کورس کا تعارف	پروگرام کوآرڈینیٹر (بی۔ایڈ)		8
بلاک I: مطالعہ کے ایک مربوط علاقے کے طور پر سماجی مطالعہ			
1-	قدرتی اور سماجی علوم کا مفہوم، معنی اور وسعت، قدرتی اور سماجی مطالعہ میں فرق (Meaning, Nature and Scope of Natural and Social Sciences, Distinction between Natural and Social Sciences)	ڈاکٹر محمد فیروز عالم اسسٹنٹ پروفیسر مانو، سی ٹی ای، دربھنگہ Dr. Md. Firoz Alam Assistant Professor MANUU CTE, Darbhanga	9
2-	جغرافیہ، تاریخ، شہریات اور معاشیات کے خصوصی حوالے سے سماجی مطالعہ کے معنی، تاریخ، نوعیت، وسعت اور ترقی (Meaning, History, Nature, Scope and Development of Social Studies with Special Reference to Geography, History, Civics and Economics)		20
3-	سماجی سائنس اور سماجی مطالعہ کے مابین امتیاز (Distinction between Social Sciences and Social Studies)		34
4-	متعدد سماجی مطالعہ کے مضامین کی روشنی میں سماج کی تفہیم (Understanding Society through Various Social Studies)		49
بلاک II: سماجی مطالعہ کے اغراض، مقاصد اور تعلیمی معیارات			
5-	سماجی مطالعہ کی تدریس کے اغراض و مقاصد (Major Aims and Objectives of Teaching Social Studies)	ڈاکٹر محمد طالب اطہر انصاری ایسوسیٹ پروفیسر	60

72	مانو، سی ٹی ای، بیدر Dr. Mohd Talib Ather Ansari Associate Professor MANUU CTE, Bidar	بلوم کے تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی (Bloom's Taxonomy of Educational Objectives)	6-
86		سماجی مطالعہ کی تدریس کے تعلیمی معیارات اور اکتسابی نتائج (Academic Standards and Learning Outcomes of Teaching Social Studies)	7-
100		قومی تعلیمی پالیسی 1986 اور قومی درسیاتی خاکہ 2005 کی سفارشات اور سماجی مطالعہ کی تدریس کی اقدار (Recommendations of NPE 1986 and NCF 2005, Values of Teaching Social Studies)	8-
بلاکIII: سماجی مطالعہ کی تدریس کی طرز رسائیاں، طریقے، حکمت عملیاں اور تکنیکیں			
114	ڈاکٹر محمد طالب اطہر انصاری ایسوسیٹ پروفیسر مانو، سی ٹی ای، بیدر Dr. Mohd Talib Ather Ansari Associate Professor MANUU CTE, Bidar	سماجی مطالعہ کی تدریس میں مختلف طرز رسائیاں، طریقہ تدریس، حکمت عملیاں اور تکنیکوں کے معنی، ضرورت اور اہمیت (Meaning, Need and Significance of Various Approaches, Methods, Strategies and Techniques of Teaching Social Studies)	9-
132		اساتذہ اور طفل مرکوز طرز رسائیاں (Teacher and Learner Centered approaches)	10-
155		حکمت عملی / تکنیکیں: برین اسٹارمنگ ، گروہی تدریس، ذہنی خاکہ سازی، تصوراتی خاکہ سازی (Strategies / Techniques: Brain Storming, Team Teaching, Mind Mapping, Concept Mapping)	11-
172		سرگرمیاں: ڈرامائی، رول پلے، فیلڈ ٹرپس، سیر و سیاحت، سماجی مطالعہ کلب، نمائشیں (Activities: Dramatization, Role play, Field Trips, Excursions, Social Science Clubs, Exhibitions)	12-

بلاک IV: سماجی علوم کی تدریس میں منصوبہ بندی اور سماجی علوم میں تدریس واکتساب کے وسائل			
13-	خرد تدریس کے معنی، تصور، فطرت اور خرد تدریس کی مہارتیں (Micro-teaching - Meaning, Concept and Nature and Micro Teaching Skills)	ڈاکٹر ذکی ممتاز اسسٹنٹ پروفیسر مانو، سی ٹی ای، بھوپال Dr. Jaki Mumtaj Assistant Professor MANUU CTE, Bhopal	185
14-	منصوبہ بندی (Planning)		206
15-	عوامی وسائل (Community Resources)		222
16-	سماجی مطالعہ کے معلم کا پیشہ وارانہ فروغ (Professional Development of Social Studies Teacher)		243
	نمونہ امتحانی پرچہ		260

پیغام

مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی (MANUU) 1998 میں پارلیمنٹ کے ایک ایکٹ کے ذریعے قائم کی گئی۔ یہ ایک مرکزی جامعہ ہے جس نے این اے اے سی کی جانب سے گریڈ +A حاصل کیا ہے۔ اس جامعہ کے قیام کے مقاصد ہیں: (1) اردو زبان کا فروغ، (2) پیشہ ورانہ اور تکنیکی تعلیم کو اردو میڈیم میں قابل رسائی اور دستیاب بنانا، (3) روایتی اور فاصلاتی طریقۂ تعلیم کے ذریعے تعلیم فراہم کرنا، اور (4) خواتین کی تعلیم پر خصوصی توجہ دینا۔ یہ وہ نکات ہیں جو اس مرکزی جامعہ کو دیگر تمام مرکزی جامعات سے ممتاز کرتے ہیں اور اسے ایک انفرادیت بخشتے ہیں۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں بھی مادری زبانوں اور علاقائی زبانوں میں تعلیم حاصل کرنے پر زور دیا گیا ہے۔

اردو کے ذریعے علم کے فروغ کا مقصد یہی ہے کہ اردو جاننے والے طبقے کے لیے عصری علوم اور مضامین تک رسائی آسان بنائی جائے۔ ایک طویل عرصے تک اردو میں درسی مواد کی کمی رہی ہے۔ اردو یونیورسٹی کے پاس اب اردو میں 350 سے زیادہ کتابوں کا ذخیرہ موجود ہے اور ہر سمسٹر کے ساتھ اس تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔
اردو یونیورسٹی این ای پی 2020 کے وژن کے مطابق مادری/گھریلو زبان میں تعلیمی مواد فراہم کرنے کے قومی مشن کا حصہ بننے کو اپنے لیے ایک اعزاز سمجھتی ہے۔ مزید یہ کہ اردو بولنے والا طبقہ اردو میں مطالعہ کے مواد کی عدم دستیابی کے سبب نئے اُبھرتے شعبوں اور جدید تر معلومات کے موجودہ میدانوں میں تازہ ترین معلومات واطلاعات کے حصول سے محروم نہیں رہے گا۔ مذکورہ بالا میدانوں میں مواد کی دستیابی کی بدولت حصولِ معلومات کا نیا شعور بیدار ہوا ہے جو یقیناً اردو داں طبقے کی دانشورانہ ترقی پر اثرانداز ہوگا۔
فاصلاتی اور آن لائن طلبہ کے لیے تعلیم وتدریس کے عمل کو سہل بنانے کے لیے یونیورسٹی کا سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) اردو اور متعلقہ مضامین میں خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری کو یقینی بناتا ہے۔

MANUU فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کے لیے SLM بلامعاوضہ فراہم کرتا ہے۔ یہ مواد اُردو کے ذریعے علم حاصل کرنے میں دلچسپی رکھنے والے ہر شخص کے لیے برائے نام قیمت پر دستیاب ہے۔ تعلیم تک رسائی کے دائرے کو مزید پھیلانے کے مقصد سے، اردو/ہندی/انگریزی/عربی میں eSLM یونیورسٹی کی ویب سائٹ پر مفت ڈاؤن لوڈ کے لیے دستیاب رکھا گیا ہے۔

مجھے بے حد خوشی ہے کہ متعلقہ فیکلٹی کی محنت اور مصنفین کے مکمل تعاون کی بدولت FYUG بی۔اے، بی۔ایس سی اور بی۔کام کی کتابوں کی اشاعت کا عمل بڑے پیمانے پر شروع ہو گیا ہے۔ فاصلاتی اور آن لائن لرننگ کے طلبہ کی سہولت کے لیے خود اکتسابی مواد (SLM) کی تیاری اور اشاعت کا عمل یونیورسٹی کے لیے اہمیت رکھتا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ہم اپنے خود تعلیمی مواد کے ذریعے اردو جاننے والے ایک بڑے طبقے کی ضروریات کو پورا کرنے کے قابل ہوں گے اور اس یونیورسٹی کے مقصدِ قیام کو پورا کریں گے اور اپنے ملک میں اپنی موجودگی کو جائز ٹھہرا سکیں گے۔

نیک تمناؤں کے ساتھ!

پروفیسر سید عین الحسن
شیخ الجامعہ، مانو

پیغام

موجودہ دور میں فاصلاتی تعلیم کو دنیا بھر میں ایک نہایت موثر اور مفید طریقۂ تعلیم کے طور پر تسلیم کیا جاتا ہے اور بڑی تعداد میں لوگ اس طریقۂ تعلیم سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے بھی اردو زبان بولنے والے عوام کی تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے قیام کے وقت سے ہی فاصلاتی تعلیم کا طریقہ متعارف کرایا۔ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی نے 1998 میں ڈائریکٹوریٹ آف ڈسٹنس ایجوکیشن (نظامتِ فاصلاتی تعلیم) کے ساتھ کام کا آغاز کیا اور 2004 سے باقاعدہ پروگرام شروع ہوئے، اس کے بعد مختلف شعبہ جات قائم کیے گئے۔

یو جی سی نے ملک میں نظام تعلیم کو موثر طور پر منظم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے۔ اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ (ODL) موڈ کے تحت چلنے والے مختلف پروگرام، جو سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) میں چل رہے ہیں، یو جی سی-ڈی ای بی کے منظور شدہ ہیں۔ یو جی سی-ڈی ای بی نے فاصلاتی اور باقاعدہ تعلیم کے نصاب کو ہم آہنگ کرنے پر زور دیا ہے تاکہ فاصلاتی تعلیم حاصل کرنے والے طلبہ کے معیار کو بہتر بنایا جاسکے۔ چونکہ مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی ایک دُہرے طرز (ڈوئل موڈ) کی یونیورسٹی ہے جو فاصلاتی اور روایتی دونوں طریقۂ تعلیم کی خدمات فراہم کرتی ہے، اس لیے اپنے مقاصد کو یو جی سی-ڈی ای بی کے رہنما خطوط کے مطابق حاصل کرنے کے لیے اس نے چوائس بیسڈ کریڈٹ سسٹم (CBCS) متعارف کرایا گیا جس کا خود اکتسابی مواد (Self Learning Materials) یو جی سی کے قوانین اور کریڈٹ فریم کے مطابق نئے سرے سے تیار کیے جاچکا ہے۔

سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن (CDOE) کل انیس (19) پروگرام پیش کرتا ہے جن میں یو جی، پی جی، بی ایڈ، ڈپلومہ اور سرٹیفکیٹ پروگرام شامل ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ تکنیکی مہارتوں پر مبنی پروگرام بھی شروع کیے جارہے ہیں۔ سی ڈی او ای نے جولائی 2025 سے این ای پی-2020 کے مطابق چار سالہ یو جی پروگرام کا آغاز کیا ہے۔ بی اے، بی ایس سی اور بی کام کے آنرز پروگراموں کو این سی ایف کے مطابق ڈیزائن کیا گیا ہے جس سے طلبہ کو آنرز ڈگری حاصل کرنے میں مدد ملے گی۔ سال 2025-2026 سے ایم بی اے پروگرام او ڈی ایل موڈ میں متعارف کرایا گیا ہے۔

مانو نے طلبہ کی سہولت کے لیے نو ریجنل سنٹرز (بنگلورو، بھوپال، دربھنگہ، دہلی، کولکاتا، ممبئی، پٹنہ، رانچی اور سری نگر) اور چھ سب ریجنل سنٹرز (حیدرآباد، لکھنؤ، جموں، نوح، وارانسی اور امراوتی) کا ایک وسیع نیٹ ورک قائم کیا ہے۔ اس کے علاوہ وجے واڑا میں ایک ایکسٹینشن سنٹر بھی قائم کیا گیا ہے۔ ان ریجنل اور سب ریجنل سنٹروں کے تحت ایک سو پچاس سے زیادہ لرنرز سپورٹ سنٹر (LSCs) اور بیس پروگرام سنٹر بیک وقت چلائے جارہے ہیں تاکہ طلبہ کو تعلیمی اور انتظامی سہولیات فراہم کی جاسکیں۔ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن اپنی تعلیمی اور انتظامی سرگرمیوں میں آئی سی ٹی کا بھرپور استعمال کرتا ہے اور اپنے تمام پروگراموں میں صرف آن لائن موڈ کے ذریعے ہی داخلے فراہم کرتا ہے۔

طلبہ کے لیے سیلف لرننگ میٹیریل (SLM) کی سوفٹ کاپی سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن کی ویب سائٹ پر دستیاب کرائی جاتی ہیں اور آڈیو و ویڈیو ریکارڈنگ کے لنک بھی ویب سائٹ پر فراہم کیے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ طلبہ کو ای۔میل اور واٹس ایپ گروپ کی سہولت بھی فراہم کی جارہی ہے جن کے ذریعے انہیں پروگرام کے مختلف پہلوؤں جیسے کورس رجسٹریشن، اسائنمنٹ، کاؤنسلنگ، امتحانات وغیرہ کے بارے میں مطلع کیا جاتا ہے۔ باقاعدہ کاؤنسلنگ کے علاوہ گزشتہ دو برسوں سے طلبہ کے تعلیمی معیار کو بہتر بنانے کے لیے زائد تدارکی (Remedial) آن لائن کاؤنسلنگ بھی فراہم کی جارہی ہے۔

امید کی جاتی ہے کہ سینٹر فار ڈسٹنس اینڈ آن لائن ایجوکیشن تعلیمی اور معاشی طور پر پسماندہ آبادی کو عصری تعلیم کے دھارے میں شامل کرنے میں ایک اہم کردار ادا کرے گا۔ تعلیمی ضروریات کو مد نظر رکھتے ہوئے نئی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) کے مطابق مختلف پروگرامز میں تبدیلیاں کی گئی ہیں اور توقع ہے کہ اس سے اوپن اینڈ ڈسٹنس لرننگ کے نظام کو مزید موثر اور کارآمد بنانے میں مدد ملے گی۔

پروفیسر محمد رضا اللہ خان

ڈائرکٹر، سی ڈی او ای، مانو

کورس کا تعارف

مرکز برائے فاصلاتی و آن لائن تعلیم، مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی کی جانب سے فاصلاتی طلبہ کے لیے تیار کی گئی یہ درسی کتاب بی۔ایڈ (پہلا سمسٹر) کے کورس **"سماجی مطالعات کی تدریسیات-I"** پر مشتمل ہے۔اس کورس کا مقصد مستقبل کے معلمین کو سماجی علوم کی تدریس کے حوالے سے نظری اور عملی بنیادوں سے روشناس کرانا ہے تاکہ وہ طلبہ کو اپنے معاشرے اور ماحول کو بہتر طور پر سمجھانے کے ساتھ ساتھ انہیں ایک باشعور اور ذمہ دار شہری بنانے میں مؤثر کردار ادا کر سکیں۔

یہ کورس چار بلاکس اور سولہ اکائیوں پر مشتمل ہے:

بلاک اوّل میں سماجی علوم اور سماجی سائنس کے مفہوم، وسعت، امتیازات اور ارتقا پر بحث کی گئی ہے۔ساتھ ہی جغرافیہ، تاریخ، شہریات اور معاشیات جیسے علوم کے حوالے سے سماجی مطالعات کے معنی اور سماج کی تفہیم کو واضح کیا گیا ہے۔

بلاک دوم میں سماجی علوم کی تدریس کے اغراض و مقاصد، بلوم کے تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی، اکتسابی نتائج اور تدریسی معیارات پر تفصیلی گفتگو کی گئی ہے۔مزید برآں قومی تعلیمی پالیسی 1986 اور قومی درسیاتی خاکہ 2005 کی سفارشات کے پس منظر میں سماجی علوم کی اقدار پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

بلاک سوم میں سماجی علوم کی تدریس کے طریقے، طرزِ رسائی، حکمتِ عملیاں اور تکنیکیں بیان کی گئی ہیں۔اس حصے میں طلبہ مرکوز اور اساتذہ مرکوز تدریس، ذہنی مشق، گروہی تدریس، تصوراتی خاکے اور دیگر سرگرمیوں جیسے ڈراما، اداکاری، تعلیمی سیر اور کلب وغیرہ کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

بلاک چہارم میں تدریس کے عملی پہلوؤں کو اجاگر کیا گیا ہے۔اس میں خرد تدریس، منصوبہ بندی، عوامی وسائل کے استعمال اور سماجی علوم کے معلم کی پیشہ وارانہ ترقی پر زور دیا گیا ہے۔

اس کتاب کی تیاری میں اس بات کا خاص خیال رکھا گیا ہے کہ تمام مواد آسان اور رواں زبان میں پیش کیا جائے تاکہ فاصلاتی طلبہ اسے باآسانی سمجھ سکیں۔اس کی ترتیب ایسی رکھی گئی ہے جو قاری کے لیے نہ صرف دلچسپ ہو بلکہ مرحلہ وار سمجھنے میں بھی مددگار ہو۔ہر اکائی کے آخر میں معروضی اور غیر معروضی سوالات شامل کیے گئے ہیں تاکہ مطالعہ کرنے والا یہ جانچ سکے کہ مطالعہ کس حد تک مفید رہا اور اس نے کیا کچھ سیکھا۔

پروفیسر سید امان عبید

پروگرام کوآرڈینیٹر

اکائی 1 ۔ قدرتی سائنس اور سماجی مطالعہ کا مفہوم، معنی اور وسعت، قدرتی سائنس و سماجی مطالعہ میں فرق

(Meaning, Nature and Scope of Natural Sciences and Social Studies, Distinction between Natural and Social Studies)*

اکائی کے اجزاء

1.0 تمہید (Introduction)

1.1 مقاصد (Objectives)

1.2 قدرتی سائنس اور سماجی مطالعہ کا مفہوم، معنی اور وسعت اور قدرتی سائنس و سماجی مطالعہ میں فرق

(Meaning, Nature and Scope of Natural Sciences and Social Studies, Distinction between Natural and Social Studies)

1.2.1 قدرتی سائنس کا مفہوم (Meaning of Natural Science)

1.2.2 قدرتی سائنس کی نوعیت (Nature of Natural Science)

1.2.3 قدرتی سائنس کی وسعت (Scope of Natural Science)

1.2.4 سماجی مطالعہ کا مفہوم (Meaning of Social Studies)

1.2.5 سماجی مطالعہ کی نوعیت (Nature of Social Studies)

1.2.6 سماجی مطالعہ کی وسعت (Scope of Social Studies)

1.2.7 قدرتی سائنس اور سماجی مطالعہ کے درمیان فرق

1.3 خلاصہ (Summary)

1.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

1.5 فرہنگ (Glossary)

1.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

---

* Dr. Md. Firoz Alam, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

1.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Resources)

1.0 تمہید(Introduction)

سماجی مطالعہ کے مضامین ہماری معاشرتی زندگی کو بہتر بنانے کا اہم ذریعہ ہیں۔ ان سے واقفیت ہمیں معاشرتی اقدار—جیسے آزادی کے حقوق، باہمی رواداری، محبت، بھائی چارگی اور سماج کے تمام افراد کے وجود کو تسلیم کرنے کا سبق دیتی ہے۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کا بنیادی مقصد عوام میں سماجی اقدار، معاشی شعور، اخلاقی کردار، مثالی عادات اور ان کی صلاحیتوں کو وسعت دینا ہے۔ سماجی مطالعہ کا علم معاشرتی ترقی اور خوشگوار زندگی کے اسباب کو فروغ دیتا ہے۔ کوئی بھی معاشرہ اپنے مقاصد تبھی پورے کر سکتا ہے جب وہ زندگی کے ان پہلوؤں کا گہرائی سے مطالعہ کرے جو سماجی ہم آہنگی، خوشحالی اور ترقی کی بنیاد ہیں۔ یہ علم ہمیں انہی موضوعات سے روشناس کرواتا ہے۔ ایک طالب علم حقیقی معنوں میں تبھی کامیاب ہوتا ہے جب وہ زندگی کے ان پہلوؤں کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا ہو، جو ہر موڑ پر اس کی رہنمائی کرتے ہیں۔

سماجی اور قدرتی سائنسی علوم کا مطالعہ کرنے سے پہلے مناسب ہے کہ سماج اور قدرت کے درمیان فرق کو سمجھا جائے اور یہ جاننے کی کوشش کی جائے کہ سماجی اور قدرتی علوم میں کن موضوعات کا احاطہ کیا جاتا ہے۔ یہ علوم کہاں ایک دوسرے سے الگ اور کہاں ایک ہی قدر کے حامل ہوتے ہیں۔ ان دونوں کی نوعیت اور وسعت کیا ہے۔

موجودہ اکائی میں ہم قدرتی اور سماجی مطالعہ کے معنی، نوعیت اور وسعت کے بارے میں پڑھیں گے۔ اور یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ قدرتی اور سماجی مطالعہ ایک دوسرے کس طرح الگ ہے۔ وہ کون سے موضوعات ہیں جن کا ان علوم سے براہ راست تعلق ہے۔ قدرتی اور سماجی مطالعہ عوام کی کس طرح خاکہ کشی کرتی ہے۔

1.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلباء اس لائق ہو جائیں گے کہ

- قدرتی سائنس اور سماجی مطالعہ کے تصور کو سمجھ سکیں۔
- قدرتی سائنس اور سماجی مطالعہ کے مفہوم سے واقف ہو سکیں۔
- قدرتی سائنس اور سماجی مطالعہ کی نوعیت سے واقف ہو سکیں۔
- قدرتی سائنس اور سماجی مطالعہ کی وسعت کو سمجھ سکیں۔
- قدرتی سائنس اور سماجی مطالعہ کے درمیان فرق کو سمجھ سکیں۔

1.2 قدرتی سائنس اور سماجی مطالعہ کا مفہوم، معنی اور وسعت اور قدرتی سائنس و سماجی مطالعہ میں فرق

(Meaning, Nature and Scope of Natural Sciences and Social Studies, destinction between Natural and Social Studies)

1.2.1 قدرتی سائنس کا معنی (Meaning of Natural Science)

Ledox (2002, P34) کے مطابق "وہ علم ہے جو قدرتی حادثات پر بحث کرتا ہے اور سائنسی طریقۂ کار کا استعمال کرتا ہے"۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سائنسی طریقۂ کار عام مروجہ قدرتی سائنس میں استعمال کیے جاتے ہیں، لیکن مخصوص طور پر قدرتی سائنس کی ملکیت میں شامل نہیں ہوتے۔ یعنی قدرتی حادثات کی وجہ سے سماجی مطالعہ قدرتی سائنس سے الگ ہوتی ہے۔ Buchel (1992) کے مطابق قدرتی سائنس کی ابتدا نشاۃ ثانیہ (Renaissance) کے بعد دنیا میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کے طرز عمل کے طور پر دیکھی جاسکتی ہے۔

مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ قدرتی سائنس عام علوم (سائنس) کی ایک شاخ ہے جس کا تعلق قدرتی مظاہر کی وضاحت، تفہیم اور پیشین گوئی سے ہوتا ہے، جو مشاہدات و تجربات سے حاصل ہونے والے شواہد پر مبنی ہوتی ہے۔ جن میں طبیعیاتی اور حیاتیاتی سائنس کے مضامین کو اہمیت حاصل ہے۔ حالانکہ قدرتی سائنس کی اور بھی شاخیں ہیں جن میں کیمسٹری، ارتھ سائنس، اور فلکیات وغیرہ کو بھی مسلم اہمیت حاصل ہے۔

1.2.2 قدرتی سائنس کی نوعیت (Nature of Natural Science)

سائنسی طریقۂ کار میں قدرتی سائنس کے طریقۂ کار سب سے زیادہ مشہور ہیں۔ امریکن آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق "سائنسی طریقۂ کار" عام طور پر ان طریقۂ کار کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں جو قدرتی علوم کی شکل میں مستعمل ہیں۔ جن میں بتدریج معائنہ، پیمائش اور تجربہ شامل ہوتا ہے۔ یہ سبھی طریقے دیگر سائنسز میں بھی استعمال کیے جاتے ہیں۔ لیکن اگر سماجی مطالعہ اور قدرتی علوم کا تقابلی مطالعہ کیا جائے تو قدرتی علوم کا طریقۂ کار ریاضیاتی علوم پر مبنی ہوتے ہیں۔

Karlpopper اور Thomas Kuhn جیسے سائنس دانوں نے قدرتی سائنس کے ابتدائی طریقوں پر 20 ویں صدی کے دوران تفتیش کی۔ انھوں نے Inductive Epistemology پر تحقیق کی۔ Popper کے مطابق کوئی بھی اصول صرف Induction کی بنیاد پر طے نہیں کیا جاسکتا، کیونکہ ایک عام اور سادہ معائنہ (Observation) بھی اسے غلط ثابت کرسکتا ہے۔ اس لیے اگر یہ کہا جائے کہ سبھی کوے (Crow) کالے ہیں تو ایک سفید کوے (Crow) کی موجودگی بھی اس اصول کو خارج کرسکتی ہے۔ اس حوالے سے Kuhn نے اقدار (Paradigm) کی بات کی ہے، جو کہ کسی بھی تجزیے کے دوران دھیان میں رکھے جاتے ہیں۔ جس میں سائنسدانوں کے ذاتی نظریات یا خیالات کے تجربے کے نتائج پر اثر انداز ہونے کا کوئی ذکر نہیں ہوتا ہے۔ Kuhn نے اسی بات پر زور دیتے ہوئے مایا ناز تبدیلی (Paradigm Shit) کی بات کہی ہے۔

1.2.3 قدرتی سائنس کی وسعت(Scope of Natural Science)

تاریخی طور پر قدرتی علوم کے تین مخصوص شعبے مانے جاتے ہیں۔ جو کہ علم کیمیا(Chemistry)، علم حیاتیات(Biology)اور علم طبیعیات(Physics) سے موسوم ہیں۔ لیکن یہ کوئی حتمی زمرہ نہیں ہے۔ بلکہ اس میں بھی کئی نئے موضوعات کو جدید تحقیقات کے ذریعہ جوڑا گیاہے۔ جوں جوں علم میں وسعت ہوتی ہے بعینہ سوالات بھی نمو پذیر ہوتے ہیں۔ جو اس بات کی نشاندہی کرتے ہیں کہ ابتدائی قدرتی سائنسداں عمومی موضوعات کے جویا تھے، جب کے آج کے سائنس داں مخصوص موضوعات کو مطالعے کا موضوع بناتے ہیں۔ جیسا کہ یہ واضح ہو چکا ہے کہ علم نجوم کی بدولت انجینئرنگ کے مختلف موضوعات تشکیل پائے ہیں، جن میں Robotics یا Bionics کو بطور مثال پیش کیا جاسکتا ہے۔ یعنی قدرتی سائنس کا مقصد ان اصول و قوانین کی تلاش کرنا ہے جو دنیا پر حکومت کرتی ہیں۔ یہاں زور سماجی دنیا کے بجائے قدرتی دنیا پر ہے۔ حالانکہ قدرتی اور سماجی دنیا کا موازنہ کوئی آسان امر نہیں ہے۔

نشاۃ ثانیہ کے تخیل کار جنھوں نے اپنے سوالوں کے ذریعہ پہلے سے موجود دنیوی وضاحت کو مزید مرحلہ وار تحقیق کے طریقۂ کار کی شکل دی ہے، ان میں 'پرٹیکس' اور 'گلیریو' کے نام خصوصی طور پر لیے جاتے ہیں۔ انھوں نے علم نجوم اور طبیعیات پر خاص زور دے کر ان دونوں کے مسائل سے پوری دنیا کو روشناش کرایا۔

1.2.4 سماجی مطالعہ کا معنی(Meaning of Social Studies)

سماجی مطالعہ وہ علم ہے جو سیدھے طور پر انسانی تعلقات اور معاملات سے جڑا ہوتا ہے جس میں سماجی اور ثقافتی معاملات پر خاص زور دیا جاتا ہے۔ یعنی سماجی مطالعہ کا سیدھا تعلق انسانی حرکت و عمل سے ہے۔ یہ وہ عملی جزو ہے جو مختلف سماجی و ثقافتی میدان میں بذات خود یا براہ راست انسانی نقل و حمل سے جڑا ہے۔ حالاں کہ اس شعبہ میں ان جدید علوم کو شامل کیا گیا ہے جن میں انسانی تعلقات پر زور دیا جاتا ہے۔ عوامی راوابط کے متعلق جانکاری حاصل کرتے ہوئے حقیقت پسندی کو ابھارا جاتا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سماجی مطالعہ معاشرے کی حقیقت کو جاننے اور بیان کرنے کا ایک علم ہے۔

سماجی مطالعہ میں چند ایسے مضامین شامل ہیں جنھیں بذات خود ایک مضمون کی شکل میں دیکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر تاریخ، سیاسیات عمرانیات، معاشیات، جغرافیہ اور نفسیات وغیرہ بذات خود ایک مضمون ہونے کے علاوہ سماجی مطالعہ کا لازمی حصہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض تعلیمی سطحوں پر ان مضامین کو الگ الگ شعبے کے طور پر دیکھا اور پڑھا جاتا ہے۔ یعنی سماجی مطالعہ میں وہ مضامین شامل ہوتے ہیں جن کا تعلق انسانی سماج کی ابتدائی نشو ونما اور ترقی سے ہو۔ سماجی مطالعہ کے ذریعہ انسانی زندگی اور اس کے مختلف سماجی رد عمل کا تفصیلی مطالعہ کیا جاتا ہے۔

- **تاریخ(History)**

History لاطینی لفظ Historia سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے جاننا۔ Jhon Huizinga کے مطابق "تاریخ" وہ عملی تشکیل ہے جس میں تہذیب اپنے ماضی کو دکھاتا ہے۔ Maitiland کے لفظوں میں "انسان نے جو کچھ کیا اور کہا ہے وہ تاریخ ہے"۔ یعنی انسانی

تعلقات کی تفہیم کے لیے تاریخ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ (Hill) کا کہنا ہے کہ "تاریخ" کی تدریس میں طلباء کو سچ کی تلاش کرنے کے لیے تیار کرایا جاتا ہے اور مختلف قوموں کے آپسی تعلقات اور اس کی سماجی، ثقافتی و معاشی حالات کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرکے بین الاقوامی میل جول اور ترقی کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ یعنی تاریخ میں انسانی ترقی، کسی ثقافت کے عروج وزوال کے اسباب، جنگوں کا تہذیبوں پر اثر اور مختلف ممالک کی قدیم تہذیبوں، رہن سہن اور ریت رواج کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔

- **سیاسیات (Political Sciences)**

ارسطو کے نزدیک "سیاسیات وہ سائنس ہے جو اچھی عادتوں کا مطالعہ کرتی ہے"۔ E. M White کے نزدیک سیاسیات مختصر انسانی علم کی وہ شاخ ہے جو تمدن سے متعلق سبھی سماجی، معاشی، سیاسی، ذہنی اور مذہبی پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے، خواہ وہ ماضی، حال اور مستقبل میں سے کسی بھی زمانہ، علاقہ، قوم اور انسانی معاملات سے متعلق ہو۔ سیاسیات کی تدریس سے باہمی تعاون، پیار محبت، برداشت، برابری اور آزادی کے احساسات کی نشوونما ہوتی ہے، جس سے طالب علموں میں سماج کا مثالی شہری اور متحرک ممبر بننے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ یعنی سیاسیات جمہوری اصول، شہری فرائض، شہری حقوق، قومی اور بین الاقوامی تعلقات، شہری سہولیات کے لیے مختلف اداروں کا قیام، قومی اور بین الاقوامی مسائل کا حل، شہریوں کی گاؤں، ضلع، ریاست، قوم، دنیا کے ممبر کی شکل میں کردار ادار کرنے میں مدد کرتی ہے۔

- **معاشیات (Economics)**

انسان کے تعلقات اور کارعمل کا مطالعہ ہے۔ پروفیسر مارشل کے لفظوں میں یہ انسانی زندگی کے عام پیشوں کا مطالعہ ہے۔ اس میں افراد اور سماج کے عمل کی جانچ کی جاتی ہے جن کا براہ راست تعلق اشیاء کے حصول اور ان کے استعمال سے ہے۔ پروفیسر روبن کے لفظوں میں "معاشیات" وہ سائنس ہے جو انسانی برتاؤ کا مطالعہ اس طرح کرتی کہ وہ ماخذوں اور اس کے استعمال کے مختلف ذرائع، بے روزگاری، مختلف پیشے، سرمایہ کاری، معاشی اصول، پلاننگ، کھپت / پیداوار وغیرہ کو جان سکتے ہیں۔

1.2.5 سماجی مطالعہ کی نوعیت(Nature of Social Studies)

سماجی مطالعہ کی نوعیت قدرتی علوم سے مختلف ہے، اس علم کا نام دو الفاظ Social + Science سے مل کر بنا ہے۔ یعنی ایسا علم جس سے سماج کے بارے میں معلومات حاصل ہو۔ اس علم کا استعمال عام طور پر انسان اور سماج سے متعلق علوم کے لیے کیا جاتا ہے۔ لیکن سماجی مطالعہ میں 'سائنس' ایک ایسے علم کی طرف اشارہ کرتا ہے جو قدرتی سائنسی طریقوں اور تکنیکوں پر مشتمل ہے۔ جن کے ذریعہ انسانی تعلقات کے مشکل اور پیچیدہ تانے بانے، تنظیموں اور ان کی حقیقی صورتوں کے مطالعے کے لیے انھیں طریقۂ کار کا استعمال کیا جاتا ہے جو قدرتی سائنس میں مستعمل ہوتے ہیں۔

سماجی مطالعہ میں وہ سبھی مضمون شامل کیے جاتے ہیں جو انسان کی سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں سے متعلق ہوں۔ مثال کے طور پر 'تاریخ' انسانی زندگی سے متعلق ماضی کے تہذیب و ثقافت کا خاکہ پیش کرکے سماج کو آنے والی زندگی یا مستقبل کے لیے تیار ہونا سکھاتی ہے۔

سیاسیات انسانی زندگی کے اجزا، شہریت اور سیاسی حقوق و فرائض کے ساتھ دیگر سیاسی پہلوؤں کو روشناس کراتا ہے۔ جو انسان قدیم زمانے سے لے کر آج تک اپناتا آرہا ہے۔

عمرانیات (Sociology) معاشرے کے پیچیدہ پہلوؤں کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے اور انسان و سماج کے باہمی تعلقات کے سلسلے میں مطالعہ کرتا ہے اور اسے لفظ بہ لفظ قلم بند کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جہاں جغرافیہ مختلف خطۂ ارضی میں گذر بسر کرنے کے دوران انسانی عمل میں درپیش دقتوں اور آسانیوں سے بحث کرتا ہے وہیں نفسیات انسان کے برتاؤ اور احساسات کو سمجھ کر اس کے عملوں کی وجوہات کو بیان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ فلسفہ (Philosophy) خیال کو ایک ایسا آزاد دائرہ دیتا ہے جس میں انسان مختلف خیالات کو جوڑ کر کسی بھی مادی یا غیبی جز پر خیال و بحث کا موقع پاتا ہے۔ معیشت انسانی زندگی کے اہم ضروریات کمائی و اخراجات اور اس سے متعلق مختلف مسائل کی تبدیلیوں سے بحث کرتی ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سماجی مطالعہ کے تحت آنے والے تمام مضامین اپنی اپنی نوعیتوں میں منفرد ہونے کے باوجود ایک دوسرے سے مربوط ہوتے ہیں۔

1.2.6 سماجی مطالعہ کی وسعت (Scope of Social Studies)

سماجی مطالعہ کی وسعت سے مراد اس کا پھیلاؤ اور دائرہ عمل ہے۔ یہ علم تعلیمی نظام کے مطابق مختلف تدریسی تجربات سے متعارف کراتا ہے۔ جس سے ہمیں ضروری اور مفید سرگرمیوں کا علم ہوتا ہے۔ یعنی جوں جوں انسان میں سماج کے تئیں درکار علوم میں اضافہ ہوتا ہے ویسے ویسے سماجی علم کا دائرہ بھی بڑھتا جاتا ہے۔

جدید نظریات کے مطابق اس موضوع کے حدود میں روز بروز اضافہ ہوجاتا جارہا ہے۔ اس کی وسعت پڑوس، شہر، ضلع، صوبہ اور ملک سے گذر کر عالمی سطح کے سماجی روابط کا احاطہ کرتی ہے۔ سمجھنے میں آسانی پیدا کرنے کے لیے سماجی مطالعہ کو مختلف زمروں: 'انسانی تعلقات کا مطالعہ، شہریت کی تعلیم، موجودہ حادثات، دنیا کے اہم مسائل، بین الاقوامی تعلقات، فنون، حیاتیاتی مطالعے، سماجی اور طبعی ماحول کے باہمی تعلقات کے مطالعے وغیرہ میں تقسیم کرکے دیکھا اور پرکھا جاتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your own progress)
1- سماجی مطالعہ کے مختلف مضامین کی وضاحت کریں؟ ____________________ ____________________

1.2.7 قدرتی سائنس اور سماجی مطالعہ کے درمیان فرق

(Distinction between Natural Sciences and Social Studies)

سماجی مطالعہ سے مراد وہ علم ہے جو انسانی سماج پر منحصر ہے۔ جس سے واضح ہے کہ سماج اور افراد کا باہمی ربط، سماجی ادارے اور ان کے باہمی تعلقات، سماجی مطالعہ کے مطالعے کے اہم شعبے ہیں۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ سماجی مطالعہ کی پیچیدگی قدرتی سائنس سے زیادہ ہے اسی لیے اس کے مسائل بھی قدرتی علوم کے مسائل سے کہیں زیادہ ہیں۔ کیونکہ یہ علم انسان اور سماج پر منحصر ہے جہاں روز بروز تغیر و تبدل امکان ہوتے ہیں۔ چونکہ سماجی مطالعہ میں انسانی رابطوں اور وجود کا مطالعہ کیا جاتا ہے اس لیے سماجی مطالعہ کے علم کو کسی مخصوص علوم ی نظام کے بجائے عام نظریوں سے سمجھنا زیادہ بہتر ہے۔ اسی لیے اس موضوع میں سماج کے مختلف حصوں کا مطالعہ ایک گروپ یا فرد کی صورت میں کیا جاتا ہے۔ معائنہ جو کہ قدرتی سائنس میں بھی استعمال کیا جاتا ہے، سماجی مطالعہ میں عام استعمال ہونے والا طریقہ ہے۔ حالاں کہ سماجی مطالعہ میں کوئی بھی تجربہ کرنا بے حد مشکل ہوتا ہے، کیوں کہ یہاں تجربہ گاہ ایک کمرہ نہ ہو کر ایک سماجی ماحول ہوتا ہے، جس سے روبرو ہو کر سماجی سائنسداں کو حقیقت کی تلاش کرنی ہوتی ہے۔ اس لیے اس علم کے تجربے ہمیشہ پیچیدہ ہوتے ہیں۔ سماجی مطالعہ کے دیگر اہم طریقۂ کار میں انٹرویوز، سروے، کیس اسٹڈی وغیرہ شامل ہوتے ہیں۔

قدرتی سائنس کے مقابلے میں سماجی مطالعہ میں اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ کس کو آپ منظور شدہ علم مانیں گے۔ اس لیے بڑے پیمانے پر فلسفیانہ نظریات سماجی مطالعہ میں پائے جاتے ہیں، جن پر سرسری نظر ڈالی جاسکتی ہے۔ پہلا نظریہ Positivist کا نظریہ ہے جو کہ ابتدائی سماجی سائنسداں August comte کے ذریعہ دیا گیا۔ ان کا ماننا تھا کہ سماجی حقائق کو جاننے کے لیے انھیں طریقوں کا استعمال کرنا چاہیے جو قدرتی سائنس میں اپنائے جاتے ہیں اور اسے interpretivism کے ذریعے تنقید کے میدان میں لیا گیا ہے۔ کیونکہ ان کے مطابق سماجی حقائق کو اس طرز پر ناپا نہیں جاسکتا ہے۔ جس طرز پر قدرتی سائنس میں عوامل ناپے اور پرکھے جاتے ہیں۔ بلکہ قدرتی و سماجی حادثات کی حقیقت کی اکثریت کو ہم نظر انداز نہیں کرسکتے۔ یہ خیالات میکس ویبر کی تصنیفات کا مطالعہ کرتے ہوئے اخذ ہوتے ہیں۔ سماجی مطالعہ کا مطالعہ اکثر کئی بنیادوں پر مبنی ہوتا ہے۔ یہ مختلف طرز وضاحت (Interpretation) پر منحصر ہے کیوں کہ اس کے متغیرات کو آسانی سے کنٹرول نہیں کیا جاسکتا۔ ساتھ ہی ساتھ اخلاقی مسائل اور معاشی مسائل بھی درپیش ہوتے ہیں۔ چونکہ سماجی مطالعہ کوئی طے شدہ مضمون نہیں ہے اس لیے سماجی مطالعہ کے ذریعہ حقیقت کے نتائج کی کوئی ایک اہم شکل سامنے نہیں آسکتی۔

اخلاقی مسائل ہمیشہ سامنے آتے رہتے ہیں۔ کیونکہ کئی دل چسپ سوالوں کا بھی مطالعہ کئی بار لوگوں کی ذہنی اور جسمانی حفظان کو بالائے طاق رکھ کر کیا جاتا ہے اور یہ بھی ضروری نہیں ہوتا کہ ایک وقت میں ایک سوال جو بہت اہم تھا وہ پوری زندگی اہم ہی ہو۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی اہمیت کسی وقت میں ختم ہو جائے۔ اس لیے یہ کہنا مناسب ہے کہ سائنس کی یہ دونوں شاخیں ایک دوسرے سے قریب اور یکساں ہونے کے باوجود منفرد اور الگ الگ ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ قدرتی سائنس اور سماجی مطالعہ کے درمیان فرق واضح کریں؟

1.3 خلاصہ (Summary)

لفظ سائنس کا استعمال عام طور پر علم کے لیے کیا جاتا ہے۔ یہ لفظ دنیا کی تفہیم اور وضاحت پر مبنی ہے۔ یعنی مختلف طریقۂ کار کا استعمال کر کے ان اصولوں کو تعمیر کرنا جن سے ہمیں ایک نئے علم سے واقفیت ہو۔ حالانکہ اس لفظ کے اندر کوئی ایسی خاص خوبی نہیں ہے جس کی بنیاد پر یہ کہا جاسکے کہ سائنس کو دیگر دنیاوی سمجھ اور وضاحتوں سے الگ کیا جاسکتا ہے۔ مثال کے طور پر مذہب، علم نجوم، علم ہیئت وغیرہ کی وضاحت جو عام طور پر سائنس کے زمرے میں نہیں آتے، لیکن کچھ خصوصیات کی بنیاد پر ہم دو مختلف سائنسی زمروں کا موازنہ کرتے ہیں۔ جن میں قدرتی سائنس اور سماجی مطالعہ اہم ہیں۔ یہ دونوں ہی زمرے حقیقی سائنس ہیں۔ ایک سائنس قدرتی مسائل سے ہٹ کر تخیلی مسائل کو حل کرنے پر زور دیتی ہے، جب کہ ہمارے سامنے بہت سے ایسے مسائل موجود ہیں جن میں قدرتی اور سماجی دونوں ہی سائنسز ایک ہی میدان میں ہوتے ہیں۔ اور بہت سے ایسے بھی مسائل ہیں جو دونوں کے مابین فرق کو واضح کرتے ہیں۔ سماجی مطالعہ میں شامل مضامین مثلاً تاریخ، سیاسیات، جغرافیہ، معیشت، فلسفہ، نفسیات اور عمرانیات سماج کے مختلف پہلوؤں کا احاطہ کرتے ہیں، جس سے سماجی ریت رواج، باہمی تعلقات اور معاشرتی عمل کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ جب کہ قدرتی سائنس میں ان تمام موضوعات کا مطالعہ کیا جاتا ہے جو قدرتی معاملات سے متعلق ہوتے ہیں۔ مثال کے طور پر زمین کی گردش، سورج کی تپش اور سیاروں کا مدار وغیرہ

1.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد اب آپ اس قابل ہو چکے ہیں کہ

- قدرتی سائنس اور سماجی مطالعہ کے تصور کو سمجھ چکے ہیں۔
- قدرتی سائنس سماجی مطالعہ کے مفہوم سے واقف ہوس چکے ہیں۔
- قدرتی سائنس سماجی مطالعہ کی نوعیت سے واقف ہو چکے ہیں۔
- قدرتی سائنس اور سماجی مطالعہ کی وسعت کو سمجھ چکے ہیں۔
- قدرتی سائنس اور سماجی مطالعہ کے درمیان فرق کو سمجھ چکے ہیں۔

1.5 فرہنگ (Glossary)

- Augustus Comte: اگسٹس کامٹے: ایک سائنسداں

- سیاسیات (Political Science): سیاسیات کا ایک مضمون
- تاریخ (History) : تاریخ کا ایک مضمون
- قدرتی سائنس (Natural Science) سائنسی مضامین
- سماجی مطالعہ (Social Studies) سماجی مطالعہ کے مضامین

1.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objectives answer type questions)

1۔ قدرتی سائنس کے مطالعہ کی بنیاد کس پر ہے؟

(a) عمومی طور پر مخصوص (b) قدرتی مظاہر (c) سماجی برتاؤ (d) مذکورہ بالا میں سے کوئی نہیں

2۔ سماجی مطالعہ کے مطالعے کے اہم طریقۂ کار ہیں؟

(a) سیاسیات (b) معاشیات (c) تاریخ کے مطالعے پر (d) انٹرویوز، سروے، کیس اسٹڈی

3۔ طبیعیات کا تعلق سائنس کے کس زمرے سے ہے؟

(a) سماجی سائنس (b) حیوانیات (c) معاشیات (d) قدرتی سائنس

4۔ سماجی مطالعہ کا تعلق ذیل کے کس زمرے سے ہے؟

(a) طبیعیات، معاشیات، حیاتیات، سیاسیات (b) سیاسیات، معاشیات، تاریخ

(c) حیوانیات، طبیعیات، کیمیا (d) ادویات، معاشیات، سیاسیات، مرویات

5۔ معاشیات کا تعلق کس سائنس سے ہے؟

(a) سماجی مطالعہ (b) طبیعیات (c) حیوانیات (d) اقتصادیات

6۔ تاریخ سے ہم کس چیز کا مطالعہ کرتے ہیں؟

(a) کلچر کا (b) ثقافت کا (c) سماجی حالات کا (d) سبھی کا

7۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے استاد کے اوصاف ہونے چاہیے؟

a) سبق کی منصوبہ بندی کے لیے ایک خاکہ تیار کرنا b) طالب علم کی کارکردگی کا جائزہ لینا

c) طلباء کو سرگرمیوں میں شامل کرنا d) سبھی

8۔ علم سیاسیات کا تعلق ہے؟

a)مذہب سے　b)زبان سے　c)تاریخ سے　d) سماجی حالات سے

9۔علم معاشیات کو سماجی مطالعہ کے مضامین میں شامل کیا گیا؟

a)مذہبی ترقی کے لیے　b)زبان ی نشو ونما کے لیے　c)تاریخی مطالعہ کے لیے　d) اقتصادی ترقی کے لیے

10۔علم سیاسیات کا تعلق ہے؟

a)مذہب سے　b)زبان سے　c)تاریخ سے　d) سماجی حالات سے

معروضی سوالات کے جوابات

1-b	2-d	3-d	4-d	5-d
6-d	7-d	8-d	9-d	10-d

مختصر جواب کے حامل سوالات (Short answer type questions)

1۔ قدرتی سائنس سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

2۔ قدرتی سائنس کی وسعت کیا ہے؟

3۔ سماجی مطالعہ کی نوعیت کیا ہے؟

4۔ قدرتی اور سماجی مطالعہ کے مابین کیا فرق ہے؟

5۔ قدرتی سائنس کی اہمیت کیا ہے؟

6۔ سماجی مطالعہ کے مطالعہ کی اہمیت کیوں ہے؟

7۔ سماجی اور قدرتی سائنس کی افادیت پر مختصر روشنی ڈالیں۔

8۔ سماجی مطالعہ میں شامل دیگر موضوعات پر مختصر نوٹ لکھیں۔

9۔ سماجی مطالعہ کو سائنس کیوں کہا جاتا ہے؟

10۔ بنیادی طور پر قدرتی سائنس میں کن علوم کا مطالعہ کیا جاتا ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ قدرتی سائنس کا تنقیدی جائزہ پیش کریں۔

2۔ سماجی مطالعہ میں شامل دیگر علوم کے مطالعے کے فوائد پر تفصیلی بحث کیجیے۔

3۔ قدرتی اور سماجی مطالعہ کا موازنہ کریں۔

4۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے فوائد پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔

5۔ سماجی مطالعہ سے سیاسیات کا تعلق قائم کیجیے۔

1.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Resources)

1. Praveen, Dr.Manoj & Koya, Dr. Hassan, *Teaching science Resources, Methods and Practices*, Neelkamal Publications Pvt.ltd, Hyderabad
2. Mohan, Radha(2019). *Innovative Science Teaching for Physical Science Teachers*, PHI Learning Private Limited, dehli
3. Sharma H.S & et.all (2007); *Science teaching*, Radha Prakashan Mandir, Agra
4. Sharma R.C (2005); *Modern Science Teaching*, Dhanpat Rai Publishing Company.
5. Siddiqui and Siddiqui (1998). *Teaching of Science Today and Tomorrow*, New Delhi: Doaba House.
6. Soni, Anju (2000). *Teaching of Science*, Ludhiana: Tandon Publications.
7. Vaidya, Narendra (1989). *The Impact of Science Teaching*, New Delhi: Oxford and IBH Publishing Co. Pvt. Ltd.
8. Vanaja, M. (2004). *Methods of Teaching Physical Sciences*, Hyderabad: Neelkamal Publications Pvt. Ltd.

9. مطالعۂ معاشرہ، نیشنل کونسل فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، سری اربندو روڈ، نئی دہلی۔

10. سماجی اور سیاسی زندگی، نیشنل کونسل فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، سری اربندو روڈ، نئی دہلی۔

11. سماجیاور سیاسی زندگی حصہ دوم، نیشنل کونسل فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، سری اربندو روڈ، نئی دہلی۔

12. سماجی اور سیاسی زندگی حصہ سوم، نیشنل کونسل فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، سری اربندو روڈ، نئی دہلی۔

13. سماجیات کا تعارف، نیشنل کونسل فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، سری اربندو روڈ، نئی دہلی۔

اکائی 2۔ جغرافیہ، تاریخ، شہریت اور معاشیات کے خصوصی حوالے سے سماجی مطالعہ کے معنی، تاریخ، نوعیت، وسعت اور ترقی

(Meaning, History, Nature, Scope and Development of Social Studies with Special Reference to Geography, History, Civics and Economics)*

اکائی کے اجزاء

2.0 تمہید (Introduction)

2.1 مقاصد (Objectives)

2.2 جغرافیہ، تاریخ، شہریت اور معاشیات کے خصوصی حوالے سے سماجی مطالعہ کے معنی، تاریخ، نوعیت، وسعت اور ترقی

(Meaning, History, Nature, Scope and Developmentof Social Studies with Special Reference to Geography, History, Civics and Economics)

2.2.1 سماجی مطالعہ کے معنی، نوعیت اور وسعت

(Meaning, Nature and Scope of social studies)

2.2.2 جغرافیہ (Geography)

2.2.3 تاریخ (History)

2.2.4 علم شہریت (Civics)

2.2.5 معاشیات (Economics)

2.3 خلاصہ (Summary)

2.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomess)

2.5 فرہنگ (Glossary)

2.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

2.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Resources)

* Dr. Md. Firoz Alam, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

2.0 تمہید (Introduction)

کوئی بھی سماج دو انسانوں یا انسانوں کے ایک بڑے گروپ سے مل کر بنتا ہے، جو منظم طریقے سے عرصہ ٔ دراز سے ایک ساتھ رہتے ہوں اور باہمی اشتراک سے سماج کی مختلف سرگرمیاں انجام دیتے ہوں۔ سماج سے انسان کا گہرا تعلق ہوتا ہے۔ زندگی بسر کرتے ہوئے ہر انسان سماج سے مختلف نوعیتوں سے اپنا رشتہ قائم کرتا ہے۔ ہر سماج کے اپنے کچھ خاص روایات اور اصول ہوتے ہیں اور اس سماج کا ہر فرد ان روایتوں اور اصولوں سے بندھا ہوتا ہے۔ سماجی مطالعہ میں ہم سماج اور افراد کے مابین رشتوں اور سماج کے روایات و اقدار کا مطالعہ کرتے ہیں۔ سماجی مطالعہ انسان کی پیدائش اور اس کی ترقی کے ساتھ ساتھ اس کے حالات و تجربات کی وضاحت بھی کرتا ہے۔ ماضی میں رونما ہو چکے واقعات اور مستقبل کے منصوبوں کی عکاسی بھی کرتا ہے۔ سماجی مطالعہ کا مقصد طلباء کو ان کے گرد و پیش سے باخبر کرنا، اپنی انفرادی شناخت کے ساتھ اجتماعی سرگرمیوں میں عملی طور پر حصّہ لینے کے لیے انھیں آمادہ کرنا اور ایک ذمہ دار شہری کے طور پر شرکت کی تربیت دینا شامل رہتا ہے۔ سماجی مطالعہ اسکولی سطح پر ایک مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے جس میں معاشیات، شہریت، تاریخ، علم سماجیات ور جغرافیہ کے نمایاں تصورات شامل ہیں۔ اس اکائی میں ہم سماجی مطالعہ کے معنی، نوعیت، تاریخ اور وسعت کا مطالعہ کریں گے۔

2.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ:

- سماجی مطالعہ کے معنی، نوعیت، وسعت اور تاریخ کو سمجھ سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی خصوصیات کو سمجھ سکیں۔
- سماجی مطالعہ کے مختلف تصورات کی وضاحت کر سکیں۔
- سماجی مطالعہ کے دائرہ کار پر بحث کر سکیں۔
- روزمرہ کی زندگی میں سماجی مطالعہ کے اطلاق کی وضاحت کر سکیں۔
- سماجی مطالعہ کا دوسرے مضامین سے کیا رشتہ ہے اس کی وضاحت کر سکیں۔
- سماجی مطالعہ کے ذریعے سماج اور اس کی پیچیدگیوں سے واقف ہو سکیں۔

2.2 جغرافیہ، تاریخ، شہریت اور معاشیات کے خصوصی حوالے سے سماجی مطالعہ کے معنی، تاریخ، نوعیت، وسعت اور ارتقا

(Meaning, History,Nature, Scope and Development of Social Studies with Special reference to Geography, History, Civics and Economics)

سماجی مطالعہ ایک بین شعبہ جاتی مضمون ہے جس کے تحت سماج میں انسان کے رشتوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ تاریخ، شہریت، معاشیات اور جغرافیہ کا مطالعہ سماج سے انسان کے تعلقات کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے۔ متوازن زندگی کے لیے ضروری ہے کہ ہر فرد سماج سے اپنا رشتہ استوار کرے، سماج سے الگ ہو کر کوئی بھی فرد بہتر زندگی نہیں گزار سکتا، اپنی اجتماعی زندگی میں انسان سماج اور افراد سے مختلف طرح کے رشتے بناتا ہے، انفرادی شناخت برقرار رکھتے ہوئے ہر فرد اپنی صلاحیت کے مطابق سماج پر اثر انداز ہوتا ہے۔ سماجی مطالعہ کی شاخیں درج ذیل ہیں:

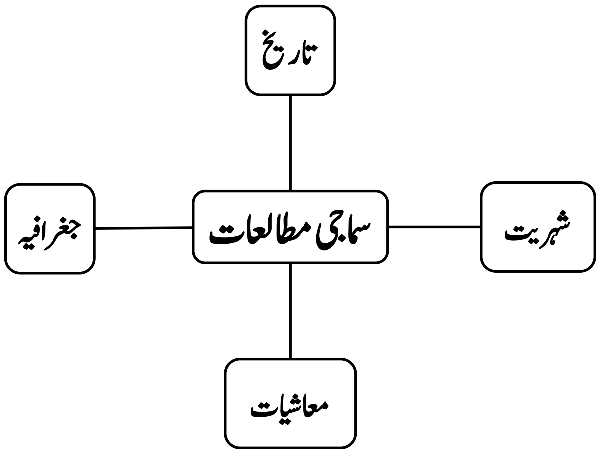

2.2.1 سماجی مطالعہ کے معنی، نوعیت اور وسعت

(Meaning, Nature and Scope of Social Studies)

- **سماجی مطالعہ کے معنی (Meaning of Social Studies)**

سماجی مطالعہ وہ مضمون ہے جس کے تحت انسان اور سماج سے اس کے رشتہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس مضمون کو آرٹ اور سائنس دونوں کا مجموعہ سمجھا جاتا ہے۔ اس کا تعلق تو براہ راست سماج سے ہے مگر اس کے مطالعے کا طریقہ کار سائنسی ہے۔ عام طور سے سماجی مطالعہ کو سماج میں انجام پانے والی مختلف سرگرمیوں کا عکس بھی سمجھا جاتا ہے لیکن اس کا انداز انتہائی منطقی اور سائنسی ہوتا ہے۔ سماجی مطالعہ میں ہم تہذیب، روایت، انسان کی طرز زندگی، مقامات، ماحول، طاقت، اختیارات، حکمرانی، معیشت، انسان کی سماجی ذمہ داریوں وغیرہ سے متعلق تصورات و مسائل کا مطالعہ کرتے ہیں۔ ابتدا میں سماجی مطالعہ کو الگ سے بطورِ مضمون نہیں پڑھایا جاتا تھا مگر اب یہ اسکولوں میں باقاعدہ ایک مضمون کے طور پر پڑھایا جاتا ہے۔

سماجی مطالعہ کی کچھ اہم نکات درج ذیل ہیں:

i. سماجی مطالعہ کا تعلق بنیادی طور پر انسانی رشتوں سے ہے۔

ii. سماجی مطالعہ کے تحت انسانی معاشرے کا منظم اور سائنسی مطالعہ کیا جاتا ہے۔

iii. سماجی مطالعہ میں فرد، معاشرے اور سماجی اداروں کے مابین تعلق کا بھرپور احاطہ کیا جاتا ہے۔

iv. انسانی معاشرے کی نوعیت کا مطالعہ ہی اس مضمون کا اصل مقصد ہے۔

- **سماجی مطالعہ کی نوعیت (Nature of Social Studies)**

سماجی مطالعہ بنیادی طور پر بین شعبہ جاتی نوعیت کا ہوتا ہے۔ اس کے تحت زیادہ تر سماجی مسائل کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور ہم سب یہ جانتے ہیں کہ سماجی مطالعہ ، دیگر سائنسی مضامین کے مقابلے میں زیادہ پیچیدہ ہوتا ہے اور قدرتی سائنس یا دیگر سائنسی مضامین کی طرح موضوعی نہیں ہوتا۔ اس لیے اس کا مطالعہ دیگر مضامین سے نہ صرف مختلف ہوتا ہے بلکہ اس کے تقاضے بھی مختلف ہوتے ہیں۔ سماجی مطالعہ میں کسی اصول کو ہم حتمی تصور نہیں کر سکتے بلکہ وقت اور مقام کی مناسبت سے اصول و ضوابط اور اس سے برآمد ہونے والے نتائج بدلتے رہتے ہیں۔ جس طرح انسانی سماج میں برق رفتاری سے مسلسل تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں اسی طرح سماج اور معاشرے کی قدریں بھی بدل رہی ہیں۔

سماج کا کوئی مسئلہ سماجی مطالعہ کے کسی ایک شعبے تک محدود نہیں ہوتا بلکہ اس مسئلے کو سماجی مطالعہ کے تمام شعبوں کے تناظر کو مد نظر رکھتے ہوئے سمجھا جاتا ہے۔ کسی مسئلے کو سمجھنے میں سماجی مطالعہ ہمیں مختلف زاویے سے سوچنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ کئی بار ایک سماجی صورت حال کے متعدد اسباب ہوتے ہیں اور ایک ہی سبب کے متعدد اثرات بھی ہوتے ہیں، اس لیے سماجی مطالعہ ایک ہی مسئلے یا تصور کے مطالعے کے لیے متعدد سوچوں اور زاویوں کی سہولت فراہم کرتا ہے۔

سماجی مطالعہ کی تدریس میں ہمیں درج ذیل اہم نکات کو ملحوظ خاطر رکھنا چاہیے:

i. سماجی مطالعہ کی تدریس وآموزش معنی خیز ہونا چاہیے۔

ii. سماجی مطالعہ کی تدریس وآموزش مربوط ہونا چاہیے۔

iii. سماجی مطالعہ کی تدریس وآموزش چیلنجنگ ہونا چاہیے۔

iv. سماجی مطالعہ کی تدریس وآموزش فعال ہونا چاہیے۔

- **سماجی مطالعہ کی وسعت (Scope of Social Studies)**

سماجی مطالعہ کی وسعت سے مراد اس کی جامعیت اور تنوع ہے جو تدریس و آموزش کے مختلف سرگرمیوں کے ذریعے فراہم کی جاتی ہے۔ سماجی مطالعہ کا دائرہ دنیا کی طرح وسیع اور انسانی تاریخ کی طرح طویل ہے۔ اس کے ذریعے طلباء انسانی تاریخ سے متعارف ہوتے ہیں، اہم شخصیات، واقعات اور ایجادات سے روشناس ہوتے ہیں، بے شمار مقامات اور کہانیوں سے واقف ہوتے ہیں، سماجی مطالعہ طلباء کو ذہنی وسعت عطا کرتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ ان کے ذہنوں کو نئے امکانات تلاش کرنے کی تربیت بھی کرتا ہے۔ اس کا مطالعہ طلباء کو ان کی

تہذیب و تمدن، تاریخ، روایات اور اقدار کو سمجھنے اور اپنے ملک پر فخر کرنے کا جذبہ پیدا کرنے میں مدد کرتا ہے، اس کے علاوہ فرد میں ذمہ داری کا احساس بیدار کرتا ہے اور اپنے ملک کو بہتر بنانے کا جذبہ بھی پیدا کرتا ہے۔ سماجی مطالعہ کا مقصد طلبا کو اس معاشرے کے بارے میں معلومات فراہم کرنا اور سمجھنے میں مدد کرنا ہے جس میں وہ رہتے ہیں۔ جیسے ان کے معاشرے کے افراد کس طرح منظم طور پر ایک ساتھ رہتے ہیں، ان کی بات چیت کا انداز کیسا ہے، وہ اپنے معاملات کس طرح نبھاتے ہیں، آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ان کا سلوک، برتاؤ اور رویہ کیسا ہے، ان روایات کی تاریخ اور حقیقت کیا ہے جن کی پیروی اس معاشرے کے افراد کرتے ہیں، مختلف تقریبات اور رسم و رواج کیسے مناتے ہیں وغیرہ۔ اس سے طلباء کو اپنے معاشرے کی اصلیت، اپنے آباواجداد کی تاریخ، اپنی تہذیب و تمدن، اپنے پڑوسیوں اور آخرکار خود کو سمجھنے میں بھی مدد ملتی ہے۔

سماجی مطالعہ کا مطالعہ ہمیں انسانی دنیا اور اس کے کام کاج کے بارے میں ایک مربوط تفہیم کو فروغ دینے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، جس میں فطرت اور ماحول کے ساتھ اس کے باہمی رشتے بھی شامل رہتے ہیں تاکہ معاشرے کو بہتر بنانے کی مسلسل کوشش کی جا سکے۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کا مقصد ایک حساس، متفکر اور باخبر انسان بنانا ہے۔

سماجی مطالعہ کے تحت درج ذیل نکات کا مطالعہ کیا جاتا ہے:

i. انسانی تعلقات کا مطالعہ

ii. طبیعیاتی اور سماجی ماحول کا مطالعہ

iii. فنون لطیفہ اور قدرتی علوم کا مطالعہ

iv. بین الاقوامی تفہیم کا فروغ

v. حالات حاضرہ کا مطالعہ

vi. سماجی زندگی اور شہریت کے لیے بیداری

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your own progress)
1۔ سماجی مطالعہ کی تعریف بیان کیجیے؟ 2۔ سماجی مطالعہ دیگر سائنسی مضامین سے کس طرح مختلف ہے؟ اس کی وضاحت کیجیے۔

2.2.2 جغرافیہ (Geography)

سماجی مطالعہ اور جغرافیہ دونوں لازم و ملزوم ہیں۔ جغرافیہ، مقامات اور لوگوں کا ان کے ماحول کے درمیان تعلقات کا مطالعہ کرتا ہے۔ سماجی مطالعہ میں ہم مختلف خطے کے لوگوں کے حالات زندگی، ان کے طرز زندگی، ان کے پیشہ اور ان کے معیار زندگی وغیرہ کا مطالعہ

کرتے ہیں۔ زندگی کے تمام حالات تمام ممالک کے جغرافیائی حالات سے بہت زیادہ متاثر رہتے ہیں۔ملک کے محل وقوع اور حالات کا وہاں کے باشندوں اور ان کی سماجی زندگی پر مکمل اثر پڑتا ہے۔ جغرافیہ میں زمین کی سطح کے متنوع ماحول، مختلف مقامات اور خالی جگہوں اور ان کے تعاملات وغیرہ کا ہندوستانی تناظر میں مطالعہ کیا جاتا ہے۔

ہیٹنر لکھتے ہیں ”جغرافیہ میں عام طور پر زمین کی سطح کے مختلف حصوں سے متعلق مظاہر کے فرق کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔“

جغرافیہ مختلف مقام اور جگہ سے متعلق مسائل جیسے ماحول، فضا، وسائل، فطرت، درجہ حرارت، نقل و حمل اور مواصلات وغیرہ سے متعلق ہے۔ سماجی مطالعہ کے تحت جغرافیہ کی تدریس کا مقصد طلباء کو جغرافیہ کے بنیادی تصورات سے واقف کرانا ہے۔اسکولی سطح پر جغرافیہ کی تعلیم بنیادی طور پر آموز گاروں کو ہندوستان کے قدرتی، اقتصادی اور ترقیاتی جغرافیہ سے آشنا کرتی ہے۔جغرافیہ سے موسمیاتی تبدیلیوں، طوفانوں، لینڈ سلائیڈنگ، گرم ہواؤں اور جنگل کی آگ وغیرہ سے متعلق جو خبریں ہمیں مختلف ذرائع سے موصول ہوتی ہیں ان مسائل اور مظاہر کو سمجھنے میں جغرافیہ ہماری مدد کرتا ہے۔ اس سے طلباء میں مشاہدے کی عادت پیدا ہوتی ہے، جو ان کے تجسس کو تیز کرتی ہے اور انہیں اپنے گرد و پیش کے ماحول کی تفہیم کرنے میں مدد کرتی ہے۔ جغرافیہ کے پانچ اہم موضوعات ہیں: جگہ، مقام، انسانی ماحول کا تعامل، نقل و حرکت اور علاقہ۔ مجموعی طور پر یہ پانچ موضوعات جغرافیہ کے پورے مضمون کا احاطہ کیے ہوئے ہیں۔

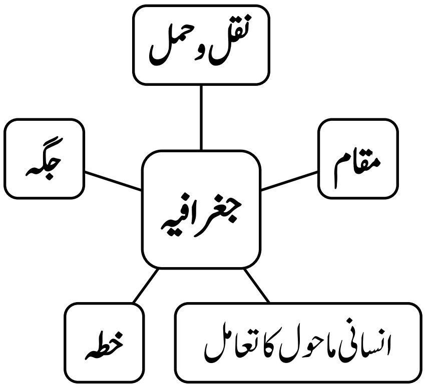

ہندوستان جنوبی ایشیا کا ایک وسیع ملک ہے۔ جو خط استوا کے شمال میں 8°4' سے 37°6' عرض البلد اور 68°7 مشرق سے 97°25' مشرقی طول البلد کے درمیان واقع ہے۔ خط سرطان ہندوستان کو تقریباً دو حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔اس کا رقبہ تقریباً 3.28 ملین مربع کلومیٹر ہے۔ہندوستان کے پاس 15,200 کلومیٹر کی زمینی سرحد ہے اور 7517 کلومیٹر کی ساحلی پٹی ہے۔ ہندوستان زمینی رقبے کے لحاظ سے دنیا کا ساتواں اور آبادی کے لحاظ سے دنیا کا پہلا سب سے بڑا ملک ہے۔ ہندوستان تین طرف سے سمندروں سے گھرا ہوا ہے یعنی بحریہ ہند، خلیج بنگال اور بحیرۂ عرب۔ یہاں کا دارالحکومت نئی دہلی ہے۔انتظامی امور کو آسان بنانے کے لیے ہندوستان کو 28 ریاستوں اور 8 مرکزی زیر انتظام والے علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر ایک کا اپنا دارالحکومت ہے۔ہندوستان کے شمال میں جموں و کشمیر، جنوب میں صوبہ تمل ناڈو، مشرق میں اروناچل پردیش اور مغرب میں صوبہ گجرات واقع ہے۔ہندوستان کے پڑوسی ممالک افغانستان، پاکستان، نیپال، چین، بنگلہ دیش، بھوٹان، میانمار، سری لنکا اور مالدیپ ہیں۔ طبعی جغرافیہ کی بنیاد پر ہندوستان کو چھے درج ذیل حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

i. پہاڑ

ii. میدان

iii. سطح مرتفع

iv. ساحلی میدان

v. ریگستان

vi. جزائر

ہندوستان کے بلند و بالا پہاڑ، دور تک پھیلے ہوئے ریگستان، ندیاں، شمالی میدانی علاقے، ساحلی علاقے اور جزیرے وغیرہ یہاں کی رنگا رنگی اور خوبصورتی کے مظہر ہیں۔ ہندوستان میں نہ صرف آبادی بلکہ زمینی شکلوں جیسے پہاڑوں، وادیوں، میدانوں، سطح مرتفع اور صحراؤں میں بھی بہت زیادہ تنوع پایا جاتا ہے۔ یہ ہی تنوع اور رنگا رنگی اس ملک کو دنیا کے دیگر ممالک میں مختلف شناخت عطا کرتی ہے۔ ہندوستان میں پانی کے اہم ذرائع کے طور پر یہاں کی 12 بڑی ندیاں ہیں۔ یہاں کی معاشی حالت کا انحصار انھیں ندیوں پر ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ جغرافیہ کی تدریس کی اہمیت وافادیت پر روشنی ڈالیے؟ 2۔ 'ہندوستان کی معاشی حالت کا انحصار ندیوں پر ہے' اس کی وضاحت کیجیے۔ ____________________ ____________________

2.2.3 تاریخ (History)

لفظ ہسٹری یونانی لفظ 'ہسٹوریا' سے مشتق ہے جس کے معنی ہیں۔ 'معلومات'۔

ہنری جانسن کے مطابق "تاریخ، اپنے وسیع تر معنوں میں وہ سب کچھ ہے جو کبھی ماضی میں ہوا ہے۔"

این سی ای آر ٹی کے ماہرین کا ماننا ہے کہ "تاریخ عصر حاضر کی روشنی میں ایک سماجی گروہ کے ماضی کے واقعات کے تمام پہلوؤں کا سائنسی مطالعہ ہے۔"

ماضی کے واقعات کے مجموعے کو تاریخ کہتے ہیں۔ تاریخ بنیادی طور پر انسانی رویے کی داستان ہے۔ تاریخ ثبوت اور ماضی کی تحقیقات پر مبنی ماضی کی نسلوں کی دلچسپ کہانی ہے۔ یہ ہمیں ہماری تہذیب، زبان، آرٹ، فن تعمیر وغیرہ کے بتدریج ارتقا کو سمجھنے میں مدد کرتی ہے۔ تاریخ ایک ایسی کھڑکی ہے جس کے ذریعے ہم ماضی کے واقعات کو دیکھ سکتے ہیں، اس کی روشنی میں ہم حال کا جائزہ لے سکتے ہیں، عصر حاضر کی ترقی کو سمجھ سکتے ہیں۔ تاریخ ماضی کے معاشرے کی زندگی کا عکاسی ہے یہ ہمیں مستقبل کے نئے امکانات تلاش کرنے اور مستقبل کے لیے لائحہ عمل تیار کرنے میں ہماری مدد کرتی ہے۔ تاریخ انسانی زندگی کی ابتداء، ارتقا اور زوال کی حتی المقدور وضاحت کرتی

ہے۔ تاریخ ہمیں مقامی اور ریاستی تاریخ، قومی اور عالمی تاریخ کے ساتھ ساتھ مخصوص خطے، زمانے اور گروہوں کو جاننے اور سمجھنے میں مدد کرتی ہے۔ تاریخ کے اعتبار سے ہندوستانی تاریخ کو درج ذیل تین ادوار میں تقسیم جاسکتا ہے۔

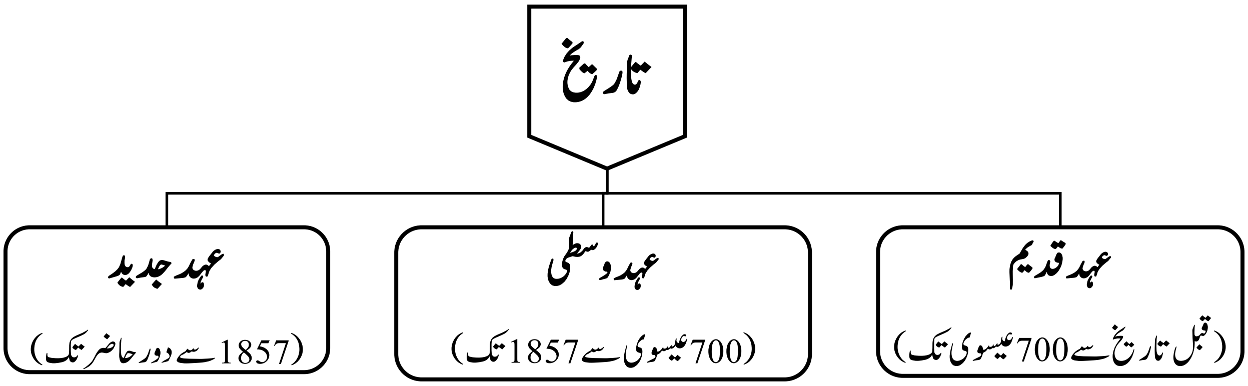

تاریخ انسان کے ماضی کا تجزیہ اور تشریح ہے جو ہمیں وقت کے ساتھ رونما ہونے والی تبدیلیوں کا مطالعہ کرنے کے قابل بناتی ہے۔ یہ تفتیش اور تخیل دونوں کا ایک عمل ہے جس کے ذریعے ہم سمجھ پاتے ہیں کی وقت کے ساتھ کیسے تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ تاریخ ان تمام مضامین کے مطالعے کی بنیاد ہے جو انسانیات اور سماجی مطالعہ کے زمرے میں آتے ہیں۔ اسے اکثر سماجی مطالعہ کی "ملکہ" یا "ماں" بھی کہا جاتا ہے۔

تاریخ کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ کوئی بھی چیز جو انسان کو متاثر کر رہی ہے یا انسان کے تجربے میں آرہی ہے اسے تاریخ کے دائرہ کار میں شامل کیا جاسکتا ہے۔ درج ذیل نکات ہمیں تاریخ کے دائرہ کار کو سمجھنے میں مدد کرتے ہیں۔

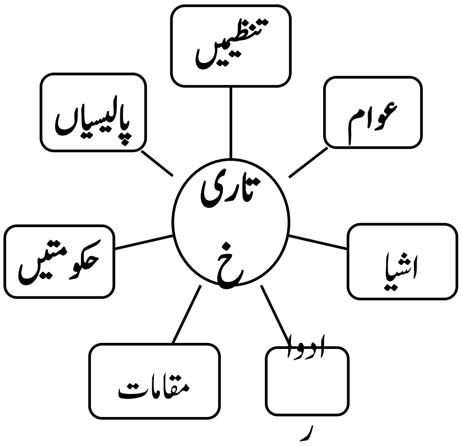

تاریخ کے مطالعے کے ذریعے ہمیں اپنے گرد و پیش کی دنیا میں واقع ہو رہی مسلسل تبدیلیوں کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے اور ہم اس حقیقت سے بھی واقف ہوتے ہیں کہ دنیا کی ہر چیز غیر مستقل ہے۔ تاریخ کے ذریعے ہم ملک کے باہر رونما ہونے والے واقعات سے استفادہ کرتے ہیں، سماج اور ملک کو بہتر بنانے کے لیے ان کا اطلاق کرتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your own progress)

1۔ تاریخ کے مطالعے سے ہمیں کیا فائدہ حاصل ہوتا ہے؟
2۔ مستقبل کے لائحہ عمل تیار کرنے میں تاریخ ہمیں کس طرح مدد کرتی ہے؟

2.2.4 شہریت (Civics)

علم شہریت، انسانی شہریت کے حقوق اور فرائض کا مطالعہ ہے، یہ سماجی مطالعہ کی نمایاں شاخوں میں سے ایک شاخ ہے۔ لفظ 'Civics' لاطینی لفظ 'Civitas' سے مشتق ہے، جس کا مطلب ہے 'شہر'

ارسطو کے مطابق "شہریت وہ سائنس ہے جو بہترین ممکنہ زندگی کے حالات کا مطالعہ کرتی ہے۔"

انسائکلوپیڈیا بریٹانیکا کے مطابق "شہریت معاشرے میں انسان کے حقوق اور فرائض کی سائنس ہے۔"

علم شہریت کے تحت نہ صرف معاشرے میں مختلف شہریوں کی ذمہ داریوں اور حقوق کا مطالعہ کیا جاتا ہے بلکہ اس کا مطالعہ لوگوں کو ان کے معاشرے کا فعال، ذمہ دار اور باشعور رکن بننے میں مدد کرتا ہے۔ اس کا دائرہ کار اسکولوں، محلوں اور قصبوں سے لے کر پوری قوم اور یہاں تک کہ دنیا تک پھیلا ہوا ہے۔ علم شہریت کے مطالعے سے ہمیں یہ سمجھنے میں مدد ملتی ہے کہ ہماری حکومت کیسے کام کرتی ہے۔ شہریت ہمیں یہ سمجھنے میں بھی مدد کرتی ہے کہ ہم اپنی حکومت میں کس طرح حصہ لے سکتے ہیں اور اس کے کام کو کیسے بہتر بنا سکتے ہیں۔ سماجی مطالعہ میں شہریت ایک اہم مضمون ہے یہ ہمیں نہ صرف بنیادی حقوق اور بنیادی فرائض سے روشناس کراتا ہے بلکہ باخبر اور فعال شہری بننے میں ہماری مدد بھی کرتا ہے۔ بطور شہری اپنے حقوق اور فرائض کو جاننے کے بعد ہی ہم اپنی حکومت میں زیادہ مؤثر طریقے سے حصہ لے سکتے ہیں۔ حکومت کو لوگوں کی ضروریات کے لیے مزید ذمہ دار بنانے کے لیے بھی کام کر سکتے ہیں۔ علم شہریت کا مطالعہ جمہوریت کی تاریخ، قانون سازی اور شہری اپنی حکومت میں کیسے حصہ لے سکتے ہیں جیسے موضوعات کا احاطہ کرتا ہے۔ جب تک افراد اپنی ذمہ داریوں سے واقف نہیں ہوں گے تب تک وہ ملک کی بہتری اور ترقی میں اپنا کردار نہیں ادا کر سکتے ہیں۔ علم شہریت کے تحت تمام انتظامی امور کا سنجیدگی سے مطالعہ کیا جاتا ہے اور انتظامی امور میں مزید بہتری لانے کے لیے نئے نئے امکانات تلاش کیے جاتے ہیں۔ علم شہریت اچھی تعلیم کا ایک اہم حصہ ہے اور اس لیے اسکولی سطح پر لازمی طور پر اس کی تعلیم دی جاتی ہے۔ عوام کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ زندگی بھر شہریت کے بارے میں سیکھتے رہیں۔ کتابوں، دستاویزی فلموں اور شہری تقریبات وغیرہ کے ذریعے ہم شہریت اور اس میں ہو رہی نئی نئی تبدیلیوں سے واقفیت حاصل کر سکتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your own progress)

1۔ شہریت کا مطالعہ کیوں ضروری ہے وضاحت کیجیے؟
2۔ باخبر اور ذمہ دار شہری پیدا کرنے میں شہریات کا کیا کردار ہے؟

____
____

2.2.5 علم معاشیات(Economics)

لفظ 'Economics' دو یونانی لفظوں سے ماخوذ ہے۔ 'oikos' کا مطلب 'گھر' اور 'nemein' کا مطلب ہے 'کھاتا'، جس سے مراد ہے گھریلو انتظام۔ ارسطو نے معاشیات کو گھریلو انتظام کی سائنس قرار دیا ہے۔ معاشیات کی اصطلاح دو الفاظ 'معیشت' اور 'سائنس' سے تعلق رکھتی ہے جس کا مطلب 'معیشت کی سائنس' یا وسائل کے صحیح استعمال کی سائنس ہے۔ معاشیات سماجی مطالعہ کا اہم حصہ ہے۔ یہ ایک بہت ہی دلچسپ موضوع ہے۔ علم معاشیات لوگوں کی زندگی کا ایک لازمی حصّہ ہے۔ یہ عوام کی زندگی سے براہ راست تعلق رکھتی ہے۔ یہ اشیاء اور خدمات کی پیداوار، تقسیم اور خرچ وغیرہ کے مطالعہ سے وابستہ ہے۔ عصری معاشی مسائل کو سمجھنے اور انہیں حل کرنے کی کوششوں میں مدد کرنے کے لیے معاشیات کو ابتدائی سطح سے لے کر اعلیٰ ثانوی سطح تک اسکولی نصاب میں شامل کیا گیا ہے۔ معاشیات کی سمجھ لوگوں کو جدید دنیا کو جاننے اور مستقبل کی تشکیل کرنے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ معاشیات تجزیہ کرتی ہے کہ کس طرح انسان اپنے محدود وسائل کو احتیاط سے استعمال کرکے اپنی لامحدود خواہشات کو پورا کرتے ہیں۔ اس کا علم، گھرانوں، کاروباری اکائیوں اور اداروں کے ساتھ ساتھ حکومت گویا کہ ہر فرد کے لیے مفید ہے۔

معاشیات کی اہمیت یہ ہے کہ یہ معاشرے کو اپنی ضروریات کو بہترین طریقے سے پورا کرنے میں مدد کرتا ہے۔ معاشیات کا تعلق قلت کے مسئلے کو حل کرنے سے ہے۔ ماہرین معاشیات وسائل کی قلت کو پورا تو نہیں کر سکتے لیکن وہ ہمیں قلیل وسائل کو استعمال کرنے کے بہترین طریقے تلاش کرنے میں ہماری مدد کر سکتے ہیں۔ معاشیات کا دائرہ بہت وسیع ہے۔ یہ ہمیں ان نکات کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے کہ کس طرح ایک معاشرہ ترقی کے حصول کے لیے اپنے محدود وسائل کو محفوظ کرتا ہے اور ضروری کاموں میں ان محدود وسائل کو مختص کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کسی بھی معاشرے کے حالات اور معیارات کا جائزہ لیتے ہوئے اس معاشرے کے بنیادی معاشی مسائل کو سمجھنے کی بھی ضرورت ہوتی ہے کیونکہ سماج کے بیشتر مسائل بھی انہیں مسائل کے گرد گھومتے ہیں۔ معاشیات مسائل کی اصل وجوہات کا پتہ لگانے میں ہماری مدد کرتا ہے اور ان مسائل کا دائمی حل تلاش کرنے میں ہماری رہنمائی کرتا ہے۔ دنیا کے ترقی یافتہ یا ترقی پذیر ممالک معاشیات کے ذریعہ فراہم کردہ معلومات اور اطلاعات کا استعمال کرتے ہوئے اپنی پالیسیاں اور منصوبے بناتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس شعبہ میں تحقیق کے کام زیادہ ہو رہے ہیں اور ایسے اداروں کو حکومت امداد بھی فراہم کراتی ہے جو معاشی مسائل کے حل کے لیے بہتر تجاویز فراہم کرتے ہیں ۔معاشیات کی بہتر سمجھ کے بغیر کوئی سماج یا معاشرہ نہ تو ترقی کر سکتا ہے اور نہ ہی اس کے حصے میں خوش حالی آسکتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ ملک کے معاشی نظام کو بہتر بنانے میں معاشیات کے کردار پر ایک نوٹ لکھیے۔

2.3 خلاصہ (Summary)

سماجی مطالعہ کی تدریس کا بنیادی مقصد طلبا کو مقامی، قومی اور عالمی شہری زندگی کے لیے تیار کرنا ہے۔ یہ مضمون سماج اور افراد سے متعلق موضوعات کا ایک جامع گروپ ہے جو سماج کی تمام سرگرمیوں اور ضروریات کی بھرپور عکاسی کرتا ہے۔ سماجی مطالعہ کا دائرہ تاریخ، جغرافیہ، شہریت اور معاشیات تک محدود ہے، جس کے ذریعے انسان اپنے اختیارات اور ذمہ داریوں سے روشناس ہوتا ہے۔ تاریخ ہمیں ماضی کی روشنی میں حال سمجھنے میں مدد دیتی ہے، جبکہ معاشیات وسائل کے بہتر استعمال کی سمجھ عطا کرتی ہے۔ جغرافیہ کے مطالعے سے ملک کی رنگا رنگی، آب و ہوا اور مختلف قدرتی و سماجی پہلوؤں کو سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

2.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد طلباء اس قابل ہو چکے ہیں کہ

- سماجی مطالعہ کی اصطلاح کی وضاحت کر سکتے ہیں۔
- سماجی مطالعہ کے تحت پڑھائے جانے والے تمام مضامین پر مختصر گفتگو کر سکتے ہیں۔
- تاریخ جیسے مضمون پر اپنے بڑوں سے گفتگو کرتے ہیں۔
- ملک کے معاشی مسائل پر اپنی تجاویز پیش کرنے کا حوصلہ کر سکتے ہیں۔
- شہر کاری کے مثبت اور منفی پہلوؤں پر اپنے دلائل پیش کر سکتے ہیں۔
- برق رفتاری سے بدل رہی دنیا اور آئے دن رونما ہونے والے نئے نئے واقعات پر اپنی رائے پیش کر سکتے ہیں۔
- اسکولی سطح پر ہو رہی سماجی مطالعہ سے متعلق سرگرمیوں میں حصہ لیے سکتے ہیں۔

2.5 فرہنگ (Grossary)

- سماجی مطالعہ (Social Studies): ایک مضمون جس میں تاریخ، علم معاشیات، علم جغرافیہ شامل رہتے ہیں۔
- تعامل (Interaction): ہم آہنگی قائم کرنا
- معاشرہ (Society): انسانوں کا ایک گروپ
- دستاویزی فلم (Documentary Film): ایک مخصوص فلم
- درجۂ حرارت (Temperature): موسم کی ساخت یا درجہ حرارت

- نقل وحمل(Transportation):ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی
- مواصلات(Communication):ترسیل
- دارالحکومت(Capital):کسی ملک کا ایک اہم شہر یادارالحکومت
- شہریت(Civics):ایک شہر کے انسانوں کے کلچر، ثقافت اور اقداریں

2.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objectives answer type questions)

1۔ شہریت کی بہتر سمجھ پیدا کرنے کے لیے کس مضمون کا مطالعہ ضروری ہے؟

(a) معاشیات (b) جغرافیہ (c) شہریت (d) حیاتایت

2۔ کس مضمون کے تحت ہم ماضی کے واقعات کا مطالعہ کرتے ہیں؟

(a) جغرافیہ (b) معاشیات (c) سیاسیات (d) تاریخ

3۔ معاشی مسئلے کی سمجھ کے لیے کس مضمون کا مطالعہ ضروری ہے؟

(a) سیاسیات (b) معاشیات (c) جغرافیہ (d) تاریخ

4۔ سماجی مطالعہ کا تعلق براہ راست کس سے ہے؟

(a) نباتات سے (b) سماج سے (c) حیاتیات سے (d) ان میں سے کوئی نہیں

5۔ ہندوستان کو دو حصوں میں تقسیم کرتی ہے؟

(a) خط سرطان (b) خط استوا (c) عرض البلد (d) طول البلد

6۔ علم معاشیات کو ہم سماجی مطالعہ کے مضامین میں کیوں شامل کرتے ہیں؟

(a) اقتصادی ترقی کے لیے (b) تفریح کے لیے (c) طلباء کو ترسیل سکھانے کے لیے (d) کوئی نہیں

7۔ علم شہریت کا مطالعہ کیوں کیا جاتا ہے؟

(a) سماجی حالات جاننے اور سمجھنے کے لیے (b) سماجی اقداروں کو سمجھنے اور حاصل کرنے کے لیے

(c) سماجی ذمہ داری اور فرائض کو پورا کرنے کے لیے (d) سبھی کے لیے

8۔ علم جغرافیہ سے ہم کیا حاصل کرتے ہیں؟

(a) معاشی جانکاری (b) سیاسی جانکاری (c) خاندانی جانکاری (d) زمین کی ساخت کی جانکاری

9۔ سماجی مطالعہ میں تاریخ مضمون کو کیوں شامل کیا گیا ہے؟

(a) اپنے ماضی کو پہچاننے کے لیے　(b) اپنے حال کو جاننے کے لیے

(c) اپنے مستقبل کو پہچاننے کے لیے　(d) غلط شامل کیا گیا ہے

10۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں اساتذہ کا کیا کردار ہوتا ہے؟

(a) یادداشت قائم کروانا　(b) مفروضہ بنوانا　(c) سماجی زندگی کے لیے تیار کرنا　(d) اقداروں کو قائم کرنا

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objectives Answer Type Questions)

1۔ معاشیات سے کیا مراد ہے؟

2۔ تاریخ میں ہم کس کا مطالعہ کرتے ہیں؟

3۔ ہندوستان میں کتنے صوبے ہیں؟

4۔ تاریخ کو کتنے ادوار میں تقسیم کیا گیا ہے؟

5۔ شہریت سے کیا مراد ہے؟

6۔ علم شہریت سماجی مطالعہ کے مضمون میں کیوں شامل کیا گیا؟

7۔ جدید دور سے ہم طلباء کو کیا واضح کرنا چاہتے ہیں؟

8۔ سماجی مطالعہ میں اور کون کون سے مضامین کی شمولیت لازمی ہونی چاہیے؟

9۔ سماجی مطالعہ سے طلباء کو کس طرح معاشرہ کا ایک اہم رکن بنایا جاسکتا ہے؟

10۔ سماجی مطالعہ کے اساتذہ کے اوصاف درج کریں؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ سماجی مطالعہ بطور مضمون اسکولی سطح پر کیوں ضروری ہے؟

2۔ سماجی مطالعہ دیگر سائنسی مضامین سے کس طرح مختلف ہے؟

3۔ تاریخ کا مطالعہ کیوں ضروری ہے؟

4۔ 'سماجی مطالعہ ہمارے ذہن کو وسعت عطا کرتا ہے' وضاحت کیجیے۔

5۔ معاشرتی ترقی کے لیے سماجی مطالعہ ضروری ہے۔ واضح کیجیے۔

معروضی سوالات کے جوابات

1-c	2-d	3-b	4-b	5-a
6-a	7-d	8-d	9-a	10-c

2.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Resources)

1۔ National Education Policy 2020.

2۔ National Curriculum Framework for School Education 2023.

3۔ The Pedagogy of Social Studies (James P. Halsall & Michael smpw den, Editors, Springes.)

4۔ Brecht De Smet (2016)

5۔ Studies in Critical Social Studies. A Dialetical Pedagogy of Revolt Gramsi Vygotsky and the Egyptian Revolution (Studies in critical Social ciences).

6۔ Abhay Kumar Dubey (2013), Samaj Vigyan Vishwakosh (Khand 1-6); New Delhi, Raj Kamal Prakashan.

7۔ Batra, Poonam (2010) Social Studies Learning in School)Edt.); India Sage Publication.

اکائی 3۔ سماجی سائنس اور سماجی مطالعہ کے مابین امتیاز

(Distinction between Social Sciences and Social Studies)*

اکائی کے اجزاء

3.0 تمہید(Introduction)

3.1 مقاصد(Objectives)

3.2 سماجی سائنس اور سماجی مطالعہ کے امتیازات

(Distinction between Social Sciences and Social Studies)

3.2.1 سماجی سائنس اور سماجی مطالعہ کے خصوصی حوالے سے تدریس کا تصور

(Concept of Teaching with special reference to Social sciences and Social Studies)

3.3 خلاصہ (Summary)

3.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

3.5 فرہنگ (Glossary)

3.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

3.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Resources)

3.0 تمہید(Introduction)

تعلیم کا مقصد انسان کو اچھا شہری بنانا ہے۔اس کے لیے بہت سے اصول و نظریات قائم کیے جاتے ہیں۔ تعلیمی نظام کو وقت اور حالات کے مطابق تبدیل کیا جاتا ہے تاکہ حالات کے پیش نظر انسان اپنے آپ کو بہتر بنا سکے اور سماج میں رہنے کے قابل ہو سکے۔ جدید تعلیمی نظام مختلف سماجی اصولوں پر مبنی ہیں، اس میں بچوں کی تعلیم اور تربیت کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ جس طرح ایک بیج میں تناور اور پھل دار درخت بننے کی صلاحیت ہوتی ہے اسی طرح ایک بچے میں بھی باصلاحیت انسان بننے کی مکمل صلاحیت موجود ہوتی ہے۔اس کے لیے مناسب تعلیم و تربیت کی ضرورت پیش آتی ہے۔انسان اپنے ماحول سے بہت کچھ سیکھتا ہے، قدروں کی پاسداری، اخلاقیات، ہمدردی، رواداری اور جذباتی خوبیاں اس میں پیدا ہوتی جاتی ہیں۔ جہاں ماحول کے اثرات وہ قبول کرتا جاتا ہے وہیں اس میں کچھ خاندانی خوبیاں بھی پیدا ہوتی جاتی

---

* Dr. Md. Firoz Alam, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

ہیں۔ آہستہ آہستہ وہ سماج میں اپنا مقام و مرتبہ بنالیتا ہے اور اس کی ایک حیثیت قائم ہو جاتی ہے حتیٰ کی وہ سماج کا مثالی فرد بن جاتا ہے۔ اس کی حرکات و سکنات پر لوگ نظر رکھنے لگتے ہیں۔ اس کی معیار زندگی بہتر ہو جاتی ہے۔ اس کے لیے ایسے نظام بنائے جاتے ہیں جس سے بچوں کے دماغ کے ساتھ ساتھ ان کی ذہانت، جذبات، اقدار اور رویوں کے ساتھ ساتھ پوری شخصیت، کی بھی نشوونما ہو سکے۔ اس اکائی میں آپ درس و تدریس کے لیے مختلف قسم کی مہارتوں کا مطالعہ کریں گے جس میں مشاہداتی، تجرباتی، تاثراتی قابل ذکر ہیں۔ ان تینوں طرز رسائی کے تصور، اصول، مراحل، خوبیوں و خامیوں کی تفصیل سے گفتگوں کی گئی ہیں۔ آپ سے امید ہے کہ اس مطالعے سے مختلف کے قسم طرز رسائی کے تصور، اصول، اجزاء، خوبیاں، خامیاں اور تمام پہلوؤں کی عمومی جانکاری حاصل کر سکیں گے۔ اسی بنیاد پر ہم یہ پیشین گوئی کرتے ہیں کہ وہ بچہ مختلف تدریسی عمل سے گزر کر ایک کامیاب اور نمائندہ فرد کی حیثیت سے نمایاں ہوتا ہے۔

3.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کے آموزش کے بعد طلبا اس لائق ہو جائیں گے کہ وہ

- سماجی سائنس اور سماجی مطالعہ کی تدریس کے تصور کو اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں۔
- سماجی سائنس اور سماجی مطالعہ کی اکائی، ربط، رویہ اور خوبیاں و خامیاں بیان کر سکیں۔
- سماجی سائنس اور سماجی مطالعہ کے امتیازات، تصورات، اصول و نظریات، اور سماجی نظام کی خوبیوں و خامیوں کو بیان کر سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی خوصیات کو سماجی سر گرمیوں، اصلاح معاشرہ، حقوق انسانی، اور رواداری کے لیے ساز گار ماحول فراہم کر سکیں۔
- بہتر معاشرے کا تصور کن بنیادی اصولوں پر قائم کیا جاسکتا ہے اس کے مختلف نکات کی وضاحت کر سکیں۔

3.2 سماجی سائنس اور سماجی مطالعہ کے امتیازات

(Distinction between Social sciences and Social Studies)

- سماج کیا ہے؟

سماجی سائنس سماج کے مطالعے کا نام ہے۔ اس علم میں فرد، خاندان، سماج، سماجی مسائل، سماجی حقیقتوں اور سماجی مشاہدوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے اور سماجی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ خاندانی نظام کو مستحکم کیا جاتا ہے تاکہ سماجی توازن بر قرار رہے۔ عملی سماجی مطالعہ میں سماجی سائنس میں سماجی نظام، غربت، افلاس، جرم و زیادتی، معاشرتی حقوق، سماجی درجہ بندی، سماجی انتشار، آبادی اور آپسی لین دین جیسے مسائل کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اس میں نت نئے سماج سے متعلق بحث کی جاتا ہے۔ سماجی سائنس دیگر سماجی مطالعہ سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔ اس ضمن میں درج ذیل عناصر کار فرماں ہوتے ہیں۔

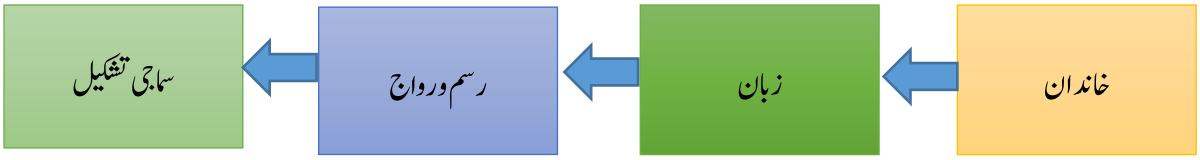

- **خاندان (Family)**:انسان کو پیدا کرنے والی عورت کا نام ماں ہے جس کا تعلق ایک خاندان پر منحصر ہوتا ہے۔ خاندن ایک سماجی اکائی ہے۔ خاندان کی ضرورت اور اہمیت اس لیے پڑتی ہے کہ خاندان کے ذریعے انسان میں تعاون وہمدردی، خیر خواہی، جذباتی احساساتی نشو ونما ہوتی ہے۔ خاندان کے مختلف مسائل ہوتے ہیں جنھیں خاندان خود حل کرتا ہے۔ وہ ان مسائل کو حل کرنے کو بوجھ نہیں بلکہ اپنی ذمہ داری سمجھتا ہے۔ جو خاندان جتنے متحد ہوتے ہیں اس کے افراد اسی قدر مطمئن اور پر سکون زندگی بسر کرتے ہیں اور جو خاندان انتشار کا شکار ہوتا ہے اس کے افراد اسی قدر بے چین اور غیر مطمئن ہوتے ہیں۔ خاندان کی تشکیل محبت، اتحاد عدل و انصاف سے ہوتی ہے۔ انسان کو فطری رخ پر لے جانا اور تعمیری کاموں میں لگانا جن سے انسانیت کی خدمت ممکن ہو اور سماجی اور اخلاقی وجود کا تحفظ ہو سکے۔ تہذیب وتمدن، سیاست ومعیشت کا استحکام ہو سکے۔
- **زبان (Language)**:انسانی زندگی کا یہ خاکہ ہے کہ وہ تنہا نہیں رہ سکتا اور اپنے جذبات کو دوسروں کو بتائے بنا بھی نہیں رہ سکتا۔ اس لیے اپنے احساس کو بیان کرنے کے لیے وہ کسی نہ کسی چیز کا سہارا ضرور لیتا ہے۔ بہت دنوں تک تو وہ اشاروں و کنایوں میں بات کرتا رہا لیکن جب خاندان کا دائرہ وسیع ہوا تو اس نے ایک بولی اور زبان کی صورت اختیار کر لی تا کہ وہ اپنے جذبات واحساسات دوسروں کو بھی بتا سکے یہی انسان ناطق کی سب سے بڑی خوبی ہے۔
- **رسم ورواج (Costomes and Traditions)** : زندگی گزارنے کے لیے کچھ ناگزیر چیزیں ہوتی ہیں۔ خاندان کسی بھی صورت میں ہو اس میں کوئی نہ کوئی تعلق ہوتا ہے۔ اس کے بغیر زندگی کا تصور ناممکن ہے۔ ہماری ضروریات، لین دین، شادی بیاہ، بود وباش قدروں کو مستحکم کرتے ہیں۔ یہی قدریں ہماری تہذیب وثقافت کا حصہ بن جاتی ہیں۔ کلچر کا انحصار بھی رسم ورواج کا محتاج ہوتا ہے۔ انسان کسی بھی کلچر سے تعلق رکھتا ہو۔ اس کے کچھ رسوم ورواج ہوتے ہیں۔ فطرت کے عین مطابق ہے کہ ہم ایک جماعت یا گروہ کی صورت میں رہیں اسی میں تحفظ وبقا ہے۔
- **سماجی تشکیل (Social Structure)**: خاندان، زبان اور رسم وروج کی اکائی کا نام ہی سماج ہے۔ ہمارا سماج باہمی رشتوں، روایا توں، ضابطوں کے ذریعے تشکیل پاتا ہے۔ ہم اپنی روزمرہ کی ضروتوں کو ایک دوسرے کے ذریعے مکمل کرتے ہیں۔ کبھی کبھی ہم ایک دوسرے سے مقابلہ بھی کرتے ہیں جس سے بدمزاجی پیدا ہو جاتی ہے اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جاسکتا کہ امداد باہمی کے جذبے کے ساتھ ساتھ سماج میں شدید ٹکراؤ بھی دیکھے جاتے ہیں۔ سماجی تشکیل میں بہت سے چیزیں ایسی ہوتی ہیں جنھیں ہم سماجی طور پر انجام نہیں دے سکتے۔ کچھ فعل کا تعلق انفرادی ہوتے ہیں جب کہ وہ سماجی عمل ہی ہوتے ہیں مگر ہمارا سماجی نظام ہمیں مہذب سماج کی تعلیم دیتا ہے اگر ہم نے اس نظام کے تحت اپنی کارکردگی انجام نہیں دی تو سماجی ناہموری پیدا ہو جائے گی اس لیے نہ چاہتے ہوئے بھی ہمیں ان قوانین وحدبندیوں کا خیال رکھنا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف اداروں کے سہارے ہم اپنی سماجی ضروتوں کو پورا کرتے ہیں۔ مثلاً مذہب، زبان، کلچر، جغرافیائی عناصر، ماحول، رنگ ونسل، اسکول، کالج، مدرسہ، مندر، مسجد، گرجاگھر، بازار اور ترجیحات وغیرہ۔ ان تمام عناصر کے ذریعے ہم اپنی معیار زندگی کو

بہتر بنا سکتے ہیں۔ اسی لیے سماج میں سب کو برابری کے حقوق دیے جاتے ہیں تاکہ وہ اپنی زندگی کو بہتر بنا سکے۔ وہ تمام مادی وسائل کا استعمال کرتا ہے جس سے صرف دولت ہی نہیں حاصل کرتا بلکہ صحت، ملازمت، آرام، عزت و وقار، بھی حاصل کرتا ہے۔

- **سماجی سائنس (Social Science)**: معلومات کے مجموعے کو سائنس کہا جاتا ہے اور وہی معلومات سائنس کہلائے گی جو صداقت پر مبنی ہو۔ جامع اور مکمل ہو، جن کے دلائل زمان و مکاں کی قید سے آزاد ہوں۔ جن کے اصولوں کا اطلاق آفاقی نوعیت کا حامل ہو۔ جن میں تنگ نظری اور تعصب کا دخل نہ ہو۔ جن کی نوعیت موضوعی (Objective) ہو۔ سائنس داں جن کسی موضوع پر تحقیق کے ذریعے کوئی وصول وضع کرتے ہیں تو ان کا مقصد عوام کی فلاح و بہبود ہوتا ہے۔ وہ مشاہدے کے ذریعے کسی نتیجے پر پہنچتے ہیں۔ سائنس داں طبعی اور سماجی مظاہر کی اس طرح عکاسی کرتے ہیں کہ زندگی کی تلخ حقیقتیں بے نقاب ہو جاتی ہیں۔ نئ تحقیق کی روشنی میں وہ پرانے نظریات میں ردوبدل کر کے نئے امکانات روشن کرتا ہے۔ سائنس کی معلومات مشاہدہ پر مبنی ہوتی ہیں یعنی دوسرے لفظوں میں غیر مشاہداتی معلومات سے سائنس میں بحث نہیں کی جاتی۔ سائنس کی یہ خصوصیات تو طبعی اور حیاتیاتی علوم میں بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے لیکن سماجی مطالعہ جیسے سیاسیات، نفسیات، معاشیات، انسانیات اور سماجیات میں سائنس کی اس تعریف کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس لحاظ سے طبعی اور سماجی مطالعہ کو نوعیت کا فرق واضح ہو جاتا ہے۔ مثلاً طبعی علوم کا مشاہدہ کئی بار ہو سکتا ہے جب کہ سماجی مطالعہ کا تعلق مذہب، عقائد، خدائوں یا دیوتا کا تصور، ان کی فطری قوتوں اور معجزات وغیرہ کا تعلق سراسر عقائد پر مبنی ہوتا ہے۔ جہاں عقل اور منطق کا کوئی دخل نہیں۔ سماجی مطالعہ میں عقائد سے اس لیے بحث کی جاتی ہے کہ وہ تمدن کا اہم جزو ہیں اور عقائد انسانی بین عمل پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ سماجی سائنس کے اصول و نظریات عقیدوں اور روایتوں میں اس قدر رزم ہوتے ہیں کہ انسان انھیں جوں کے توں قبول کر لیتا ہے۔ کبھی وہ استدلال اور عقلی طور پر ان کا جواز ڈھونڈنے کی کوشش نہیں کرتا۔

- **سماجی مطالعہ (Social Studies)**: سماجی مطالعہ انسانی زگی کے تمدنی علوم سے بحث کرتا ہے۔ اگر روئے زمین پر انسان کا وجود نہ ہوتا تو سماجی مطالعہ کا وجود نہ ہوتا بظاہر ایسا معلوم ہوتو ہے کہ انسان کی زندگی چند روزہ ہے اور اس کی بنیادی ضرورتیں غذا، لباس، مکان، اور جنسی جذبے کی تکمیل تک محدود ہیں لیکن انسان ان بنیادی احتیاجوں اور بے شمار خواہشوں کو پورا کرنے کے لیے اس قدر سرگرداں رہتا ہے اور اتنے نت نئے طریقوں سے ان احتیاجوں اور خواہشوں کو پورا کرنے کے لیے مسلسل جدوجہد کرتا ہے کہ وہ سماجی مطالعہ کے لیے انتہائی وسیع اور دلچسپ مواد فراہم کرتے ہیں۔ اس لحاظ سے انسانی ضرورتوں اور خواہشوں کو پورا کرنے کا دائرہ جتنا زیادہ وسیع ہوتا ہے اتنی ہی وسعت سماجی مطالعہ کے نفس مضمون میں پائی جاتی ہے۔ سماجی زندگی میں بے حد تنوع پایا جاتا ہے اس لیے سماجی زندگی کی مختلف نوعیتوں کا مطالعہ سائنسی نقطہ نظر سے سماجیات، معاشیات، لسانیات، قانونیات، سیاسیات، انسانیات، شہریت، مذہب، تاریخ، جغرافیہ کے علاوہ دوسرے علوم سے کیا جاتا ہے۔ سماجی زندگی میں پیچیدگی اور وسعت ہونے کی وجہ سے کسی ایک سماجی پہلو کا مطالعہ بھی کسی ایک مخصوص سماجی علم کے مضمون کے لیے مشکل ہو گیا ہے۔ اس لیے ان سماجی مطالعہ کے کئی ذیلی مضالین یا شاخیں ہو گئی ہیں مثلاً سماجیات ہی کو لیجیے جس میں نظری سماجیات، اطلاقی سماجیات، دیہی سماجیات، شہری سماجیات، صنعتی سماجیات، مذہبی سماجیات، تعلیمی سماجیات، سماجی نفسیات، خاندانی سماجیات اور سماجی سیاسیات کے علاوہ کئی سماجی زندگی کے کسی نہ کسی پہلو کا مطالعہ گہرائی اور سنجیدگی سے کرتے ہیں۔ سماجی مطالعہ کا تعلق انسانی

سماج کی ابتدا، تنظیم، ارتقاء اور انسان کی سماجی، معاشی، سیاسی اور تمدنی حالت کو بہتر بنانے سے ہے۔ وہ بنی نوع انسان کو تمام مصروفیتوں، کارناموں اور حالات سے بحث کرتے ہیں اور انسانی تعلقات اور دلچسپیوں میں جس قدر وسعت ہے، اتنی ہی وسعت سماجی مطالعہ میں پائی جاتی ہے۔ سماجی مطالعہ کی تعریف ان ذہنی اور تمدنی علوم کی حیثیت سے کی جاتی ہے جو فرد کی جدوجہد کا مطالعہ ایک گروہ کے رکن کی حیثیت سے کرتے ہیں۔ اس کے ذریعے سماجی اداروں کی نوعیت کو بہتر طور پر سمجھتے ہیں۔ زندگی کی بدلتی ہوئی قدروں اور تقاضوں سے انفرادی اور سماجی زندگی کو بہتر کرتے ہیں۔ یہ تو کھلی حقیقت ہے کہ انسان کچھ کھو کر پانے کی کوشش کرتا ہے، لہٰذا جنگ کے بعد امن اور متعدد امراض پھیلنے کے بعد انسدادی دواؤں اور صحت بخش طریقوں پر زور دیا جاتا ہے۔ بے روزگاری پھیلنے کے بعد امدادی طریقوں کو اختیار کرنا پڑتا ہے۔ جرم اور قتل کی وارداتیں پیش آنے کے بعد ان پر قابو پانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس قسم کے متعدد سماجی مظاہر ہماری توجہ سماجی مطالعہ کی طرف مبذول کرواتے ہیں کیوں کہ ان عناصر کی وجہ سے انفرادی، خاندانی، سماجی، قومی اور بین الاقوامی زندگی میں بے چینی پیدا ہوتی ہے۔ ان حالات میں سماجی مطالعہ کی وجہ سے ذہنی تحفظ حاصل ہوتا ہے۔

مختصر یہ کہ سماجی مطالعہ سماجی مظاہر کو اپنا موضوع بحث بناتے ہیں۔ ان کے درمیان نظریات اور تحقیق کے موضوعات کا فرق ہے۔ علمی شعبوں کے درمیان تحقیق کے طریقوں اور موضوعات کی تقسیم واضح ہے۔ انسانیات بڑے انکسار سے اعلان کرتی ہے کہ وہ "انسان کا علم" ہے نفسیات بڑی احتیاط سے اپنے آپ کو "کردار کا علم" قرار دیتی ہے۔ معاشیات کا دعویٰ ہے کہ وہ "وسائل زندگی کا مطالعہ" ہے۔ سیاسیات "اقتدار کا علم" ہے۔ سماجیات "سماج اور سماجی تعلقات" کو اور تاریخ "ماضی کے سائنسی مطالعہ" کو اپنا نفس مضمون قرار دیتی ہے۔ اس تخصیص کی بنا پر ہر تعلیمی اداروں میں جداگانہ شعبوں کا قیام عمل میں آتا ہے۔ ہر سماجی مطالعہ اپنا مخصوص موضوع پیشِ نظر رکھ کر سماجی مظاہر کے انبار سے صرف وہی مواد ڈھونڈ نکالتا ہے جو اس مخصوص موضوع سے تعلق رکھتا ہے۔ اس بنیادی فرق کے باوجود تمام سماجی مطالعہ ایک دوسرے کے نظریوں اور تحقیقات سے فائدہ اٹھاتے ہیں جس کی وجہ سے سماجی مظاہر اور مختلف النوع سماجی مسائل کو سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ اسی بناء پر تمام سماجی مطالعہ میں بہت گہرا ربط پایا جاتا ہے۔

- **سماجی سائنس اور سماجی مطالعہ (Social Science and Social Studies):** مذکورہ تمام گفتگو کے بعد ہم نے یہ نتیجہ نکالا ہے کہ سماجی سائنس کے ذریعے ہم کسی مسئلے کی تشخیص کرتے ہیں۔ سماجی ناہمواری، غیر مساوانہ رویہ، غیر متوازی حالات، افلاس، غربت، بے راہ روی کو کیسے دور کیا جائے۔ ہم کن عناصر کی مدد سے سماج کو بہتر بنا سکتے ہیں، اس کے لیے مناسب تدابیر اختیار کیے جاتے ہیں۔ فرد اور سماج میں تعلق پیدا کرنے کا طریقے کار اپنائے جائیں، جب ہم کسی مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں تو اس کے لیے بہت سارے اصول و نظریات اختیار کرتے ہیں دراصل انہیں اصول و نظریات کو سماجی سائنس کہتے ہیں۔ سماجی نظام کی تحفظ و بقا کی خاطر اٹھائے گئے اقدامات کا تعلق سماجی مطالعہ سے ہوتا ہے۔ اس میں فرد کی نفسیات، ذہنی رویہ، سماجی تعلقات اور اقدار کی پاسداری نیز ہمدردی، رواداری، اخوت و انسانیت، رحم کا جذبہ پیدا کیا جاتا ہے اور اس کے لیے بہت سے سماجی مطالعہ کے مضامین کو اختیار کیا جاتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان تنہا نہیں رہ سکتا وہ سماج کے دوسرے افراد کے ساتھ مل جل کر رہتا ہے، اپنی بنیادی ضرورتوں اور خواہشوں کی تکمیل دوسروں کے ذریعے کرنا چاہتا ہے، جذبات کی تسکین کے لیے اپنے خیالات، پریشانی، مصیبت اور ضرورتیں دوسروں سے بیان کرتا ہے۔ ترسیل کے لیے زبان اختیار

کرتا ہے یہی زبان اسے تہذیب سے وابستہ کرتی ہیں ان تمام عناصر کی تکمیل کے لیے ہم سماجی مطالعہ کو اختیار کرتے ہیں۔ جہاں بہت سے سماجی مطالعہ کے ذریعے ہم سماجی نظام کو مستحکم کرتے ہیں وہیں نفسیاتی علوم کے ذریعے انسانی رویے کا پتہ لگا کر اسے سماجی نظام کے قابل بناتے ہیں۔

- **سماجی مطالعہ کا عمرانیات سے تعلق** (Relationship of Social Studies with Sociology): سماجیات کا تعلق فلسفے، دینیات اور مذہب سے ہے۔ سماجیات ایک Pure Science ہونے کی وجہ سے مختلف النوع سماجی مظاہر سے متعلق ایسا وسیع مواد اکٹھا کرتا ہے جو قانون ساز جماعتوں، سفارتی محکموں، سیاست دانوں، استادوں، شہریوں اور سماجی کارکنوں وغیرہ کے لیے مثبت اصول بیان کرتا ہے۔ سماجیات کا تعلق نظم و نسق، قانون سازی، تعلیم اور سماج کاری سے ہے۔ سماجیات ایک تجریدی یعنی Abstract سائنس ہے نہ کہ Concrete۔ اس لحاظ سے سماجیات کی دلچسپی صرف واقعات کے ظہور پذیر ہونے تک محدود نہیں بلکہ واقعات کی نوعیت اور اس کے مختلف شکلوں گویا محض جنگ و انقلاب بذات خود اہم نہیں بلکہ وہ سماجی اہمیت اس وقت اختیار کرتے ہیں جب کہ جنگ و انقلاب کا مطالعہ سماجی مظہر کی حیثیت سے کیا جاتا ہے جس کی بنا پر وہ تصادم کے روپ میں کبھی کھلی اور کبھی چھپی حالت میں ظاہر ہوتے ہیں۔ سماجیات انسانی دلچسپیوں اور مقاصد کو پورا کرتی ہے۔ مختلف نسلوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی اسکیموں پر بحث کرتی ہے۔ تہذیب و تمدن کے مخصوص تمدنی نمونوں کو پیش نظر رکھا جاتا ہے کہ برس ہابرس گزرنے کے باوجود ان کے تمدنی نمونوں میں کس حد تک یکسانیت پائی جاتی ہے۔

- **سماجی مطالعہ کا تاریخ سے تعلق** (Relationship of Social Studies with History): تاریخ ایک سماجی علم ہے جو ماضی کے واقعات کو سائنٹفک طریقے سے قلم بند کرتا ہے۔ جس میں انسانی نسل کی ابتدا، ارتقاء، عروج اور تنزل کا نقشہ ہمارے سامنے آتا ہے۔ لیکن کئی تاریخ کے ماہرین محض دیرینہ واقعات کو قلم بند کرنے سے مطمئن نہیں ہوتے بلکہ ان واقعات کا تجزیہ بھی کرتے ہیں جو کسی نسل ترقی اور تنزل کا باعث قرار دیے جاتے ہیں۔ اس طرح واقعات کی توجہ تاریخ کا ایک اہم فرض ہے۔ سماج سے تاریخ کا گہرا تعلق ہے اس لیے کہ موجودہ سماج کی ساخت، فعلیت اور سماجی مسئلوں کو سمجھنے اور مستقبل کی پیش گوئی کے لیے ماضی کا مطالعہ اہم ہے، تاکہ مسئلوں کی نوعیت اور ان کی پیچیدگی کو زیادہ بہتر طور پر سمجھا جاسکے۔ تاریخ کے سائنسی مطالعے سے فیصلے کی قوت میں توازن پیدا ہوتا ہے اور تاریخ کا جماجی پہلو بہتر اور مفید تر سماجی معلومات فراہم کرنے کا باعث ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آرنلڈ ٹوین بی (Arnold Toynbee) کی کتاب "A Study of History" سماجی مطالعے کے لیے بہترین کتاب سمجھی جاتی ہے۔ بظاہر ان دونوں میں بہت حد تک مطابقت پائی جاتی ہے مگر ان دونوں میں نقطۂ نظر کے اعتبار سے فرق بھی پایا جاتا ہے۔ مثلاً مورّخ جنگ کی سرگزشت بیان کرتا ہے اور جنگ کے اسباب پر روشنی ڈالتا ہے لیکن سماجی سائنس کے ماہرین یہ سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں کہ جنگ کی وجوہات کیا تھے کن رجحانوں نے افراد کو جنگ کی طرف اکسانے کا کام کیا۔ سماجی سائنس یہ نہیں جاننا چاہتی کہ جنگ کب ہوئی؟ کس کے درمیان ہوئی؟ کب تک جاری رہی؟ اس جنگ کا کیا نتیجہ نکلا؟ بلکہ وہ جنگ اور انقلاب کا مطالعہ سماجی مظہر کے نقطۂ نظر دیکھتے ہیں۔ یہی معاملہ لوگوں کے مطالعہ میں بھی ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی مورخ اہم شخصیتوں کا مطالعہ ان کے کارناموں کی حیثیت سے کرتا ہے۔ اسی طرح سماجیات کے ماہرین سماجی کنٹرول کے ذریعے کی حیثیت سے لیڈر شپ کا مطالعہ کرتا ہے۔

ہماری زندگی کا ہر پہلو خواہ علمی ہو یا نظری سماجی ورثے کا مرہون منت ہے جو ہم نے اپنے پیشروؤں سے حاصل کیا ہے۔ ہمارے علوم وفنون، موسیقی اور مصوری، قانون اور سیاست، مدرسے اور یونیورسٹیاں، صنعت و حرفت اور تجارے اس منظم اور تدریجی ارتقا کا نتیجہ ہیں جس میں بے شمار افراد اور جماعتیں گذشتہ زمانوں میں حصہ لے چکی ہیں جن میں سے بعض کا تذکرہ تاریخ کے اوراق میں محفوظ ہے اور اکثر کی کوششیں گمنامی کے پردے میں چھپ گئیں۔ اس لحاظ سے یقیناً ہماری موجودہ پیڑی ان تمام گذشتہ پیڑیوں کے ترکے سے مستفید ہو رہی ہے جو ہم سے پہلے گزر گئیں۔ لہٰذا ہم اپنے علم میں اضافہ اس جگہ سے کرتے ہیں جہاں سے گذشتہ پیڑی نے اسے چھوڑا ہے۔ اس لحاظ سے ہر بچہ پچھلے تمدن کا وارث ہوتا ہے۔ ہم ماضی کو ایک بوجھ سمجھ کر پھینک نہیں سکتے کیوں کہ اس کا اثر ہمارے رگ وریشے، قلب اور دماغ میں سرائت کر چکا ہے جس کی بنا پر ہم روایتوں، مسلکوں اور رسم ورواج کی پابندی کرتے چلے آئے ہیں۔ اسی وجہ سے ہم دیکھتے ہیں کہ ماضی کبھی معدوم نہیں ہوتا بلکہ حال کا ایک جزو بن کر مستقبل کی تعمیر میں اہم حصہ لیتا ہے۔ علم تاریخ کو سماجی سائنس میں اسی لیے رکھا گیا ہے کہ ہم اپنے سماجی ورثے کی حفاظت کریں اور ان کارناموں پر اپنے خیالات و نظریات کی بنیاد رکھیں اور زمانے کے تقاضوں اور رجحانوں کو مدنظر رکھتے ہوئے ترمیم اور تبدیلی لائیں۔

- **سماجی مطالعہ کا نفسیات سے تعلق** (Relationship of Social Studies with Psychology): نفسیات اور سماج میں انسانی افعال اور اعمال کا مطالعہ کیا جاتا ہے لیکن فرق یہ ہے کہ نفسیات میں فرد کے نفسی رجحانوں اور کیفیتوں کا جائزہ لیا جاتا ہے تو سماجیات میں سماج کے دوسرے افراد سے ربط میں آنے کی وجہ سے سماجی زندگی پر جو اثرات مرتب ہوتے ہیں ان کا سائنسی نقطۂ نظر سے مشاہدہ کیا جاتا ہے۔

نفس سے مراد وہ تمام خواہشیں، جبلتیں اور رجحان شامل ہیں جو تمام جانداروں میں فطری یا اکتسابی طور پر پیدا ہوتے ہیں اور جن پر انسان کے تمام مثبت اور منفی اعمال کا دارومدار ہے۔ انسان کے نفسی رجحانوں کی تعمیر و تشکیل میں سماجی گروہوں کا زبردست حصہ ہوتا ہے۔ پیدائش سے لے کر موت تک انسان جن مختلف اداروں سے ربط میں آتا ہے وہ سب شخصیت ساز ہوتے ہیں۔ ایک متوازن شخصیت یا Balanced Personality کی تشکیل مختلف اداروں سے مطابقت کرنے کی وجہ سے ظہور میں آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہم کسی فرد کے افعال نمونوں کو دیکھ کر اس امر کا بآسانی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کس سماج کا پروردہ ہے۔ یہ ضرور ہے کہ نفسیات میں فرد اور سماجیات میں سماج پر زور دیا جاتا ہے لیکن فرد اور سماج دونوں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں اور انھیں ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں کیا جاسکتا۔ یہی وجہ ہے کہ سماجیات کے اکثر و بیشتر موضوع جیسے سماجیات، شخصیت، خاندان، سماجی ادارے، گروہ اور سماجی کنٹرول وغیرہ جیسے خالص سماجی موضوع نفسیات کی ایک ذیلی شاخ میں آتے ہیں۔

موجودہ زمانے میں علم نفسیات بہت زیادہ مقبول ہوتا جارہا ہے کیوں کہ ہمارے سماجی زندگی کا ڈھانچہ تمام تر ہمارے نفسی رجحانوں کی غمازی کرتا ہے۔ وہ زمانہ گیا جب کہ خداداد قناعت پسندی (Divine Contentment) کا سہارا لے کر "چند روزہ دنیوی زندگی" میں فرد کی نفسی خواہشوں اور جبلتوں کو کچلنے کی تعلیم دی جاتی تھی تاکہ آخرت سنبھل جائے، لیکن موجودہ زمانے میں یہ فرسودہ فلسفہ ہے۔ آج کل بیشتر لوگ آخرت کی پروا نہیں کرتے بلکہ دنیوی زندگی کی لذتوں سے بہرہ ور ہونا چاہتے ہیں۔ اس بدلتے رجحان کی وجہ سے ہر سماجی ادارے کے

پیش نظر یہ مسئلہ رہتا ہے کہ مادیت اور لذتیت میں انسان اس طرح نہ پھنس جائے کہ سماجی نظام درہم برہم ہو جائے کیوں کہ سماجی زندگی میں ہم آہنگی بنیادی قدروں کی پابندی کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے۔ نفسیات کی ایک شاخ انفرادی نفسیات میں فرد کے نفسی رجحانوں اور کیفیتوں کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ نفسیات کے ذریعے نفسی اور ذہنی الجھنوں کا پتہ لگا کر ان عناصر کا تجزیہ کیا جاتا ہے جو شخصی اور خاندانی زندگی کے ساتھ ساتھ سماجی زندگی میں انتشار پھیلانے کا باعث ہوتے ہیں۔ موجودہ زمانے میں انفرادی آزادی کا رجحان چونکہ بہت زیادہ تقویت پا چکا ہے اس لیے ہر سماجی ادارہ ایسے عنصروں کا شکار ہے جس کی وجہ سے زندگی میں بے اطمینانی بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔ میاں بیوی، بھائی بہن، والدین اور بچے، آفیسر اور ماتحت، مالک اور مزدور غرض ہر فرد ذاتی مفادوں کو پس پشت ڈال کر زندگی گزارنا نہیں چاہتا، اور نہ ہی وہ اپنے آپ کو بے بس اور مجبور، مظلوم اور محکوم سمجھتا ہے بلکہ ایک آزاد، قابلِ عزت فرد کی حیثیت سے زندگی گزارنا چاہتا ہے۔ اس کی برعکس صورت حال خاندانی انتشار، ہڑتالوں، جنگ اور تصادم کی ہوگی۔ ان سماج دشمن عنصروں کے نتیجے بڑے دوررس اور تباہ کن ہوتے ہیں ایسے تمام موقعوں پر جب کہ افراد اور گروہ نفسی الجھنوں کا شکار ہوتے ہیں۔

- **سماجی مطالعہ کا معاشیات سے تعلق**(Relationship of Social Studies with Economics): ایک زمانہ میں معاشیات کو دولت اور خوشحالی کا علم سمجھا جاتا تھا۔ جب کہ یہ ایک غلط نظریہ تھا کہ معاشیات دولت پرستی سکھاتا ہے۔ اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ اس علم کا سائنسی نقطۂ نظر سے مطالعہ نہیں کیا گیا تھا۔ یہ ضرور ہے کہ دولت کے بغیر نہ تو ضروریات کی تکمیل ہوتی ہیں اور نہ خواہشات پوری ہو سکتی ہیں۔ یہ تہذیبی خوش حالی کا ڈھانچہ ضرور ہے مگر ڈھانچہ محض بدن نہیں بن سکتا اور بدن کا وجود جان اور صحت کی علامت نہیں بن سکتا کیوں کہ دولت سب کچھ نہیں ہے۔ لیکن دولت بھی ضروری ہے تاکہ انسان ضروریات زندگی کو معقول حد تک پورا کر کے عزت و وقار، صحت و عافیت، سکون اور آرام سے زندگی بسر کر سکے۔ معاشیات لکھ پتی اور کروڑ پتی بننا نہیں سکھاتی بلکہ افراد اور گروہ کی معاشی خوش حالی کے لیے منصوبے بنانے میں مدد کرتی ہے۔

معاشیات میں بطور خاص چار موضوعوں پر سائنسی نقطۂ نظر سے بحث کی جاتی ہے جن میں پیدائش دولت، صرف دولت، مبادلۂ دولت، اور تقسیم دولت شامل ہیں۔ معاشیات میں جس طرح قدرتی ذریعوں اور وسیلوں سے فائدہ اٹھا کر دولت کی پیدائش میں اضافے پر توجہ دی جاتی ہے اسی طرح دولت کے صحیح مصرف میں دولت کے مبادلے اور دولت کی منصفانہ تقسیم کو اہمیت دی جاتی ہے تاکہ سماجی نظام درہم برہم نہ ہو جائے۔ معاشیات میں انسان کی اس جدوجہد کا مطالعہ کیا جاتا ہے جس کے ذریعے مادی طریقوں سے انسان کی ضرورتوں کو تشفی پہنچائی جاتی ہے۔ اس میں انسانی جدوجہد کا مطالعہ خالص معاشی نقطۂ نظر سے کیا جاتا ہے۔ معاشی مظاہر ہی سماجی قوتوں کا تعین کرتے ہیں۔ معاشی نظام کو بہتر بنانے یا برقرار رکھنے کے لیے معاشیات کی ماہرانہ واقفیت ناگزیر ہے، خاص کر زراعت، صنعت و حرفت، بیوپار، مالیات، امداد باہمی کی انجمنوں کی خصوصی واقفیت رکھنے والے ہیں۔ معاشیات کے اکثر و بیشتر موضوع سماجیات میں اہمیت رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر بے روزگاری کا مسئلہ ایک خالص معاشی مظہر ہے، لیکن اس کا سماجی پہلو بھی ہے۔ بہت سے سماجی طریق بے روزگاری میں اضافہ کا باعث ہوتے ہیں۔ معاشیات میں معاشی اسباب کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

بے روز گاری کے علاوہ آبادی کا مسئلہ بھی سماجیات اور معاشیات کا اہم موضوع ہے۔ آبادی کے مسئلے کی وجہ سے بے روز گاری، غربت، افلاس، گھروں کی قلت، بیماریاں، جہالت، فقیری، جرم، عصمت فروشی، چوری، قتل اور ڈاکہ جیسے انسانیت سوز سماجی ڈھانچے کو خراب کرتے ہیں۔ یہ صورت حال اس لیے پیدا ہوتی ہے کہ آبادی کی شرح اور پیدائش میں تناسب باقی نہیں رہتا۔ آبادی جس تناسب سے بڑھتی ہے اسی تناسب سے قدرتی اور انسانی وسائل ساتھ نہیں دیتے جس سے نبٹنے کے لیے آبادی کی تعداد پر معقول حد تک قابو پانا ضروری ہے۔ ہر حساس حکومت ترغیبی طریقوں کے ذریعے افراد خاندان کا تعین کرنے کے طریقے سمجھاتی ہے لیکن یہ طریقے اس حد تک مؤثر اور بامعنی ثابت نہیں ہوسکتے جب تک کہ لوگوں کے رجحانوں اور خیالوں میں اس طرح تبدیلی لائی جائے کہ وہ خود اس طریقے پر عمل کرنے کی ضرورت محسوس کریں۔

- **سماجی مطالعہ کا سیاسیات سے تعلق** (Relationship of Social Studies with Political Science): سیاسیات اس اہم سماجی ادارہ کا علم ہے جسے حکومت کہا جاتا ہے۔ حکومت سماج کے اغراض و مقاصد کو عمل میں لانے کا ایک آلہ ہے جس کے لیے حکومت دستور یا قانون بناتی ہے، جس کے ذریعے آئین وضوابط، فرائض اور حقوق کا تعین ہوتا ہے۔ اگر ہم پیدائش سے لے کر موت تک کسی فرد کی زندگی کا تجزیہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ ہماری سماجی زندگی کا کوئی ایسا دائرہ نہیں ہے جہاں حکومت کا دخل نہ ہو۔ مثال کے طور پر بچہ کی پیدائش کے بعد اس کا نام بلدیہ میں رجسٹرڈ کروانا ضروری ہے جس کی بنا پر برتھ سرٹیفکیٹ (Birth Certificate) حاصل کیا جاتا ہے جو اسکول میں شرکت کے لیے ضروری ہے۔ ان تمام ملکوں میں جہاں لازمی تعلیم کا نفاذ ہے ہر بچے کو اسکول بھیجنا والدین کی ذمہ داری ہے ورنہ وہ قابل سزا ہیں۔ نوکری حاصل کرنے کے لیے محکمۂ فراہمی روز گار (Employment Exchange) میں نام کا درج ہونا ضروری ہے۔ شادی کے لیے ترقی یافتہ ملکوں میں طبی صداقت نامے کی ضرورت پڑتی ہے۔ بیرونی سفر کے لیے پاسپورٹ، گھر کی تعمیر کے لیے بلدیہ کی اجازت، گھر کی منتقلی یا فروخت کرنے کے لیے حکومت کی اجازت۔ ان تمام مثالوں سے ظاہر ہے کہ پیدائش سے لے کر موت تک حکومت کا دخل رہتا ہے لیکن ان کا مطلب یہ نہیں ہے کہ حکومت کا کام صرف پولیس کے فرائض انجام دینا، سزا دلوانا، انفرادی اور خانگی معاملوں میں مداخلت کرنا ہے بلکہ ہر حکومت اپنے زیر تسلط علاقے کی نگرانی، آبادی کی ہر جہتی ترقی اور سدھار کی ذمہ دار ہے۔ سیاسی آزادی کا موجودہ تصور یہ ہے کہ لوگوں کی قوتوں اور صلاحیتوں کی نشوونما کا پورا پورا موقع دیا جائے تاکہ وہ اپنی رائے سے وہ مسلک اختیار کریں جو وہ اپنے لیے بہتر سمجھتے ہیں۔ ان پر جبراً ایسے قاعدے اور قانون عائد نہ کیے جائیں جن سے ان کے بنیادی انسانی حقوق پامال ہوتے ہیں۔ البتہ یہ شرط ضرور ہے کہ وہ اس آزادی کے استعمال میں دوسروں کی جائز آزادی کو تلف نہ کریں۔ سیاسیات سماج میں سیاسی شعور بیدار کرتا ہے تاکہ ان میں سیاسی اور سماجی معاملات کو ہر وقت جانچنے اور ان کے خلاف ہر وقت آواز بلند کرنے کی صلاحیت پیدا ہو۔

حکومت عوام کی فلاح و بہبود ہے جس سے حکومت کا رنگ خالص سیاسی نہ ہونے پائے بلکہ سماجی سیاست یا Social Politics کا اثر بڑھتا جاتا ہے۔ آج سیاست سے مراد صرف حکومت کے قاعدے، ضابطے، قانون اور پابندیاں نہیں بلکہ سماجی قانون سازی ہے۔ یہ سماجی قانون سازی ہی کا اثر ہے کہ غلامی کا انسدادی قانون، بچہ کشی کا ممانعتی قانون، بیگار کا ممانعتی قانون، معدنی کارخانوں میں مانپن کا افادی

قانون، لازمی تعلیم کا قانون، بچپن کی شادی کا قانون، بچہ مزدور کا قانون، چھوت چھات کا ممانعتی قانون، عصمت دری کا قانون اور ہندو کوڈ بل وغیرہ ایسے قوانین نافذ ہوئے جن کی بدولت افراد کو انسانیت کے شایانِ شان زندگی بسر کرنے کا موقع مل سکا۔

- **سماجی مطالعہ کا جغرافیہ سے تعلق** (Relationship of Social Studies with Geography): انسانی عادات واطوار کی تشکیل میں جغرافیائی عوامل کا زبردست دخل ہے۔ انسانی جسم کی ساخت، بناوٹ، جانداری، بہادری، محبت کشی، وفاپرستی وغیرہ کا تعلق آب وہوا سے ہوتا ہے۔ جس ملک کی آب وہوا معتدل ہوتی ہے وہاں کے افراد کی طبیعتوں میں بھی اعتدال پایا جاتا ہے اور جس ملک کی آب وہوا سخت ہوتی ہے وہاں کی افراد کی طبیعتوں میں تیزی پائی جاتی ہے۔ اس کے علاوہ وہ عوامل جو زمین کی گردش کا باعث ہوتے ہیں، نظام شمسی میں زمین کی حیثیت کا تعین کرتے ہیں اور وہ تمام نامیاتی عنصر جو زمین کی ساخت میں مدد دیتے ہیں۔ سمندر سے قربت یا دوری، سلسلہ کوہ، درجہ حرارت، چٹانوں کی سختی، زمین کی زرخیزی، گھنے جنگل، سرسبز شاداب وادیاں، معدونیات، وسیع ہموار میدان، دریاؤں کا جال، پانی کا کال یہ سب جغرافیائی عوامل دولت کے سرچشمے ہیں۔ سماجی ساخت کے لیے چار جغرافیائی عوامل کو بطور خاص ذکر کیا جاسکتا ہے جس کا اثر براہ راست سماج سے ہے، جس میں زمین کی حرکت، پانی اور زمین کی تقسیم، آب وہوا اور قدرتی ذریعے شامل ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your own progress)
1۔ سماجی سائنس اور سماجی مطالعہ کے امتیاز واضح کریں؟ __________ __________

3.2.1 سماجی سائنس اور سماجی مطالعہ کے خصوصی حوالے سے تدریس کا تصور

(Concept of Teaching with special reference to Social sciences and Social Studies)

جدید تعلیمی نظام مختلف سماجی نظریات پر منحصر ہے۔ جس میں بچوں پر مرکوز تعلیم کو ترجیح دی گئی ہے۔ بچوں کی شخصیت کی تمام خوبیوں کو نکھارنے کے لیے ضروری ہے کہ تعلیم اس نوعیت کی ہو کہ بچوں کے ذہنی نشوونما کے ساتھ ساتھ ان کی مکمل شخصیت، ذہانت، جذبات، اقدار اور رویوں کی بھی نشوونما ہو سکے۔ تدریسی عمل میں بچے کی جسمانی عمر و ذہنی عمر کا خاص خیال رکھا جاتا ہے۔ اس لیے سماجی مطالعہ کے اساتذہ کو موضوع کے انتخاب کے ساتھ ساتھ اسے پڑھانے کے لیے تدریسی طریقہ کار اور بچوں کے لیے موزوں ماحول کا فراہم کرنا لازمی ہے۔ اساتذہ بذات خود سماجی سائنس اور سماجی مطالعہ کے اصول، نظریات و تجربات سے واقف ہوں۔ تدریس کے لیے مناسب طریقوں کا انتخاب، امدادی اشیاء کا استعمال، تاریخی، جغرافیائی، سماجیاتی، سیاسیاتی و ثقافتی آگاہی کے مناسب جگہوں کا مشاہدہ ضروری ہے۔ جس سے مثبت تدریسی عمل کارفرما ہو سکے۔ موجودہ دور میں سماجیاتی سائنس اور سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے خصوصی تدریسی انداز اپنایا جاتا ہے۔ استاد کو صرف ضرورت کے مطابق مناسب طریقہ استعمال کرنا چاہیے۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں جدید تکنیک، جدید اصولوں

و نظریات، مئوثر ابلاغ، تجسس کو فروغ دینا، تنقیدی سوچ اور علم کا عملی اطلاق شامل ہے۔ اس میں تدریس کے تصور کو مندرجہ ذیل اہم پہلو سے سمجھا جا سکتا ہے۔

- اساتذہ کا مقصد سماجی سائنس اور سماجی مطالعہ پر مکمل طور پر عبور حاصل کرنا چاہیے، جس میں بنیادی اصول، نظریات، ضابطہ اور کلیہ وغیرہ سے بحث کرنا شامل ہو۔
- تجربات، مظاہروں اور مشاہدوں کی سرگرمیوں کو یکجا کرنا طلباء کو سماجی تصورات کا تجربہ کرنے اور ان کا اطلاق کرنے کا موقع فراہم کرنا چاہیے اور عملی سمجھ کے ساتھ نظریاتی علم کو بھی تقویت دینا چاہیے۔
- طلباء کو سوالات پوچھنے، مفروضے دریافت کرنے اور تحقیقاتی سرگرمیوں میں مشغول کرنے کی حوصلہ افزائی کرنا چاہیے۔
- خاندانی نظام پر مبنی سماجی اکائی کی مشاہداتی سمجھ پیدا کرنا۔
- سماجی مطالعہ کے اصولوں کا حقیقی دنیا سے ہم آہنگ کرنا اور روزمرہ کی زندگی سے منسلک کرنا۔ طلباء کو ان کی زندگی میں سماجی مطالعہ سے مطابقت اور عملی اہمیت سے آگاہی فراہم کرانا۔
- جدید ٹیکنالوجی اور سماجی میڈیا وسائل کو شامل کرکے اکتسابی عمل کو فروغ دینا اور پیچیدہ سماجی تصورات کو واضح کرنے کے لیے مئوثر آلات کو فراہم کرنا۔
- اکتساب کے متنوع صلاحیتوں کو تسلیم کرتے ہوئے اساتذہ ایک جامع اور مئوثر تعلیمی ماحول کو یقینی بناتے ہوئے تمام طلباء کی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے مختلف تدریسی حکمت عملی استعمال کرتے ہیں۔
- سماجی سائنس اور سماجی مطالعہ کی تعلیم میں طلباء کے مسائل حل کرنے کی مہارتوں کو فروغ دینا اور انھیں تنقیدی سوچ اور منطقی استدلال کا استعمال کرتے ہوئے سماجی مسائل کا تجزیہ کرنے اور حل کرنے کے قابل بنانا شامل ہے۔
- ماحولیاتی مسائل، پائیداری اور ماحولیات پر سماجی ترقی کے اثرات اور چیلنجوں کا مطالعہ کرنا۔
- سماجی تجسس کا احساس پیدا کرنا اور طلباء کو آزادانہ طور پر دریافت کرنے، سوال کرنے اور تحقیق کرنے کی ترغیب دینا۔
- اساتذہ سماج میں ہونے والی پیشرفت پر اپ ڈیٹ رہنے کے لیے مسلسل پیشہ ورانہ ترقی میں مشغول رہتے ہیں تاکہ وہ اپنے طلباء کو درست اور متعلقہ معلومات فراہم کر سکیں۔
- سماج میں اساتذہ مشاہدات اور مظاہروں (Demonstrations) کے دوران حفاظتی تدابیر کو ترجیح دیتے ہیں تاکہ طلباء میں ذمہ داری کا احساس اور حفاظتی اقدامات کے بارے میں آگاہی پیدا ہو سکے۔
- زبانی یاد کرنے (روٹ میمورائزیشن) اور تصوراتی سمجھ بوجھ پر زور دیتے ہوئے اساتذہ سماجی مطالعہ کی مختلف شاخوں کے اندر بنیادی اصولوں اور روابط کو سمجھنے میں طلباء کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
سوال: سماجی سائنس اور سماجی مطالعہ کی تدریس کے تصور بیان کیجیے؟

3.3 خلاصہ (Summary)

مذکورہ تمام مباحث سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ انسانی زندگی کو بہتر بنانے کے لیے قدرت نے جو قوانین بنائے ہیں اسے اس طرح عمل میں لایا جائے کہ انسان آسانی سے ان قوانین پر عمل پیرا ہو سکے۔ اس کے لیے بہت سے علوم وفنون کا سہارا لیا گیا تاکہ اس کی زندگی حالات وماحول کے پیش نظر بسر ہو سکے۔ اس باب میں سماجی سائنس اور سماجی مطالعہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ سماجی سائنس اپنے نام سے ہی یہ بتا رہا ہے کہ یہ ایک سائنس ہے۔ سائنس اسی علم کو کہا جاتا ہے جو سچائی پر مبنی ہوتا ہے۔ سائنسی طریقے کے ذریعے حال کا جائزہ لیتے ہوئے مستقبل کے بارے میں پیشن گوئی کی جاتی ہے تاکہ نامناسب حالات پر قابو پانے میں آسانی ہو۔ اس ضمن میں دو طرح کے علام عمل میں لائے گئے جن کے سہارے حالات کو سازگار بنایا جاتا ہے پہلے قسم کے مضامین میں طبعیات، کیمیا، ارضیات، فلکیات، حیاتیاتی علوم، بناتات، حیوانیات وغیرہ آتے ہیں اور دوسرے قسم کے مضامین کا تعلق سماجی سائنس سے ہے جس میں سماجیات، سیاسیات، معاشیات، تاریخ، فلسفہ، مذہبیات، جغرافیہ اور نفسیات وغیرہ ہیں۔ ان دونوں علوم کی مدد سے انسان کو مہذب بنایا جاتا ہے تاکہ سماجی ماحول کا توازن قائم رہے۔ اس کے ذریعے انسانیت کی بقہ وتحفظ کو بروے کار لایا جاتا ہے۔ یہ سارے علوم مل کر ایک مجموعے کی شکل میں سماجی نظام کی تعمیر و تشکیل کرتے ہیں۔ جہاں تجربہ گاہ کی ضرورت پیش آتی ہے وہاں بہت سی مشینوں کے ذریعے تجربے کیے جاتے ہیں اور جہاں عملی حکمت یا مشاہدے کی ضرورت پیش آتی ہے وہاں لوگوں کی رائے معلوم کی جاتی ہے ان تمام عناصر کا تجزیہ کرنے کے بعد جو نتائج آخذ کیے جاتے ہیں اس کا نفاذ سماجی استحکام کے لیے کیا جاتا ہے۔

3.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو چکے ہیں کہ

- سماجی سائنس کا مفہوم، تصور سمجھ چکے ہیں۔
- سماج کے تشکیلی عناصر (خاندان، زبان، رسم ورواج) کو سمجھ چکے ہیں۔
- سماجی مطالعہ کی تفصیلی معلومات حاصل کر چکے ہیں۔
- سماجی سائنس اور سماجی مطالعہ کا تصور، اصول و نظریات سمجھ چکے ہیں۔

3.5 فرہنگ(Glossary)

- استدلال — کسی چیز کے بارے میں سوچنے اور فیصلہ کرنے یا فیصلہ کرنے کا عمل، معلوم یا فرض شدہ حقائق سے نتائج اخذ کرنا ; وجہ کا استعمال
- مفروضہ — مفروضہ بیان کا عارضی حل ہے اور جسے جانچا جا سکتا ہے۔
- خاندان — گھرانا، قبیلہ، کنبہ، کچھ اصحاب یا چند لوگ، کسی گھر کے کچھ لوگ۔
- انسدادی — روک تھام کا، روک تھام کرنے والا
- طبعی — فطری، خلقی، (فلسفہ) حکمت کی وہ شاخ جس میں فطری، مادی اشیا کی تحقیقات سے بحث کی جاتی ہے
- موضوعی — فرضی، خیالی موضوع سے منسوب یا متعلق، جس کا تعلق سوچ سے ہو۔
- مشاہداتی — بصری، نظری، جس کا تعلق دیکھنے سے ہو۔
- تدریجی — آہستہ آہستہ آگے بڑھنا۔

3.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objectives answer type questions)

1۔ سماجی سائنس کے مطالعہ کی بنیاد کس مضمون پر مبنی ہے؟

(a) تاریخ (b) جغرافیہ (c) سماجیات (d) مذکورہ بالا تمام

2۔ سماجی مطالعہ کے مطالعے کے اہم مضامین کا مقصد ہے؟

(a) معاشرہ کا مطالعہ (b) معاشیات (c) تاریخ کے مطالعے پر (d) کوئی نہیں

3۔ سائنس کا تعلق معاشرے کے کس زمرے سے ہے؟

(a) انسانی زندگی (b) حیوانیات (c) معاشیات (d) قدرتی سائنس

4۔ سماجی سائنس کے مضامین کا تعلق ہے؟

(a) طبعیات، معاشیات، حیاتیات، سیاسیات (b) سیاسیات، معاشیات، تاریخ

(c) حیوانیات، طبعیات، کیمیا (d) ادویات، معاشیات، سیاسیات، مرویات، سماجیات

5۔ معاشیات کا تعلق کس سائنسی مضمون کو ترجیح دیتی ہے؟

(a) سماجی سائنس (b) طبعیات (c) حیوانیات (d) اقتصادیات

6۔ اقتصادیات کا مضمون سماجی سائنس میں کیوں شامل کیا گیا؟

(a) سماجی ترقی کے لیے (b) ثقافت کی ترقی کے لیے (c) معاش تلاش کرنے (d) سبھی

7۔ سماجی سائنس کی تدریس کے لیے معلم کو گریجوئٹ ہونا چاہیے؟

(a)سماجیات۔ سیاسیات (b)معاشیات۔ علم شہریات (c)تاریخ۔ جغرافیہ (d) سبھی

8۔ علم شہریات کا تعلق ہے؟

(a)مذہب سے (b)زبان سے (c)تاریخ سے (d) سماجی حالات سے

9۔ علم معاشیات کو سماجی سائنس کے مضامین میں شامل کیا گیا؟

(a)مذہبی ترقی کے لیے (b)زبان ی نشو ونما کے لیے (c)تاریخی مطالعہ کے لیے (d) اقتصادی ترقی کے لیے

10۔ سماجی سائنس کے معلم کو کامل ہونا چاہیے؟

(a)مذہب میں (b)اقداروں میں (c)علم میں (d) ترسیل میں

معروضی سوالات کے جوابات

1-d	2-a	3-a	4-b	5-a
6-a	7-d	8-d	9-d	10-d

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short answer type questions)

1۔ سماجی سائنس کن مضامین سے مل کر بنتا ہے؟

2۔ سماجی مطالعہ کا کیا مطلب ہے؟

3۔ خاندانی نظام کیسے وجود میں آتا ہے؟

4۔ کسی دو سماجی مطالعہ کے مضامین کا تعلق بیان کیجیے۔

5۔ "انسان سماجی جانور ہے" اس جملے کی وضاحت کیجیے۔

6۔ سماجی سائنس اور سماجی مطالعہ میں فرق واضح کیجیے؟

7۔ سماجی سائنس کی ترقی پر ایک مضمون تحریر کیجیے؟

8۔ سماج کا علم ہم سماج کی تفہیم کر سمجھتے ہیں، مثالوں سے وضاحت کیجیے؟

9۔ سماجی سائنس تحقیق کرتی ہے؟

10۔ سماجی تبدیلی کس طرح رونما ہو سکتی ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ سماج کے تشکیلی عناصر کا جائزہ بیان کیجیے

2۔ سماجی مطالعہ اور سماجی مطالعہ سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

3۔ سماجی مطالعہ کا فوائد پر روشنی ڈالیے؟

4۔ سماجی مطالعہ کا اطلاق سماجی نظام میں کیسے گارگر ہو سکتے ہیں؟

5۔ کسی سماج میں رسم و عواج کیسے پروان چڑھتے ہیں؟

3.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Resources)

1۔ سائنس اور سماج، ڈاکٹر سریو پرشاد گپتا مترجم سید عدیل حسن و کاظم علی خاں، ایجوکیشنل پبلشنگ ہاؤس، دہلی۔ 1998

2۔ سماجیات، پہلا حصہ، محمد مصلح الدین صدیقی ایم۔اے، سنٹر پبلشرز، حیدرآباد۔ 1953

3۔ سماجیات کے اصول (برائے بی۔اے)، ڈاکٹر فاطمہ شجاعت، عثمانیہ یونیورسٹی کالج فار ویمن، حیدرآباد۔ 1979

4۔ تعلیم اور سماج، اے۔کے۔سی۔اوٹاوے مترجم اختر انصاری، ترقی اردو بیورو، نئی دہلی۔ 1980

5۔ ہندوستانی سماجیات، ڈاکٹر جعفر حسن، انجمن ترقی اردو ہند۔ 1955

6۔ تعلیم فلسفہ اور سماج، سلامت اللہ، مدھیہ پردیش اردو اکیڈمی، بھوپال۔ 1980

اکائی 4۔ متعدد سماجی مطالعہ کے مضامین کی روشنی میں سماج کی تفہیم

(Understanding society through various Social Studies)*

اکائی کے اجزاء

4.0 تمہید(Introduction)
4.1 مقاصد(Objectives)
4.2 مختلف سماجی مطالعات کی روشنی میں سماج کی تفہیم
(Understanding society through various Social Studies)
4.2.1 تاریخ (History)
4.2.2 جغرافیہ(Geography)
4.2.3 سیاسیات (Political Science)
4.2.4 معاشیات (Economics)
4.2.5 بشریات(Humanities)
4.3 خلاصہ(Summary)
4.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)
4.5 فرہنگ(Glossary)
4.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)
4.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Resources)

4.0 تمہید(Introduction)

سماج، سماجی مطالعہ کی تفہیم اور ان کے مابین روابط کو سمجھنے اور جاننے کے لیے ضروری ہے کہ سماجی نکات پر غور کیا جائے جن کی وجہ سے سماج کی ترقی و تنزل، ذات پات، تہذیب و ثقافت اور ایک جگہ سے دوسری جگہ نقل مکانی کے اسباب و علل کی جانکاری حاصل ہوتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک سماج کسی خطے میں برسوں آباد تھا لیکن کچھ ایسے حالات رونما ہوئے جن کی وجہ سے یا تو وہ لوگ وہاں سے کسی دوسرے

* Dr. Md. Firoz Alam, Assistant Professor, MANUU CTE, Darbhanga

خطۂ ارض میں جا بسے یا ابھی بھی وہاں موجود ہیں لیکن اب ان کی زندگی میں وہ چہل پہل نہیں رہی جو پہلے تھی۔ میسوپوٹامیا، کالی بنگن، ہڑپا اور موہن جوداڑو کی تہذیب اور اس کے سماجی حالات کو سمجھنے کے لیے تاریخ، علم جغرافیہ، معاشیات اور علم بشریات معاون ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہیروشیما اور ناگاساکی پر امریکہ کے ذریعے داغے گئے اٹامک بم کے اسباب کی آگاہی کے لیے علم سیاسیات کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ اس لیے سماجی مطالعہ کے ذریعہ سماج کی تفہیم ایک اہم ضرورت ہوتی ہے۔ اس اکائی میں ہم سماج کی تفہیم کے لیے سماجی مطالعہ کے مختلف مضامین جیسے تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات، معاشیات اور بشریات کا مطالعہ کریں گے اور یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ وہ کون سے علوم ہیں جن کی مدد سے سماج کے بارے میں معلومات کو صحیح اور درست طریقے سے سمجھا جاسکتا ہے۔

4.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد طلباء اس لائق ہو جائیں گے کہ وہ

- سماج کی ترقی اور تنزلی کے اسباب کو جان سکیں گے۔
- ان جغرافیائی حالات سے واقف ہو سکیں گے جن سے سماجی حالات میں تغیر و تبدل نمو پذیر ہوتے ہیں۔
- ان سیاسی اسباب کو جان سکیں گے جن کی وجہ سے سماج میں تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔
- سماج پر پڑنے والے معاشی اثرات سے واقف ہو سکیں گے۔
- سماج میں ہونے والی تہذیبی اور ثقافتی تبدیلیوں سے واقف ہو سکیں گے۔
- مختلف سماجی مطالعہ کے ذریعے سماج کی مختلف شکلوں کے بارے میں جان سکیں گے۔
- سماج اور سماج میں ہونے والی تبدیلیوں کے بارے میں جان سکیں گے۔
- سماج کے اندر دولت کی وجہ سے پیدا ہونے والی طبقہ بندی کے بارے میں جان سکیں گے۔

4.2 مختلف سماجی مطالعات کی روشنی میں سماج کی تفہیم

(Understanding society through various Social Studies)

سماج یا انجمن سے مراد ہر وہ چیز ہے جو برادری کے ماورا ہو۔ سماج کا مفہوم خاص طور پر جدید شہری زندگی کے غیر ذاتی، باہری اور عارضی رشتوں سے ہے۔ تجارت اور صنعت کی یہ ضرورت ہے کہ ہر فرد کا دوسرے افراد کے ساتھ غیر ذاتی، سطحی اور عارضی رشتہ قائم رہے۔ ہم ایک دوسرے کو جاننے کے بجائے معاہدہ یا اقرار کرتے ہیں۔ آپ برادری کو ابتدائی گروہ اور انجمن کو ثانوی اور ان دونوں کے مجموعے کو سماج کہہ سکتے ہیں۔ سماج کے متعدد زمرے ہوسکتے ہیں جن میں اندرونی و بیرونی گروہ، ایک مخصوص گروہ، سرکردہ انجمن وغیرہ کو ایک سماج کی اہمیت حاصل ہے۔ اندرونی گروہ میں اپنائیت کا جذبہ ہوتا ہے۔ یہ جذبہ ہمیں یا ہم کو انھیں یا ہم سب کو سب سے الگ کرتا ہے۔ ایک اسکول میں پڑھنے والے بچے اس اسکول سے باہر کے بچوں کے مقابلے میں ایک اندرونی گروہ کی تشکیل کرسکتے ہیں۔ کیا آپ ایسے کسی

دوسے گروہ کے بارے میں سوچ سکتے ہو جادو باہری یا مختلف اسکولوں کے افراد سے مل کر بنتا ہے؟ جو ایک بیرونی گروہ وہ ہوتا ہے جس سے اندرونی گروہ کے لوگ بے تعلق ہوتے ہیں۔ کسی بیرونی گروہ کے افراد کو اندورنی گروہ کے افراد کی عداوت کا ناسامنا کرنا پڑ سکتا ہے۔ مہاجرین کو اکثر بیرونی گروہ مانا جاتا ہے جب کہ اپنے اور پرائے کی درست تعریف وقت اور سماجی سیاق کے ساتھ بدلتی رہتی ہے۔ مشہور ماہر سماجیات ایم این سری نواس نے 1948 رام پورہ میں مردم شماری کرتے ہوئے دیکھا کہ وہاں نئے اور پرانے مہاجرین کے بیچ امتیاز کیا گیا تھا۔ مثال کے طور پر حوالہ گروہ اور ہم سر گروہ:

- **ایک مخصوص گروہ** (A Specific Group): لوگوں کے سامنے ہمیشہ ایسے دوسرے گروہ موجود ہوتے ہیں جن کی وہ عزت کرتے ہیں اور ان کے جیسا بننا چاہتے ہیں۔ وہ گروہ جن کے طرز زندگی کی نقل کی جاتی ہے حوالہ یا مخصوص گروہ کہلاتے ہیں۔ ہم ایسے گروہوں سے متعلق تو نہیں ہوتے لیکن اپنی شناخت اس گروہ سے متعلق ضرور کرواتے ہیں۔ ثقافت، طرز زندگی، حوصلہ اور مقاصد کی حصول یابی کے سلسلے میں حوالہ گروہ ایک اہم ذریعہ ہوتے ہیں۔ استعماریت کے زمانے میں کئی متوسط طبقے کے ہندوستانیوں نے بالکل انگریزوں کی طرح عمل کرنے کی کوشش کی۔ اس طرح انھیں جیسی خواہشات رکھنے والے گروہ کے لیے انھیں حوالہ گروہ کے طور پر دیکھا جاسکتا ہے۔ لیکن یہ عمل صنفی تفریق پر مبنی تھا یعنی مردوں اور عورتوں کے لیے الگ الگ پیمانے تھے۔ اکثر ہندوستانیوں جیسے لباس پہننا چاہتے تھے اور انھیں کی طرح کے کھانے بھی کھانا چاہتے تھے۔ لیکن وہ ساتھ ساتھ یہ بھی چاہتے تھے کہ ہندوستانی خواتین اپنا رہن سہن ہندوستانی ہی رکھیں یا وہ اس کے آرزومند بھی نظر آتے تھے کہ ہندوستانی خواتین پوری طرح سے نہ سہی پر تھوڑا بہت انگریز خواتین کے رہن سہن کو ضرور اپنائیں۔
- **ہم سر گروہ** (Parellel Group): یہ ایک طرح کا ابتدائی گروہ ہوتا ہے جو عام طور پر ہم عمر افراد یا یکساں پیشہ کے لوگوں کے درمیان۔ ہم سر کردہ گروہ میں، ہم سر دباؤ ہوتا ہے، ہم سر دباؤ سے مراد ساتھ کے افراد کے ذریعہ ڈالے گئے سماجی دباؤ سے ہے کہ انسان کو کیا کرنا چاہیے کیا نہیں۔ سماجی طبقہ بندی سماج کے مطالعے کا اہم شعبہ ہے جس سے مراد سماجی گروہوں کے درمیان ساخت بندی، نابرابری کی موجودگی ہوتی ہے۔ طبقہ بندی کی آسان وضاحت لوگوں کے مختلف گروہوں کی غیر برابری کی شکل کے طور پر کی جاسکتی ہے۔ اکثر سماجی طبقہ بندی کا موازنہ زمین کے سطح پر موجود چٹان کی پرتوں سے کیا جاسکتا ہے اور سماج کو تقسیم شدہ پرت کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ جس میں درجہ وار کئی پرتیں شامل ہوتی ہیں۔ سب سے اوپری طبقے کو زیادہ مراعات جب کہ نچلے طبقے کو سب سے کم سہولت فراہم ہوتی ہے۔

سماجی تنظیمیں طبقہ بندی کا اہم مقام رہنے کے سبب اقتدار اور مفاد کی نابرابری میں سماج کے مطالعے کا مرکز رہتی ہیں۔ ہر ایک فرد اور خاندان کی زندگی کا ہر ایک پہلو طبقہ بندی سے متاثر ہوتا ہے۔ صحت، لمبی عمر، حفاظت، تعلیمی کامیابی، کاموں کی تکمیل اور سیاسی اثر ورسوخ کے مواقع یہ تمام چیزی نابرابری کی تقسیم کو منظم طریقے سے واضح کرتی ہیں۔ تاریخی طور پر انسانی سماج میں طبقہ بندی کے چار اہم نظام موجود رہے ہیں۔ یعنی غلامی، ذات، جاگیر اور طبقہ۔

غلامی نابرابری کی انتہائی نچلی شکل ہے جس میں کچھ لوگوں کا دوسروں پر اختیار ہوتا ہے یہ چھوٹی موٹی شکلوں میں، کئی وقتوں اور کئی جگہوں پر موجود رہی ہیں۔ لیکن غلامی کی دو اہم مثالیں اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں قدیم یونان، روم اور ریاست متحدہ امریکہ کی جنوبی

ریاستوں کی ہیں۔ ایک رسمی ادارے کی شکل میں غلامی کے اس نظام کو آہستہ آہستہ جڑ سے اکھاڑ دیا گیا۔ لیکن دنیا میں کہیں کہیں ابھی بھی بندھوا مزدوری جاری رکھی ہے جس میں زیادہ تر بچے ہی ہوتے ہیں۔ جاگیر دارانہ یوروپ کی خصوصیت جاگیریں رہی ہیں۔ ہم جاگیر کے بارے میں یہاں ذکر نہیں کریں گے بلکہ سماجی طبقہ بندی کے نظام کی شکل کے طور پر ذات اور طبقے کا مختصر ذکر کریں گے۔ انیسویں صدی کے ماہرین سماجیات، کامٹے، کارل مارکس وغیرہ نے اس بات کی کوشش کی ہے کہ سماج کو مختلف زمروں میں تقسیم کرکے ان کا مطالعہ کیا جائے۔ مثال کے طور پر:

- قبل جدید سماجوں کے اقسام مثلاً شکاری، خوراک جمع کرنے والے، چراگاہی، زرعی اور غیر صنعتی معاشرے۔
- جدید سماج یا صنعتی معاشرے، اس قسم کی زمرہ بندی میں مغربی معاشرہ لازمی یقینی طور پر زیادہ ترقی یافتہ تھا، اس کے برخلاف غیر مغربی سماج، غیر مہذب اور کم تر ترقی یافتہ سماج سمجھا جاتا تھا۔

لہٰذا افراد اور سماج کے مابین جدلیاتی تعلق کو سمجھنے کے لیے ہمیں تین مرکزی تصورات یعنی سماجی ڈھانچہ، طبقاتی تقسیم اور سماجی عوامل پر گفتگو اور بحث کرنے کی ضرورت ہے۔ اس لیے ہم یہ جاننے کی کوشش کریں گے کہ دیہی اور شہری معاشروں میں سماجی ڈھانچہ کس طرح مختلف ہوتا ہے، ماحول اور سماج کے وسیع تر تعلقات کیا ہیں۔ یعنی جن سماجی ماحول میں ہم زندگی بسر کرتے ہیں وہ محض واقعات یا افعال کے ایک بے ترتیب اور بے ڈھنگے مجموعے پر مشتمل نہیں ہے بلکہ لوگوں کے برتاؤ اور باہمی رشتوں میں بنیادی ضابطے یا شکلیں ہوتی ہیں۔ سماجی ڈھانچے کا تصور انھی ترتیبوں اور نمونوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ ایک حد سماج کی بناوٹ کی خصوصیات کو اسی عمارت کے ڈھانچے کے مشابہ سمجھنا مددگار ہوتا ہے۔ عمارت کی دیواریں ہوتی ہیں، فرش ہوتا ہے، چھت ہوتی ہے۔ یہ سبھی مل کر عمارت کو ایک خاص شکل دیتے ہیں۔ ہر سماج میں کسی نہ کسی طرز کی سماجی طبقاتی تقسیم موجود ہوتی ہے۔ جدید معاشروں میں اکثر و بیشتر دولت اور اقتدار کے وسیع اختلافات نظر آتے ہیں۔ حالانکہ آج کے سماج میں طبقاتی ترتیب کی سب سے زیادہ نمایاں شکلیں درجاتی تقسیم کی ہیں، حالانکہ نسل، ذات پات، علاقہ، فرقہ، قبیلہ اور جنس کی بنیاد پر بھی سماج میں تفریق جاری ہے، ذیل میں ہم سماج کو سمجھنے میں معاون دیگر سماجی مطالعہ کے مضامین کا مطالعہ کرتے ہیں۔

4.2.1 تاریخ (History)

History لاطینی لفظ Historia سے ماخوذ ہے جس کا معنی ہے جاننا۔ Jhon Huizinga کے مطابق "تاریخ" وہ عملی تشکیل ہے جس میں تہذیب اپنے ماضی کو دکھاتا ہے۔ Maitiland کے لفظوں میں "انسان نے جو کچھ کیا اور کہا ہے وہ تاریخ ہے"۔ یعنی انسانی تعلقات کی تفہیم کے لیے تاریخ کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ (Hill) کا کہنا ہے کہ "تاریخ" کی تدریس میں طلباء کو سچ کی تلاش کرنے کے لیے تیار کرایا جاتا ہے اور مختلف قوموں کے آپسی تعلقات اور اس کی سماجی، ثقافتی و معاشی حالات کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا کرکے بین الاقوامی میل جول اور ترقی کے مواقع فراہم کیے جاتے ہیں۔ یعنی تاریخ میں انسانی ترقی، ثقافت کے عروج و زوال کے اسباب، جنگوں کا تہذیبوں پر اثر اور مختلف ممالک کی قدیم تہذیبوں، رہن سہن اور ریت رواج کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ سماج کے مطالعے کے لیے اگر ہم پیچھے مڑ کر ان ذہنی تصورات اور مادی سیاق وسباق میں تاریخ کو دیکھیں، جس میں سماجیات کی پرورش و پرداخت بھی ہوئی ہے جو کہ اس وقت کے افکار و خیالات

اور مادی تبدیلی کو سماجیات کے منظر عام پر رکھتے ہیں، یہ بھی قابل غور ہے کہ جس طرح ہماری سوانح عمری ہے اسی طرح سے سماجی مطالعہ کی بھی ایک سوانح ہوتی ہے۔ کسی مضمون کی تاریخ کی تفہیم سے اس مضمون کی تفہیم میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے۔

تاریخ اور سماج کے تعلقات کو سمجھنے کے لیے سماجیاتی تخیلات معاون ہوتے ہیں، اسی لیے کہا جاتا ہے کہ مفید ترین امتیاز جو سماجیاتی تخیل میں کام کرتی ہے وہ کسی رجحان کی ذاتی مشکلات اور سماجی ڈھانچے کے عوامی مسائل کے درمیان موجود رہتا ہے، یعنی دو فرد کے بیچ مشکلات فرد کے کردار اور دوسروں سے تعلقات کی بنیاد میں پیدا ہوتی ہیں، جس کو فرد کو خود اور سماجی زندگی کے ان محدود میدانوں کے ساتھ جس سے کہ وہ راست اور ذاتی طور پر آگاہ ہے، سلجھانے کی کوشش کرنا ہوتا ہے۔ سماجی مسائل کا تعلق ان معاملوں سے ہے جو فرد کے ان مقامی ماحول اور اس کی باطنی زندگی سے بالاتر ہوتے ہیں۔ معاصر تاریخ کے حقائق انفرادی طور پر مردوں اور عورتوں کی کامیابی اور ناکامی کے بھی حقائق ثابت ہوتے ہیں۔ جب کوئی سماج صنعتی سماج بنتا ہے تب ایک کسان مزدور بن جاتا ہے اور ایک زمیندار امیر ہو جاتا ہے یا پھر کاروباری شخص بن جاتا ہے۔ جب کسی طبقے کا عروج یا زوال ہوتا ہے تو ایک فرد روزگار سے جڑتا ہے یا پھر بے روزگار ہو جاتا ہے۔ جب سرمایہ کاری کی شرح بڑھتی یا گھٹتی ہے تو افراد کے دل کو آسودگی حاصل ہوتی ہے۔ پھر ان کا دل ٹوٹ جاتا ہے۔ جب جنگ شروع ہوتی ہے تب کوئی بیما ایجنٹ راکٹ لانچر، کوئی اسٹور مین ایک کلرک ایک راڈار مین بن جاتا ہے۔ کوئی بیوی اکیلی رہ جاتی ہے اور کسی بچے کے بغیر باپ کے ہی پرورش ہوتی ہے۔ نہ تو فرد کی زندگی کو اور نہ ہی سماج کی تاریخ کو ان دونوں کو سمجھے بغیر سمجھا جا سکتا ہے۔ علم تاریخ سے ہم اپنے گزرے ہوئے زمانے کو سمجھتے ہیں اور کی گئی غلطیوں سے روشناس ہو کر مختلف اقداروں کو سماجی ترقی و عافیت کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

4.2.2 جغرافیہ (Geography)

جغرافیہ انگریزی لفظ Geography سے بنا ہے جس کے معنی ہوتے ہیں زمین کا بیان۔ یعنی جغرافیہ وہ علم ہے، جس میں زمین، اس کی خصوصیات، اس کے باشندوں، اس کے مظاہر اور اس کے نقوش کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ علم جغرافیہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جغرافیہ ایک ہمہ جہت نظم و ضبط ہے جو زمین اور اس کی انسانی اور فطری پیچیدگیوں کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے، اس لیے جغرافیہ کو "قدرتی علوم اور سماجی مطالعہ کے درمیان ایک پل" کہا جاتا ہے۔ جغرافیہ کی تاریخ ایک نظم و ضبط کے طور پر ثقافتوں اور صدیوں پر محیط ہے، جو آزادانہ طور پر ایک سے زیادہ گروہوں کے ذریعے تیار کی گئی ہے اور ان گروہوں کے درمیان تجارت کے ذریعے باہمی تفہیم کی بنیاد پر مبنی ہے۔ جغرافیہ کے بنیادی تصورات جو تمام طریقوں کے درمیان مطابقت رکھتے ہیں وہ جگہ، وقت اور پیمانے پر مرکوز ہوتے ہیں۔ جغرافیہ کی مختلف شاخیں ہیں جن میں سماج کے مطالعے کے لیے 'انسانی جغرافیہ' کا مطالعہ ناگزیر ہوتا ہے۔ علم جغرافیہ کے ذریعے دنیا میں رہنے والے لوگوں کی رہائش، طرز رہائش اور ان کی قدیم تہذیبوں کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر بابل، نینوا اور دنیا کی دیگر قدیم تہذیبوں کا مطالعہ کرنے کے لیے جغرافیے کا علم ضروری ہے۔ علم جغرافیہ سے ہم اس علاقہ کے لوگوں کے رہن سہن، کھانے پینے اور تعلقات کو سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

4.2.3 سیاسیات(Political Sciences)

ارسطو کے نزدیک "سیاسیات وہ سائنس ہے جو اچھی عادتوں کا مطالعہ کرتی ہے"۔E. M White کے نزدیک سیاست مختصر انسانی علم کی وہ شاخ ہے جو تمدن سے متعلق سبھی سماجی، معاشی، سیاسی، ذہنی اور مذہبی پہلوؤں کا احاطہ کرتی ہے، خواہ وہ ماضی، حال اور مستقبل میں سے کسی بھی زمانہ، علاقہ، قوم اور انسانی معاملات سے متعلق ہو۔ علم سیاست کی تدریس سے باہمی تعاون، پیار محبت، برداشت، برابری اور آزادی کے احساسات کی نشوونما ہوتی ہے، جس سے طالب علموں میں سماج کا مثالی شہری اور متحرک ممبر بننے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔یعنی سیاست جمہوری اصول، شہری فرائض، شہری حقوق، قومی اور بین الاقوامی تعلقات، شہری سہولیات کے لیے مختلف اداروں کا قیام، قومی اور بین الاقوامی مسائل کا حل، شہریوں کی گاؤں، ضلع، ریاست، قوم، دنیا کے ممبر کی شکل میں کردارادا کرنے میں مدد کرتی ہے۔ موجودہ دور میں سماجی مطالعہ کی بنیاد پر سماجیات اور سیاسیات کے طریقۂ کار اور نظریات کے تعامل میں اضافہ ہوا ہے۔روایتی سیاسیات میں بنیادی طور پر دو عناصر (نظریہ اور انتظامیہ) پر توجہ دی جاتی تھی، حالانکہ دونوں میں سے کسی بھی زمرے نے سیاسی کرداروں کے ساتھ کوئی جامع تعلق شامل نہیں کیا۔ علم سیاست کے نظریاتی حصے میں افلاطون سے لے کر کارل مارکس تک حکومت سے متعلق تصورات پر اپنی توجہ مبذول کرتے ہیں جبکہ انتظامیہ کے حصہ کا مرکزی نقطہ عموماً حکومت کا رسمی ڈھانچہ علم سیاست کا حقیقی عمل۔ سماجیات سماج کے تمام پہلوؤں کے مطالعے سے مخصوص ہے۔ جب کہ روایتی سیاسیات نے خاص طور پر ان اقتدار کے مطالعہ تک خود کو محدود رکھا جن کی ضمانت رسمی تنظیم کو دی جاتی ہے۔

4.2.4 معاشیات(Economics)

انسان کے اقتصادی تعلقات اور عملوں کا مطالعہ ہے۔ پروفیسر مارشل کے لفظوں میں یہ مضمون انسانی زندگی کے عام پیشوں کا مطالعہ کرتا ہے۔ علم معاشیات میں افراد اور سماج کے عملوں کی جانچ کی جاتی ہے جن کا براہ راست تعلق اشیاء کے حصول اور ان کے استعمال سے ہوتا ہے۔ پروفیسر روبن کے لفظوں میں "علم معاشیات" وہ سائنس ہے جو انسانی برتاؤ کا اقتصادی طور پر مطالعہ اس طرح کرتی کہ وہ ماخذوں اور اس کے استعمال کے مختلف ذرائع بے روزگاری، مختلف پیشے، سرمایہ کاری، معاشی اصول، پلاننگ، کھپت / پیداوار وغیرہ کو جان اور سمجھ سکیں۔ قدیم معاشی نظریے کا سروکار خالص معاشی متغیرات سے تھا یعنی قیمت اور طلب ورسد کا رشتہ، زر کے بہاؤ میں مجموعی لاگت اور پیداوار میں تعلقات اقتصادی ترقی سے ہیں۔ روایتی معاشیات کے مطالعے کا دائرہ معاشی سرگرمی کی فہم تک ہی محدود رہا، یعنی کسی سماج میں کم یا زیادہ اشیاء اور خدمات کا تعین معاشی سرگرمی کو ذرائع پیداوار کی ملکیت اور اس سے تعلق کے وسیع تر سانچے میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ تاہم معاشی تجزیہ میں غالب رجحان کا مقصد کسی طرح سے معاشی رویہ کے جامع قوانین کی تشکیل کرنا تھا۔ سماجی مطالعہ میں علم معاشیات کا نظریہ معاشی نظام کو وسیع سیاق میں دیکھتا ہے۔ جن میں سماجی معیارات، اقدار، رسوم اور دل چسپی شامل رہتی ہیں۔ تجارتی سیکڑ کے منتظمین بھی اسی سے آگاہ ہیں۔ اشتہاری صنعت میں وسیع سرمایہ کاری کا براہ راست تعلق طرز زندگی اور اشیاء کے استعمال کے نمونوں کو نئی شکل دینے سے ہے۔ علم معاشیات میں اقتصادی نظریہ سماج کی تنظیم کا اہم نظریہ بن سکے۔ مثال کے طور پر وہ یہ دیکھنا چاہیں گے کہ گھر پر کیے گئے کام کا باہر کی پیداواریت سے کتنا تعلق ہے۔ ہمیں اپنے ملک میں آسودگی وخوشحالی کی معاشیات کو سامنے لانے کی ضرورت ہے جو انفرادی، اجتماعی،

مادی، علامتی، سر گرمی سے وابستہ اور بے کاری اور اتفاقی روز گار سے وبستہ لاگتوں کی مادی وعلامتی لاگتوں پر بھی توجہ دے۔ صنعتی انقلاب معاشی عمل کی ایک نئی شکل یعنی سرمایہ داری پر مبنی تھا۔ صنعتی پیداوار کی ترقی میں سرمایہ داری نظام ہی متحرک قوت بن گیا۔ سرمایہ داری میں نئے رویے اور ادارے شامل تھے اب کاروباری ارفراد نفع کے دیرپا منظم حصول کی کوشش میں لگ گئے تھے۔ پیداواری کی زندگی میں بازار ایک کلیدی ذریعہ کے طور پر کام کرتے تھے اور سامان، خدمات اور محنت مختلف اشیاء بن گئیں جن کا استعمال منطقی اعتبار سے طے ہوتا تھا۔ جدید سماجوں کے ابھرنے کا ایک اور اشارہ گھڑی کے مطابق وقت کی نئی معنویت تھی۔ یعنی اٹھارہویں اور انیسویں صدی میں زرعی اور صنعتی مزدوروں کی بڑھتی ہوئی تعداد نے بڑی تیزی سے نئے کیلنڈر اور گھڑی کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنا شروع کر دیا جو کام کی قبل جدید کی شکلوں سے بالکل جدا تھا۔ صنعتی سرمایہ داری کے وجود سے پہلے کام کی رفتار، دن کے اجالے کی مدت مفوضہ کاموں کے درمیان آرام کا وقفہ، انتہائی مدت کی پابندیا اور سماجی ذمہ داری جیسے عوامل کے بنیاد پر طے ہوئی تھی۔ اس لیے ایسے میں کارکن اور آجر دونوں کے لیے ہی وقت دولت ہوتا ہے۔ حالانکہ ہندوستان میں سماج کا مطالعہ مغربی دنیا سے قدرے مختلف بھی ہے۔ یہاں قدیم انسانوں، کسانوں، نسلی گروہوں، سماجی طبقات، قدیم تہذیبوں کے پہلوؤں کو بھی دھیان میں ضرور رکھنا ہوگا۔

4.2.5 سماجیات اور بشریات (Sociology and humanity)

سماجی بشریات میں علم آثار قدیمہ، بشریات، ثقافتی تاریخ، لسانیات، طبیعیات کی مختلف شاخوں اور انسانوں کی زندگی کے تمام پہلوؤں جو کہ عام سماج میں تھے، شامل ہوتے ہیں۔ یہاں ہمارا مطلب صرف سماجی بشریات اور ثقافتی بشریات سے ہے کیوں کہ یہ سماجیات کے مطالعہ کے بالکل قریب ہیں۔ سماجیات کو جدید اور مخلوط سماج کا مطالعہ سمجھا جاتا ہے جب کہ سماجی بشریات کو عام سماج کا مطالعہ۔ سماجی بشریات کی ترقی مغرب میں تب ہوئی جب یہ مانا جاتا تھا کہ مغرب کے تربیت یافتہ ماہرین سماجی بشریات سے غیر یوروپی سماجوں کا مطالعہ کیا جن کو عموماً 'بیرونی' وحشی اور غیر مہذب سمجھا جاتا تھا۔ اس وقت کے مطالعہ کار اور موضوع مطالعہ افراد کے درمیان اس غیر مساوی رشتے پر پہلے اکثر توجہ نہیں دی جاتی تھی، لیکن اب وقت بدل گیا ہے اور ہمارے اپنے ماہرین لوگ موجود ہیں؛ چاہے وہ ہندوستانی ہوں یا سوڈانی، ناگا یا سنتھالی یہ اب اپنے سماج کے بارے میں بولتے بھی ہیں اور لکھتے ہیں۔ ماضی کے ماہرین بشریات نے سادہ سماجوں کی تفصیلات کو بظاہر غیر جانب دارانہ انداز میں دستایزی شکل دی۔ اس کے علاوہ دیگر تبدیلیوں نے بھی سماجیات ار سماجی بشریات کی نوعیت کی از سرنو توضیح دی ہے۔ جدیدیت نے جیسا کہ ہم نے دیکھا ایک ایسے ملکی پہل کی جس میں چھوٹے سے چھوٹا گاؤں بھی عالمگیریت کے عمل سے ضرور متاثر ہوا، اس کی جیتی جاگتی مثال استعماریت ہے۔ برطانوی حکومت کے تحت ہندوستان کے دور افتادہ گاؤں نے بھی زمین سے متعلق قوانین اور اس کے انتظامیہ میں تبدیلی اور ٹیکس کی جبری وصولی کا طریقہ بدلا جس سے صنعتیں اور کارخانے بیٹھ گئے۔ ایک معاصر عالمی تبدیلیوں نے بھی دنیا کے اس سکڑاؤ کے عمل کو تیز کیا ہے۔ گذشتہ دنوں میں کسی بھی سادہ سماج کے مطالعے کے لیے ایک مفروضہ تھا کہ یہ ایک بند سماج ہے جس کی اب تردید ہو چکی ہے۔ سماجی بشریات کے تحت سادہ اور ناخواندہ سماج کے ذریعہ روایتی مطالعہ کا گہرا اثر سماجی مطالعہ مضمون کے مواد اور موضوع پر پڑا ہے۔ سماجی بشریات میں ایک کل کے طور پر سماج کے تمام پہلوؤں کے مطالعہ کا رجحان پیدا ہوا ہے جہاں تک اس کے اختصاص

کا تعلق ہے تو وہ علاقہ کی بنیاد پر تھا مثال کے طور پر انڈومان مجموعہ جزائر نوبیر یا میلی نیسز وغیرہ۔ ماہرین سماجیات پیچیدہ سماجی گروہوں کا مطالعہ کرتے ہیں اور اس کے خاص طور پر سماج بعض ان حصوں پر توجہ دیتے تھے جسے افسر شاہی یا مذہب یا ذات یا سماجی حرکت پذیری جیسا عمل پایا جاتا تھا۔ آج ایک سادہ سماج اور پیچیدہ سماج میں فرق کے بارے میں خاص طور پر از سر نو غور کرنے کی ضرورت ہے۔ ہندوستان خود ایک پیچیدہ اور مخلوط سماج ہے جس میں روایت اور جدیدیت، گاؤں اور شہر، ذات اور قبائل، طبقہ اور برادری کا امتزاج ہے۔ گاؤ جیسی بستیاں دجگہ جگہ دہلی کے بالکل مرکز میں بھی موجود ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ سماج کی تفہیم، ہم کس طرح کر سکتے ہیں؟ ______________________________ ______________________________

4.3 خلاصہ (Summary)

سماجی مطالعہ میں مختلف انسانی گروہ جس کو مختلف درجوں اور طبقوں پر دیکھا اور رکھا جا سکتا ہے کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر موجودہ دنیا میں جس سے ہمارا تعلق ہے، ایک سے زائد سماجوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ غیر ملکی افراد کے درمیان ہوں تو ہمارے سماج کو ہندوستانی سماج کے حوالے سے جانا جائے گا لیکن ہندوستانیوں کے درمیان ہم اپنے سماج کو زبان، فرقے، مذہب، ذات یا قبیلہ کے حوالے بتاتے اور ظاہر کرتے ہیں۔ یہ تنوع اس کا تعین کرنے میں مسئلہ پیدا کرتا ہے کہ ہم کس سماج کی بات کر رہے ہیں۔ لیکن شاید یہ بھی لگتا ہے کہ سماج کی خاکہ سازی کا مسئلہ تنہا ماہرین سماجیات کا ہی نہیں ہے۔ یہاں سماجیات کے سامنے اہم سوال یہ ہے کہ سماج کے کس رخ کو عوام کے سامنے لایا جائے، حالانکہ موجودہ دنیا میں ہم ایک سے زائد سماجوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ اس لیے سماج کا مطالعہ کرنے کے لیے آپ کو سماجیاتی تخیلات اور سماجیات کے مرکزی تعلق سے متعارف ہونا ضروری ہے۔ ذاتی دلچسپی اور جاب مارکیٹ پر ہماری بحث سے پتہ چلتا ہے کہ معاشی، سیاسی، اخلاقی، خاندانی، ثقافتی اور تعلیمی ادارے آپس میں مربوط ہوتے ہیں۔ اس لیے ان تمام ادوار کے مطالعے کے لیے ضروری ہے کہ ہم ان مضامین کا مطالعہ کریں جن سے تاریخ، معیشت اور سیاسی پہلوئوں کی جانکاری ملتی ہے۔ تاکہ ان علوم کی مدد سے سماجی ناہمواریوں اور طبقہ بندیوں کا صحیح تعین کیا جاسکے۔ اسی لیے اس باب میں سماج کی تفہیم میں انھیں تمام مضامین کو پیش نظر رکھا گیا ہے۔

4.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو چکے ہیں کہ

- سماج کی ترقی اور تنزلی کے اسباب کو جان چکے ہیں۔
- ان جغرافیائی حالات سے واقف ہو جان چکے ہیں، جن سے سماجی حالات میں تغیر و تبدل نمو پذیر ہوتے ہیں۔

- ان سیاسی اسباب کو جان چکے ہیں، جن کی وجہ سے سماج میں تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔
- سماج پر پڑنے والے معاشی اثرات سے واقف ہو چکے ہیں۔
- سماج میں ہونے والی تہذیبی اور ثقافتی تبدیلیوں سے واقف ہو چکے ہیں۔
- مختلف سماجی مطالعہ کے ذریعے سماج کی مختلف شکلوں کے بارے میں جان چکے ہیں۔
- سماج کے اندر دولت کی وجہ سے پیدا ہونے والی طبقہ بندی کے بارے میں جان چکے ہیں۔

4.5 فرہنگ (Glossary)

- سماج : دو یا دو سے زیادہ لوگوں کا ایک گروہ جو کسی نہ کسی اعتبار سے یکساں ہو سماج کہلاتا ہے۔
- سماجی گروہ : مختلف انسانوں کے گروہ جو کسی نہ کسی اعتبار سے مختلف نوعیت رکھتے ہوں۔
- سماجیات : (Sociology) سماجی مطالعہ کا ایک مضمون۔
- بشریات : (Humanity) انسانی زندگی کی اقداروں کلچر ثقافت کا مطالعہ کا ایک مضمون

4.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objectives answer type questions)

1۔ سماج سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

(a) انسانی گروہ (b) خاندان (c) نسل (d) مذکورہ بالا میں سے تمام

2۔ سماج کے مطالعے کے اہم علوم ہیں:

(a) سیاسیات ،معاشیات، جغرافیہ اور تاریخ (b) بشریات (c) جغرافیہ (d) ان میں سے کوئی نہیں

3۔ معاشیات میں سماج کے کس پہلو کا مطالعہ کیا جاتا ہے؟

(a) معاشی (b) سیاسی (c) تاریخی (d) قدرتی

4۔ سماج کی تفہیم کے لیے کن علوم کا ادراک اہم ہے؟

(a) طبیعیات، معاشیات، حیاتیات، سیاسیات (b) سیاسیات، معاشیات، تاریخ اور جغرافیہ

(c) حیوانیات، طبیعیات، کیمیا (d) ادویات، معاشیات، سیاسیات، مرویات

5۔ تاریخ کے ذریعہ سماج کے کس پہلو کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے؟

(a) معاشی (b) تہذیبی (c) لسانی (d) مذکورہ تینوں

6۔ سماجی گروہ ہوتے ہیں؟

(a) کسی نہ کسی اعتبار سے یکساں (b) مختلف (c) ونوں (d) کوئی نہیں

7۔ سماجی گروہ مختلف نوعیت کے ہوسکتے ہیں؟

(a) سہی ہے (b) غلط ہے (c) معلوم نہیں (d) ہو بھی سکتے ہیں

8۔ سماجی گروہ کا مطالعہ کیا جاتا ہے؟

(a) سماجی ترقی، تبدیلی کے لیے (b) اقتصادی ترقی کے لیے (c) سیاسی حالات جاننے کے لیے (d) سبھی

9۔ سماجی مطالعہ سے مختلف معاشرہ کے۔۔۔۔۔۔۔ سمجھتے ہیں؟

(a) حالات (b) رہن سہن (c) اقداروں (d) سبھی

10۔ علم بشریات کو سماجی مطالعہ میں اہمیت حاصل ہے، چونکہ؟

(a) یہ انسانی تعلقات کا مطالعہ کرتا ہے (b) بشر بناتا ہے (c) اقداریں قائم کرتا ہے (d) کوئی نہیں

مختصر جواب کے حامل سوالات (Short answer type questions)

1۔ سماج یا معاشرہ کی تعریف اپنے الفاظوں میں بیان کیجیے؟

2۔ سماجی طبقہ بندی کی وضاحت کیجیے؟

3۔ سماج پر جغرافیے کا کیا اثر پڑتا ہے؟

4۔ مثالی گروہ سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

5۔ سماج کی تفہیم میں تاریخ کی اہمیت کیا ہے؟

6۔ سماج کے مطالعے کے لیے کن علوم کی اہمیت زیادہ ہے۔

7۔ بشریات سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

8۔ سماج کے مطالعے کے لیے بشریات کی ضرورت کیوں ہے؟

9۔ سماجی ثقافت کو سمجھنے کے لیے کس علم کا مطالعہ ضروری ہے؟

10۔ سماج کی تفہیم میں سیاسیات کے مطالعے کی اہمیت کیا ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ سماج کا تعارف پیش کرتے ہوئے اس کی زمرہ بندی کی وضاحت کریں۔

2۔ سماج کی تفہیم میں شامل دیگر سماجی مطالعہ کے مطالعے کے فوائد پر روشنی ڈالیں۔

3۔ کسی سماج پر معاش کا اثر کیسے پڑتا ہے؟ دلائل سے واضح کریں۔

4۔ سماج کی تفہیم میں تاریخ کی اہمیت پر روشنی ڈالیں۔

5۔ سماج کا بشریات سے کیا تعلق ہے؟ واضح کریں۔

معروضی سوالات کے جوابات

1=(d)	2=(a)	3=(a)	4=(d)	5=(d)	6=(a)	7=(a)	8=(d)	9=(d)	10=(a)

4.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Resources)

1۔ Praveen, Dr.Manoj & Koya, Dr. Hassan, *Teaching science Resources, Methods and Practices*, Neelkamal Publications Pvt.ltd, Hyderabad

2۔ Mohan, Radha (2019). *Innovative Science Teaching for Physical Science Teachers*, PHI Learning Private Limited, dehli

3۔ Sharma H.S & et.all (2007); *Science teaching*, Radha Prakashan Mandir, Agra

4۔ Sharma R.C (2005); *Modern Science Teaching*, Dhanpat Rai Publishing Company.

5۔ Siddiqui and Siddiqui (1998). *Teaching of Science Today and Tomorrow*, New Delhi: Doaba House.

6۔ Soni, Anju (2000). *Teaching of Science*, Ludhiana: Tandon Publications.

7۔ Vaidya, Narendra (1989). *The Impact of Science Teaching*, New Delhi: Oxford and IBH Publishing Co. Pvt. Ltd.

8۔ Vanaja, M. (2004). *Methods of Teaching Physical Sciences*, Hyderabad: Neelkamal Publications Pvt. Ltd.

9۔ مطالعۂ معاشرہ، نیشنل کونسل فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، سری اربندو روڈ، نئی دہلی۔

10۔ سماجی اور سیاسی زندگی، نیشنل کونسل فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، سری اربندو روڈ، نئی دہلی۔

11۔ سماجیاور سیاسی زندگی حصہ دوم، نیشنل کونسل فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، سری اربندو روڈ، نئی دہلی۔

12۔ سماجی اور سیاسی زندگی حصہ سوم، نیشنل کونسل فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، سری اربندو روڈ، نئی دہلی۔

13۔ سماجیات کا تعارف، نیشنل کونسل فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ، سری اربندو روڈ، نئی دہلی۔

اکائی 5۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے اہم اغراض و مقاصد

(Major Aims and Objectives of Teaching Social Studies)*

اکائی کے اجزاء

5.0 تمہید (Introduction)

5.1 مقاصد(Objectives)

5.2 سماجی مطالعہ کی تدریس کے اغراض و مقاصد

(Major aims and objectives of teaching Social Studies)

5.2.1 سماجی مطالعہ کی تدریس(Teaching of Social Studies)

5.2.1.1 ماجی علوم کی تدریس کے لیے اکیسویں صدی کی مہارتیں

(21st Century Skills to Teaching Social Studies)

5.2.2 سماجی مطالعہ کی تدریس کے اغراض و مقاصد

(Aims and Objectives of Teaching Social Studies)

5.2.2.1 سماجی مطالعہ کی تدریس کے اغراض(Objectives of Social Studies)

5.2.2.2 سماجی مطالعہ کی تدریس کے مقاصد(Aims of Teaching Social Studies)

5.2.2.3 سماجی مطالعہ کے اغراض اور مقاصد میں فرق

(Difference between Aims and Objectives of S.st.)

5.3 خلاصہ(Summary)

5.4 فرہنگ(Glossary)

5.5 اکتسابی نتائج(Learning Outcomess)

5.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

5.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Resources)

* Dr. Mohd. Talib Ather Ansari, Associate Professor, MANUU CTE, Bidar

5.0 تمہید (Introduction)

سماجی مطالعہ ایک ایسا مضمون ہے جس میں تاریخ، جغرافیہ، علم شہریت، معاشیات اور سماجیات سمیت بہت سے مضامین شامل رہتے ہیں۔ سماجی مطالعہ کے یہ تمام ذیلی مضامین ہمارے معاشرے کے کلچر، ثقافت، ہماری اقداریں اور ہماری تاریخ اور جغرافیہ کی وضاحت کرتے ہیں اور طلباء کو اس قابل بناتے ہیں کہ وہ اپنے معاشرتی ماحول کے ساتھ خوش اسلوبی سے ہم آہنگ ہو سکیں، معاشرتی تعاملات قائم کر سکیں جس میں معاشرے کے تمام افراد، برادریاں اور معاشرتی ماحول کے درمیان تعلقات قائم کرنے کے مقاصد کو معین کیا جاتا ہے۔ اسکولوں میں سماجی مطالعہ کی تدریس کا مقصد طلباء کی اپنے ارد گرد کی دنیا کے بارے میں تفہیم، کرنا، بطور شہری ان کے مثبت کردار اور ذمہ داریوں کو نبھانے کے قابل بنانا، اور معاشرے میں مؤثر طریقے سے اپنی موجودگی کا اظہار کروانا شامل رہتا ہے، جس سے ہر فرد معاشرتی کاموں میں اپنی ذمہ داری پوری کر سکے، اس کے ساتھ ہی اپنی صلاحیت اور مہارت کو واضح طور پر سمجھ کر سماجی کاموں میں اپنی حصہ داری کو پورا کر سکے۔ اس اکائی میں ہم سماجی مطالعہ کی تدریس کے مختلف اغراض و مقاصد کی وضاحت کریں گے۔

5.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ؛

- سماجی علوم کی تعلیم و تربیت اور سماجی مطالعہ کے اغراض و مقاصد کے معنی سمجھ سکیں۔
- سماجی علوم کی تدریسی اغراض اور مقاصد واضح کر سکیں۔
- سماجی علوم کی تدریس کے عمومی مقاصد کو بیان کر سکیں۔
- سماجی علوم میں سیکھنے کے مقاصد کو مرتب کر سکیں۔
- سماجی علوم کی تدریس کی اکیسویں صدی کی مہارتوں کو پہچان سکیں۔

5.2 سماجی مطالعہ کی تدریس کے اغراض و مقاصد

(Major aims and objectives of teaching Social Studies)

اردو میں، سماجی مطالعہ کو اکثر "سماجی اسٹڈیز" (Social Studies) یا "معاشرتی مطالعہ" کہا جاتا ہے۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں مختلف سماجی، ثقافتی اور تاریخی تصورات کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لیے زبان کا استعمال شامل رہتا ہے۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں طلباء کو معاشرے کی اقداریں، اصولوں اور روایات کے بارے میں علم فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ سماجی مسائل کا تجزیہ کرنے اور مناسب حتمی فیصلے کرنے کے لیے تنقیدی سوچ کی مہارتوں کو فروغ دینا بھی شامل رہتا ہے۔ معاشرہ میں سماجی مطالعہ کی تدریس ان طلباء

کے لیے اہم ہے جو اپنی مادری زبان میں اکتسابی عمل حاصل کرنے میں زیادہ آسانی محسوس کرتے ہیں۔ اس سے انہیں موضوع کے ساتھ زیادہ گہرائی سے جڑنے اور پیچیدہ تصورات کو زیادہ مؤثر طریقے سے سمجھنے میں مدد ملتی ہے، جس کو وہ اپنی عملی زندگی میں استعمال کرسکتے ہیں۔ معاشرہ میں سماجی مطالعہ کے درس و تدریس سے طلباء کو اپنے مادر وطن اور ہمنوا علاقے کی زبان، ثقافت اور ورثے کو محفوظ رکھنے اور فروغ دینے میں بھی مدد ملتی ہے۔ سماجی مطالعہ کی تدریس سے طلباء کو اپنی دنیا، معاشرے اور ان جگہوں کے تاریخی ورثہ، جغرافیائی ساخت، اپنے کلچر اور ثقافت کو سمجھنے میں اہم کردار ادا کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ سماجی مطالعہ کی تعلیم مختلف مضامین پر مشتمل ہے، جس میں تاریخ، جغرافیہ، شہریت، معاشیات، اور علم سماجیات (Sociology) شامل ہیں، جس کا مقصد طلباء کے جامع علم، ہنر، اور سماجی اقداروں کو فروغ دیناہے۔

سماجی مطالعہ کی تدریس کے مقاصد بہت اعلیٰ اور معیاری تسلیم کیے جاتے ہیں چونکہ ان کا تعلق زندگی کی عام مہارتوں سے منسلک ہوتا ہے، اور یہ تمام مقاصد طلباء کو اس قابل بناتے ہیں کہ وہ معاشرے میں رہ کر اپنی زندگی کو پر اثر انداز میں بسر کرسکیں۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے مقاصد کثیر جہتی ہوتے ہیں، جن میں علمی و تجرباتی، شہری اور سماجی اہداف شامل رہتے ہیں، جو سماجی مطالعہ کی تدریس سے حاصل کیے جاتے ہیں۔ نیشنل کونسل فار سماجی اسٹڈیز (NCSS) کے مطابق، سماجی مطالعہ کا بنیادی مقصد نوجوانوں کو باخبر اور معقول فیصلے لینے میں مدد فراہم کرنا ہے جو کہ ایک دوسرے پر منحصر دنیا میں ثقافتی طور پر جدید، جمہوری معاشرے کے شہری ہونے کے ناطے عوام کی بھلائی کے لیے معیاری اور معقول فیصلے لینے میں کارگر ہوسکتے ہیں۔

5.2.1 سماجی مطالعہ کی تدریس (Teaching of Social Studies)

سماجی مطالعہ کی تدریس کا ثانوی مرحلہ طالب علم کے تعلیمی سفر میں ایک اہم موڑ ہوتا ہے یہ مرحلہ بنیادی تعلیم میں رکھی گئی بنیاد پر استوار ہوتا ہے، جس کا مقصد طلباء کو معاشرے کے سماجی، ثقافتی، اقتصادی اور سیاسی پہلوؤں کی سمجھ کو پروان چڑھانا ہے۔ ثانوی مرحلے میں سماجی مطالعہ کی تدریس کو جامع بنانے کے لیے طلباء کو زندگی کی تمام مہارتوں سے آراستہ کیا جاتا ہے، جس میں سماجی علم سے تعلق رکھتے ہوئے مختلف شعبوں جیسے کہ تاریخ، جغرافیہ، شہریت اور معاشیات کو شامل کیا گیا ہے تاکہ طلباء کو اس کے اطراف کے ماحول اور دنیا کا ایک جامع نظریہ پیش کیا جاسکے۔ سماجی مطالعہ کی تدریس سے طلباء کو تنقیدی سوچ کی مہارت پیدا کرنے، پیچیدہ مسائل کا تجزیہ کرنے، اور نتیجہ خیز رائے بنانے اور حتمی فیصلہ کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ سماجی مطالعہ کی تدریس حقائق اور تاریخوں کی ترسیلی عمل سے بالاتر ہے۔ یہ تحقیق، تجزیہ، مواصلات، اور مسئلہ حل کرنے جیسی مہارتوں کی نشوونما پر زور دیتی ہے۔ طلباء کے اندر زندگی کی مہارتیں طلباء کے لیے فعال اور مصروف شہری بننے کے لیے ضروری ہیں جو معاشرے میں بامعنی حصہ داری قائم کرسکتے ہیں۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے مختلف زندگی کی مہارتوں کو قائم کرنے کے لیے مختلف اغراض و مقاصد اور ہدف قائم کیے جاتے ہیں، جن کا تعلق متنوع ثقافتوں، عقائد اور سماجی فعالی نقطہ نظر کے تئیں ہمدردی اور تفہیم کے احساس کو فروغ دینا ہے۔ یہ طلباء کو دنیا کی پیچیدگیوں کی تفہیم کرنے اور ذمہ دار عالمی شہری بننے کی ترغیب

دیتے ہیں۔ جس کے لیے ہمیں سماجی مطالعہ کی تدریس کے اغراض و مقاصد کے ساتھ ساتھ سماجی مطالعہ کی تدریس کے ہدف کو وضاحت کے ساتھ سمجھنا لازمی ہو جاتا ہے۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں https://www.youtube.com/watch?v=lCRRFYzfQ5g

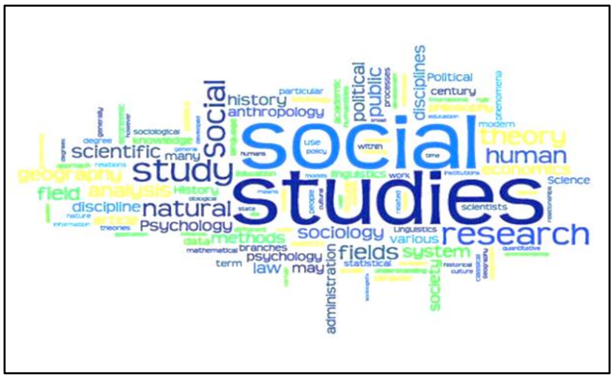

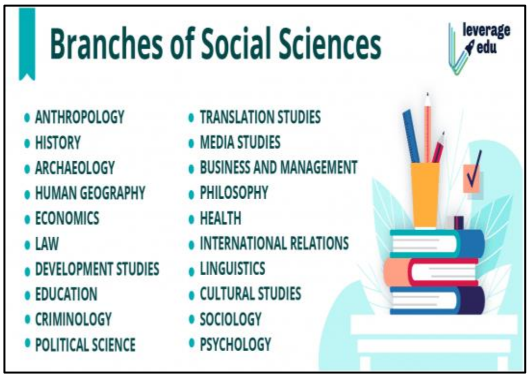

Source:-https://today.uconn.edu/2015/01/a-21st-century-approach-to-teaching-social-studies/

https://leverageedu.com/blog/branches-of-social-sciences/

5.2.1.1 سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے اکیسویں صدی کی مہارتیں

(21st Century Skills to Teaching Social Studies)

سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے اکیسویں صدی کی مہارتوں کو درس و تدریس میں شامل کر طلباء کے لیے معاشرے میں ہم آہنگ ہونے اور مئوثر انداز میں زندگی بسر کرنے کے لیے جدید دور کے تجربہ کو حاصل کرنے کے لیے کافی مفید ہو سکتا ہے۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے درج ذیل اہم مہارتوں کی شمولیت ہمارے اکتسابی عمل کو مثبت راہ فراہم کر سکتی ہیں:

- سماجی مطالعہ کی تدریس سے طلباء و طالبات میں تنقیدی سوچ قائم کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس سے طلباء و طالبات میں تخلیقی صلاحیت پیدا کرنا۔

- سماجی مطالعہ کی تدریس سے طلباء وطالبات میں تعاون، آپسی اشتراک اور بھائی چارگی کو فروغ دینا۔
- طلباء وطالبات میں معاشرتی مواصلات، علم کی خواندگی، سماجی میڈیا استعمال کرنے کے آداب قائم کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس سے طلباء وطالبات میں قیادت کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس سے طلباء وطالبات میں اپنے فرائض اور حقوق ادا کرنے، حاصل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنا۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس میں سماجی اقداروں، کلچر اور ثقافت کی حفاظت کرنے اور معیاری بنانے کی صلاحیت پیدا کرنا۔

سماجی مطالعہ کی تدریس کے تعلق سے یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ ان صلاحیتوں کو مختلف تدریسی تکنیکوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے، جس میں ترسیلی عمل، درجہ کی کارکردگیوں، پروجیکٹ پر مبنی اکتساب، اشتراکی لرننگ، اور استفسار پر مبنی سیکھنے کے عمل شامل رہتے ہیں۔ اساتذہ درج بالا تکنیکوں اور حربوں کو ذہن میں رکھ کر کر ایک سماجی مطالعہ کا نصاب تیار کر سکتے ہیں، جس کا نفاذ طلباء کو اکیسویں صدی کے مواقع فراہم کر سکتا ہے اور مد مقابل حائل رکاوٹوں کو دور کرنے، مسائل کو سلجھانے کی مہارتوں سے آراستہ کر سکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
سوال: سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے اکیسویں صدی کی مہارتیں واضح کریں؟ ____________________ ____________________

5.2.2 سماجی مطالعہ کی تدریس کے اغراض ومقاصد(Aims and Objectives of Social Studies)

سماجی مطالعہ کی تدریس میں سب سے اہم کام مقاصد کا تعین کرنا ہوتا ہے، جس کے ارد گرد ہی ہماری تمام تر تدریسی کارکردگیا گردش کرتی رہتی ہیں۔ مقاصد کو معین کرنے میں سب سے چھوٹی یا مختصر اکائی کو ہم اغراض کہتے ہیں، کئی اغراض کو ملا کر ایک مقصد قائم کیا جاتا ہے اور کئی مقاصد کو ملا کر ہم ایک ہدف قائم کرتے ہیں۔ عام طور پر مقاصد اور اغراض کی اصطلاح کو تمام لوگ ایک ہی مانتے ہیں مگر دونوں میں بہت زیادہ فرق ہوتا ہے۔ اغراض(Objectives)، سب سے چھوٹی اکائی ہوتے ہیں، مقاصد (Aims) کئی اغراض کا مجموعہ ہوتا ہے اور ہدف(Goal) کوئی آخری منزل، یہ تینوں مل کر ہی سلسلہ وار عمل سے کسی منزل تک رسائی حاصل کرتے ہیں۔ جس میں اغراض (Objectives) سب سے چھوٹی اکائی ہوتی ہے اور اغراض کو ایک مقررہ وقت میں ایک ایک کر کے مخصوص طور پر حاصل کیا جاسکتا ہے، جبکہ مقاصد(Aims) ایک طویل مدتی اکائی ہوتی ہے اور ایک مقصد حاصل کرنے میں ہمیں کئی اغراض کو حاصل کرنا ہوتا ہے، یعنی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک مقصد میں کئی اغراضوں کی شمولیت ہوتی ہے۔ اسی طرح ایک ہدف ہمیں منزل مقصود کی طرف لے جاتا ہے جس میں ہمیں کئی مقاصد کے حصول کی درکار ہوتی ہے، یعنی ہم کہہ سکتے ہیں کہ ایک ہدف حاصل کرنے کے لیے کئی مقاصد کو حاصل کرنا لازمی ہوتا ہے۔ ایک اغراض زیادہ مخصوص بیان ہوتا ہے، جو کہ تربیت کے تجربے کے بعد سیکھنے والے کو کیا کرنا چاہیے؟ یا کیا کرنے کے قابل ہو گا؟ کو واضح

کرتا ہے، یعنی اغراض ایک مخصوص عمل ہے۔ ایک مقصد کسی ارادے کا عمومی بیان ہوتا ہے، یہ ہمیں اس سمت کی وضاحت کرتا ہے جس میں سیکھنے والا اس لحاظ سے شامل ہوگا کہ وہ کیا سیکھ سکتا ہے یا استاد کیا تربیت فراہم کرے گا۔

5.2.2.1 سماجی مطالعہ کی تدریس کے اغراض(Objectives of Social Studies)

سماجی مطالعہ کے بنیادی اغراض نوجوانوں کو ایک دوسرے پر منحصر دنیا میں ثقافتی طور پر متنوع، جمہوری معاشرے کے شہری ہونے کے ناطے عوام کی بھلائی کے لیے باخبر اور معقول فیصلے کرنے میں مدد فراہم کرنا ہے، اس عمل کو ہم کئی اغراض میں تبدیل کر حاصل کریں گے، جس میں سماجی مطالعہ کے ذیلی مضامین میں سے ہر ایک سے کچھ اغراض چن کر ایک مقصد قائم کر ان کو حاصل کیا جا سکتا ہے۔
سماجی مطالعہ کے اغراض کو درج ذیل سے بھی واضح کیا جا سکتا ہے:

- سماجی مطالعہ کی تدریس سے قدرتی اور سماجی ماحول کا علم فراہم کرنا۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس سے ہمیں علم ہوتا ہے کہ انسان اپنی ضروریات کو کیسے پورا کر سکتا ہے۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس سے طلباء میں انسانی خصوصیات کو فروغ دینا۔
- انسانی معاشرے کے تئیں اپنے فرائض کو جاننا۔
- طالب علموں میں ایک ایک کر تخیل، تنقیدی سوچ، موازنہ، تجزیہ، خلاصہ، تشخیص وغیرہ کرنا۔
- طلباء کو ماحول کے مطابق کام کرنے کے قابل بنانا۔
- تعاون، طلباء میں اخلاقیات کا احساس پیدا کرنا، سماجی اقداروں کو منظور کرنا، عالمگیر بھائی چارگی کے احساس کو فروغ دینا۔

5.2.2.2 سماجی مطالعہ کی تدریس کے مقاصد (Aims of Teaching Social Studies)

سماجی مطالعہ کی تدریس معاشرے کے تاریخی جغرافیائی اور سماجی پہلوؤں کے تعلقات اور مداخلتوں کا مطالعہ ہے جو حال، ماضی اور مستقبل کے انفرادی، مقامی، قومی اور غیر ملکی لوگوں اور ماحول کے درمیان زندگی کے عمل کا تعلق بیان کرنے کا ایک عمل ہے۔ جس کو ہم مختلف مقاصد سے حاصل کرتے ہیں، سماجی مطالعہ کے تدریسی مقاصد کو درج ذیل میں واضح کیا جا رہا ہے:

- سماجی مطالعہ کی تدریس کے مقاصد میں طلباء کو اپنے سماجی ماحول سے مطابقت پیدا کرنے کے قابل بنانا ہوتا ہے، جس میں خاندان ،برادری، ریاست، قوم اور درحقیقت پوری عالمی کمیونٹی شامل رہتی ہیں۔
- طلباء وطالبات کو سماجی مطالعہ کی تدریس سے معاشرہ کے کلچر وثقافت اور تہذیب سے متعلق علم فراہم کرنا۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس سے جمہوریت، شہری زندگی، سماجی رویے سے انفرادی شخصیت کی ہمہ جہت ترقی فراہم کرنا۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس سے عالمگیر بھائی چارگی کے احساس کی نشوونما، ماحول کے مطابق خود کو ڈھالنے کی صلاحیت پیدا کرنا ہے۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس سے اچھی عادات اور مناسب مہارت اور سماجی نشوونما کرنا ہے۔
- سماجی زندگی کو خشگوار بنانا اور اقتصادی، ترقی، سماجی اور اخلاقی اقداروں کو قائم کرنا ہے۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں https://www.youtube.com/watch?v=pI8r6YJ60Js

5.2.2.3 سماجی مطالعہ کے اغراض اور مقاصد میں فرق (Difference between Aims and Objectives)

سماجی مطالعہ کی تدریس میں درج ذیل جدول کی شکل میں پیش کردہ سماجی مطالعہ کی تدریس کے اغراض و مقاصد کے درمیان ایک موازنہ پیش ہے:

سماجی مطالعہ کے اغراض و مقاصد میں فرق

(Difference between Aims and Objectives of Social Studies)

اغراض (Objectives)	مقاصد (Aims)
اغراض سب سے چھوٹی اکائی ہوتے ہیں اور کسی بھی تعلیمی پروگرام میں میل کا پتھر یا سنگ بنیاد سمجھے جاتے ہیں، یہ چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کر کسی کام کو کرتے ہیں۔	مقاصد ایک عام بیان ہوتا ہے جو کسی بھی تعلیمی پروگرام کی سمت کو واضح کرتا ہے، اور اس سمت کو کئی راستوں سے حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔
اغراض اس سوال کا جواب ہوتا ہے کہ اس تدریس کے بعد کیا حاصل کیا جائے گا، یہ ایک سلسلہ وار عمل ہوتا ہے۔	مقصد اس سوال کا جواب ہوتا ہے کہ فلاں مضمون کیوں پڑھایا جا رہا ہے اور اس سے کون سی صلاحیتیں حاصل ہوں گی۔
اغراض محدود اور واضح ہوتے ہیں۔	مقاصد وسیع اور غیر واضح نوعیت کے ہوتے ہیں۔
اغراض میں کسی ایک موضوع پر غور کرتے ہیں اور اغراض میں ہدف کی رہنمائی کرنے والی ہدایات مخصوص ہوتی ہیں۔	مقاصد قابل پیائش نتائج حاصل کرنے کے لیے قائم کیے جاتے ہیں۔
اغراض کو ایک مقررہ وقت میں حاصل کیا جا سکتا ہے۔	مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے کافی وقت درکار ہوتا ہے۔

اس کے ساتھ ہی سماجی مطالعہ کی تدریس کے اغراض و مقاصد میں درج ذیل شامل رہتے ہیں:

- اغراض میں تفصیل کی سطح مخصوص اور مقاصد میں عمومی ہوتی ہیں۔
- اغراض میں وقت مختصر مدتی اور مقاصد میں طویل مدتی رہتا ہے۔
- اغراض کی مثالوں میں تنقیدی سوچ کی مہارتوں کو فروغ دینا، مقاصد کی مثالوں میں سائنسی خواندگی کو فروغ دینا شامل رہتا ہے۔
- اغراض سے بنیادی تصورات کا علم حاصل کروانا، مقاصد سے تجسس اور حیرت کو فروغ دینا شامل رہتا ہے۔

اغراض اور مقاصد کا تعلق بہت گہرا ہے، کئی اغراض مل کر ایک مقصد کو مکمل کرتے ہیں اور کئی مقصد مل کر ایک ہدف حاصل کرتے ہیں۔ جبکہ ہدف تعلیم کے لیے وسیع اور آخری کار عمل ہوتا ہے اور یہ ہی تعلیمی کامیابی کی سمت معین اور ظاہر کرتے ہیں، اغراض طالب علم کے لیے مخصوص معلومات فراہم کرتے ہیں اور مقاصد قابل پیائش ہدف فراہم کرتے ہیں۔ مقاصد اکثر تجریدی اور طویل مدتی ہوتے ہیں، جو تعلیم کے مجموعی فلسفے کی رہنمائی کرتے ہیں، جبکہ اغراض ٹھوس اور قلیل مدتی ہوتے ہیں، جو ایک متعین مدت کے اندر حاصل کیے جانے والے مخصوص سیکھنے کے نتائج پر توجہ مرکوز کرتے ہیں سماجی مطالعہ کی تدریس میں اغراض، مقاصد اور ہدف تمام مؤثر نصاب کی منصوبہ بندی اور تدریسی طرز عمل کے لازمی اجزاء ہیں۔

مذید جانکاری کے لیے دیکھیں https://www.youtube.com/watch?v=Iywu48jkpNk

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your own progress)
1۔ سماجی مطالعہ کے اغراض و مقاصد کے درمیان فرق واضح کریں؟ ____ ______________________________

5.3 خلاصہ (Summary)

سماجی مطالعہ کی تدریس کے اغراض و مقاصد کی اس اکائی میں سماجی مطالعہ کے مضمون کی درس و تدریس کے بنیادی اغراض، مقاصد اور ہدف کو بیان کرتی ہے۔ اس اکائی میں میں سماجی مطالعہ کے تدریسی مقاصد کا خاکہ پیش کیا گیا ہے، جن میں عام طور پر سماجی مطالعہ سے تعلق رکھتے ہوئے مختلف مضامین کے مطابق زندگی کی عام مہارتوں کو فروغ دینا ہے۔ اس کے ساتھ ہی اس اکائی میں سماجی مطالعہ کی تعلیم و تدریس کے مخصوص مقاصد پر بحث کی گئی ہے، جیسے کہ تصوراتی تفہیم کو فروغ دینا، تجرباتی مہارتوں کا احترام کرنا، اور دو چیزوں کے درمیان تعلقات قائم کرنے کی حوصلہ افزائی کرنا شامل ہے۔ یہ اکائی تدریسی مقاصد کو وسیع تر تعلیمی ہدف کے ساتھ ہم آہنگ کرنے کی اہمیت کو بھی واضح کرتی ہے، یہ اکائی سماجی مطالعہ کے تدریسی تناظر میں اکتساب کے اغراض اور مقاصد کی وضاحت کرتی ہے۔

5.4 فرہنگ(Glossary)

- مقاصد (Aims)وسیع تعلیمی ہدف: جس سے اپنے کام کی نوعیت اور ہدف کو معین کیا جاتا ہے۔
- اغراض(Objectives)اغراض: مخصوص سیکھنے کے مقاصد کو ٹکڑوں میں رکھ کر حاصل کرنا۔
- سوچ(Thinking) تنقیدی تجزیہ اور تشخیص کرنا اور کسی چیز کے بارے میں قیاس آرائی کرنا۔
- NCSS (National Council for the Social Studies) قومی کائنسل فار سماجی مطالعہ
- تفہیم (Understanding)تصورات کی سمجھ قائم کرنا، گہرائی سے علم حاصل کرنا جس میں تجربات بھی شامل ہوتے ہیں۔

5.5 اکتسابی نتائج(Learning Outcomess)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو چکے ہیں کہ

- سماجی علوم کی تعلیم وتربیت اور سماجی مطالعہ کے اغراض ومقاصد کے معنی سمجھ چکے ہیں۔
- سماجی علوم کی تدریسی اغراض اور مقاصد واضح کرسکتے ہیں۔
- سماجی علوم کی تدریس کے عمومی اغراض ومقاصد کو بیان کرسکتے ہیں۔
- سماجی علوم میں سیکھنے کے مقاصد کو مرتب کرسکتے ہیں۔

5.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objective Type Questions)

1۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے اغراض ومقاصد قائم کرنے کا بنیادی مقصد ہے؟

(a)سبق کی منصوبہ بندی کے لیے ایک خاکہ تیار کرنا (b)طالب علم کی کارکردگی کا جائزہ لینا

(c)طلباء کو سرگرمیوں میں شامل کرنا (d)اساتذہ کی تاثریت کی نگرانی کرنا

2۔ درجہ ذیل میں سے کون سا سماجی مطالعہ کی تدریس میں ہدف اور مقاصد کے درمیان فرق کو بہترین انداز میں بیان کرتا ہے؟

(a)ہدف وسیع ہیں، جبکہ مقاصد مخصوص اور قابل پیائش ہیں۔

(b)مقاصد قلیل مدتی ہدف ہیں جبکہ مقاصد طویل مدتی خواہشات ہیں۔

(c)مقصد مواد پر توجہ مرکوز کرتا ہے، جبکہ مقاصد طالب علم کے رویے پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

(d)ہدف اساتذہ کے ذریعے طے کیے جاتے ہیں، جبکہ مقاصد طلباء کے ذریعہ طے کیے جاتے ہیں۔

3۔ درج ذیل میں کون سا قول سماجی مطالعہ کی تدریس کے اہم ہدف کی طرف اشارہ کرتا ہے؟

(a)مقاصد (b)اغراض (c)حکمت عملی (d)مثبت نتائج

4۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے واضح مقاصد طے کرنے کا مقصد ہے؟

a)طلباء کو معاف کرنا (b)نصاب کی ترقی کی رہنمائی کرنا

(c)تدریسی اختیارات کو محدود کرنا (d)طالب علم کی مصروفیت کی حوصلہ شکنی کرنا

5۔ قابل پیائش ہدف سے مراد ہے کہ طلباء سماجی مطالعہ کی تدریس میں کیا حاصل کرنے کی توقع رکھتے ہیں؟

(a)مقاصد (b)اغراض (c)نتائج (d)ہدف

6۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں تشخیصی طریقوں کے ساتھ مقاصد کو ہم آہنگ کرنے کا کیا فائدہ ہے؟

(a)یہ تدریس کو مزید مشکل بناتا ہے۔ (b)یہ درجہ بندی میں مستقل مزاجی کو یقینی بناتا ہے۔

(c)یہ طلباء کی شرکت کی حوصلہ شکنی کرتا ہے۔ (d)یہ تدریسی اختیارات کو محدود کرتا ہے۔

7۔ درجہ ذیل میں سے کون سا سماجی مطالعہ کی تدریس میں ایک اغراض کی حیثیت کی مثال ہے؟

(a)طلباء سماجی زاویوں کی اہمیت کی تعریف کریں گے۔ (b)طلباء متواتر جدول پر مہارت کا مظاہرہ کریں گے۔

(c)طلباء کلاس کے مباحثوں میں حصہ لینے سے لطف اندوز ہوں گے۔ (d)طلباء اپنی سیکھنے کی سرگرمیاں خود منتخب کریں گے۔

8۔ اغراض و مقاصد سماجی مطالعہ کی تدریس میں سبق کی مؤثر منصوبہ بندی میں کس طرح تعاون کرتے ہیں؟

(a)واضح سیکھنے کے اہداف فراہم کر کے (b)تدریسی اختیارات کو محدود کر کے

(c)طالب علم کی مصروفیت کی حوصلہ شکنی کر کے (d)غیر فعال سیکھنے کو فروغ دے کر

9۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں بنیادی طور پر تدریسی مقاصد کس علاقہ پر توجہ مرکوز کرتے ہیں؟

(a)علمی (b)مؤثر (c)سائیکوموٹر (d)مذکورہ بالا تمام

10۔ درج ذیل میں سے کون اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ سماجی مطالعہ کی تدریس میں سیکھنا واقع ہوا ہے؟

(a)تدریسی مقاصد (b)سیکھنے کے نتائج (c)طرز عمل کے مقاصد (d)تعلیمی مقصد

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ تدریسی اغراض، تدریسی مقاصد سے کیسے مختلف ہیں؟

2۔ طبیعاتی سائنس کی تدریس میں معاشرتی علم کی حصول یابی کی ایک مثال پیش کریں؟

3۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں مقاصد کیوں ضروری ہے؟

4۔ ہدف اور مقاصد کے درمیان فرق کی وضاحت کریں؟

5۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں تدریسی منصوبہ بندی کی رہنمائی میں مقاصد کی جگہ معین کریں؟

6۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں مقاصد کا کردار بیان کریں؟

7۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں تشخیص کے مقاصد کی کیا اہمیت ہے؟

8۔ طالب علم کے سیکھنے کے نتائج کا اندازہ لگانے کے لیے تدریسی مقاصد کو کیسے استعمال کیا جا سکتا ہے؟

9۔ اغراض و مقاصد سماجی مطالعہ کی تدریس میں کس طرح مؤثر نصاب کی ترقی میں معاون ہیں؟

10۔ سماجی مطالعہ کے کسی موضوع پر تدریسی مقاصد کی کچھ مثالیں پیش کریں؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے مقاصد معاشرے میں باخبر فیصلہ سازی کو فروغ دینے میں کس طرح معاون ہیں؟

2۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں ایک مقصد کے طور پر تنقیدی سوچ کی مہارتوں کو کس طرح واضح کیا جا سکتا ہے؟

3۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے مقاصد معاشرے میں باخبر فیصلہ سازی کو فروغ دینے میں کس طرح معاون ہیں؟

4۔ سماجی علوم اور دیگر ذیلی مضامین کے درمیان بین الضابطہ روابط کو فروغ دینے کا مقصد کیا ہے؟

5۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں ہم آہنگی اور تاثیر کو یقینی بنانے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟

معروضی سوالات کے جوابات

1-a	2-a	3-d	4-b	5-d
6-b	7-a	8-a	9-d	10-b

5.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Resources)

1۔ Report of the Secondary Education Commission, 1953, Ministry of Education, Government of India, New Delhi. https://www.educationforallinindia.com/1953%20Secondary_Education_Commission_Report.pdf

2۔ Report of the Education Commission, 1964–66, Ministry of Education, Government of India, New Delhi. https://educationforallinindia.com/wp-content/uploads/2023/02/KothariCommissionVol.2pp.289.pdf

3. The Curriculum for the Ten Year School: A Framework, 1975, NCERT, New Delhi. National Curriculum for Elementary and Secondary Education: A Framework, 1988, NCERT, New Delhi.
4. National Curriculum Framework for School Education, 2005,. NCERT, New Delhi: https://ncert.nic.in/pdf/nc-framework/nf2005-english.pdf
5. Rosyad, A. M., Sudrajat, J., & Loke, S. H. (2022). Role of social studies teacher to inculcate student character values. *International Journal of Science Education and Cultural Studies*, *1*(1), 1-15.
6. Abbas, E. W., Rusmaniah, R., Mutiani, M., Putra, M. A. H., & Jumriani, J. (2022). Integration of River Tourism Content in Social Studies Teaching Materials as an Efforts to Strengthen Student Understanding. *The Innovation of Social Studies Journal*, *4*(1), 11-33.
7. Ansari, T. A. (2019). "Educational Curriculum and Curriculum Development": Vol. I, 2019th, ISBN-978-93-85295-97-3, Published by Noor Publication, New Delhi. India.
8. Ansari, T. A. (2016).Guidance and Counselling in Teaching and Learning: Vol. I, 2016th, ISBN-93-81029-92-X, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.

اکائی 6۔ بلوم کے تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی

(Bloom's Taxonomy of Educational Objectives)*

اکائی کے اجزاء

6.0 تمہید (Introduction)

6.1 مقاصد(Objectives)

6.2 بلوم کے تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی(Bloom's taxonomy of Educational Objectives)

6.2.1 وقوفی علاقہ (Cognitive Domain)

6.2.2 جذباتی علاقہ (Affective Domain)

6.2.3 حسی وحرکی علاقہ(Psychomotor Domain)

6.2.4 دوبارہ پیش کردہ بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی (Revised Bloom's Taxonomy-2001)

6.3 خلاصہ(Summary)

6.4 فرہنگ(Glossary)

6.5 اکتسابی نتائج(Learning Outcomess)

6.6 اکائی کے اختتام کی سرگرمیاں(Unit End Exercises)

6.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Resources)

6.0 تمہید(Introduction)

بلوم کے تدریسی مقاصد کی درجہ بندی(Bloom's Taxonomy)ایک مشہور ماڈل ہے جس سے تعلیمی مقاصد کو مواد مضمون کے اعتبار سے اخذ کر حاصل کیا جاتا ہے۔اسکول کے درس وتدریسی ماحول میں ایک معلم سماجی مطالعہ کے مختلف ذیلی مضامین کی تدریس میں ہمارا اولین مقصد اپنے طلباء میں معاشرہ کے ساتھ ہم آہنگی کروانا اور طلباء کی زندگی سے تعلق رکھنے والے عناصر سے نہ صرف علم فراہم کرنا ہوتا ہے بلکہ طلباء وطالبات کی یادداشت، تفہیم اور تنقیدی سوچ کی مہارتوں کے ساتھ ساتھ سیکھے ہوئے علم کے اطلاقی عمل کو بھی فروغ دینا شامل رہتا ہے، ان مقاصد کے حصول میں، ہم اکثر ایسے مئوثر طریقہ کار کی طرف رجوع کرتے ہیں جو سیکھنے کے مئوثر تجربات کو تیار کرنے،

* Dr. Mohd. Talib Ather Ansari, Associate Professor, MANUU CTE, Bidar

پیش کرنے اور منزل مقصود حاصل کرنے میں ہماری رہنمائی کرتے ہوں، اور جس کو ہم ایک نمونہ (ماڈل) کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ ایسا ہی ایک طریقہ کار (فریم ورک) جو وقت کی کسوٹی پر کھرا اترتا ہے اور جس کو ہم بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی یا ٹیکسانومی (Bloom's Taxonomy) کے نام سے جانتے ہیں اور اس کا استعمال سماجی مطالعہ کی درس و تدریس میں کرتے ہیں، ہماری درس و تدریس کے لیے یہ ٹیکسانومی، ایک اہم راہ فراہم کرتی ہے۔ جس پر گامزن ہو کر ہم اپنی منزل مقصود تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ کسی بھی مضمون کی تدریس کے لیے مقاصد کو معین کرنا ایک لازمی عمل ہے اور بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی، ہمیں مضمون سے طلباء کے طرز عمل کو تبدیل کرنے کی ایک راہ فراہم کرتی ہے۔ بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی کو بنجامن ایس بلوم اور ان کے ساتھیوں نے 1956 کے میں تیار کیا، جو کہ تین علاقوں (Domain) پر مشتمل ہے۔ اس اکائی میں، ہم بلوم کی اسی مقاصد کی درجہ بندی پر بحث کریں گے، اس کے ساتھ ہی، اس درجہ بندی کی علمی پیچیدگی (Knowledge Challenges) کی سطحوں اور درجہ میں عملی اطلاق کو تلاش کرنے کی بھی کوشش کریں گے۔ ساتھ ہی ساتھ بلوم کی درجہ بندی کے تینوں ذیلی علاقوں کی وضاحت بھی کریں گے جس میں بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی کے اصول، حکمت عملی اور تعلیم میں تبدیلی کی صلاحیت کو دریافت کرنے کی کوشش کی جائے گی۔

6.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی کی نوعیت کو سمجھ سکیں۔
- بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی کے مختلف علاقوں اور ذیلی حکایات کو سمجھ سکیں۔
- بلوم کی درجہ بندی کے ذیلی معیاری سوچ کی مہارت سے اعلیٰ معیاری سوچ کی مہارتوں کی ترقی کو تسلیم کر سکیں۔
- بلوم کی درجہ بندی کے مطابق سیکھنے کے مقاصد کی شناخت اور علمی معیار کی درجہ بندی کر سکیں۔
- بلوم کی درجہ بندی کو استعمال کرتے ہوئے واضح، مخصوص سیکھنے کے مقاصد کو تیار اور بیان کر سکیں۔

6.2 تعلیمی مقاصد کی درجہ بندی: بلوم، کراتھوال، سمپسن، وغیرہ

(Taxonomy of Educational Objectives – Bloom, Krathwohl, Simpson, et al)

بنجامن ایس بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی (Bloom's taxonomy) کو اساتذہ کو سبق کے مواد کے تجزیے کی بنیاد پر طلباء کے اکتسابی عمل، تشخیص کرنے اور مخصوص مقاصد قائم کرنے کے طریقوں پر عمل کرنے کے لیے (1956) میں تیار کیا گیا تھا۔ جس میں مخصوص اکتسابی تجرباتی عوامل کے نتائج کو مقاصد کی شکل میں درج کرکے بلوم کی درجہ بندی سے اخذ کیا جاسکتا ہے، بلوم کی درجہ بندی کا استعمال کرنے والے اساتذہ کا مقصد نچلی معیاری سطح (LOT-Lower Order Thinking) کی علمی مہارتوں کو اپنے طلباء میں اعلیٰ ترتیب والی معیاری سوچ کی سطح (HOT-Higher Order Thinking) میں تبدیل کرنے کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ علم اور طلباء کے

طرز عمل میں معیاری تبدیلی لانالازمی ہے، چونکہ تعلیم تجربات کا مجموعہ ہے اور کسی بھی تعلیمی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے اکتسابی تجربات کا ہی سہارا لیا جاتا ہے۔ تعلیم کے ذریعے حاصل ہونے والے مقاصد کو تعلیمی مقاصد کہتے ہیں جو کہ تدریسی عمل کے ذریعے بلوم کی درجہ بندی کے استعمال سے حاصل کیے جاسکتے ہیں اور تدریسی عمل کے ذریعے طلباء کے برتائو، کردار و عادات اور طرز عمل میں جو مقصود تبدیلیاں لائی جاتی ہیں انہیں تدریسی مقاصد کہا جاتا ہے۔ ایک عرصہ تک تدریسی مقاصد کا تعلق صرف مواد مضمون تک ہی محدود تھا۔ سن 1948 میں تدریسی مقاصد اور ان کی درجہ بندی پر سوچنے کا کام شروع ہوا۔ 1956 میں بی ایس بلوم اور ان کے ساتھیوں نے تدریسی مقاصد کی درجہ بندی کی تجویزیں پیش کیں اور تعلیم سے متعلق تین علاقوں کو بیان کیا یہ تینوں علاقے کسی فرد کے کردار و عادات یا طرز عمل میں مقصود تبدیلی قائم کرنے کے اعتبار سے واضح کیے جاسکتے ہیں، جس میں شامل ہیں:

- **وقوفی علاقہ (Cognitive Domain-1956)**: جس کا تعلق ذہنی علم کے تجربات سے ہے۔
- **جذباتی علاقہ (Affective Domain-1965)**: جس کا تعلق انسانی جذباتوں واحساسات سے ہوتا ہے۔
- **حسی وحرکی علاقہ (Psychomotor Domain-1972)**: کا تعلق عملی کاموں اور جسم کے اعضاء کی تربیت سے ہے۔

بلوم اور ان کے ساتھیوں نے ان تینوں علاقوں کو 1972-1956 کے درمیان ایک ایک کرکے مختلف انداز میں پیش کیا، اور وقوفی علاقہ کو دوبارہ سے 2001 میں نئے انداز سے پیش کیا۔ تدریسی مقاصد کے ان تینوں علاقوں کو اکتسابی تجربات حاصل کرنے کے آلہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جس سے طلباء میں پیدا ہونے والی کردار و عادات کی تبدیلیوں کی وضاحت کی جاسکتی ہے۔ بلوم کی درجہ بندی کے تینوں علاقوں، وقوفی، جذباتی، وحسی حرکی کے ہر علاقے کی مشکل پسندی کے اعتبار سے ذیلی مقاصد کے طور پر درجہ بند کیا گیا ہے جو کہ نچلی سطح (LOT-Lower Order Thinking) سے اعلیٰ سطح (HOT-Higher Order Thinking) کی طرف مائل ہوتی ہیں جس کے ذریعے معلم طلباء کے اکتسابی عمل کا مشاہدہ کرتے ہیں اور اس علاقے کی درجہ بندی کے اعتبار سے ہی مقاصد کے عمل کو درس وتدریسی مراحل اور تکنیکوں وحکمت عملیوں سے مقصود عمل تک پہنچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ بلوم کی درجہ بندی اساتذہ کے لیے اپنی تدریس میں مقصود عمل حاصل کرنے کی ایک سلسلہ وار راہ فراہم کرتی ہے۔ جیسے وقوفی علاقہ میں اساتذہ طلباء وطالبات کی ذہنی عمل سے معلومات، تفہیم، یادداشت، اطلاقی عمل اور علم کو بیان کرنے کے تجزیاتی، تجرباتی عمل کو فروغ دیتے ہیں۔ اسی طرح جذباتی علاقہ کا تعلق طلباء کی دلچسپیوں، اقداروں و صلاحیتوں، حوصلوں، پیار ومحبت اور اقداروں پر مبنی ہوتا ہے جبکہ نفسیاتی یا حسی وحرکی علاقہ میں ہم طلباء کے جسمانی اعضاء کی مشق اور جسمانی اعضاء کے کام کرنے کے طریقہ کی وضاحت اور تربیت فراہم کرتے ہیں۔ درج ذیل تینوں ہی علاقوں سے تدریس کے مقاصد کو حاصل کیا جاتا ہے۔

بلوم کے تدریسی مقاصد کی درجہ بندی کا جدول (Taxonomy of Educational Objectives of Bloom)		
حسی حرکی علاقہ (Psychomotor Domain)	جذباتی علاقہ (Affective Domain)	ذہنی یا وقوفی علاقہ (Cognitive Domain)
6.پختگی (عادت ڈالنا) (Habit formation)	6.کردار سازی (Character formation)	6.تعین قدر (Evaluation)
5.ہم آہنگی (Coordination)	5.منظم کرنا (Organization)	5.ترکیب (Synthesis)
4.درستگی قائم کرنا (Precision)	**4.مصوری کرنا** (Conceptualization)	4.تجزیہ (Analysis)
3.جوڑ توڑ کرنا (Manipulation)	3.اقداریں قائم کرنا (Valuing)	3.اطلاق (Application)
2.نقل کرنا (Imitation)	2.ردِ عمل کرنا (Responding)	2.تفہیم (Understanding)
1.تحریک دینا (Impulsion)	1.قبول کرنا (Receiving)	1.معلومات (knowledge)

6.2.1 ذہنی یا وقوفی علاقہ (Cognitive Domain)

وقوفی علاقہ کا تعلق ذہنی علم کے تجربات سے ہے، بنجامن ایس بلوم نے 1956 عیسوی میں اپنی مقاصد کی درجہ بندی کا پہلا علاقہ (First Domain) پیش کیا جس کا نام ذہنی علاقہ (Cognitive Domain) تھا اس علاقہ میں بلوم نے مزید چھ ذیلی ذہنی علامتوں کے علاقوں کی درجہ بندی پیش کی جو کہ ذیلی سطح یا نچلی سطح (LOT-Lower Order Thinking) سے اعلیٰ سطح (HOT-Higher Order Thinking) کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ وقوفی علاقہ میں طلباء و طالبات کی ذہنی اور شعوری صلاحیتوں کی نشو و نما کو فروغ دیا جاتا ہے، وقوفی علاقہ میں ہم طلباء کو مشکل پسندی اور ذہنی لیاقتوں کے اعتبار سے سبق کے مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ہدایتیں فراہم کرتے ہیں، جس میں طلباء کی ذہنی لیاقتوں کے اعتبار سے تعلیمی و تدریسی مقاصد کو اخذ کیا جاتا ہے۔ ذہنی یا وقوفی علاقہ میں مزید چھ مختلف سطحات کی شناخت کے لیے درج ذیل عناصر شامل کیے گئے ہیں۔ جو درج ذیل ہیں:

i. **معلومات(knowledge):** معلومات سے مراد پہلے حاصل کیے گئے علم کو یاد رکھنے، اس علم کو دوبارہ پیش کرنے، مظاہرہ کرنے اور یادداشت قائم کرنے سے لیا جاتا ہے یعنی معلومات طلباء کی یادداشت پر مبنی ہوتی ہے، وقوفی علاقہ میں یہ سب سے نچلی سطح ہے جس سے اکتسابی تجربات کی شروعات ہوتی ہے۔ یہاں پر ہم طلباء سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہوں جائیں گے کہ، سبق کو یاد رکھ سکیں، سبق کا اعادہ کر سکیں، علم کی دوبارہ شناخت کر سکیں، ذہنی مہارتوں کو فروغ دے سکیں۔

ii. **تفہیم (Understanding):** یہ وقوفی علاقہ کا دوسرا مرحلہ ہے جس میں مواد کے اہم نکات(Teaching Points) سے مقاصد کو اخذ کرنے، معنی اور مفہوم کی تفہیم کی صلاحیت پیدا کرنے، اصول قائم کرنے سے کی جاتی ہے جس سے طالب علم مواد مضمون سے تصورات، حقائق، اصولوں وغیرہ کی ظاہری خصوصیات کو فروغ دے سکیں۔ یہاں پر ہم طلباء سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو جائیں گے کہ مواد مضمون کی مثالوں سے وضاحت کر سکیں، وجوہات بیان کر سکیں، درجہ بندی کر سکیں، اندازہ لگا سکیں، تشریح کر سکیں، تعلق قائم کر سکیں۔

iii. **اطلاق (Application):** اطلاق کے معنی ہیں کہ طالب علم اپنے مضمون سے تعلق رکھتے ہوئے علم کی معلومات اور تفہیم کے بعد اس علم کو اپنی زندگی سے تعلق رکھتے ہوئے کاموں اور کارکردگیوں میں استعمال کر سکے گا۔ یہاں پر اکتسابی عمل کی سطح تفہیم کی سطح سے بلند ہوتی ہے۔ یہاں پر ہم طلباء سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو جائیں گے کہ سیکھے ہوئے علم کے استعمال کا مظاہرہ کر سکیں، مشاہداتی حقائق کے ذریعے نتیجہ اخذ کر سکیں، عمل اور رد عمل کے باہمی تعلقات کے ذریعے واقفیت حاصل کر سکیں، پیش گوئی کر سکیں ۔

iv. **تجزیہ (Analysis)** وقوفی علاقہ میں تجزیہ کرنے کا مطلب ہوتا ہے کہ مواد کے اجزاء کو با معنی اکائیوں میں تقسیم کر اس کی وضاحت کرنا تا کہ مواد کی ساخت کا منظم مطالعہ کیا جا سکے اور مواد کے مختلف تصورات کو واضح طور پر سمجھا جا سکے۔ یہاں پر ہم طلباء سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو جائیں گے کہ: سبق میں موجود مختلف عناصر اور پہلوؤں کا تجزیہ کر سکیں، سبق میں موجود عناصر کا باہمی طور پر تعلق قائم کر سکیں، نئے اصول قائم کر سکیں، مواد کے حقائق میں فرق اور موازنہ کر سکیں۔

v. **ترکیب (Synthesis)** ترکیب سے مراد طلباء کے اندر اس صلاحیت کو پیدا کرنے سے ہے جس میں طلباء مواد کو بہت چھوٹے حصوں میں تقسیم کر کے مواد کو منظم کرتے ہیں، ان کی وجوہات دریافت کرتے ہیں۔ یہاں پر ہم طلباء سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو جائیں گے کہ: سبق میں موجود مختلف عناصر کی ترتیب کے ساتھ منفرد طور پر ترسیل قائم کر سکیں، سبق میں موجود مختلف عناصر کو ملا کر نئے منصوبے تیار کر سکیں، سبق میں موجود مختلف عناصر کے آپسی نظریات و تجربات میں تعلق قائم کر سکیں، سبق میں موجود مختلف عناصر کے نظریات و تجربات کے دلائل پر مبنی اصول قرار دے کر سکیں۔

vi. **تعین قدر (Evaluation)** تعین قدر یا جانچ کے مرحلہ سے طلباء اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ کسی مضمون کے مواد کی اقداری پیمائش کر سکتے ہیں، وقوفی علاقہ میں یہ علم کی سب سے اعلیٰ سطح ہے اور سب سے زیادہ اہمیت کی حامل بھی، یہاں پر طلباء اس قابل ہو جاتے ہیں کہ وہ مواد کے تعلق سے اندازہ لگا سکتے ہیں، پیمائش کر سکتے ہیں تنقید کر سکتے ہیں اور نئے زاویات کی وضاحت پیش کر سکتے ہیں۔ یہاں پر ہم

طلباء سے امید کرتے ہیں کہ وہ اس قابل ہو جائیں گے کہ: سبق کو پیش کرنے کے طریقہ کے مراحل وغیرہ کے داخلی عمل کی پیائش، اندازہ قدر اور حتمی فیصلہ لے سکیں، سبق کے مختلف مراحل کے خارجی عمل کی پیائش، اندازہ قدر کر سکیں اور وضاحت کر سکیں۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ وقوفی علاقہ کے ذیلی سیکھنے کی علامتیں بیان کیجیے؟
____
____

6.2.2 جذباتی علاقہ (Affective Domain)

جذباتی علاقہ کا تعلق انسانی فطرت کے جذبات و احساسات سے ہوتا ہے، بلوم کی درجہ بندی میں یہ دوسرا علاقہ ہے جسے 1964-65 عیسوی میں بلوم(Bloom)، کراتھوال(Krathwohl) اور ماریا(Marya) نے پیش کیا تھا جس کا مقصد طلباء کے جذبات کو سمجھ کر واضح کرنا تھا۔ جذباتی علاقہ طلباء کے احساسات و جذبات، دل اور اقداروں پر مبنی ہوتا ہے اور ان کے تمام شعبوں کو فروغ فراہم کرتا ہے۔ اس علاقہ میں طلباء کی دلچسپی روایات و رجحانات، سماجی و نجی اقداریں، پسندیں ناپسندیں، عقیدے شامل رہتے ہیں جن سے ایک شخص متاثر ہوتا ہے اور کچھ حد تک اس کی شخصیت کہیں نہ کہیں ان عناصر کے عکس کا مجسمہ پیش کرتی ہے۔ اس علاقے کے ذریعے جذبات و احساسات سے تعلق رکھتی ہوئی صلاحیتوں کی نشوونما کی جاتی ہے۔ یہ علاقہ بھی مذید چھ ذیلی علاقوں میں تقسیم کر واضح کیا گیا ہے۔ جس کی درجہ بندی درج ذیل ہیں:

i. **قبول کرنا(Receiving):** کوئی بھی شخص کسی نئی معلومات کو حاصل کرنے کے لیے تبھی تیار ہوگا جب اس کی اقداریں، دلچسپی، جذبات اور احساسات قبول کرنے کے قابل ہوں گے، ورنہ تدریسی عمل رائیگا چلا جائے گا۔ کسی بھی شخص کی نئی معلومات کو حاصل کرنے کی کوشش اسکی قبول کرنے کی صلاحیت کو کہتے ہیں۔ اس صلاحیت کے مختلف عناصر میں شامل ہیں: سماعت کرنا، قبول کرنا، ترجیح دینا، چننا، توجہ مرکوز کرنا اور علم کو حاصل کرنا۔

ii. **ردِ عمل (Responding)**: ردِ عمل کسی شخص کے جواب دینے کی صلاحیت کو واضح کرتا ہے۔ یہ صلاحیت طلباء کی پسند ناپسند اور اقداری عمل سے پر ہوتی ہیں، کوئی بھی طالب علم تبھی جواب دے گا جب اسکی اقداری صلاحیتیں اور پسندیں اس میں شامل ہوں گی۔ اس صلاحیت کے عام افعال ہیں: جواب دینا، الفاظ کہنا، سماعت کرنا، فلاح کرنا، مجسمہ بنانا تحریر کرنا اور واضح کرنا۔

iii. **اقداریں (Valuing)**: یہ جذباتی علاقہ کی تیسری سطح ہے جو ہمیں کسی شخص کی خاص اقداروں اور اصولوں کو اپنانے اور استعمال کرنے کی افادیت اقداروں پر قائم کرنا بتاتا ہے۔ اقداریں قائم کرنے کی صلاحیت کے عناصر ہیں: متاثر کرنا، شامل کرنا، اشارہ کرنا، طے کرنا، شامل ہونا، قبول کرنا اور متحرک ہونا۔

iv. **مصوری کرنا (Conceptualization):** جذباتی علاقہ میں طلباء و طلبات کے اندر موجود انداز فکر کو ''مصوری کی سطح'' واضح کرنے کی کوشش کرتی ہے جس میں کوئی شخص کسی مسئلہ کے حل کی مصوری اپنی دلچسپی، اقداروں اور پسند ناپسند کی صلاحیتوں کے اعتبار سے تخیلی انداز میں کر کے اس کو عملی جامہ پہناتا ہے۔ اس علاقہ کے مختلف ذیلی عناصر ہیں: فرق بتانا، رابطہ قائم کرنا، تصویر کشی کرنا، مظاہرہ کرنا، اشارہ کرنا، موازنہ کرنا اور پیش گوئی کرنا۔

v. **منظم کرنا(Organization):** جذباتی علاقہ کی یہ صلاحیت کسی شخص میں کچھ خاص اقداروں کو بننے اور ان کے فروغ دینے سے متعلق عمل کو واضح کرتی ہے۔ اس صلاحیت کے مختلف عناصروں میں شامل ہیں: منظم کرنا، رشتہ توضیح دینا، چننا، معین کرنا، اندازہ قائم کرنا، منصوبہ بندی کرنا۔

vi. **کردار سازی کرنا (Characterization):** یہ جذباتی سطح کے مقاصد کی سب سے اعلیٰ سطح ہے، اس سطح تک آتے آتے ایک شخص اپنی اقداروں، روایاتوں اور رجحانوں کے ساتھ ساتھ دلچسپی، پسند اور ناپسند سے بہت اچھی طرح واقف ہو جاتا ہے اور اس کے تمام کام انہیں صلاحیتوں سے فروغ پاتے ہیں اور اس کی شخصیت انہیں عناصر سے پہچانی جاتی ہے۔ جس میں عام طور پر شامل رہتے ہیں: دوبارہ غور و فکر کرنا، تبدیلی لانا، حاصل کرنا، مظاہرہ کرنا، پہچان لینا، فلاح کرنا۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ جذباتی علاقہ کے ذیلی علاقے بیان کیجیے؟

6.2.3 حسی و حرکی علاقہ (Psychomotor Domain)

نفسی یا حسی و حرکی علاقہ کا تعلق جسمانی حرکات و سکنات کے عملی کاموں اور جسم کے اعضاء کی تربیت سے ہے، حسی و حرکی علاقہ کا تعلق جسم کی حرکی (Motor) سرگرمیوں سے ہے، جس کا سیدھا تعلق عملی کاموں اور عمل سے ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر جسمانی اعضاء کو بار بار حرکتی مشق فراہم کر عادات قائم کرنا جیسے ٹائپنگ، ڈرائنگ، پینٹنگ، کسی کھیل میں مہارت، لکھنے کی مہارت وغیرہ کو فروغ دینا۔ اس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص کسی کام کو کرنے کے لیے نفسیاتی طور پر تیار ہے تو وہ ذہنی اور جذباتی طور پر بھی تیار ہوگا اور یہ کام کارکردگی کی بنیاد پر بہ خوبی مکمل ہو جائے گا۔ اس علاقہ کی درجہ بندی اور پیشکش 72-1966 عیسوی میں سمپسن (Simpson) اور میسیانے کی۔ حسی و حرکی علاقہ بھی مذید چھ ذیلی علاقوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

i. **تحریک دینا(Impulsion):** ہم تبھی کسی کام کو کرنے کے لیے راضی ہوتے ہیں جب ہمارے اندر سے حرکت پیدا ہوتی ہے، یعنی طلباء تبھی کوئی علم کے تجربات کو اپنی کارکردگی سے ظاہر کریں گے جب ان کے اندر حرکت پیدا کی جائے گی۔

ii. **نقل کرنا (Imitation)**: نفسیاتی یا حسی حرکی علاقہ کی اس سطح پر طلباء کے اندر نقل کرنے اور بار بار دہرانے کی مشق کروائی جاتی ہے جس سے ان کی عادات قائم ہو سکیں اور اس مخصوص عمل میں مہارت حاصل کر سکیں، جیسے کمپیوٹر پر ٹائپنگ کرنا۔

iii. **جوڑ توڑ کرنا (Manipulation)**: اس سطح پر طالب علم دو چیزوں کے آپسی تعلقات کو سمجھتا ہے اور ان میں کس طرح جوڑ توڑ کرکے بدلائو عمل میں لائے جاسکتے ہیں کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔ یہاں پر طلباء مشاہدات کے ذریعے اور اپنی عقل کا استعمال کر کچھ بدلائو کرتے ہیں اس طرح وہ دو چیزوں میں آپسی تعلقات قائم کرنے کی صلاحیت حاصل کرلیتے ہیں۔

iv. **درستگی (Precision)**: اوپر کی دونوں سطحات کو حاصل کرنے یعنی بار بار مشق کرنے اور اس عادت میں مشاہدہ اور جوڑ توڑ کو شامل کرکے ایک وقت ایسا آتا ہے جب کہ طالب علم اس کام میں درستگی حاصل کرلیتا ہے۔ اور اس کام کو کرنے میں مہارت حاصل کرلیتا ہے یہ ہی اس سطح کا مقصد ہے۔

v. **ہم آہنگی (Coordination)**: اس سطح پر طالب علم اس کام کے تمام عناصر کو بہت اچھی طریقہ سے سمجھ کر ان تمام عناصر کو ہم آہنگ کرتا ہے اور جن عناصر میں بدلائو درکار ہیں کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

vi. **عادات کی پختگی (Habit Formation or Naturalization)** یہ نفسیاتی علاقہ کی سب سے اعلیٰ سطح ہے یہاں تک آتے آتے طالب علم بہت آرام محسوس کرتا ہے اور کسی مخصوص کام میں مہارت حاصل کرلیتا ہے اور اس مخصوص کام کو بہت آسانی سے انجام دینے لگتا ہے، اسے کسی دشواری یا پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا جس سے یہ اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ اب طالب علم اس کام کا ماہر ہو چکا ہے۔ جب طالب علم کوئی نئی چیز سیکھتا ہے تو یہ آموزش کسی ایک علاقہ میں مہارت حاصل کرنے سے نہیں ہوتی آپ نے دیکھا کہ زیادہ تر مقاصد کا آپس میں کچھ نہ کچھ رشتہ ہے اور تینوں ہی علاقے تعلیم کے مقاصد حاصل کرنے کے لیے اہم اور کوشاں ہیں۔ ان سبھی وجوہات کی بنیاد پر بلوم کی درجہ بندی میں یہ تینوں علاقے شامل کیے گئے ہیں جس سے ایک طالب علم کسی مواد کے تمام نوعیت کے مقاصد میں مہارت حاصل کرسکے اور یہ کام ایک ماہر معلم کی نگرانی اور سرپرستی میں بلوم کی درجہ بندی کو ذہن میں رکھ کر بہ خوبی انجام دیا جاسکتا ہے۔

مذید جانکاری کے لیے دیکھیں https://www.youtube.com/watch?v=Wk7EAwE6h58

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی اساتذہ کے لیے کیوں ضروری ہے؟واضح کیجیے؟ ____

6.2.4 دوبارہ پیش کردہ بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی(Revised Bloom's Taxonomy-201)

2001 میں بلوم کے تعلیمی مقاصد کی دوبارہ درجہ بندی ”درس و سیکھنے اور پیمائش کی درجہ بندی کے نام سے 2001 عیسوی میں پیش کی گئی، جس کو ایڈم (Adam)انڈرسن(Anderson)کرتھوال (Krathwohl) نے صرف و قوفی علاقہ کے ذیلی مقاصد کی درجہ بندی میں تبدیلی کر پیش کیا، چونکہ تجزیہ اور ترکیب آپس میں بہت مشابہت رکھتے تھے ان میں سے ترکیب کو ہٹا کر تعین قدر کے بعد تخلیق (Creation)کو جوڑ دیا اور یہ جواز پیش کیا کہ جب بچہ اس قابل ہو جائے کہ وہ کسی چیز یا مادہ کا تعین قدر کر سکے تو اسکو اس قابل بھی ہونا چاہیے کہ وہ کچھ نئے زاویوں اور نظریات کی تخلیق بھی کر سکے تب ہی سیکھنے کا عمل مکمل ہو گا۔

دوبارہ پیش کردہ بلوم کی درجہ بندی(Revised Blooms Taxonomy)	
دوبارہ پیش کردہ بلوم کی درجہ بندی (Revised Blooms Taxonomy-2001)	پرانی بلوم کی درجہ بندی(صرف و قوفی علاقہ) (Old Blooms Taxonomy-1956)
• تخلیق(Evaluating)	• تعین قدر(Evaluation)
• تعین قدر(Creating)	• ترکیب(Synthesis)
• تجزیہ(Analyzing)	• تجزیہ(Analysis)
• اطلاق(Applying)	• اطلاق(Application)
• تفہیم(Comprehension)	• تفہیم(Understanding)
• یادداشت(Remembering)	• معلومات(Knowledge)

اس طرح بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی کو دوبارہ نئے زاویہ میں رکھ کر پیش کیا گیا مگر تبدیلی صرف و قوفی علاقہ تک ہی محدود رہی۔ اس تبدیلی میں ترکیب کو ہٹا کر آخر میں تخلیق کو جوڑ دیا گیا چونکہ طلباء اور تعلیم کا آخری عمل یا مرحلہ کسی نہ کسی طریقہ کی افادی تخلیق یا ایجاد پر ہی مبنی ہوتے ہیں اس لیے طلباء کی سب سے معیاری اعلیٰ سطح تخلیق ہی ہونی چاہیے۔

دوبارہ پیش کردہ بلوم کی درجہ بندی کی معیاری سطح (HOT & LOT of Revised Blooms Taxonomy)		
دوبارہ پیش کردہ بلوم کی درجہ بندی (Revised Blooms Taxonomy-2001)	پرانی بلوم کی درجہ بندی(صرف وقوفی علاقہ) (Old Blooms Taxonomy-1956)	
یادداشت(Remembering)	معلومات(Knowledge)	نچلی سطح کی معیاری سوچ LOT-Lower Order Thinking
تفہیم(Comprehension)	تفہیم(Understanding)	
اطلاق(Applying)	اطلاق(Application)	
تجزیہ(Analyzing)	تجزیہ (Analysis)	اعلیٰ سطح کی معیاری سوچ (HOT-Higher Order Thinking)
تعین قدر(Creating)	ترکیب(Synthesis)	
تخلیق(Evaluating)	تعین قدر (Evaluation)	

طلباء و طالبات کی موجودہ معلومات اور تصورات کو حقیقی معنی میں دوسرے حالات میں منتقل کرنے کو ہی ہم طلباء کی اعلیٰ سطح کی معیاری سوچ Higher Order Thinking Skill. (HOTS) کی مہارت کہتے ہیں۔ جب طلباء خود اپنے لیے ہی معلومات کو فروغ عطا کریں اور خود ہی کسی نئے کام کو پرانی معلومات استعمال کر صحیح انداز میں انجام دیں تو سمجھ لیجیے کہ وہ اعلیٰ سطح کی معیاری سوچ کا استعمال کر رہا ہے۔ اگر طالب علم صرف نقل کر رہا ہے تو وہ صرف نچلی سطح کی سوچ Lower Order Thinking. (LOTS) کا استعمال کر رہا ہے۔ اونچی سطح پر ہمیں ہمیشہ طلباء و طالبات میں اعلیٰ سطح کی معیاری سوچ کو ہی قائم کرنا ہوتا ہے جس کے لیے بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ اعلیٰ سطح کی معیاری سوچ میں وقوفی علاقہ کے تجزیہ (Analyzing)، تعین قدر(Evaluating) اور تخلیق (Creating) شامل رہتے ہیں جبکہ نچلی سطح کی معیاری سوچ میں یادداشت(Remembering)، تفہیم(Comprehension) اور اطلاق(Applying) کی شمولیت رہتی ہے۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں https://www.youtube.com/watch?v=9P9WtIG0LQ8

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ اعلیٰ سطح کی معیاری سوچ کے مقاصد واضح کیجیے؟

6.3 خلاصہ (Summary)

بلوم کی درجہ بندی کی یہ اکائی علمی مہارتوں کو سمجھنے اور ان کی درجہ بندی کرنے کے لیے مقاصد کی درجہ بندی کا ایک بنیادی خاکہ متعارف کرواتی ہے۔ یہ بنیادی علم سے لے کر جدید تخلیقی سوچ قائم کرنے تک مذید چھ ذیلی علاقوں کی سطحوں کا خاکہ پیش کرتی ہے۔ یہ اکائی تعلیم میں بلوم کی درجہ بندی کے عملی اطلاق کی تلاش کرتی ہے، سیکھنے کے مقاصد، تشخیصات، اور تدریسی حکمت عملیوں کو تیار کرنے میں اس کے کردار پر زور دیتا ہے۔ مثالوں اور بحث کے ذریعے، یہ واضح کرتا ہے کہ کس طرح بلوم کی درجہ بندی تنقیدی سوچ، واقفیت، اور زندگی بھر سیکھنے کو فروغ دیتی ہے۔ مجموعی طور پر، یہ اکائی بلوم کی درجہ بندی اور بامعنی سیکھنے کے تجربات کو فروغ دینے میں مقاصد کی روسے اہمیت کا ایک جامع جائزہ فراہم کرتی ہے۔

6.4 فرہنگ (Glossary)

- Bloom's Taxonomy بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی کا ایک خاکہ
- Cognitive Domain ذہنی یا وقوفی علاقہ جس میں ذہنی نشوونما کی شمولیت رہتی ہے۔
- Affective Domain جذباتی علاقہ جس میں طالب علم کی اقداریں، دلچسپی، روایات ورجحانات شامل رہتے ہیں
- Psychomotor Domain حسی وحرکی علاقہ: جس میں انسانی جسم کے اعضاء کی تربیت کی جاتی ہے
- Remembering یادداشت
- Creating. تخلیق
- Learning Objectives سیکھنے کے مقاصد
- Critical Thinking تنقیدی سوچ

6.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomess)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو چکے ہیں کہ

- بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی کی نوعیت کو سمجھ چکے ہیں۔
- بلوم کے مقاصد کی درجہ بندی کے مختلف علاقوں کو سمجھ چکے ہیں۔
- بلوم کی درجہ بندی کے ذیلی معیاری سوچ کی مہارت سے اعلیٰ معیاری سوچ کی مہارتوں کی ترقی کو تسلیم کرسکتے ہیں۔
- بلوم کی درجہ بندی کے مطابق سیکھنے کے مقاصد، کارکردگی، یا سوالات کی شناخت اور علم کی درجہ بندی کرسکتے ہیں۔
- بلوم کی درجہ بندی کو استعمال کرتے ہوئے واضح، مخصوص سیکھنے کے مقاصد کو تیار اور بیان کرسکتے ہیں۔

6.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1۔ بلوم کی درجہ بندی بنیادی طور پر استعمال ہوتی ہے:

(a) تدریسی مواد تیار کرنا (b) سیکھنے کے مقاصد کو ڈیزائن کرنا

(c) طالب علم کی کارکردگی کا اندازہ لگانا (d) مذکورہ بالا تمام

2۔ بلوم کی درجہ بندی کے کس درجے کے لیے طلبا سے علم یا ہنر کو نئے حالات میں لاگو کرنے کی ضرورت ہے؟

(a) تشخیص کریں۔ (b) یادرکھنا (c) تخلیق کرنا (d) درخواست دینا

3۔ تجزیہ کرنا، تشخیص کرنا اور تخلیق کرنا کس قسم کی علمی مہارتوں کی مثالیں ہیں؟

(a) ذیلی سوچنے کی مہارت (b) اعلیٰ درجے کی سوچ کی مہارت

(c) انٹرمیڈیٹ سوچنے کی مہارت (d) مندرجہ بالا میں سے کوئی نہیں۔

4۔ بلوم کی درجہ بندی کے وقوفی علاقہ کی اعلیٰ ترین سطح کیا ہے؟

(a) تفہیم (b) تشخیص (c) تجزیہ کرنا (d) تخلیق کرنا

5۔ بلوم کی درجہ بندی میں، کس سطح پر طلباء کو معلومات کو اس کے اجزاء میں تقسیم کرنے کی ضرورت ہے؟

(a) تفہیم (b) یادرکھنا (c) تجزیہ کرنا (d) درخواست دینا

6۔ بلوم کی درجہ بندی کے کس درجے میں معلومات کی درستگی یا قدر کا اندازہ لگانا شامل ہے؟

(a) یادرکھنا (b) تخلیق کرنا (c) تشخیص کریں (d) درخواست دینا

7۔ درجہ ذیل میں سے کون سا بلوم کی درجہ بندی میں علمی سطحوں میں سے ایک نہیں ہے؟

(a) یادرکھنا (b) تخلیق کرنا (c) وضاحت کرنا (d) درخواست دینا

8۔ بلوم کی درجہ بندی کی کس سطح میں حقائق اور بنیادی تصورات کو یاد کرنا شامل ہے؟

(a) تفہیم (b) تشخیص (c) یادرکھنا (d) تخلیق کرنا

9۔ عکاس مشق میں شامل ہیں:

(a) معلومات کی درستگی کا اندازہ لگانا (b) اپنے سیکھنے کے تجربات کا جائزہ لینا

(c) مسائل کو حل کرنے کے لیے علم کا استعمال (d) حقائق اور تصورات کو یادرکھنا

10۔ بلوم کی درجہ بندی اساتذہ کی مدد کرتی ہے:

(a) معیاری ٹیسٹ تیار کریں۔ (b) سیکھنے کے موثر تجربات کو ڈیزائن کریں۔

(c) طلباء کو گریڈ تفویض کریں۔ (d) مندرجہ بالا میں سے کوئی نہیں۔

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ بلوم کی درجہ بندی پر مبنی سیکھنے کے تجربات سے کیا مراد ہے؟

2۔ مختلف ہدایات میں بلوم کی درجہ بندی کے ایک عملی اطلاق پر بحث کریں۔

3۔ "یاد رکھنے" کی سطح کے ساتھ منسلک سیکھنے کے مقاصد کی ایک مثال فراہم کریں۔

4۔ بلوم کی درجہ بندی میں "اطلاق" اور "تجزیہ" کے درمیان فرق کی وضاحت کریں۔

5۔ بلوم کی درجہ بندی کو درجہ میں کس طرح لاگو کیا جا سکتا ہے؟

6۔ بلوم کی درجہ بندی کے سلسلے میں معلم کے کردار کی وضاحت کریں۔

7۔ بلوم کی درجہ بندی میں وقوفی علاقہ کی چھ ذیلی علمی سطحوں کا ترتیب میں نام دیں۔

8۔ بلوم کی درجہ بندی تنقیدی سوچ کی مہارتوں کی نشو و نما میں کس طرح معاونت کرتی ہے؟

9۔ تعلیم میں بلوم کی درجہ بندی کا مقصد کیا ہے؟

10۔ اپنے سیکھنے کے تجربات پر غور کریں اور سیکھنے کے نتائج کو پروان چڑھانے میں بلوم کی درجہ بندی کی مطابقت پر تبادلہ خیال کریں۔

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ تنقیدی سوچ کی مہارت کو فروغ دینے میں بلوم کی درجہ بندی کی اہمیت پر تبادلہ خیال کریں؟

2۔ سیکھنے کے مقاصد کے ساتھ ہم آہنگی کو یقینی بنانے اور اعلیٰ تفہیم کو فروغ دینے کے لیے بلوم کی ٹیکسانومی کو نصاب کی ترقی میں کیسے ضم کیا جا سکتا ہے؟

3۔ بلوم کی درجہ بندی کس طرح تفریق شدہ ہدایات کے تصور کی حمایت کرتی ہے؟

4۔ ایک متعلم کے طور پر اپنے تجربات پر غور کریں اور اس بات پر تبادلہ خیال کریں کہ کس طرح بلوم کی درجہ بندی کی تفہیم بامعنی سیکھنے کے اہداف مقرر کرنے، آپ کی پیشرفت کی نگرانی میں آپ کی صلاحیت کو بڑھا سکتی ہے؟

5۔ بلوم کی درجہ بندی کے سلسلے میں اساتذہ طلباء میں منظم سیکھنے کے لیے مقاصد کا استعمال کس طرح کر سکتے ہیں؟ واضح کریں۔

معروضی سوالات کے جوابات

1-c	2-c	3-b	4-d	5-c
6-c	7-d	8-d	9-b	10-b

6.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Resources)

1۔ Bloom, B. S., Engelhart, M. D., Furst, E. J., Hill, W. H., & Krathwohl, D. R. (1956). Taxonomy of Educational Objectives: The Classification of Educational Goals. Handbook I: Cognitive Domain. New York: David McKay Company.

2۔ Anderson, L. W., Krathwohl, D. R., Airasian, P. W., Cruikshank, K. A., Mayer, R. E., Pintrich, P. R., ... & Wittrock, M. C. (2001). A Taxonomy for Learning, Teaching, and Assessing: A Revision of Bloom's Taxonomy of Educational Objectives. New York: Longman.

3۔ Krathwohl, D. R., & Anderson, L. W. (Eds.). (2009). Taxonomy for Learning, Teaching, and Assessing: A Revision of Bloom's Taxonomy of Educational Objectives. New York: Pearson.

4۔ Marzano, R. J. (2001). Designing a New Taxonomy of Educational Objectives. Thousand Oaks, CA: Corwin Press.

5۔ Biggs, J., & Collis, K. (1982). Evaluating the Quality of Learning: The SOLO Taxonomy. New York: Academic Press. Ansari, T. A. (2019). "Educational Curriculum and Curriculum Development": Vol. I, 2019th, ISBN-978-93-85295-97-3, Published by Noor Publication, New Delhi. India

6۔ Ansari, T. A. (2016).Guidance and Counselling in Teaching and Learning: Vol. I, 2016th, ISBN-93-81029-92-X, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.

7۔ Ansari, T. A. (2019). "Educational Curriculum and Curriculum Development": Vol. I, 2019th, ISBN-978-93-85295-97-3, Published by Noor Publication, New Delhi. India.

اکائی 7۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے تعلیمی معیارات اور اکتسابی نتائج

(Academic Standards and Learning Outcomess of Teaching Social Studies)*

* Dr. Mohd. Talib Ather Ansari, Associate Professor, MANUU CTE, Bidar

اکائی کے اجزاء

7.0 تمہید(Introduction)

7.1 مقاصد(Objectives)

7.2 سماجی مطالعہ کی تدریس کے تعلیمی معیارات اور اکتسابی نتائج

(Academic Standards and Learning Outcomess of teaching Social Studies)

7.2.1 سماجی مطالعہ کی تدریس کے تعلیمی معیارات

(Academic Standards of teaching Social Studies)

7.2.2 مسلسل جامع جانچ اور سماجی مطالعہ کے تعلیمی معیارات(Academic standards of CCE)

7.2.3 سماجی مطالعہ کی تدریس کے اکتسابی نتائج

(Learning Outcomess of teaching Social Studies)

7.3 خلاصہ(Summary)

7.4 فرہنگ(Glossary)

7.5 اکتسابی نتائج(Learning Outcomess)

7.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

7.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Resources)

7.0 تمہید(Introduction)

سماجی مطالعہ کی تدریس میں نہ صرف قومی، سماجی، اقتصادی، ملکی، بین الاقوامی علم کے ترسیلی عمل شامل رہتے ہیں بلکہ سماجی و معاشرتی تعلقات، کلچر اور ثقافت، تاریخی واقعات، جعرافیہ، سماجی مطالعہ کا علم اور تجربات کو بھی حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کا اولین مقصد طلباء و طالبات کے کردار و عادات میں مقصود تبدیلیاں کرنا ہے۔ سماجی مطالعہ طلباء کو اس قابل بناتا ہے کہ طلباء تحقیقات، تنقیدی سوچ کی مہارت، اور اپنے اطراف میں موجود قدرتی اور مصنوعی وسائل کے لیے وضاحتی تعریفیں اور استعمال کرنے کے قابل ہو جائیں۔ طلباء و طالبات سماجی مطالعہ کی تدریس سے سماجی مطالعہ کے ذیلی مضامین کے اکتسابی نتائج بھی حاصل کرسکتے ہیں جس سے طلباء مخصوص قابلیتوں اور صلاحیتوں کے ذریعے اپنے اطراف کی زندگی کو سمجھ کر انسانی بقاء کے لیے مئوثر کار عمل کو عملی جامہ پہنا سکتے ہیں، اس کے ساتھ ہی سماجی مطالعہ کے اساتذہ اپنی تدریس کو جدید تدریسی تکنیکوں اور طریقوں سے آراستہ کرسکتے ہیں جس سے طلباء کو سماجی مطالعہ کے اصولوں اور عمل کے ساتھ بامعنی طور پر کارکردگی میں مشغول رہنے کے لیے بااختیار بنایا جاسکے۔ یہ اکائی سماجی مطالعہ کی تدریس کے ہر شعبے اور ذیلی مضامین میں مئوثر تدریس کے لیے موجود صلاحیتوں اور مہارتوں کو پہچان کر وضاحت کے ساتھ پیش کرتی ہے، جس میں

تدریسی مہارتیں، سماجی مطالعہ کے مواد کا علم، تدریسی حکمت عملیاں، اور اکتسابی عمل حاصل کرنے کے مثبت ماحول اور طریقہ کار کو فروغ دینے کی صلاحیتیں اور قابلیتیں(Academic Standards) شامل ہیں۔ اس اکائی میں مخصوص طور پر سماجی مطالعہ کی تدریس کے علمی معیار اور اکتسابی نتائج حاصل کرنے پر روشنی ڈالی گئی ہے، جو سماجی مطالعہ کی تدریس میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے NCF-2005 سے طے شدہ معیارات کو واضح کرتی ہے، ہم ان سماجی مطالعہ کی تدریس کے معیارات کو سمجھ کر اپنی تدریسی حکمت عملیوں کو طالب علم کی ترقی اور مہارت حاصل کرنے کی راہ میں استعمال کرسکتے ہیں۔

7.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد، آپ قابل ہو جائیں گے کہ

- سماجی مطالعہ کی تدریس کے اکتسابی نتائج کی حصولیابی کو سمجھ سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریسی مواد کا علم اور تدریسی مہارتوں میں رشتہ توضیح دی سکیں۔
- سماجی مطالعہ کے تعلیمی معیارات کے بنیادی اجزاء اور اصولوں کی وضاحت کر سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی مختلف تدریسی مہارتوں کو سمجھ سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی مختلف اکتسابی تجربات اور مہارتوں کو ان کے ذیلی مضامین سے حاصل کر سکیں۔

7.2 سماجی مطالعہ کی تدریس کے تعلیمی معیارات اور اکتسابی نتائج

(Academic Standards and Learning Outcomess of teaching Social Studies)

سماجی مطالعہ ہندوستانی اسکولوں کے نصاب میں ایک اہم مضمون ہے، جس کا مقصد ہمیں اپنے طلباء کو معاشرے، ثقافت، تاریخ، جغرافیہ، اور شہری ذمہ داریوں کی جامع تفہیم فراہم کرنا ہے۔ ہندوستانی اسکولوں میں سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے تعلیمی معیارات اس بات کو یقینی بنانے کے لیے قائم کیے گئے ہیں کہ طلباء اپنے اردگرد کے ماحول اور اپنی زندگی کے مختلف شعبوں کے بارے میں ایک جامع نقطہ نظر تیار کرسکیں اور ایک ذمہ دار شہریت کو فروغ دینے کے لیے ضروری تنقیدی سوچ، قیادت اور حتمی فیصلہ سازی کرنے کی مہارت کو فروغ دیں سکیں۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے تعلیمی معیارات نیشنل کریکولم فریم ورک یا قومی نصابی خاکہ (NCF-2005) کے ذریعے رہنمائی فراہم کرتے ہیں اور ہندوستان کے متنوع ثقافتی، تاریخی اور جغرافیائی حالات کو سمجھنے اور اس کے مطابق عمل کرنے کی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے طلباء کو تیار کرتے ہیں۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے تعلیمی معیارات میں ہندوستان کے بھرپور ثقافتی ورثے کو سمجھنے پر زور دیا جاتا ہے، طلباء ہندوستانی روایات، زبانوں، مذاہب، اور فن کی مختلف شکلوں کے بارے میں اکتسابی علم اور تجربات حاصل کرتے ہیں، جو ملک ہندوستان کی خصوصیت واضح کرتے ہیں۔ طلباء ان ثقافتی تبادلوں اور تعاملات کو بھی دریافت کرتے ہیں جنہوں نے صدیوں سے ہندوستانی معاشرے کی تشکیل کی ہے۔ طلباء سماجی مطالعہ کے تعلیمی معیارات سمجھ کر ان تعلیمی معیارات کو اپنی زندگی میں مختلف ثقافتی زاویوں کے احترام کو فروغ

دینے اور طلباء میں ان تعلیمی معیارات کو حاصل کرنے سے اتحاد قائم کرنے کے احساس کو فروغ دینے میں مدد ملتی ہے۔ اگر درس و تدریس میں ہم ان تعلیمی معیارات کو مئوثر انداز میں حاصل کر لیتے ہیں تو یہ تبدیلی ہمیں اپنے طلباء میں اکتسابی نتائج کے طور پر نظر آئے گی۔ ہندوستان میں سماجی مطالعہ کی تدریس کے اکتسابی نتائج عام طور پر قومی نصابی خاکہ (NCF) اور مختلف ریاستی سطح کے نصاب کے خاکہ کے ذریعے طے شدہ وسیع تر تعلیمی اہداف کے ساتھ موافق ہوتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ اگرچہ سماجی مطالعہ کے مخصوص اکتسابی نتائج مختلف تعلیمی بورڈز (جیسے CBSE، ICSE، ریاستی بورڈز وغیرہ) کے ذریعہ اختیار کردہ گریڈ کی سطح اور نصاب کے لحاظ سے قدرے مختلف ہو سکتے ہیں، مگر سب کا مقصد ایک ہی ہے کہ سماجی مطالعہ کی تدریس سے ہندوستان کے کلچر، ثقافت، تاریخ، جعرافیہ، علم شہریت کی تفہیم طلباء میں کرنا جس سے طلباء ملک کی ترقی میں اپنا کردار سمجھ کر ادا کر سکیں۔

7.2.1 سماجی مطالعہ کی تدریس کے تعلیمی معیارات

(Academic Standards of teaching Social Studies)

سماجی مطالعہ کے علمی معیار (Academic Standard) کو حاصل کرنے کے لیے سماجی مطالعہ کے معلم کو سماجی مطالعہ کی تدریس کے مقاصد کو سمجھنا اور ان کو تدریسی مواد سے اخذ کر تدریسی عمل، طریقہ تدریس، تدریسی اشیاء، تدریسی حکمت عملیوں اور طلباء کو شامل کر سماجی مطالعہ کے علمی معیار کو حاصل کرنا ہوتا ہے۔ دراصل سماجی مطالعہ کے علمی معیار(Academic Standard) سماجی مطالعہ کی تدریس کے ان مقاصد سے اخذ کیے جاتے ہیں، جن کو ہم سماجی مطالعہ کے ذیلی مضامین کی تدریس سے حاصل کرتے ہیں۔ ان مقاصد کو حاصل کرنے کے ساتھ ہی طالب علم کے اندر کچھ خاص صلاحیتیں اور قابلیتیں فروغ پاتی ہیں جیسے اعلیٰ سطح کی معیاری سوچ (HOT-Higher Order Thinking)، سیکھے ہوئے علم کو دوسرے حالات یا مضامین میں منتقل کر استعمال کرنا (Transfer of Learning)، تدریسی مواد کے حقائق، تصورات، اقداروں اور دلائل کی بنیاد پر معلومات کا تعین قدر، استعمال اور حاصل شدہ نظریاتی و تجرباتی علم کو سماجی اور ثقافتی ورثہ کی فلاح میں استعمال کرنا شامل رہتا ہے۔ ہندوستان میں سماجی مطالعہ کی تدریس سے سماجی مطالعہ کے علمی معیار (Academic Standards) حاصل کرنے کے لیے ہمیں اپنے تعین قدر اور اساتذہ کی صلاحیتوں کے ساتھ اسکولی ماحول اور اس ماحول کا تعلیم پر اثر کو بھی واضح کرنا لازمی ہو جاتا ہے، جو ہمیں تعلیم کے مئوثر طریقہ کار کی تشکیل اور معیاری تدریس کو یقینی بنانے میں اساتذہ کی رہنمائی کرتے ہیں، سماجی مطالعہ کے علمی معیار عام طور پر مسلسل جامع جانچ (CCE- Continuous and Comprehensive Evaluation) سے حاصل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جس کو ذیل میں سماجی مطالعہ کے علمی معیارات کے بعد واضح کیا جا رہا ہے۔ اسکولوں میں سماجی مطالعہ کی تدریس کے علمی معیار کو ہم درج ذیل میں سمجھ سکتے ہیں۔ NCERT کے مطابق سماجی مطالعہ، مختلف مضامین کا ایک مجموعہ ہے جس میں تاریخ، جغرافیہ، سیاست، جنرل سائنس، اقتصادیات، سماجیات، معاشیات، علم شہریت اور سماجیات کے ذیلی مضامین سے اخذ کردہ مواد کی ایک وسیع فہرست شامل رہتی ہے۔ ایک اعلیٰ سماجی مطالعہ کے نصاب میں مواد کا انتخاب اور اس کی تنظیم ایک ایسا عمل ہے جو طلباء کو معاشرے کی تنقیدی سمجھ پیدا کرنے کے قابل بنائے گا جو سماجی مطالعہ کی تدریس کا اولین علمی معیار بھی ہے، جن میں عام طور پر شامل رہتے ہیں:

- **ثقافتی تفہیم**(Cultural Understanding): جس میں اپنے ملک کی اندرونی اور عالمی سطح پر مختلف ثقافتوں، روایات اور نقطہ نظر کی تفہیم کو فروغ دینے پر زور دیا جاتا ہے۔
- **تاریخی علم کی تفہیم**(Historical Knowledge): طلباء سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ اہم تاریخی واقعات، اعداد و شمار اور پیش رفت کے بارے میں سیکھیں، اس بات پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے کہ ہمارے بزرگوں نے معاشرے اور اس دنیا کو کس طرح تشکیل دیا ہے۔
- **جغرافیائی تفہیم**(Historical Knowledge): جغرافیہ کی تفہیم میں مختلف جغرافیائی خطوں، زمینی خصوصیات اور انسانی معاشروں پر ان کے اثرات کا علم شامل رہتا ہے۔
- **شہری اور سیاسی خواندگی**(Civic and Political Literacy): طلباء کو جمہوریت، شہریت اور حکومت کے اصولوں کے ساتھ ساتھ بطور شہری ان کے حقوق اور ذمہ داریوں کے بارے میں بھی سکھایا جاتا ہے۔
- **اقتصادی تفہیم**(Economic Understanding): اقتصادی تفہیم میں بنیادی معاشی تصورات کا احاطہ کیا گیا ہے، جس میں حاصل اور محصول، معاشی نظام، اور معاشرے میں معاشیات کا کردار واضح کیا جاتا ہے۔
- **تنقیدی سوچ اور تجزیاتی ہنر**(Critical Thinking and Analytical Skills): اکثر طلباء کو تاریخی واقعات، سماجی مسائل اور سماجی مطالعہ سے متعلق موضوعات سے تنقیدی انداز میں سوچنے کی صلاحیت کو فروغ دینے پر زور دیا جاتا ہے۔
- **تحقیق اور مواصلات کی مہارتیں**(Research and Communication Skills): طلباء سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ سیکھیں کہ تحقیق کیسے کی جائے، ذرائع کا اندازہ کیسے لگایا جائے، اور اپنے حاصل شدہ نتائج کو مؤثر طریقے سے باقی عوام تک کس طرح پہنچایا جائے۔
- **اخلاق اور اخلاقی استدلال**(Ethical and Moral Reasoning): اس میں اخلاق، اخلاقیاتی تعلقات، اور یہ تصورات شامل رہتے ہیں کہ سماجی مسائل اور فیصلہ سازی سے متعلق بات چیت کس طرح شامل کی جائے۔
- **عالمی بیداری**(Global Awareness): ترقی کرتی ہوئی اور ایک دوسرے سے جڑی ہوئی دنیا میں، طالب علموں کو عالمی مسائل اور چیلنجوں کے بارے میں آگاہی پیدا کرنے میں مدد کرنے پر توجہ دی جاتی ہے۔

یہ معیارات عام طور پر طلباء کو اپنے ارد گرد کی دنیا کے بارے میں اچھی طرح سے سمجھنے اور انہیں باخبر رہنے کے لیے تیار کرنے میں مدد کرنے کے لیے بنائے گئے ہیں۔

مزید جانکاری کے لیے ویڈیو دیکھیں https://www.youtube.com/watch?v=8OovDLf5S4E

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ سماجی مطالعہ کی تدریس سے علمی مہارتیں کس طرح حاصل کی جاسکتی ہیں؟ ______________________________

7.2.2 مسلسل جامع جانچ(CCE- Continuous and Comprehensive Evaluation)

مسلسل جامع جانچ (Continuous and Comprehensive Evaluation)CCE کی شروعات 2005 کے قومی نصابی خاکہ NCF کی سفارشات کی بنیاد پر 2009 کے RTE Act سے ہوئی جس کا مقصد طلباء کی ہمہ گیر شخصیت کی جانچ اور تعین قدر کرنا تھا اسکی شروعات سب سے پہلے سی بی ایس ای۔ CBSE نے درجہ چھ سے لے کر درجہ دس تک شروع کی اس کے ساتھ ہی ساتھ کچھ صوبوں کے اسکولوں میں بھی CCE کی شروعات ہوگئی، کچھ اسکول تو درجہ ایک سے درجہ بارہ تک CCE کو استعمال کرتے ہیں۔ مسلسل جامع جانچ میں طالب علم کی جانچ تشکیلی تعین قدر(Formative Evaluation)اور مجموعی تعین قدر (Summative Evaluation)سے(60٪+40٪) کے مطابق مسلسل طریقہ سے چلتی رہتی ہے، جس میں طالب علم کے اعمال،کارکردگیاں اور افعال کے ساتھ ساتھ مضامین میں اکتسابی کامیابی اور اکتسابی تجربات کے ساتھ ساتھ کھیل کود، ہم نصابی سرگرمیاں، طلباء وطالبات کی اقداریں، تعلقات، پرانے تعلیمی ریکارڈ، طلباء کے اساتذہ اور آپسی طلباء کے ساتھ تعلقات اور روایات، زندگی کی مہارتیں، جسمانی ذہنی، سماجی وجزباتی عوامل وغیرہ شامل رہتے ہیں، جو کہ عام طور پر طالب علم کی گریڈ طے کرتے ہیں جو کہ عام طور پر نونقطہ کے اسکیل پر مبنی ہوتی ہیں، جس کو ہم درج ذیل طریقہ سے واضح کرسکتے ہیں اور جو سی جی پی اے (CGPA-(Cumulative Grade Point Average)کیمولیٹو گریڈ پوائنٹ کہلاتے ہیں۔

مسلسل جمع جانچ کے کیمولیٹو گریڈ پوائنٹ کا جدول

(Cumulative Grade Point Average of CCE)			
نمبرات (Marks in Between)	گریڈ (Grade)	کیمولیٹو گریڈ پوائنٹ (Cumulative Grade Point)	نمبر شمار
91 – 100	A1	10	1.
81 – 90	A2	9	2.
71 - 80	B1	8	3.
61 - 70	B2	7	4.
51 - 60	C1	6	5.
41 - 50	C2	5	6.
33 – 40	D	4	7.
21 - 32	E1		8.
20سے کم	E2		9.

درج بالا مسلسل جمع جانچ کے کیمولیٹو گریڈ پوائنٹ کے جدول سے اکتسابی عمل کے کچھ مطالب علامتوں کی شکل میں اخز کیے جاتیں ہیں جیسے

مسلسل جمع جانچ کے گریڈ کے تجزیہ کا جدول(Grade Analysis Table of CCE)				
گریڈ کا تجزیہ (Analysis of Grades)	نمبرات (Marks in Between)	گریڈ (Grade)	گریڈ پوائنٹ (Cumulative Grade Point)	نمبر شمار
سیکھنے کے عمل کی تمام علامتیں موجود ہیں (Most Indicators are Available)	91 – 100	A+	10	1
سیکھنے کے عمل کی بہت سی علامتیں موجود ہی (Many Indicators are Available)	81 – 90	A	9	2
سیکھنے کے عمل کی کچھ علامتیں موجود ہیں	71 - 80	B+	8	3

(Some Indicators are Available)				
سیکھنے کے عمل کی بہت تھوڑی علامتیں موجود ہیں (Few Indicators are Available)	61 - 70	B	7	**4**
سیکھنے کے عمل کی بہت ہی کم علامتیں موجود ہیں (Very few Indicators are Available)	41 - 50	C	6	**5**

موجودہ جدول سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ طلباو طالبات علمی معیار حاصل کرنے کے لیے اعلیٰ گریڈ کو حاصل کرنا ضروری ہے، سماجی مطالعہ کے علمی معیارات کو حاصل کرنے کے لیے اساتذہ کی تعلیمی، تدریسی مہارتوں کے ساتھ ساتھ نصاب کی تدوین اور تدریسی ماحول بھی ذمہ دار ہوتا ہے۔

7.2.2.1 مسلسل جامع جانچ اور سماجی مطالعہ کے تعلیمی معیارات (Academic standards of CCE)

مسلسل جامع جانچ (CCE) میں تعلیمی معیارات تعلیم کی منصوبہ بندی سے قائم کردہ معیارات کا خاکہ ہوتا ہے جو مختلف مضامین اور گریڈ کی سطحوں میں طلباء کی کارکردگی اور کامیابی کی متوقع سطحوں کی وضاحت کرتے ہیں، ان تعلیمی معیارات میں وہ علم، ہنر، اور قابلیتیں شامل رہتی ہیں جو طلباء سے سماجی مطالعہ کی ایک مخصوص نصاب یا تعلیمی پروگرام کے اندر حاصل کرنے لیے توقع کی جاتی ہے۔

سماجی مطالعہ کی تدریس میں تعلیمی معیارات کی کچھ مثالیں درج ذیل ہیں:

- سماجی مطالعہ، میں شامل مختلف مضامین جیسے تاریخ فلسفہ، سماجیات، جغرافیہ، سیاسی سائنس، اقتصادیات وغیرہ میں بنیادی تصورات کی تفہیم کا مظاہرہ کرنا شامل رہتا ہے۔
- حقیقی دنیا کے مسائل کا سائنسی تجزیہ اور مسائل حل کرنے کے لیے سماجی مطالعہ کے اصولوں کا اطلاق۔
- مناسب سماجی مطالعہ کے تدریسی طریقوں کو استعمال کرتے ہوئے نظریات، تجربات اور تحقیقات کا انعقاد۔
- سماجی مطالعہ کی تحریری، تجریدی اور پیشکش کے ذریعے مؤثر طریقے سے سائنسی خیالات کا اظہار۔
- سماجی مطالعہ کے تجربات اور مشاہدات سے جمع کردہ معطیات کی تشریح اور تجزیہ۔
- سماجی مطالعہ کے آلات اور لیباریٹری کے آلات کو محفوظ اور درست طریقے سے استعمال کرنے میں مہارت کا مظاہرہ۔

- سماجی مطالعہ کی مختلف شاخوں کے درمیان بین الضبط رابطوں کو سمجھنا۔
- سماجی مطالعہ سے استفسارات اور حسابات پر ریاضیاتی تصورات اور استدلال کا اطلاق اپنانا۔
- سماجی مطالعہ کی معلومات کا تنقیدی جائزہ لینا اور سچ و ثبوت کی بنیاد پر باخبر فیصلے لینا۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ سماجی مطالعہ میں مسلسل جمع جانچ کے گریڈ کیوں قائم کیے جاتے ہیں؟ ____

7.2.3 سماجی مطالعہ کی تدریس کے اکتسابی نتائج(Learning Outcomess of teaching Social Studies)

سماجی مطالعہ کی تدریس کے اکتسابی نتائج حاصل کرنے کے لیے ہمیں سماجی مطالعہ کو اپنی زندگی سے تعلق رکھتے ہوئے زاویات اور ان پر مبنی سماجی مطالعہ کے ذیلی مضامین کے ساتھ ہم آہنگی قائم کر سماجی مطالعہ کی تدریس کے اکتسابی نتائج کو سمجھنا ہو گا۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے اکتسابی نتائج حاصل کرنے کی ضرورت سماجی مطالعہ کے مضامین کے ذریعے مکمل ہوتی ہے جو طالب علم کی سماجی، جغرافیائی، اقتصادی، سیاسی، قومی، ملکی اور ثقافتی زندگی کے معیار کی فلاح کے مقاصد کا حصول ہوتا ہے سماجی مطالعہ کی تدریس کے اکتسابی نتائج حاصل کرنے کے لیے ہم اپنی تعلیم و تدریس کے مختلف زاویات کو سماجی اداروں اور زندگی کے مختلف نظاموں کے نظریاتی اور تجرباتی مطالعہ کر حاصل کیا جاسکتا ہے، جس کا مقصد انسانوں اور ان کے سماجی، ثقافتی، سیاسی اور اقتصادی اداروں کے بارے میں عمومیت پیدا کرنا ہوتا ہے۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے اکتسابی نتائج سے ہم طلباء کو اس خیال سے بھی متعارف کراتے ہیں کہ علم انسانوں کے ذریعے اور ان کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔ ہم جن مظاہر کا مطالعہ کرنے کا انتخاب کرتے ہیں اور ان کا مطالعہ کرنے کے طریقے ہماری سماجی، اقتصادی، سیاسی اور اخلاقی اقدار سے گہرے طور پر تشکیل پاتے ہیں، عام طور پر سماجی مطالعہ کی تدریس کے اکتسابی نتائج کو درج ذیل میں واضح کیا جارہا ہے:

ہندوستان میں سماجی مطالعہ کی تدریس کے اکتسابی نتائج عام طور پر قومی نصابی خاکہ فریم ورک(NCF)اور مختلف ریاستی سطح کے نصاب کے فریم ورک کے ذریعے طے شدہ وسیع تر تعلیمی ہدف کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔، اور ملک کی پیروی کرتے ہیں، سب سے اہم اور ضروری یہ ہے کہ طلباء پورے ملک کے باشندوں کو یکساں سمجھیں، جو صرف سماجی مطالعہ کی تدریس سے ہی حاصل کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ درج ذیل کی شمولیت رہتی ہے:

- **اپنے معاشرے اور ثقافت کی تفہیم(Understanding of your Society and Culture):** طلباء کو چاہیے کہ وہ جس معاشرے میں رہتے ہیں، اس کی متنوع ثقافتوں، روایات، رسوم و رواج اور اداروں سمیت اس کی تفہیم پیدا کریں۔ انہیں یہ تجزیہ کرنے کے قابل ہونا چاہیے کہ سماجی ڈھانچے کس طرح کام کرتے ہیں اور وقت کے ساتھ ساتھ کس طرح تیار ہوتے ہیں۔

- **تنقیدی سوچ اور تجزیہ(Critical Thinking and Analysis)**: سماجی مطالعہ کی تدریس کا مقصد تنقیدی سوچ کی مہارت کو فروغ دینا، طلباء کو تاریخی واقعات، سیاسی پیش رفت، اقتصادی رجحانات، اور سماجی مظاہر کا متعدد زاویوں سے تجزیہ کرنے کی ترغیب دینا شامل ہے۔ طلباء کو شواہد کا جائزہ لینے، تعصبات کی نشاندہی کرنے اور معقول نتائج اخذ کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔
- **تاریخی بیداری(Historical Awareness)**: طلباء کو ہندوستانی اور عالمی تاریخ دونوں تاریخ کے اہم واقعات، حرکات اور شخصیات کے بارے میں علم حاصل کرنا چاہیے۔ انہیں تاریخی واقعات کے اسباب و نتائج اور عصری معاشرے سے ان کی مطابقت کو سمجھنا چاہیے۔
- **شہری مصروفیت اور شہریت(Civic Engagement and Citizenship)**: سماجی مطالعہ کی تعلیم شہری ذمہ داری اور اپنی شہریت کو فروغ دینے کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔ طلباء کو جمہوری اصولوں، انسانی حقوق، ماحولیاتی پائیداری، اور سماجی انصاف کے بارے میں سیکھنا چاہیے، انہیں شہری زندگی میں تعمیری طور پر حصہ لینے کے لیے تیار کرنا چاہیے۔
- **جغرافیائی تفہیم(Geographical Understanding)**: طلباء کو ہندوستان اور دنیا کی جغرافیائی تفہیم تیار کرنی چاہیے، جس میں جغرافیہ، سماجی جغرافیہ، اور مقامی تعلقات شامل رہتے ہیں۔ طلباء کو آبادی کی تقسیم، معاشی سرگرمیوں اور ماحولیاتی مسائل کے نمونوں کا تجزیہ کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔
- **معاشی خواندگی(Economic Literacy)**: سماجی مطالعہ کی تدریس طلباء کو بنیادی معاشی تصورات اور اصولوں سے آراستہ کرتی ہے، جس سے وہ مقامی، قومی اور عالمی سطح پر معیشتوں کے کام کو سمجھنے کے قابل ہوتے ہیں۔ طلباء کو معاشی نظام، مارکیٹ کی قوتوں، وسائل کی تقسیم، اور معاشی ترقی میں حکومت کے کردار کے بارے میں سیکھنا چاہیے۔
- **تحقیق اور پوچھ گچھ کی مہارتیں(Research and Inquiry Skills)**: طلباء کو تحقیق اور استفسار کی مہارتیں قائم کرنی چاہئیں، جس میں ڈیٹا اکٹھا کرنے اور تجزیہ کرنے، انٹرویو لینے، اور شواہد کی بنیاد پر دلائل تیار کرنے کی صلاحیت شامل رہتی ہیں۔ طلباء کو مختلف ذرائع کو تنقیدی طور پر استعمال کرنا بھی سیکھنا چاہیے، جس میں کتابیں، مضامین، بنیادی دستاویزات، اور ڈیجیٹل وسائل شامل رہتے ہیں
۔
- **بین الضابطہ روابط(Interdisciplinary links)**: سماجی مطالعہ کی تدریس، دوسرے مضامین جیسے ادب، سائنس، ریاضی اور فنون کے ساتھ بین الضابطہ روابط کی حوصلہ افزائی کرتی ہے۔ طلباء کو علم کے مختلف شعبوں کے باہمی ربط کو پہچاننا چاہیے اور یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ کس طرح انسانی معاشرے کی جامع تفہیم میں حصہ دار ہیں۔
- **ثقافتی تعریف اور تنوع(Cultural Appreciation and Diversity)**: طلباء کو معاشرے میں مختلف کمیونٹیز کے تعاون کو تسلیم کرتے ہوئے ثقافتی اختلافات کی تعریف پیدا کرنی چاہیے۔ انہیں ثقافتی تبادلے اور مکالمے کی اہمیت کو سمجھنے کے ساتھ ساتھ ثقافتی اختلافات کا احترام کرنا اور منانا سیکھنا چاہیے۔

- **مواصلات کی مہارتیں(Communication Skills)**: سماجی مطالعہ کی تدریس مؤثر مواصلاتی مہارتوں پر زور دیتی ہے، جس میں تحریری اور زبانی مواصلات، پیشکش کی مہارت، اور باوقار مکالمے اور بحث میں مشغول ہونے کی صلاحیت شامل رہتی ہیں ۔ طلباء کو مناسب زبان اور ثبوت کا استعمال کرتے ہوئے اپنے خیالات کو واضح اور قائل کرنا سیکھنا چاہیے۔

سماجی مطالعہ کی تدریس سے اکتسابی تجربات حاصل کرنے کے ان نتائج کا مقصد طلباء کو ایسے علم، ہنر اور رویوں سے آراستہ کرنا ہے جو ہندوستان اور دنیا کو درپیش پیچیدہ سماجی، سیاسی، اقتصادی اور ثقافتی مسائل سے نمٹنے اور بامعنی طور پر منسلک ہونے ان کے حل پر عبور حاصل کرنے اور معاشرے وملک وملت کی ترقی قائم کرنے کے لیے ضروری ہیں۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں https://www.youtube.com/watch?v=mPDThtn5pO8

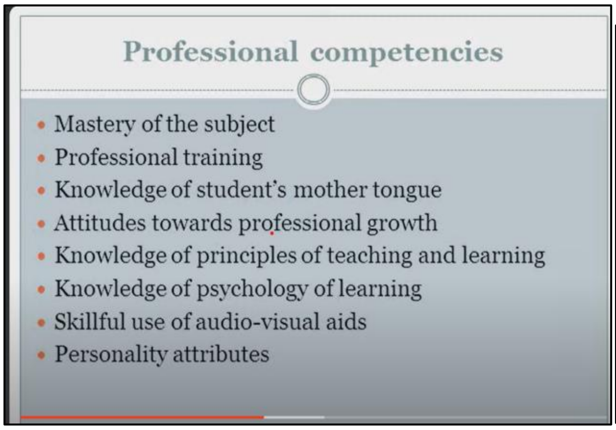

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ سماجی مطالعہ کے اکتسابی نتائج کس طرح اخذ کیے جاتے ہیں؟ ____________________

7.3 خلاصہ (Summary)

سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے قابلیت اور صلاحیتوں پر مبنی یہ اکائی اپنے معیاری ضمن میں مؤثر تدریس کے لیے درکار ضروری مہارتوں اور صلاحیتوں کو واضح کرتی ہے۔ اس اکائی میں سماجی مطالعہ کے مواد کے علم، تدریسی مہارت، طلباء کو مشغول رکھنے، دلچسپی قائم رکھنے اور سائنسی اصولوں کی تفہیم کو فروغ دینے کے لیے ضروری تدریسی حکمت عملیوں کو نمایاں طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سماجی مطالعہ کی تدریس کے پیشہ ورانہ ترقی اور علمی معیار کی عکاسی کے ذریعے، معلمین اپنی قابلیت کو پروان چڑھا سکتے ہیں اور درجہ میں سماجی مطالعہ کی تدریس کا متحرک ماحول پیدا کرسکتے ہیں جو سماجی مطالعہ کے مطالعہ میں تجسس کو تحریک اور فروغ دیتے ہیں۔ یہ یونٹ مسلسل اور جامع تشخیص (CCE) کے فریم ورک کے اندر تعلیمی معیارات پر بھی زور دیتی ہے جو مختلف مضامین میں طلباء کی کارکردگی کے لیے مقرر کردہ معیارات اور بینچ مارکس کا جائزہ فراہم کرتا ہے۔ یہ تعلیمی معیارات کی تشکیل کے عمل کا جائزہ لیتا ہے، جو علم، مہارت اور قابلیت میں

کامیابی کی متوقع سطحوں کی وضاحت کرتا ہے۔ یہ معیارات نصاب کی ترقی، تدریسی منصوبہ بندی، اور تشخیصی طریقوں کے لیے رہنما خطوط کے طور پر کام کرتے ہیں، جو طلباء کے لیے مستقل اور بامعنی سیکھنے کے تجربات کو یقینی بناتے ہیں۔

7.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomess)

اس اکائی کو پڑھ کر آپ اس قابل ہو چکے ہیں کہ

- سماجی مطالعہ کے اساتذہ کے لیے طے شدہ مؤثر تدریس کی بنیادی صلاحیتوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریسی مواد کا علم اور تدریسی مہارتوں میں رشتہ توضیح دی سکتے ہیں۔
- مسلسل جامع جانچ (CCE) اور جدید تعلیم میں اس کے کردار اور نصاب کی ترقی کی وضاحت کر سکتے ہیں۔
- (CCE) کے خاکہ میں موجود تعلیمی معیارات کے بنیادی اجزاء اور اصولوں کی وضاحت کر سکتے ہیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریسی حکمت عملیوں کو دریافت کر سکتے ہیں، جو طالب علم کی مشغولیت اور تفہیم کے لیے ضروری ہیں۔
- مسلسل جامع جانچ (CCE) کے تناظر میں تعلیمی معیارات کی وضاحت کر سکتے ہیں۔

7.5 فرہنگ (Glossary)

- Continuous and Comprehensive Evaluation:CCE مسلسل جامع جانچ،
- Central Board of Secondary Education:CBSE ایک مرکزی اسکولی تعلیم کا بورڈ۔
- Pedagogical skills: تدریسی مہارتیں: مؤثر تدریس کے لیے درکار قابلیت اور مہارت۔
- Content knowledge: مواد کا علم: سماجی مطالعہ کی تدریس میں موضوع کی گہری تفہیم۔
- Critical thinking تنقیدی سوچ: مسائل کو حل کرنے, علم کا تجزیہ کرنے، جائزہ لینے اور اس کا اطلاق کرنے کی صلاحیت۔
- Academic Standards: کے تعلیمی معیارات
- Benchmark بینچ مارک: ایک معیار جو طالب علم کی کارکردگی اور کامیابی کی پیمائش کے لیے استعمال ہوتا ہے۔
- Learning Outcomess سیکھنے کے نتائج: مخصوص، قابل پیمائش مقاصد جو اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ طلباء کو کیا جاننا چاہیے اور کیا کرنے کے قابل ہونا چاہیے۔

7.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1۔ کس اصطلاح سے مراد سماجی مطالعہ میں مؤثر تدریس کے لیے ضروری مہارتوں اور قابلیتوں کی ضرورت ہے؟

(a)تدریسی مہارتیں (b)مواد کا علم (c)انکوائری پر مبنی تعلیم (d)تنقیدی سوچ

2۔ CCE کے فریم ورک کے اندر تعلیمی معیارات کام کرتے ہیں؟

(a)نصاب کی ترقی کے لیے رہنما اصول (b)طالب علم کی کارکردگی کے معیارات

(c)اساتذہ کی مہارت کی توقعات (d)مذکورہ بالا تمام

3۔ تعلیمی معیارات اس میں مدد کرتے ہیں؟

(a)ہدایاتی منصوبہ بندی کی رہنمائی کریں (b)طالب علم کی کامیابی کا اندازہ لگائیں

(c)نصاب کو سیکھنے کے نتائج سے ہم آہنگ کریں (d)مذکورہ بالا تمام

4۔ CCE فریم ورک کے اندر کلی ترقی میں ترقی کے کس علاقہ (ڈومین) پر زور دیا جاتا ہے؟

(a)علمی (b)سماجی (c)جذباتی (d)مذکورہ بالا تمام

5۔ سماجی مطالعہ کے تعلیمی معیار کام کرتے ہیں؟

(a)اساتذہ کی کارکردگی (b)طالب علم کی کارکردگی (c)نصاب کی ترقی (d)مذکورہ بالا تمام

6۔ نصاب کی صف بندی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ تدریسی طرز عمل اور تشخیص ہیں؟

(a)تعلیمی معیارات کے مطابق (b)طالب علم کی ترجیحات کی بنیاد پر

(c)صرف منتظمین کے ذریعہ تیار کردہ (d)سیکھنے کے نتائج سے آزاد

7۔ تعلیمی معیارات کے لیے رہنما خطوط فراہم کرتے ہیں؟

(a)نصاب کی ترقی (b)تدریسی منصوبہ بندی (c)تشخیص کے طریقے (d)مذکورہ بالا تمام

8۔ کون سی اصطلاح مخصوص، قابل پیائش مقاصد سے مراد ہے؟ جو اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ طالب علموں کو کیا جاننا چاہیے اور کیا کرنے کے قابل ہونا چاہیے؟

(a)بینچ مارکس (b)سیکھنے کے نتائج (c)تشخیص کا معیار (d)نصاب کی ترتیب

9۔ سماجی مطالعہ میں تدریسی مہارتوں کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

(a)طالب علم کی کارکردگی کا اندازہ لگانا (b)مواد کے علم کو فروغ دینا

(c)طلباء کی تعلیم کو فروغ دینا (d)مندرجہ بالا میں سے کوئی نہیں

10۔ CCE کے خاکہ کے اندر مجموعی ترقی ان تمام چیزوں پر زور دیتی ہے؟

(a)صرف علمی علاقے (b)صرف سماجی اور جذباتی علاقے

(c)ترقی کے تمام علاقے (d)مندرجہ بالا میں سے کوئی نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ سماجی مطالعہ میں مئوثر تدریس کے لیے کون سی ضروری مہارتیں درکار ہیں؟ نشاندہی کیجیے؟

2۔ تفتیش و تحقیق پر مبنی سماجی مطالعہ کی تعلیم کس طرح طالب علم کی ترقی کرتی ہے؟

3۔ طالب علم کو سماجی مطالعہ کے تصورات کی تفہیم میں سہولت فراہم کرنے میں تنقیدی سوچ کے کردار کی وضاحت کریں؟

4۔ طلباء تک سائنسی رجحانات قائم کرنے میں مواصلاتی مہارتوں کی اہمیت کی وضاحت کریں؟

5۔ تدریسی مہارتیں سماجی مطالعہ کی تدریس میں مواد کے علم کے ساتھ کس طرح ایک دوسرے کو جوڑتی ہیں؟

6۔ مسلسل جامع جانچ(CCE) کے فریم ورک کے اندر تعلیمی معیارات کیاہیں؟

7۔ سماجی مطالعہ کی تعلیم میں تعلیمی معیار نصاب کی ترقی کی رہنمائی کیسے کرتے ہیں؟

8۔ تعلیمی معیارات کے ساتھ تدریسی طریقوں کو ہم آہنگ کرنے کے عمل کی وضاحت کریں؟

9۔ تعلیمی معیارات کے خلاف طالب علم کی کارکردگی کا جائزہ لینے میں تشخیصی معیار کیا کردار ادا کرتا ہے؟

10۔ تعلیمی معیارات کس طرح CCE فریم ورک کے اندر طلباء میں مجموعی ترقی کی حمایت کرتے ہیں؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ سماجی مطالعہ کی تعلیم میں مواد کے علم اور تدریسی مہارتوں کے درمیان تعلق کی وضاحت کریں؟

2۔ سماجی مطالعہ کی تعلیم میں طلباء کی شمولیت کو فروغ دینے میں استفسار پر مبنی اکتساب کا کیا کردار ہے؟

3۔ وضاحت کریں کہ تعلیمی معیارات کس طرح CCE میں نصاب کی ترقی اور تشخیصات کو متاثر کرتے ہیں؟

4۔ طالب علم کی تعلیم کے لیے تعلیمی معیارات کے ساتھ تدریسی طریقوں کو ہم آہنگ کرنے کی اہمیت پر تبادلہ خیال کریں؟

5۔ تعلیمی معیارات کس طرح سماجی مطالعہ کے اکتسابی تجربات حاصل کرنے کے لیے اہم ہیں؟

معروضی سوالات کے جوابات

1-a	2-d	3-d	4-d	5-b
6-a	7-d	8-b	9-c	10-c

7.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Resources)

1۔ UNESCO. (2015). A guide to Curriculum Mapping: Planning, implementing and sustaining the journey. UNESCO Publishing.

2۔ Sadler, D. R. (2010). Beyond feedback: Developing student capability in complex appraisal. Assessment & Evaluation in Higher Education, 35(5), 535-550.

3۔ Justice JS Verma Committee (JVC) Report, 2012 UNESCO Global Framework of Professional Teaching Standards: https://issuu.com/educationinternational/docs/2019_ei-unesco_framework

4۔ Ansari, T. A. (2019). Uses of ICT in Teaching learning and Education: Vol. I, 2019th, ISBN-93-87635-74-0, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.

5۔ Ansari, T. A.,Patel.M.,Zaidi. Z.I., (2019). "ICT Based Teaching and learning": Vol.-6, Edition-2018th, ISBN-978-93-80322-12-4, Published by Directorate of Translation and Publication, MANUU, Hyderabad. TS India.

6۔ Ansari, T. A. (2016).Guidance and Counselling in Teaching and Learning: Vol. I, 2016th, ISBN-93-81029-92-X, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.

اکائی 8۔ قومی تعلیمی پالیسی 1986 اور قومی درسیاتی خاکہ 2005 کی سفارشات اور سماجی مطالعہ کی تدریس کی اقدار

(Recommendations of NPE 1986 and NCF 2005, Values of Teaching Social Studies)*

اکائی کے اجزاء

8.0 تمہید (Introduction)

8.1 مقاصد (Objectives)

8.2 قومی تعلیمی پالیسی 1986 اور قومی درسیاتی خاکہ 2005 کی سفارشات اور سماجی مطالعہ کی تدریس کی اقداریں (Recommendations of NPE 1986 and NCF 2005, Values of Teaching Social Studies)

8.2.1 قومی تعلیمی پالیسی (NPE-1986) کی سفارشات (Recommendations of NPE-1986)

8.2.1.1 قومی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) کی سفارشات (Recommendations of NEP-2020)

8.2.2 قومی درسیاتی خاکہ (NCF 2005) کی سفارشات (Recommendations of NCF-2005)

8.2.3 سماجی مطالعہ کی تدریس کی اقداریں (Values of Teaching Social Studies)

8.3 خلاصہ (Summary)

8.4 فرہنگ (Glossary)

8.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomess)

8.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

8.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Resources)

8.0 تمہید (Introduction)

سماجی مطالعہ اسکول کے نصاب کا ایک لازمی حصہ ہے، جس میں تاریخ، جغرافیہ، علم سیاسیات، معاشیات، اور سماجیات جیسے مختلف مضامین شامل رہتے ہیں، معاشرے میں سماجی مطالعہ کی اہمیت و افادیت بہت اہم ہے اور سماجی تعلیم پر اس کے گہرے اثرات مرتب ہوتے

* Dr. Mohd. Talib Ather Ansari, Associate Professor, MANUU CTE, Bidar

ہیں۔ سماجی مطالعہ کی تعلیم انسانی اقداروں کو فروغ دیتی ہے، ہماری آزادی، خود اعتمادی اور طلباء کی زندگی سے تعلق رکھتی ہوئی تمام زندگی کی مہارتوں پر روشنی ڈالتی ہے جس میں سماجی مطالعہ کے ذیلی مضامین سماجی اقداروں کو قائم کرنے، پرانے دقیانوسی قوانین کی تنقیدی سوچ قائم کرنے ان کی تردید کرنے، سماج میں تعلقات قائم رکھنے، قوم وملت کی ترقی وفلاح کرنے کے نظریاتی وتجرباتی تفہیم کے ساتھ مختلف زندگی کی مہارتوں اور صلاحیتوں کو فروغ دیتے ہیں۔ اس اکائی میں ہم سماجی مطالعہ کی ترقی وفلاح کے لیے پیش کی گئی ''قومی تعلیمی پالیسی (1986)'' کی سفارشات اور ''قومی درسیاتی خاکہ (2005)'' کے ساتھ ساتھ سماجی مطالعہ کی مختلف اقداروں پر بھی نظر ثانی کریں گے۔

8.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- قومی تعلیمی پالیسی 1986 کی سماجی مطالعہ کے لیے اہم سفارشات بیان کر سکیں۔
- قومی تعلیمی خاکہ 2005 کی سماجی مطالعہ کے کار عمل کے لیے اہم سفارشات پر بحث کر سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی تعلیمی اقداریں واضح کر سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس کی اقداروں کو درس تدریس سے حاصل کر سکیں۔

8.2 قومی تعلیمی پالیسی 1986 اور قومی درسیاتی خاکہ 2005 کی سفارشات اور سماجی مطالعہ کی تدریس کی اقدار

(Recommendations of NPE 1986 and NCF 2005, Values of Teaching Social Studies)

سماجی مطالعہ انسانی زندگی اور اس سے جڑے ہوئے تمام پہلوؤں کا مطالعہ ہے جس میں ہم طلباء کی ذہنی، جسمانی، جزباتی، نشوونما کے ساتھ ساتھ طلباء کی معاشرتی ترقی کے حالات، طلباء کے کردار وعادات، طلباء کے آپسی رشتوں، تعلقات اور زندگی کی اقداروں، موجود وسائل اور معاشرے میں موجود مختلف اداروں جیسے خاندان، اسکول، ، کھیل کے میدان، سیاست، مختلف جماعتوں اور حکومت کے کام کرنے کے طریقوں کا مطالعہ کرتے ہیں۔ معاشرے میں رہ کر کوئی بھی پیشہ اختیار کیا جائے انسان کو اپنے ہی معاشرے میں زندگی بسر کرنی ہے اور اس شخص کو وہ تمام روایتیں، قائدے و قوانین کو اپنانا پڑے گا جو کہ اس سماج میں رائج ہیں۔ انہیں وجوہات کی بنیاد پر سماجی مطالعہ کو اسکولی نصاب میں شامل کیا گیا تاکہ تمام طلباء اپنے سماجی حالات سے باخبر ہو کر اس میں ہم آہنگ ہو جائیں اور سماج کی ترقی وفلاح کے لیے کام کر سکیں۔ سماجی مطالعہ کے مضامین میں ہم اپنی اور معاشرے کی زندگی سے جڑے ہوئے تمام پہلوئوں سے تعلق رکھتے ہوئے مضامین کا مطالعہ کرتے ہیں اور سماجی مطالعہ کا ہر ذیلی مضمون ہماری زندگی کے کسی نہ کسی پہلو سے جڑا ہوا ہوتا ہے جس میں سماجیات، نفسیات، تاریخ، جعرافیہ، ثقافتی علوم، شہری زندگی، اقتصادیات، سیاست وغیرہ شامل رہتی ہیں جس سے طلباء وطالبات کو اپنی زندگی اور اپنے آس پاس کے ماحول کو سمجھنے اور اس سے ہم آہنگ ہونے میں مدد ملتی ہے۔ انہیں سب باتوں کو ذہن نشین رکھتے ہوئے مرکزی اسکولی ادارے، قومی نصابی پالیسیاں، قومی نصابی خاکے ہمیشہ سماجی مطالعہ کی ترقی کے لیے اپنی سفارشات فراہم کرتے رہتے ہیں۔

8.2.1 قومی تعلیمی پالیسی(NPE-1986) کی سفارشات (Recommendations of NPE-1986)

ہندوستان میں (NPE-1986) کی نیشنل پالیسی آن ایجوکیشن جسے قومی تعلیمی پالیسی کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، جو ایک تاریخی دستاویز تھا جس کا مقصد پورے ملک میں تعلیمی نظام میں اصلاح کرنا تھا۔ اس قومی تعلیمی پالیسی میں تعلیم کے مختلف پہلوؤں کے لیے سفارشات موجود ہیں، جس میں تمام مضامین کے ساتھ ساتھ سماجی مطالعہ کے نصاب، تدریس کے طریقے، بنیادی ڈھانچہ، اور تعلیمی انتظامیہ وغیرہ شامل تھے۔ اس قومی تعلیمی پالیسی نے ہندوستانی اسکولوں میں سماجی مطالعہ کی تعلیم و تدریس کے حوالے سے کئی سفارشات پیش کیں۔ جس میں چند اہم سفارشات درج ذیل ہیں:

- **مضامین کی شمولیت کا نقطہ نظر (Interdisciplinary Approach):** قومی تعلیمی پالیسی (1986) نے سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے مختلف مضامین کی شمولیت کا نقطہ نظر پیش کیا، قومی تعلیمی پالیسی نے معاشرے اور اس کی نوعیت کے بارے میں ایک جامع تفہیم فراہم کرنے کے لیے تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات، سماجیات، اور معاشیات جیسے سماجی مطالعہ کے مختلف ذیلی مضامین کے تصورات کو یکجا کر پیش کرنے کی سفارش کی۔
- **سرگرمی پر مبنی اکتساب (Active Learning):** قومی تعلیمی پالیسی (1986) نے سماجی مطالعہ کی تدریس میں سرگرمی عمل سے سیکھنے کے طریقوں کی ضرورت پر زور دیا۔ قومی تعلیمی پالیسی (1986) نے اساتذہ کی حوصلہ افزائی کی کہ وہ رٹ کر اکتسابی عمل (Rote learning) سے دوری بنائیں اور طلباء میں تنقیدی سوچ اور تجزیاتی مہارت کو فروغ دینے کے لیے انٹرایکٹو (سرگرمی عمل) اور شراکتی طریقوں جیسے گروپ بحث و مباحثہ، پروجیکٹ لرننگ، اور فیلڈ وزٹ کو درس و تدریس میں شامل کریں۔
- **مقامی عنوانات کی شمولیت (Inclusion of Local Context):** قومی تعلیمی پالیسی (1986) نے سماجی مطالعہ کی تدریس میں مقامی، علاقائی اور قومی عنوانات کو شامل کرنے کی سفارش کی ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی (1986) نے کلاس روم کی تدریس کو حقیقی زندگی کے تجربات کو معاشرے کے مسائل سے جوڑنے کی اہمیت پر زور دیا، اس طرح اس موضوع کو طلباء کے لیے مزید متعلقہ اور با معنی بنایا گیا۔
- **اقدار کا فروغ (Promotion of Values):** قومی تعلیمی پالیسی (1986) نے جمہوریت، سیکولرازم، ہم مساوات، سماجی انصاف، اور یکسانیت کی عزت و احترام جیسی اقداروں کو فروغ دینے میں سماجی مطالعہ کے مضامین اور اسباق کے کردار پر زور دیا۔ قومی تعلیمی پالیسی نے اساتذہ پر زور دیا کہ وہ نصاب اور تدریسی طریقوں کے ذریعے طلباء میں ان اقداروں کو ابھاریں جو معاشرے میں مثبت تبدیلی لانے کے لیے موزوں ہوں، اس طرح طلباء و طالبات میں ایک ذمہ دار اخلاقی شہری بننے کی نشوونما کی جاسکتی ہے۔
- **ٹیکنالوجی کا استعمال (Use of Technology):** قومی تعلیمی پالیسی (1986) نے سماجی مطالعہ کی تدریس اور اکتسابی عمل کو بڑھانے میں ٹیکنالوجی کے استعمال کو تسلیم کیا ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی نے نصاب میں سمعی و بصری آلات (آڈیو ویژول ایڈز)، ملٹی میڈیا وسائل، اور ڈیجیٹل ٹولز کے انضمام کی حوصلہ افزائی کی تاکہ اس موضوع کو طلباء کے لیے مزید پرکشش اور قابل رسائی بنایا جاسکے۔

- **اساتذہ کی تربیت(Teacher Training):** قومی تعلیمی پالیسی(1986)نے سماجی مطالعہ کے اساتذہ کے لیے مسلسل پیشہ ورانہ ترقی کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ اس نے باقاعدہ تربیتی پروگراموں، ورکشاپس، اور وسائل کی فراہمی کی سفارش کی تاکہ اساتذہ کو جدید ترین تدریسی طریقوں، مواد کے علم اور تدریسی تکنیک کے ساتھ اپ ڈیٹ رہنے میں مدد مل سکے۔

مجموعی طور پر، قومی تعلیمی پالیسی 1986 نے معاشرے، ثقافت، اور انسانی رویے کی گہرائی سے تفہیم کرنے کو فروغ دینے میں سماجی مطالعہ کی تدریسی اہمیت پر زور دیا، اور اس نے ہندوستان میں سماجی مطالعہ کی تدریس کے معیار اور تاثیر کو بڑھانے کے لیے رہنما خطوط فراہم کیے ہیں، جو کہ NCERT/SCERT میں آج بھی استعمال کیے جا رہے ہیں۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں https://www.youtube.com/watch?v=d1ZTUVSSQ8c

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
قومی تعلیمی پالیسی(1986) کے بارے میں 200 الفاظ میں اس کی سفارشات لکھیں؟ ____________________________________

8.2.1.1 قومی تعلیمی پالیسی(NEP-2020) کی سفارشات

ہندوستان میں قومی تعلیمی پالیسی(NEP-2020)نے سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے کئی سفارشات دوبارہ نئے زاویہ میں پیش کی ہیں، جن کا مقصد اسکولوں میں سماجی مطالعہ کی تدریس میں طلباء کی دلچسپی کو فروغ دینا ہے، درج ذیل کچھ سفارشات پیش کی جا رہی ہیں:

- **شمولیتی نصاب تعلیم(Integrated Curriculum):** قومی تعلیمی پالیسی(NEP-2020) سماجی مطالعہ کی تدریس کے نصاب کے خاکہ میں سماجی مطالعہ کے ذیلی مضامین کو شامل کرنے جس میں تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات، سماجیات، اور معاشیات کو کثیر الشعبہ نصاب میں ضم کرنے کی تجویز پیش کی اور نئے دور کے مطابق ایک ساتھ کئی مضامین کو ساتھ پڑھنے پر بھی زور دیا جس سے طلباء کی مکمل نشوونما کی جا سکے۔
- **تجرباتی تعلیم(Experiential Learning):** قومی تعلیمی پالیسی(NEP-2020) نے سماجی مطالعہ کی تدریس میں تجرباتی سیکھنے کے طریقوں پر زور دیا جس سے طلباء زندگی کے تجربات خود کرکے سیکھیں، جس کے لیے تعلیمی دورے(Field visit)، کیس مطالعہ (Case Studies)، سمیلیشنز، رول پلے، اور پروجیکٹ پر مبنی سیکھنے جیسی سرگرمیوں کو شامل کرنے کی سفارش کی۔

- **مقامی عنوانات کی شمولیت(Inclusion of Local Contexts): قومی تعلیمی پالیسی** (NEP-2020) نے سماجی مطالعہ کی تدریس میں مقامی اور علاقائی مضامین اور زبانوں کی شمولیت پر زور دیا، جس سے طلباء میں موضوع کے متعلق علم کو فراہم کیا جا سکے اور طلباء اس علم کا استعمال اپنی زندگی کو بہتر طریقہ سے گزارنے کے لیے استعمال کریں، جس سے طلباء اس علم کو مقامی حقائق سے جوڑ کر، اپنے ثقافتی ورثے اور سماجی ماحول کی گہری سمجھ پیدا کر سکتے ہیں۔
- **تنقیدی سوچ اور تفتیش پر مبنی اکتساب(Critical Thinking and Inquiry-Based Learning): قومی تعلیمی پالیسی** (NEP-2020) تفتیش پر مبنی اکتساب کے طریقوں کے ذریعے تنقیدی سوچ کی مہارتوں کو فروغ دینے کی سفارش کرتی ہے اور اساتذہ کو درجہ میں بحث و مباحثوں، آپسی اشتراک، تحقیقی و تنقیدی منصوبوں کے استعمال پر زور دیتی ہے، جس سے طلباء مختلف نظریات و تجربات اور حکایتوں کا تجزیہ کریں، شواہد کا جائزہ لیں، اور سماجی مسائل پر جدید رائے قائم کریں۔ اس سے طلباء میں فکری تجسس اور آزادانہ تفتیش کرنے کو فروغ ملتا ہے۔
- **آئی سی ٹی اور ڈیجیٹل وسائل کا استعمال(Use of ICT and Digital Resources): قومی تعلیمی پالیسی** (NEP-2020) سماجی مطالعہ کی تدریس میں معلوماتی و ترسیلی ٹکنالوجی(ICT-Information and Communication Technology) اور ڈیجیٹل آلات (Digital Instruments) کی شمولیت پر زور دیتی ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی طلباء کو مختلف نوعیت کے اکتسابی مواد تک رسائی فراہم کرنے، باہمی تعاون کے ساتھ سیکھنے کی سہولت فراہم کرنے، اور سیکھنے کے متعامل تجربات فراہم کرنے کے لیے ڈیجیٹل ٹولز، ملٹی میڈیا وسائل، اور آن لائن پلیٹ فارم کے ساتھ سماجی میڈیا کا استعمال کرنے کی سفارش کرتی ہے۔ آئی سی ٹی سے چلنے والی تعلیم ڈیجیٹل خواندگی کو بھی فروغ دیتی ہے اور طلباء کو ڈیجیٹل دور کے کے مسائلوں سے نمٹنے کے لیے بھی تیار کرتی ہے۔
- **اساتذہ کے لیے پیشہ ورانہ ترقی(Professional Development for Teachers): قومی تعلیمی پالیسی** سماجی مطالعہ کے اساتذہ کے لیے مسلسل پیشہ ورانہ ترقی کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ یہ تربیتی پروگرام، ورکشاپس، اور وسائل فراہم کرنے کی سفارش کرتا ہے تاکہ اساتذہ کو اپنے مضمون کے علم، تدریسی مہارتوں، اور تدریسی حکمت عملیوں کو اپ ڈیٹ کرنے میں مدد ملے۔ استاد کی مؤثر پیشہ ورانہ ترقی اعلیٰ معیار کی سماجی مطالعہ کی تعلیم کو یقینی بناتی ہے اور طالب علم کے سیکھنے کے نتائج کو بہتر بناتی ہے۔
- **اقدار اور شہریت کی تعلیم کا فروغ(Promotion of Values and Citizenship Education): قومی تعلیمی پالیسی** 2020 جمہوریت، سیکولرازم، سماجی انصاف، ماحولیاتی پائیداری، اور عالمی شہریت جیسی اقدار کو فروغ دینے میں سماجی مطالعہ کے کردار پر زور دیتی ہے جس سے طلبا اخلاقی شہریوں کی اقداریں سماجی مطالعہ کی تدریس سے حاصل کر سکیں جس میں شہری تعلیم، اور پائیداری کی تعلیم کو ضم کرنے کی سفارش کی جاتی ہے۔

قومی تعلیمی پالیسی کی سفارشات کا مقصد مختلف مضامین کی شمولیتی تعلیم و تدریس فراہم کرنا، تجرباتی علم، تنقیدی سوچ، ڈیجیٹل خواندگی، اور اقدار پر مبنی تعلیم کو فروغ دے کر اسکولوں میں سماجی مطالعہ کی تعلیم کو تبدیل کرنا ہے۔ ان سفارشات کو نافذ کرنے سے طلباء کی زندگی کی مجموعی ترقی حاصل کرنے میں مدد مل سکتی ہے اور انہیں تیزی سے بدلتی ہوئی دنیا میں مشغولیت کے لیے تیار کیا جا سکتا ہے۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں https://www.youtube.com/watch?v=L16VxmZeQJA

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں https://www.youtube.com/watch?v=isCOT99RsQU

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your own progress)
1۔ ہندوستان میں قومی تعلیمی پالیسی (NEP-2020) نے سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے کئی سفارشات پیش کی ہیں؟ واضح کریں؟ ______________________

8.2.2 قومی درسیاتی خاکہ (NCF 2005) کی سفارشات (Recommendations of NCF-2005)

قومی درسیاتی خاکہ NCERT2005 (دی نیشنل کونسل فار ایجوکیشنل ریسرچ اینڈ ٹریننگ) کی طرف سے شائع کردہ سب سے حالیہ دستاویز ہے۔ قومی درسیاتی خاکہ 2005 سماجی مطالعہ کی تعلیم وتدریس کے لیے ایک نئی روشنی فراہم کرتا ہے۔ قومی درسیاتی خاکہ ثانوی سطح کی تعلیم میں موجودہ چار درسیاتی خاکوں میں سے سب سے نیا اور اہم ہے، جس کو ثانوی جماعتوں کے لیے مرکزی تعلیمی پالیسی کے تحت این سی ای ار ٹی نے 2005 میں تیار کیا تھا۔ قومی درسیاتی خاکہ ہندوستانی تعلیم کو منظم کرتا ہے قومی درسیاتی خاکہ کا مقصد اسکولی تعلیم کی ترقی وفلاح کے ساتھ ساتھ اسکولی سطح پر کتابوں کے مواد اور مضامین کو جدیدیت کے مطابق پیش کرنا، منظم کرنا اور ملک میں یکساں تعلیم کو قائم کرنا ہے۔ قومی درسیاتی خاکہ 2005 کا پہلا مسودہ 2008 میں منظر عام پر آیا اور اس مسودے کو بائیس زبانوں میں ترجمہ کرکے 17 صوبوں میں رائج کیا گیا اور ہر صوبہ کے ایس سی ای ار ٹی (SCERT) کو 10 دلاکھ روپے عطا کیے گئے تاکہ اس درسیاتی خاکہ کے مطابق تعلیم کو اس صوبہ میں قائم کیا جاسکے جس کو پورا کرنے کے لیے ڈائٹ (DIET) نے اس صوبے کی ایس سی ای ار ٹی سے مل کر مقامی سطح پر اس کام کو انجام تک پہنچانے کی ذمہ داری اٹھائی۔ وسیع نقطہ نظر سے دیکھیں تو قومی درسیاتی خاکہ 2005 کا مقصد استاد کی زیر قیادت تدریسی عمل سے طالب علم کو تحریکی اکتساب فراہم کرنا تھا جس سے طلباء وطالبات تجربات پر مبنی علم حاصل کرسکیں۔ ہندوستان میں مکمل تعلیمی پالیسیوں کے برعکس، قومی

درسیاتی خاکہ 2005 خاص طور پر اساتذہ اور تعلیمی منتظمین کو ان کی تدریسی منصوبہ بندی کرنے میں رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ قومی درسیاتی خاکہ 2005 جدید دور میں طلباء کی بدلتی ہوئی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک جدید نصاب تعلیم تجویز کرتا ہے۔ قومی درسیاتی خاکہ 2005 نے ہمارے تعلیمی نظام میں ایک اہم تبدیلی کی اور اس خاکہ کو 22 زبانوں میں ترجمہ کیا گیا اور ہماری کئی ریاستوں کے نصاب کو بھی متاثر کیا، قومی درسیاتی خاکہ 2005 (NCF) ایک اہم دستاویز ہے جو ہندوستان میں تعلیمی و تدریسی طریقوں کی رہنمائی کرتا ہے۔ خاص طور پر، سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے، اس قومی خاکہ کی کئی اہم خصوصیات کو متعارف کرایا جارہا ہے جو اسکولوں میں سماجی مطالعہ کی تدریس کے طریقہ کار کو تشکیل دیتے ہیں:

- قومی درسیاتی خاکہ 2005 ایک لچکدار، طلباء مرکوز صلاحیتوں کو فروغ دینے پر زور دیتا ہے۔
- قومی درسیاتی خاکہ کے مطابق اسکولی زندگی کے ساتھ ساتھ طلباء کی تمام کارکردگیوں کو علم سے جوڑا جائے۔
- طلباء کے رٹنے کے عمل کو تجرباتی اکتسابی عمل میں تبدیل کیا جائے۔
- اسکولوں میں امتحانات کو اور لچکدار بنایا جائے، تعین قدر کے پہلو میں طلباء کی تمام کارکردگیوں کو شامل کیا جائے۔
- سماجی مطالعہ کے نصاب کی تدوین اس طرح ہو کہ اس میں درسی کتب کے علاوہ زندگی کے بھی تمام پہلو شامل ہوں۔
- طلباء کے اندر جمہوری نظریہ قائم کیا جائے جس سے وہ اشتراکی لرننگ کر سکیں۔
- اکتسابی عمل کو آسان اور عام فہم بنایا جائے جو کہ طلباء کے خوشگوار تجربات پر مبنی ہوں۔
- قومی درسیاتی خاکہ 2005 نے سماجی مطالعہ کی درس تدریس کے لیے بہت اہم سفارشات پیش کی جس میں کمپیوٹر اور دیگر جدید سائنٹیفک طریقہ کو درس میں شامل کیا جائے۔
- طلباء کے اندر سماجی زاویوں، تنقیدی نقطہ نظر، تعمیری نظریہ، مسائل کو خود حل کرنے اور مستقبل کا شہری بنانے کے لیے سماجی مطالعہ کے ذیلی مضامین کو شامل کیا جائے، جس میں تاریخ، جغرافیہ، سماجی مطالعہ، معاشیات، سیاسی سائنس، نفسیات، سماجیات، علم بشریات، علم شہریت، کلچر اور ثقافت وغیرہ کے مضامین شامل کیے جائیں جن کا مقصد طلباء کو اپنے معاشرے سے ہم آہنگ کرنا ہونا چاہیے۔
- طلباء و طالبات کو سماجی مطالعہ کے ذریعے اپنے علاقے کی زمینی سطح پر رہنے والے عام لوگوں کی جانکاری اور سمجھ فراہم کی جائے۔
- طلباء و طالبات اپنے علاقائی، صوبائی، ملک و بیرونی ملک کا علم حاصل کر سکیں اور ان سے رابطہ رکھنا سکھایا جائے جو مثبت تعلق پر مبنی ہو۔
- سماجی مطالعہ کے ذریعے ماضی سے متعلق معلومات فراہم کی جائے اور دنیا کے مختلف خطوں میں ہو رہی ترقی سے روشناس کروایا جائے۔
- سماجی مطالعہ کے ذریعے ملک کے سماجی سیاسی معاشی حالات کے حرکیاتی ماحول سے روشناس کروایا جائے تاکہ وہ ان عوامل کو سمجھ سکیں۔

- قومی درسیاتی خاکہ 2005 اساتذہ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے کہ وہ طلباء کو خود مختار اکتسابی عمل حاصل کرنے کے لیے قابل بنائیں۔
- طلباء کو حقیقی دنیا کے سیاق وسباق، مختلف نقطہ نظر، اور مسلسل مضاہرہ کے ساتھ مشغول رہنے کی تلقین سکھائی جائے۔
- علم کی تخلیق کی جائے، افہام و تفہیم اور اطلاق ی عمل کی کار کردگیوں کو منعقد کیا جائے، جس سے علم کی تخلیق کی جاسکے۔
- طلباء کو اس قابل بنایا جائے کہ وہ دریافت کریں، سوال کریں، اور اپنی سمجھ کو خود بنائیں۔

قومی درسیاتی خاکہ نے سماجی مطالعہ کی تعلیم اور تدریسی عمل سے طلباء وطالبات کی مکمل نشو و نما کرنے پر زور دیتا ہے۔ قومی درسیاتی خاکہ اس کے ساتھ ہی تمام دیگر مضامین کو اکتسابی عمل میں شامل کرنے، جس میں سائنس کے مضامین، قدرتی سائنس کے مضامین آرٹ کے مضامین، صحت کی تعلیم اور امن کی تعلیم فراہم کرنے پر زور دیتا ہے جس سے ملک میں مستقبل کے شہری تیار کیے جاسکیں اور تعلیم کا اولین مقصد حاصل کیا جاسکے۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں https://www.youtube.com/watch?v=P7apGQJh37I

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your own progress)
1۔ قومی درسیاتی خاکہ 2005 کی سفارشات درج کریں؟

8.2.3 سماجی مطالعہ کی تدریس کی اقدار یں (Values of Teaching Social Studies)

جب ہم کسی مخصوص مضمون کا درس دینے جارہے ہوں تو ہمیں یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اس مضمون کے مقاصد کون سے ہیں؟ اس کی اقدار یں کیا ہیں؟ اور ان کو درس سے کس طرح حاصل کیا جاسکتا ہے؟ اس مضمون کا طلباء کی زنگی سے کیا تعلق ہے؟ اور اس مضمون کا استعمال طلباء کس طرح کرسکتے ہیں؟ یہ بات سماجی مطالعہ کے لیے بھی لاگو ہوتی ہے اسی وجہ سے ہمیں سماجی مطالعہ کی اقداروں کو سمجھنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ سماجی مطالعہ میں اقداروں کی تعلیم کی اگر وضاحت کی جائے تو اس میں انسانیت، سیکولرازم، سوشلزم اور

جمہوریت کی اقداروں اور نظریات کو فروغ دینا شامل ہوتا ہے۔ جس سے طلباء و طالبات کے روایات کو ابھارنا اور عالمی نظام کی بنیادی اقدار وں کے حصول، ماحولیاتی استحکام کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینے کے لیے ضروری علم فراہم کرنا چاہیے۔ سماجی مطالعہ کی تعلیم کا مقصد طلباء میں اقداروں کو فروغ دینا ہے۔ جن اقداروں کو فروغ دینا ہے ان میں مشترکہ رویہ، علاقائی رویہ، ثقافتی رویہ وغیرہ شامل ہوتے ہیں جیسے:

- **نظم وضبط کی اقداریں**(Disciplinary values): یادداشت اور تخیل سماجی مطالعہ سے اتنی ہی تربیت یافتہ ہوتی ہیں جتنی کہ ادب اور جغرافیہ سے، سماجی مطالعہ کی تدریس سے طلباء و طالبات میں نظم وضبط کی اقداریں فروغ پاتی ہیں۔
- **ثقافتی اقداریں**(Cultural values): سماجی مطالعہ کی تدریس سے طلباء و طالبات کو تہذیب، انسانی ترقی، معاشرے کی تبدیلیاں سمجھنے اور ان سے سبق حاصل کرنے کے لیے تیار کرتا ہے۔ یہ ہمیں انسانی معاشرے میں ہونے والی تبدیلی کو سمجھنے کے قابل بناتا ہے۔ جو انسانی تاریخ، سماجی اقداروں، جغرافیہ اور اختراعات کی تبدیلیوں سے وجود میں آتے ہیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس کا مقصد اکثر نہ صرف تاریخ، جغرافیہ، شہریات اور معاشیات کے بارے میں معلومات فراہم کرنا ہوتا ہے بلکہ طلباء میں ہمدردی، تنوع کا احترام، تنقیدی سوچ اور ذمہ دار شہریت جیسی اقداروں کو بھی فروغ دینا ہوتا ہے۔
- **مختلف عقائد کا احترام**(Respect for Diversity): ہندوستان ایک ایسا ملک ہے جس میں ثقافتوں، مذاہب، زبانوں اور روایات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ سماجی مطالعہ کی تعلیم اس اختلاف کو قبول اور احترام کرنے کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔
- **شہری ذمہ داری**(Civic Responsibility): ہندوستان میں سماجی مطالعہ کی تدریس کا مقصد طلباء میں شہری ذمہ داری کا احساس پیدا کرنا ہوتا ہے۔ اس میں جمہوری عمل کو سمجھنا اور، قوانین کا احترام کرنا، اور معاشرے میں مثبت کردار ادا کرنا شامل رہتا ہے۔
- **ہمدردی اور سماجی انصاف**(Empathy and Social Justice): سماجی مطالعہ کی تدریس سے دوسروں کے تئیں ہمدردی اور سماجی انصاف کے مسائل کی تفہیم کو فروغ دینا ہے۔ طلباء کو معاشرے میں عدم مساوات سے نمٹنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔
- **ماحولیاتی شعور**(Environmental Consciousness): ہندوستان کے ماحولیاتی تنوع اور ماحولیاتی مسائل کے پیش نظر، سماجی مطالعہ کی تدریس اکثر ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی کی اقداروں پر زور دیتی ہے۔
- **اخلاقی رویہ**(Ethical Behaviour): ہندوستان میں سماجی مطالعہ کی تدریس اکثر ذاتی، سماجی اور پیشہ ورانہ زندگی میں اخلاقی رویے کی اہمیت پر زور دیتی ہے۔ طلباء کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے جس سے وہ ایک مضبوط اخلاقی ذہن تیار کر سکیں اور دوسروں کے ساتھ اپنی بات چیت میں اخلاقی اظہار کر سکیں۔

درج بالا اقداریں نہ صرف طلباء کی ذاتی ترقی کے لیے اہم ہیں بلکہ ہندوستان جیسے ایک مختلف زاویوں کے ملک اور متحرک معاشرے میں، حب الوطنی، ذمہ دار شہریوں کے طور پر ان کے کردار کے لیے بھی اہم ہیں، جو عام طور پر سماجی مطالعہ کی تدریس سے پروان چڑھتی ہیں۔

مذید جانکاری کے لیے دیکھیں https://www.youtube.com/watch?v=L70zQf5C6UU

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کی اقداریں کیا کیا ہیں ؟ تفصیل سے بیان کریں۔ ________________________________

8.3 خلاصہ (Summary)

- سماجی مطالعہ اسکول کے نصاب کا ایک لازمی حصہ ہے، جس میں تاریخ، جغرافیہ، علم سیاسیات، معاشیات، اور سماجیات جیسے مختلف مضامین شامل رہتے ہیں، سماجی تعلیم پر اس کے گہرے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے قومی تعلیمی پالیسی(1986)اور(2020)نے اپنی سفارشات پیش کی ہیں۔ جس سے سماجی مطالعہ ہماری آزادی، خود اعتمادی اور طلباء کی زندگی سے تعلق رکھتی ہوئی تمام زندگی کی مہارتوں پر روشنی ڈالتی ہے۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے قومی تدریسی خاکہ کی سفارشات اہم ہیں، جو اس اکائی میں وضاحت کے ساتھ بیان کی گئی ہیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس انسانی اقداروں کو فروغ دیتی ہے، ہماری آزادی، خود اعتمادی اور طلباء کی زندگی سے تعلق رکھتی ہوئی تمام زندگی کی مہارتوں پر روشنی ڈالتی ہے۔

8.4 فرہنگ(Glossary)

- نظم وضبط(Discipline): نظم وضبط:۔کسی کام کو صبر و تحمل کے ساتھ قاعدوں کو ذہن میں رکھ کر کرنا۔
- ثقافتی اقداریں(Cultural values):انسانی کلچر: جو تاریخ، سماجی تصورات، جغرافیہ اور اختراعات سے وجود میں آتے ہیں۔
- مختلف عقائد کا احترام(Respect for Diversity): تنوع میں اتحاد۔
- شہری ذمہ داری(Civic Responsibility): شہری قوانین کا احترام
- ہمدردی اور سماجی انصاف سماجی مطالعہ کی تدریس سے دوسروں کے تئیں ہمدردی اور سماجی انصاف کے مسائل کی تفہیم کو فروغ دینا ۔ طلباء کو معاشرے میں عدم مساوات کو پہچاننے اور ان سے نمٹنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔
- ماحولیاتی شعور(Environmental Consciousness):ماحولیاتی تحفظ اور پائیدار ترقی کی اقداریں۔

- NCERT-National Counsil for Educational Research and Training: ایک مرکزی ادارہ جو اسکولی تعلیم پر نظر ثانی کرتا ہے اور پالیسی تیار کرتا ہے۔
- NCF-2005- National Curriculum Frame work: قومی درسیاتی خاکہ:

8.5 اکتسابی نتائج (Learning Outcomess)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو چکے ہیں کہ

- قومی تعلیمی پالیسی 1986 کی سماجی مطالعہ کے لیے اہم سفارشات بیان کر سکتے ہیں۔
- قومی تعلیمی خاکہ 2005 کی سماجی مطالعہ کے کار عمل کے لیے اہم سفارشات بیان کر سکتے ہیں۔
- سماجی مطالعہ کی تعلیمی کی اقداریں واضح کر سکتے ہیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس کی اقداروں کو درس تدریس سے حاصل کر سکتے ہیں۔

8.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1۔ کس اصطلاح سے مراد سماجی مطالعہ میں مئوثر تدریس کے لیے ضروری مہارتوں اور قابلیتوں کی ضرورت ہے؟

(a) تدریسی مہارتیں (b) مواد کا علم (c) انکوائری پر مبنی تعلیم (d) تنقیدی سوچ

2۔ قومی درسیاتی خاکہ 2005 کے اندر تعلیمی معیارات کام کرتے ہیں؟

(a) نصاب کی ترقی کے لیے رہنما اصول (b) طالب علم کی کارکردگی کے معیارات

(c) اساتذہ کی مہارت کی توقعات (d) مذکورہ بالا تمام

3۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں اقداریں حاصل کرنے میں میں مدد کرتے ہیں؟

(a) ہدایاتی منصوبہ بندی کی رہنمائی کریں (b) طالب علم کی کامیابی کا اندازہ لگائیں

(c) نصاب کو سیکھنے کے نتائج سے ہم آہنگ کریں (d) مذکورہ بالا تمام

4۔ قومی درسیاتی خاکہ کے اندر کلی ترقی میں ترقی کے کس علاقہ (ڈومین) پر زور دیا جاتا ہے؟

(a) علمی (b) سماجی (c) جذباتی (d) مذکورہ بالا تمام

5۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے تعلیمی معیار ہیں؟

(a) اساتذہ کی کارکردگی (b) طالب علم کی کارکردگی (c) نصاب کی ترقی (d) مذکورہ بالا تمام

6۔ نصاب کی صف بندی اس بات کو یقینی بناتی ہے کہ تدریسی طرز عمل اور تشخیص ہیں؟

(a) تعلیمی معیارات کے مطابق (b) طالب علم کی ترجیحات کی بنیاد پر

(c) صرف منتظمین کے ذریعہ تیار کردہ (d) سیکھنے کے نتائج سے آزاد

7۔ قومی تعلیمی پالیسی رہنما خطوط فراہم کرتی ہے؟

(a) نصاب کی ترقی (b) تدریسی منصوبہ بندی (c) تشخیص کے طریقے (d) مذکورہ بالا تمام

8۔ کون سی اصطلاح مخصوص، قابل پیمائش مقاصد سے مراد ہے؟ جو اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ طالب علموں کو کیا جاننا چاہیے اور کیا کرنے کے قابل ہونا چاہیے؟

(a) بینچ مارکس (b) سیکھنے کے نتائج (c) تشخیص کا معیار (d) نصاب کی ترتیب

9۔ سماجی مطالعہ میں تدریسی مہارتوں کا بنیادی مقصد کیا ہے؟

(a) طالب علم کی کارکردگی کا اندازہ لگانا (b) مواد کے علم کو فروغ دینا

(c) طلباء کی تعلیم کو فروغ دینا d) مندرجہ بالا میں سے کوئی نہیں

10۔ قومی نصابی خاکہ کے اندر مجموعی ترقی ان تمام چیزوں پر زور دیتی ہے؟

(a) صرف علمی علاقے (b) صرف سماجی اور جذباتی علاقے

(c) ترقی کے تمام علاقے (d) مندرجہ بالا میں سے کوئی نہیں

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں مئوثر تدریس کے لیے کون سی ضروری مہارتیں درکار ہیں؟ نشاندہی کیجیے؟

2۔ تفتیش و تحقیق پر مبنی سماجی مطالعہ کی تدریس کس طرح طالب علم کی ترقی کرتی ہے؟

3۔ طالب علم کو سماجی مطالعہ کی تدریس کے تصورات کی تفہیم میں سہولت فراہم کرنے میں تنقیدی سوچ کے کردار کی وضاحت کریں؟

4۔ طلباء تک سماجی مطالعہ کی تدریس سے سائنسی رجحانات قائم کرنے میں مواصلاتی مہارتوں کی اہمیت کی وضاحت کریں؟

5۔ تدریسی مہارتیں سماجی مطالعہ کی تدریس میں مواد کے علم کے ساتھ کس طرح ایک دوسرے کو جوڑتی ہیں؟

6۔ قومی نصابی خاکہ کے فریم ورک کے اندر تعلیمی اقداریں کیا کیا ہیں؟

7۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کی تعلیم میں اقداروں کی ترقی کی رہنمائی کیسے کرتے ہیں؟

8۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کی سفارشات کے ساتھ تدریسی طریقوں کو ہم آہنگ کرنے کے عمل کی وضاحت کریں؟

9۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے خلاف طالب علم کی کارکردگی کا جائزہ لینے میں تشخیصی معیار کیا کردار ادا کرتا ہے؟

10۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے تعلیمی معیارات کس طرح قومی نسابی فریم ورک کے اندر طلباء میں مجموعی ترقی کی حمایت کرتے ہیں؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کی تعلیم میں مواد کے علم اور تدریسی مہارتوں کے درمیان تعلق کی وضاحت کریں؟

2۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کی تعلیم میں طلباء کی شمولیت کو فروغ دینے میں استفسار پر مبنی اکتساب کا کیا کردار ہے؟

3۔ وضاحت کریں کہ سماجی مطالعہ کی تدریس میں نصاب کی ترقی اور تشخیصات کو متاثر کرتے ہیں؟

4۔ طالب علم کی تعلیم کے لیے سماجی مطالعہ کی تدریس کے ساتھ تدریسی طریقوں کو ہم آہنگ کرنے کی اہمیت پر تبادلہ خیال کریں؟

5۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کس طرح قومی نسابی خاکہ کے مطابق طلباء میں مجموعی ترقی کی حمایت کرتے ہیں؟

معروضی سوالات کے جوابات

1-a	2-d	3-d	4-d	5-b
6-a	7-d	8-b	9-c	10-c

8.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Resources)

1۔ Ansari, T. A. (2016).Guidance and Counselling in Teaching and Learning: Vol. I, 2016th, ISBN-93-81029-92-X, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.

2۔ Ansari, T. A. (2018). "Taleem me maloomati w tarsili technology ka istemal": Vol. I, 2018th, ISBN-978-93-85295-87-4, Published by Noor Publication, New Delhi. India.

3۔ Ansari, T. A. (2019). Uses of ICT in Teaching learning and Education: Vol. I, 2019th, ISBN-93-87635-74-0, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.

4۔ Ansari, T. A.,Patel.M.,Zaidi. Z.I., (2019). "ICT Based Teaching and learning": Vol.-6, Edition-2018th, ISBN-978-93-80322-12-4, Published by Directorate of Translation and Publication, MANUU, Hyderabad. TS India.

5۔ Cyber Safety: Gov. of India https://cybercrime.gov.in/UploadMedia/CyberS afetyEng.pdf

6۔ *Das, Jatindra Kumar (2021). Law of Copyright. PHI Learning Pvt. Ltd. ISBN 978-81-948002-1-7.*

7۔ Hilgard, E.R. and Bower, G.H. Theories of Learning. New Delhi: Prentice Hall of India.

8۔ https://www.tamiu.edu/distance/students/netiquette.shtml#:~:text=What%20Is%20Netiquette%3F,%2C%20Kernek%20%26%20Lozada%202010).

9- https://www.utep.edu/extendeduniversity/utepconnect/blog/october-2017/10-rules-of-netiquette-for-students.html#:~:text=Don't%20give%20out%20another,Follow%20the%20rules.

اکائی 9۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں مختلف طرز رسائیاں، طریقہ تدریس، حکمت عملیاں اور تکنیکوں کے معنی، ضرورت اور اہمیت

(Meaning, Need and Significance of Various Approaches, Methods, Strategies and Techniques of Teaching Social Studies)*

اکائی کے اجزاء

9.0 تمہید (Introduction)

9.1 مقاصد (Objectives)

9.2 سماجی مطالعہ تدریس کی مختلف طرز رسائیاں، طریقہ تدریس، حکمت عملیاں اور تکنیکوں کے معنی، ضرورت اور اہمیت

(Concept, Need and Significance of various Approaches, Methods, and Strategies and Techniques of Teaching Social Studies.)

9.2.1 سماجی مطالعہ کی تدریس کی مختلف **طرز رسائیاں:** تصور، ضرورت اور اہمیت

(Various Approaches of Teaching Social Studies: Concept, Need and Significance)

9.2.2 سماجی مطالعہ کی تدریس کے مختلف طریقہ تدریس کے تصورات، ضرورت اور اہمیت

(Concepts, Need and Significance of various Methods of Teaching Social Studies)

9.2.3 سماجی مطالعہ تدریس کی مختلف حکمت عملیوں کے تصورات، ضرورت اور اہمیت

(Concepts, Need and Significance of various Strategies of Teaching Social Studies)

9.2.4 سماجی مطالعہ تدریس کی مختلف تکنیکوں کے تصورات، ضرورت اور اہمیت

(Concepts, Need and Significance of various Techniques of Teaching Social Studies)

9.3 خلاصہ (Summary)

9.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

9.5 فرہنگ (Glossary)

* Dr. Mohd. Talib Ather Ansari, Associate Professor, MANUU CTE, Bidar

9.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

9.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Resources)

9.0 تمہید (Introduction)

سماجی مطالعہ ہماری معاشرتی زندگی کو بہتر بنانے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ سماجی مطالعہ کے تمام مضامین سے واقفیت کی بنا پر ہمیں معاشرے کی اقداروں، روایات، سماجی تقریبوں، سماجی ہم آہنگی اور سماج میں یکجہتی کو سمجھنے اور ان کے عوامل پر قدم در قدم چلنے کا علم حاصل ہوتا ہے۔ سماجی مطالعہ انسانی معاشرے اور انسانی تعلقات کا مخصوص مطالعہ ہے۔ سماجی مطالعہ کے مضامین میں ہمیشہ وہ مواد مضمون شامل رہتا ہے جس سے سماجی و معاشی علم، سماجی زندگی کی تکنیکیں، مہارتیں، تجربہ اور بصیرت حاصل ہوتی ہیں۔ ایک قوم کی معاشرتی ترقی و تعمیر کے لیے ثانوی سطح پر تعلیم میں سماجی مطالعہ کی تدریس کو شامل کرنا ایک ضروری عمل ہے۔ سماجی مطالعہ کی تدریس ایک مخصوص معیاری زندگی کی نمائندگی کرتی ہے جسے عوام اور حکومت نے اچھی طرح سے منظم کیا ہوا ہوتا ہے۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے مقاصد کے حصول کے لیے سماجی مطالعہ کی صحیح اور معنوی تدریس بہت اہمیت رکھتی ہے، جس کے لیے ہمیں سماجی مطالعہ کے مختلف مضامین کے مواد کو مختلف تدریسی نقطہ نظر، مختلف طریقوں، حکمت عملیوں اور تکنیکوں سے آراستہ کرنا اور ان کا استعمال کرنا لازمی ہو جاتا ہے۔ ایک سماجی مطالعہ کے معلم کو سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے سماجی مطالعہ کی تدریس کی مختلف طرز رسائیوں، مختلف طریقوں، حکمت عملیوں اور تکنیکوں کا استعمال درجہ میں طلباء کے ساتھ کرنا اور سمجھنا لازمی ہوتا ہے۔ اس اکائی میں ہم انہیں سماجی مطالعہ کی تدریس کے مختلف طرز رسائیوں، مختلف طریقوں، حکمت عملیوں اور تکنیکوں کا تدریس میں استعمال سمجھیں گے۔

9.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- سماجی مطالعہ تدریس کی مختلف طرز رسائیاں سمجھ سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس کے مختلف تدریسی طریقوں سے واقف ہو سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس کی مختلف حکمت عملیوں سے واقف ہو سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس ی مختلف تدریسی تکنیکوں کا استعمال سمجھ سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس کے تدریسی مواد کو مختلف طریقوں، تکنیکوں سے آراستہ کر سکیں۔

9.2 سماجی مطالعہ تدریس کی مختلف طرز رسائیاں، طریقہ تدریس، حکمت عملیاں اور تکنیکوں کے معنی، ضرورت واہمیت

(Meaning, Need and Significance of various Approaches, Methods, Strategies and Techniques of Teaching Social Studies)

سماجی مطالعہ کے اساتذہ اکثر سماجی مطالعہ کی تدریس میں تدریسی طرز رسائی، تدریسی طریقہ، تدریسی حکمت عملیوں اور تکنیکوں جیسی اصطلاحات میں فرق نہیں کر پاتے ہیں، جس سے تدریس میں استعمال ہونے والے عوامل اور کارکردگیوں کا استعمال صحیح نہیں ہو پاتا ۔سماجی مطالعہ کی تدریس ایک مشکل عمل ہے جس میں مضامین کے کئی پہلو اور اقسام شامل رہتے ہیں، جس میں تدریسی طرز رسائیاں، حکمت عملی، طریقہ تدریس اور تکنیکیں تدریس کے مواد کو منظم کرنے کے بنیادی اور اہم جزو ہوتے ہیں۔یہ تمام اجزاء سماجی مطالعہ کی تدریس اور سیکھنے کے عمل کی رہنمائی کے لیے ایک راہ راست کے طور پر کام کرتے ہیں، ہر ایک کی اپنی منفرد خصوصیات ہوتی ہے، اور یہ تمام ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی قائم کرتے ہوئے تدریسی عمل کو آگے بڑھاتے ہیں۔

9.2.1 سماجی مطالعہ کی تدریس کی مختلف طرز رسائیاں: تصور، ضرورت اور اہمیت

(Various Approaches of Teaching Social Studies: Concept, Need and Significance)

- **سماجی مطالعہ کی تدریس کی مختلف طرز رسائیاں**

(Meaning of various Teaching Approaches of Social Studies)

سماجی مطالعہ تدریس کی مختلف تدریسی طرز رسائیاں عام طور پر طلباء کے اکتسابی عمل کی نوعیت کے بارے میں سماجی مطالعہ کی تدریس کے اصولوں، قواعد، عقائد یا نظریات کا ایک مجموعہ ہوتی ہیں، جو کہ تدریسی عمل کو مثبت طریقہ سے قابو میں رکھتی ہیں، تدریسی طرز رسائیوں کا استعمال سماجی مطالعہ کے درس و تدریس کے عمل میں کیا جاتا ہے جس سے مواد مضمون کو سمجھنا اور مقاصد کا حصول آسان ہو جاتا ہے۔ تدریسی طرز رسائی تدریس کا ایک اہم پہلو ہوتی ہیں جس سے ہم سماجی مطالعہ کے درس و تدریس کے اہم مقاصد کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں ، تدریسی طرز رسائیاں تدریس کے ہدایتی عوامل کو عملی فلسفہ اور نفسیاتی زاویوں اور تکنیکوں سے آراستہ کر عملی عوامل فراہم کرتی ہیں۔ تدریسی طریقہ، تکنیکیں اور حکمت عملیاں، تعلیمی طرز رسائیوں کے صرف حصے ہوتے ہیں اور درس و تدریس کے ساتھ ساتھ اساتذہ کو ایک راہ فراہم کرتے ہیں۔ تدریسی طرز رسائیاں تدریس کو ایک مجموعی حکمت عملی فراہم کرتی ہیں، یہ تدریس کو ایک سمت بھی فراہم کرتی ہیں، اور تدریسی عمل کے پورے علاقے میں ایک ہدف اور توقعات کا تعین کرتی ہیں۔اس کے ساتھ ہی تدریسی طرز رسائیاں طلباء کے اکتسابی عمل کو ممکن بنانے کے لیے خصوصی یا عمومی اصول طے کرتی ہیں، اور ان اصولوں تک رسائی بھی فراہم کرتی ہیں جیسا کہ درج ذیل کی تصویر سے واضح ہو جاتا ہے:

Teaching Approaches, Teaching Methods, Teaching Strategies and teaching Techniques

تدریسی طرز رسائیاں، طریقہ تدریس، تدریسی حکمت عملیاں اور تدریسی تکنیکیں

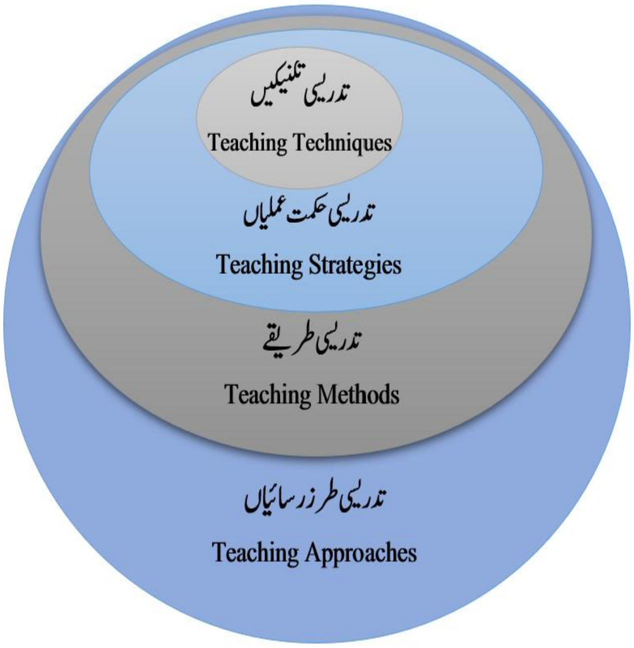

- **سماجی مطالعہ کی مختلف تدریسی طرز رسائیاں (Different Teaching Approaches)**

سماجی مطالعہ کی تدریس میں مواد کی نوعیت کے اعتبار سے مختلف نوعیت کی طرز رسائیوں کا استعمال کیا جاتا ہے جس میں درج ذیل کچھ واضح کی جارہی ہیں:

i. **اساتذہ مرکوز طرز رسائی(Teacher-centred Approaches):** اساتذہ مرکوز طرز رسائی جہاں استاد معلومات کا بنیادی ذریعہ ہوتا ہے اور سبق کی رہنمائی کرتا ہے، طلباء اس کی بات پر عمل کرتے ہیں جس میں عام طور پر درج ذیل طریقہ تدریس کی شمولیت رہتی ہے: خطبہ یا بیانیہ کا طریقہ، لیکچر / مظاہراتی طریقہ، ماخذاتی طریقہ، نگرانی مطالعہ وغیرہ

ii. **طلباء مرکوز طرز رسائی(Teacher Centred Approaches):** طلباء مرکوز طرز رسائیاں جہاں پر اساتذہ سیکھنے کا ماحول بناتے ہیں مگر طلباء خود تجربہ کرکے سیکھتے اور علم حاصل کرتے ہیں ایسی تدریسی ماحول کی طرز رسائیاں طلباء مرکوز کہلاتی ہیں، جس میں عام طور پر شامل رہتے ہیں: پراجیکٹ طریقہ، مسئلہ کا حل، بحث ومباحثہ، استقرائی واستخراجی طریقہ، مشاہدہ کا طریقہ، تعمیری طرز رسائی وغیرہ۔

iii. **مواد مضمون پر مبنی طرز رسائی(Content Based Teaching Approaches):** ایسی طرز رسائیاں جہاں مواد مضمون کو اولین ترجیح دی جاتی ہے مواد مضمون ہی مرکز میں شامل رہتا ہے اور مواد مضمون کا تجزیہ کر، مواد مضمون سے ہی اقدار، تصوارت اصول حقائق وغیرہ اخذ کیے جاتے ہیں، مواد مضمون پر مبنی طرز رسائیاں کہلاتی ہیں۔

iv. **تفتیش یا تحقیق پر مبنی طرز رسائیاں(Inquiry-based learning):** سماجی مطالعہ کی اس طرز رسائی میں طلباء کے گروپ کسی موضوع کا گہرائی سے مطالعہ کرتے ہیں اور کسی مسئلہ کی حد تک پہنچنے کے لیے تحقیق یا تفتیش کرتے ہیں۔

v. **کھیل پر مبنی طرز رسائی(Game-based learning):** ایک ایسی طرز رسائی جہاں طلباء کھیل ہی کھیل میں اکتسابی عمل حاصل کرتے ہیں۔

vi. **انفرادی اکتساب کی طرز رسائی(Personalized learning):** ذاتی نوعیت سے سیکھنے کی طرز رسائی ایک تعلیمی عمل ہے، جو ہر طالب علم کی منفرد صلاحیتوں، لیاقتوں، ضروریات، دلچسپیوں اور سیکھنے کے انداز کے لیے طلباء کو اکتسابی عمل کرنے کی تلقین دیتا ہے، جس سے طلباء اپنی مرضی کے مطابق اکتسابی عوامل کرتے اور اپنے انفرادی تجربات سے سیکھتے ہیں۔

vii. **مسئلہ پر مبنی سیکھنے کی طرز رسائی(Problem-based learning):** ایک ایسی طرز رسائی جہاں طلباء حقیقی دنیا کے مسائل کو حل کے ذریعے سیکھتے ہیں۔

viii. **بلینڈڈ اکتساب کی طرز رسائی(Blended Learning Approach):** ایک ایسا طریقہ جو آن لائن انٹرنیٹ اور کمپیوٹر کے ساتھ روایتی تعلیم کی بھی شمولیت کو یقینی بناتا ہے، **بلینڈڈ اکتساب کی طرز رسائی** کے نام سے جانا جاتا ہے۔

- **تدریسی طرز رسائیوں کی اہمیت وافادیت (Significance of various Teaching Approaches)**

i. سماجی مطالعہ تدریس کی طرز رسائیاں درس و تدریس میں طلباء کی مشغولیت قائم رکھتی ہیں۔

ii. سماجی مطالعہ تدریس میں اساتذہ طلباء کی توجہ اپنی طرف مبذول کرنے، ان کی دلچسپی برقرار رکھنے، تقویت فراہم کرنے اور بروقت بازرسائی فراہم کرنے کے لیے تدریس کی مختلف طرز رسائیوں اور تدریسی طریقوں کا استعمال کرسکتے ہیں۔

iii. طلباء کی دلچسپی اور ذہنی صلاحیتوں کے مطابق اساتذہ اپنی تدریس کو مقصود طریقہ سے قائم رکھ سکتے ہیں۔

iv. سماجی مطالعہ تدریس کی طرز رسائیوں کے استعمال سے اساتذہ اپنے طالب علموں کی ضروریات، مواد اور درجہ میں متحرک کرنے کے لیے مختلف تکنیکوں، طریقوں، حربوں اور تدریسی گروں کا استعمال کرسکتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)
سماجی مطالعہ کی تدریس کی مختلف طرز رسائیوں کی وضاحت پیش کریں؟

9.2.2 سماجی مطالعہ کی تدریس کے طریقہ تدریس کے معنی، ضرورت اور اہمیت

(Meaning, Need and Significance of various Methods)

سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے تدریسی طریقہ ایک ایسا منظم، سلسلہ وار، ترتیب شدہ اور منصوبہ بند عمل ہے جو کہ مواد مضمون سے منصوب ہوتا ہے اور جس کا مقصد طلباء کے اکتسابی عمل کو آسان، دلچسپ اور معتبر اکتسابی سہولت فراہم کرنا اور علم میں اضافہ کرنا ہوتا

ہے۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے تدریسی طریقہ، تدریس کے کچھ اصولوں کے مطابق طے کیا جاتا ہے، جو کہ عام طور پر سماجی، تکنیکی ،نفسیاتی نوعیت کے ہوتے ہیں، یعنی، تدریسی طریقہ بنیادی طور پر طلباء کی صلاحیتوں، ضروریات اور دلچسپیوں پر غور فکر کرتا ہے اور انہیں پر مبنی ہوتا ہے۔ طریقہ تدریس عام طور پر تعلیم کے کچھ مخصوص مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ سماجی مطالعہ کے تدریسی طریقہ کا مقصد تدریس اور اکتساب میں اضافہ کرنا ہے، اس طرح استاد اور طالب علم دونوں کے وقت، محنت اور کوششوں اور کاوشوں یہاں تک کہ پیسے اور توانائی کی بھی بچت ہوتی ہے۔ طریقہ تدریس کسی بھی درجہ میں مواد، سبق یا سرگرمی کو شروع کرنے میں اساتذہ اور طلباء کو ہدایت اور رہنمائی فراہم کرتا ہے۔ **سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن** نے تدریس کے مناسب طریقوں کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ **"ہر استاد اور تجربہ کار ماہر تعلیم جانتا ہے کہ بہترین اور مکمل نصاب بھی اس وقت تک مردہ رہتا ہے جب تک کہ صحیح تدریسی طریقوں اور صحیح قسم کی زندگی سے تعلق رکھتی ہوئی مثالوں سے مواد کو آراستہ نہ کیا جائے"**۔ اساتذہ بعض اوقات غیر تسلی بخش اور غیر تصوراتی نصاب کو بھی طریقہ تدریس کے صحیح انتخاب سے دلچسپ بنا لیتے ہیں۔ سماجی مطالعہ کے لیے اچھے تدریسی طریقوں میں ایسے نظریات شامل ہوتے ہیں جو طلباء کی تنقیدی سوچ، سماجی، ثقافتی بیداری، اور متحرک سیکھنے کے عمل کو فروغ دیتے ہیں۔ سماجی مطالعہ کی دی گئیں درج ذیل خصوصیات ایک اچھے طریقہ تدریس کی مکمل نشاندہی کرتی ہیں۔

- **سماجی مطالعہ کی تدریس کے مختلف طریقہ تدریس** (Different Methods of Teaching Social Studies)

درج ذیل تصویر میں ہم چند سماجی مطالعہ کے طریقہ تدریس پیش کر رہے ہیں جن کی وضاحت آگے کی جائے گی

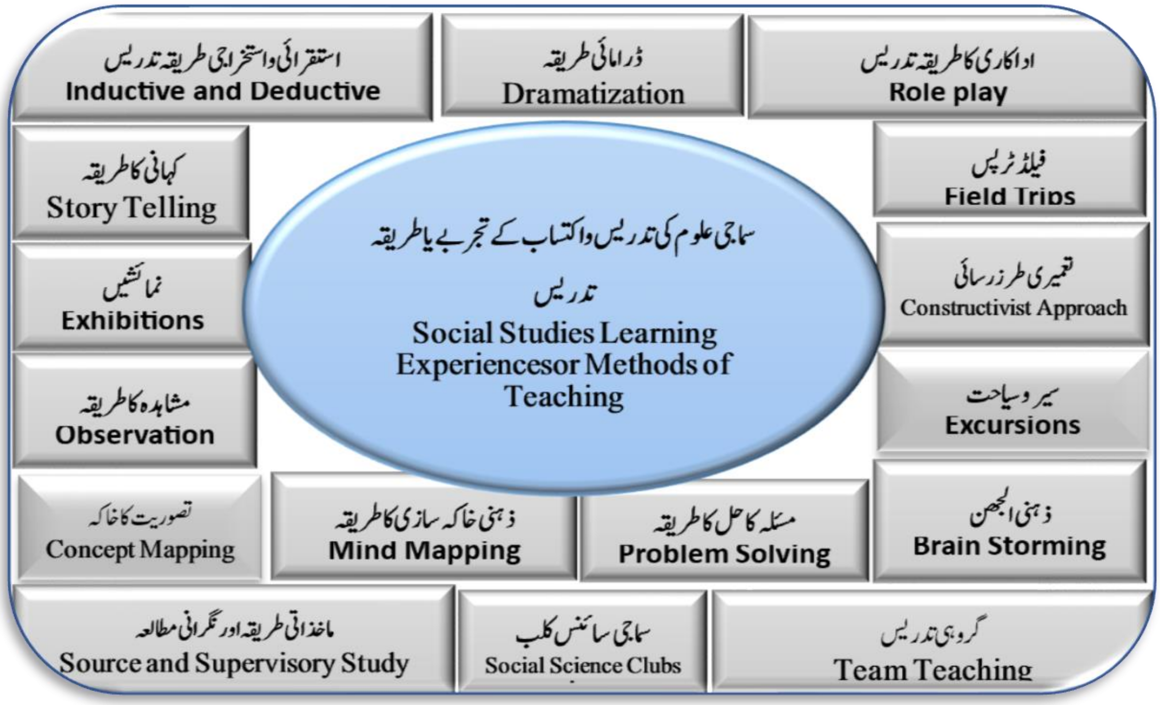

- **سماجی مطالعہ کے طریقہ تدریس کی اہمیت وافادیت (Significance of various Teaching Methods)**

i. **پر کشش اور طلباء کی مشغولیت پر مبنی(Interactive and Engaging):** سماجی مطالعہ کے طریقہ تدریس پر کشش اور طلباء کی مشغولیت پر مبنی ہوتے ہیں اور طلباء کی شراکت کو یقینی بناتے ہیں، جس سے طلباء آپسی مذاکرات، بحث ومباحثہ اور اکتسابی نظریات وتجربات حاصل کرنے کی حوصلہ افزائی حاصل کرتے ہیں۔

ii. **طلباء مرکوز تعلیم(Student-Centred Learning):** سماجی مطالعہ کا ایک معنوی طریقہ تدریس مواد کے نقطہ نظر کو طلباء کی دلچسپیوں، صلاحیتوں، ضرورتوں، پس منظر اور سیکھنے کے انداز کے مطابق ڈھالتا ہے، طالب علموں کو تحقیق کرنے، سوالات پوچھنے اور حقیقی دنیا کے مسائل اور کمیونٹی کے خدشات سے متعلق پروجیکٹس کو کرنے کے لیے متحرک کرتا ہے۔

iii. **تنقیدی سوچ، تجربہ، نظریات اور تجزیہ قائم کرتا ہے(Critical Thinking and Analysis):** سماجی مطالعہ کا ایک اچھا طریقہ تدریس عام طور پر مضامین کے بنیادی اور ثانوی ذرائع کے تجزیات کو فروغ دیتا ہے، جیسے تاریخی دستاویزات، نقشے، اور کیس اسٹڈیز وغیرہ، اس کے ساتھ ہی طلباء کو مختلف نقطہ نظر کا جائزہ لینے، تعصب کو سمجھنے اور ثبوت پر مبنی نتائج اخذ کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

iv. **ٹیکنالوجی کا انضمام(Integration of Technology):** ایک اچھے طریقہ تدریس میں معلم ڈیجیٹل وسائل کا استعمال کرتا ہے جیسے ورچوئل ٹولز، انٹرایکٹو نقشے، آن لائن ڈیٹا بیس، اور ملٹی میڈیا پریزنٹیشنز۔ ڈیجیٹل خواندگی کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، طالب علموں کو ذمہ داری سے تحقیق کرنے اور معتبر ذرائع کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔

v. **جامع اور بین الضابطہ طرز رسائی(Interdisciplinary Approach):** ایک اچھا طریقہ تدریس مواد کے مختلف عنوانات کو آپسی مطابقت قائم کرنے کے لیے سماجی مطالعہ کو ادب، سائنس، آرٹ، زبان اور موجودہ واقعات سے جوڑتا ہے۔ طالب علموں کو یہ دیکھنے سمجھنے میں مدد کرتا ہے کہ سماجی، معاشی اور سیاسی عوامل آپس میں کس طرح جڑے ہوئے ہیں۔

ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ تدریس کا کوئی ایک طریقہ بہترین نہیں ہو سکتا، بلکہ درجہ میں مواد کی نوعیت کے اعتبار سے اس طریقہ تدریس کو چنتے ہیں، جو کہ تدریسی حکمت عملیوں اور تکنیکوں سے تعلق رکھتے ہوئے ہوتے ہیں اور یہ دونوں مل کر ہی کوئی طریقہ تدریس بناتے ہیں۔ سماجی مطالعہ کے طریقہ تدریس عام طور پر سماجی مطالعہ کو متعلقہ، متحرک اور اثرانگیز بنانے میں مدد کرتے ہیں، جو طلباء کو پیچیدہ سماجی مسائل کا تجزیہ کرنے اور سمجھنے کی مہارتوں سے وابستہ کرتے ہیں۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں https://www.youtube.com/watch?v=J4zbt2xr-p0

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)
1۔ سماجی مطالعہ کے اساتذہ مرکوز اور طلباء مرکوز طریقہ تدریس کے درمیان فرق واضح کریں؟ ______

9.2.3 سماجی مطالعہ تدریس کی مختلف حکمت عملیوں کے معنی، ضرورت اور اہمیت

(Meaning, Need and Significance of various Strategies of Teaching Social Studies)

سماجی مطالعہ کی درس و تدریس ایک پیچیدہ عمل ہے جس میں طلباء، اساتذہ، تدریسی مواد، مناسب تدریسی حکمت عملیاں، طریقہ تدریس، اور سیکھنے کا ایک سازگار ماحول شامل رہتا ہے جو طلباء کو بامعنی اکتساب کی طرف مائل کرتا ہے۔ تدریس کو زیادہ مئوثر بنانے اور اکتسابی عمل کو زیادہ دیرپا بنانے کے لیے، اساتذہ مختلف تدریسی حکمت عملیوں کا استعمال کرتے ہیں، جو کہ مخصوص اقدامات، اعمال، طرز عمل، یا اظہارات و خیالات پر مبنی ہوتی ہیں۔ آکسفورڈ ڈکشنری کے مطابق، تدریسی حکمت عملی (Strategies) کا مطلب ہے "ایک ایسا منصوبہ جس کا مقصد کسی خاص ہدف کو حاصل کرنا ہو۔" درس و تدریس کے سلسلے میں، یہ وہ منصوبے ہیں جو اساتذہ اپنے مقاصد کے مطابق اپنے ہدف کے حصول کے لیے اپناتے ہیں۔ سماجی مطالعہ کی تدریسی حکمت عملی عام طور پر تدریس کے منصوبے، ذرائع، وضع، قطع، تدریس ماحول، طریقہ تدریس، تدریسی اشیاء کے استعمال اور خاص طور پر اساتذہ کی طرف سے شامل اور استعمال کیے جانے والے طریقے حربے اور منصوبے ہوتے ہیں، جو طلباء کی دلچسپی، رہنمائی اور انکی راہ ہموار کرنے کے لیے مقرر کردہ تدریسی مقاصد کے حصول کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ آسان الفاظ میں، تدریسی حکمت عملی وہ ماحول ہے جو اساتذہ اپنے تدریسی کاموں کو انجام دینے میں استعمال کرتے ہیں۔

- **سماجی مطالعہ کی تدریسی حکمت عملیوں کی اقسام (Types of Teaching Strategies)**

سماجی مطالعہ کی درس و تدریس میں عام طور پر درجہ کے نظم و نسق قائم رکھنے کے لیے مختلف قسم کی حکمت عملیوں کو استعمال کیا جاتا ہے اور انہیں حکمت عملیوں پر مبنی طریقہ تدریس قائم کیے جاتے ہیں درج ذیل تصویر سے ہم ان حکمت عملیوں کے اقسام کو بہ خوبی سمجھ سکتے ہیں جو کہ تین طریقہ کی ہوتی ہیں:

i. **آمرانہ درس و تدریس (Autocratic):** آمرانہ درس و تدریس کی سماجی مطالعہ کی حکمت عملی میں اساتذہ قیادت کرتے ہیں اور طلباء بغور سننے اور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، اساتذہ مرکوز آمرانہ درس و تدریس کی حکمت عملی میں درج ذیل طریقہ تدریس کی شمولیت رہتی ہے:-

آمرانہ درس و تدریس کے طریقہ کار (Autocratic)	
لیکچر، بیانیہ یا خطبہ کا طریقہ تدریس	(Lecture Method)
تفصیل، وضاحت کا طریقہ تدریس	(Description Method)
توضیح یا تشریح کا طریقہ تدریس	(Explanation Method)
کہانی کا طریقہ	(Narration Method)
نمائش کا طریقہ تدریس	(Exposition Method)
مثال پیش کرنے کا طریقہ	(Illustration Method)

(Review Method)	جائزہ لینے کا طریقہ
(Recapitulation Method)	خلاصہ بیان کرنے کا طریقہ

ii. **جمہوری نظریہ کی درس و تدریس(Democratic):** جمہوری نظریہ کی درس و تدریس کی سماجی مطالعہ کی حکمت عملی میں اساتذہ اور طلباء دونوں کی شمولیت رہتی ہے، اساتذہ اور طلباء دونوں کو برابر کے مواقع حاصل ہوتے ہیں اور طلباء مرکوز حکمت عملی میں طلباء و اساتذہ دونوں مل جل کر علم اور تجربات کو پروان چڑھاتے ہیں۔ جمہوری درس و تدریس کی حکمت عملی میں درج ذیل طریقہ تدریس کی شمولیت رہتی ہے:۔

جمہوری نظریہ کی حکمت عملی کے درس و تدریس کے طریقہ کار(Democratic)	
Discovery Method	دریافت، تلاش یا کھوج کرنے کا طریقہ تدریس
Demonstration Method	مظاہرہ کرنے کا طریقہ تدریس
Discussion Method	بحث کرنے کا طریقہ تدریس
Dramatization Method	ڈرامہ سازی کرنے کا طریقہ تدریس
Brainstorming Method	ذہن سازی کرنے کا طریقہ تدریس
Sensitivity Training Method	حواص خمصہ کی حساسیت کی تربیت کرنے کا طریقہ تدریس
Constructivism Method	تعمیراتی کرنے کا طریقہ تدریس
Problems-Solving Method	مسائل حل کرنے کرنے کا طریقہ تدریس
Inductive Method	استقرائی کرنے کا طریقہ تدریس
Deductive Method	استخراجی کرنے کا طریقہ تدریس

iii. **آزادانہ درس تدریس (Laissez-faire):** آزادانہ طریقہ کی سماجی مطالعہ کی حکمت عملی میں اساتذہ صرف درجہ میں اکتساب کا سازگار ماحول بناتے ہیں اور طلباء خود اپنے مسائل، دشواریوں وغیرہ کو حل کرکے سیکھتے ہیں، اساتذہ صرف طلباء کا مشاہدہ اور معائینہ کرتے ہوئے رپورٹ لکھتے رہتے ہیں اور بعد میں وضاحت کے ساتھ رپورٹ پیش کرتے ہیں۔ یہ حکمت عملی مکمل طور پر آزادانہ پیش رفت پر مبنی ہوتی ہے۔ اس حکمت عملی میں درج ذیل طریقہ تدریس کی شمولیت رہتی ہیں:۔

آزادانہ نظریہ کی حکمت عملی کے درس و تدریس کے طریقہ کار(Laissez-faire)	
Differentiated instruction	تفریق شدہ ہدایات پر مبنی

پروگرام لرننگ طریقہ	Programmed Instruction(Linear/Branching/Mathetics)
ٹیکنالوجی پر مبنی	Technology-based learning Methods
گروپ لرننگ پر مبنی طریقہ	Group learning Methods
انفرادی اکتسابی طریقہ	Individual learning Methods
انکوائری پر مبنی طریقہ...	Inquiry-based learning Methods
کائنسٹیٹک سیکھنا(خود کر کے سیکھنا)طریقہ	Kinaesthetic learning Methods
کھیل پر مبنی تعلیم کا طریقہ	Game-based learning. Methods
ملٹی میڈیا طریقہ تدریس	Multi-media Method
الیکٹرانک، انٹرنیت اور موبائل پر مبنی سیکھنے کے طریقہ	E-Learning, I-Learning and M.Learning
جگسا طریقہ	Jigsaw/Stations/Centers
انتخابی طریقہ	Choice Boards

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اکتسابی عمل، ایک نئی معلومات اور صلاحیتوں کے حصول کا عمل ہے لہٰذا ان سماجی مطالعہ کی تدریسی حکمت عملیوں کا انتخاب کیا جانا چاہیے جو طلباء کو نظریاتی اور عملی(تجرباتی) علم سے حاصل کی جانے والی معلومات کو سوچنے، سمجھنے اور یاد رکھنے میں مدد فراہم کریں، جو کہ اساتذہ کے اکتسابی نتائج سے براہ راست ہم آہنگ ہوں اور جو تعلیم و تربیت کے مقاصد پر مبنی ہوں۔

- **سماجی مطالعہ کی تدریسی حکمت عملیوں کی خصوصیات (Characteristics of Teaching Strategies)**

i. سماجی مطالعہ کی تدریسی حکمت عملی کا مقصد ایک عمومی منصوبہ، طریقہ کار، یا تدریس کے کام کو انجام دینے کے ذرائع فراہم کرنا ہیں۔

ii. تدریس کی حکمت عملی تعلیمی مقاصد کے حصول میں مدد کرتی ہے، یہ تعلیمی اہداف تک پہنچنے کے مئوثر مقصد کو پورا کرتی ہیں۔

iii. سماجی مطالعہ کی تدریسی حکمت عملی کا تعلق ہمیشہ تدریسی سیکھنے کے مقاصد اور طلباء کے اکتسابی عمل سے ہوتا ہے۔

iv. سماجی مطالعہ کی تدریسی حکمت عملی نئی اور متحرک نوعیت کی ہوتی ہے جو کہ عام لیکچر یا بیان سے لے کر بہت ہی زیادہ انٹرایکٹو بحث، ذہنی خاکہ سازی، ذہنی کشمکش اور کردار سازی کرنے تک متاثر کرتی ہیں۔

v. سماجی مطالعہ کی حکمت عملی درجہ میں طلباء کے گروپ سے لے کر انفرادی تک ہوتی ہیں، اور براہ راست تدریسی عمل سے بالواسطہ؛ خود ساختہ، انٹرایکٹو مواد سے خود ہدایت؛ اور استاد کی توجہ طالب علم پر مرکوز کرنے کے عمل تک کارآمد ہوتی ہیں۔

آخر میں سماجی مطالعہ کی تدریسی حکمت عملیاں سماجی مطالعہ کے مواد کو درس و تدریس سے طلباء تک منتقل کرنے کا ذریعہ بنتی ہیں، تدریسی حکمت عملیاں اساتذہ کو یہ فیصلہ کرنے میں مدد کرتی ہیں کہ طلباء کو کس طرح مشغول رکھا جائے؟ اکتسابی عمل کو کس طرح مؤثر طریقہ سے شروع کیا جائے؟ مواد مضمون کے تصور کو کیسے بیان کیا جائے؟ باز رسائی کس طرح حاصل کی جائے؟ سیکھنے کا ماحول خوشگوار بنانے اور سیکھنے کو بامعنی بنانے کے لیے کون سے تدریسی مواد کا انتخاب کیا جائے؟ اور مواد کو کس طرح پیش کیا جائے؟

- **سماجی مطالعہ کی تدریسی حکمت عملیوں کی اہمیت وافادیت (Importance of Teaching Strategies)**

سماجی مطالعہ کی تدریسی حکمت عملیاں درس و تدریس کے پہلے سے طے شدہ سماجی مطالعہ کے سیکھنے کے مقاصد کے مطابق تدریس کے ایک منظم اور منصوبہ بند طریقے سے طلباء کے طرز عمل میں مطلوبہ تبدیلیاں لانے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ تدریس اور سیکھنے کے عمل میں سماجی مطالعہ کی مختلف حکمت عملیوں کی مختلف خصوصیات اور اہمیت ہوتی ہیں جو درجہ ذیل ہیں:

i. سماجی مطالعہ کی تدریسی حکمت عملی سیکھنے کے لیے ساز گار اور خوشگوار ماحول کی تخلیق میں مدد کرتی ہیں۔
ii. سماجی مطالعہ کی نئی تدریسی حکمت عملیوں کے تجربات تدریس کو بہتر بناتے ہیں۔
iii. سماجی مطالعہ کے کم دلچسپ مواد کو ایک مثبت دلچسپ انداز میں بدل دیتی ہیں۔
iv. تدریسی حکمت عملیاں طلباء کی جمالیاتی، جسمانی، جذباتی، اور علمی ضروریات کو پورا کر کے سیکھنے کو مزید متعلقہ بناتی ہیں۔
v. سماجی مطالعہ کی تدریسی حکمت عملیاں باہمی تعاون اور مشترکہ فیصلہ سازی کرنے میں مدد کرتی ہیں۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں: https://www.youtube.com/watch?v=XIpWvS0r1HI

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)
1۔ سماجی مطالعہ کی مختلف حکمت عملیوں پر بحث کریں؟ ______________________

9.2.4 سماجی مطالعہ کی تدریس کی مختلف تکنیکوں کے معنی، ضرورت اور اہمیت

(Meaning, Need and Significance of various Techniques of Teaching Social Studies)

سماجی مطالعہ تعلیم کا ایک بنیادی مضمون ہے، جو طلباء کو ماضی کی معلومات، حال کو سمجھنے کے لیے ایک تصور، اور مستقبل کی تیاری کے لیے ایک راہ فراہم کرتا ہے۔ بطور معلم، ہمارا مقصد سماجی مطالعہ کو زندہ رکھنا، طلباء کے تجسس کو تقویت دینا اور طلباء کو عصری معلومات سے باخبر رکھنا ہوتا ہے، سماجی مطالعہ کے درس و تدریس سے طلباء کو زندگی کی مہارتوں میں مشغول رکھنا، معاشرہ میں ہمدردی قائم رکھنا، ایک اچھا شہری بننے میں طلباء کی مدد کرنا شامل رہتا ہے۔ تدریسی تکنیکوں کے لیے عام طور پر عملی موضوع کو متحرک، جدیدیت اور تبدیلی آمیز بنانے میں مدد کرنا ہوتا ہے، تدریسی تکنیکوں کا کام سماجی مطالعہ کی تدریس میں طالب علموں کے ساتھ علم و ہنر کو فروغ دینا ہے جس سے انہیں مدمقابل زندگی کی دشواریوں کے لیے تیار کیا جا سکے۔ سماجی مطالعہ میں تدریسی تکنیک سے مراد مختلف تدریسی طریقوں، حکمت عملیوں طرز

رسائیوں اور طریقوں کو اساتذہ اپنی نجی صلاحیتوں کا استعمال کرتے ہوئے درس و تدریس کے عمل کو آسان، دلچسپ بنانا ہے، اساتذہ تدریسی تکنیکوں کو ذاتی طور پر کلاس روم کی ہدایات میں استعمال کرتے ہیں تاکہ طلباء کو انسانی حقوق، معاشروں، ثقافتوں، تاریخ، معاشیات، جغرافیہ، سیاست، اور سماجی سائنس کے دیگر مضامین کے بارے میں سیکھنے و سمجھنے میں سہولت فراہم کی جاسکے۔ ان تکنیکوں کا مقصد طلباء کی تنقیدی سوچ میں فروغ کرنا، سماجی مسائل کو حل کرنے کی سمجھ کو فروغ دینا، اور انہیں ایک باخبر، اور ایک رہنما شہری بننے کی ترغیب دینا ہوتا ہے۔ آسان الفاظ میں تدریسی تکنیک ایک استاد کی ذاتی مہارتیں ہیں جو کہ تدریس کے طریقوں کو مختلف تدریسی تکنیکوں کے ساتھ شامل کر استعمال ہوتی ہیں۔

- **سماجی مطالعہ میں مئوثر تدریسی تکنیک کی خصوصیات** (Characteristics of Teaching Techniques)

i. **طلباء مرکوز(Child Cantered):** سماجی مطالعہ کی جدید تدریسی تکنیکیں طلباء مرکوز ہوتی ہیں اور طلباء کی ضروریات، دلچسپیوں اور صلاحیتوں پر توجہ مرکوز کرتی ہیں۔ مؤثر سماجی مطالعہ کی تدریس میں طلباء کو حرکیاتی طور پر سیکھنے میں مشغول رکھتی ہیں۔

ii. **انٹرایکٹو اور پرکشش(Interactive and engaging):** سماجی مطالعہ کی جدید تدریسی تکنیکیں طلباء کو درس و تدریس میں شرکت، تعاون، اور تنقیدی سوچ کی حوصلہ افزائی کرتی ہیں۔

iii. **تعلق اور ربطگی قائم کرتی ہیں(Contextual and relevant) : درس و تدریس کی تکنیکیں** سماجی مطالعہ کی درس و تدریس کو حقیقی دنیا سے مربوط کرتی ہیں، جس سے طلباء کو یہ دیکھنے میں مدد ملتی ہے کہ وہ اپنی زندگیوں، برادریوں اور عالمی مسائل سے کیا سیکھ رہے ہیں، اور کیا سمجھ رہے ہیں۔

iv. **تنقیدی سوچ اور عکاسی(Critical thinking and reflection):** سماجی مطالعہ کی درس و تدریس میں تکنیکوں کے استعمال سے تدریس کے پیچیدہ سماجی مسائل پر غور و فکر کرنے کو فروغ ملتا ہے، طلباء کو مفروضوں پر سوال کرنے، ذرائع کا تجزیہ کرنے اور تاریخی بیانوں اور سماجی ڈھانچے کے بارے میں تنقیدی انداز میں سوچنے کی ترغیب ملتی ہے۔

v. **نظریاتی اور تجرباتی(Theoretical and Practical):** فیلڈ ٹرپس، رول پلے، اور پروجیکٹ پر مبنی سیکھنے جیسی تکنیکیں نظریات کے ساتھ ساتھ تجرباتی سیکھنے کو فروغ دیتی ہے، جو طالب علموں کو مشق اور حقیقی دنیا کے تجربات کے ذریعے تجریدی تصورات کو بہتر طور پر سمجھنے میں بھی مدد کرتی ہے۔

vi. **تشکیلاتی اور تشخیصی(Formative and Summative Assessment):** سماجی مطالعہ کی درس و تدریس کی مختلف تکنیکیں درس کے دوران طالب علم کی پیشرفت کا اندازہ کرنے والے دونوں جائزوں کو شامل کرتی ہیں، اور درس کے اختتام پر اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کرتی ہیں کہ سیکھنے کے مقاصد پورے ہوگئے ہیں۔

vii. کیس اسٹڈیز، مباحثے، سماجی و ذہنی خاکہ سازی اور پروجیکٹ پر مبنی سیکھنے جیسی تکنیکیں طلباء کو مسائل کا تجزیہ کرنے، شواہد کا جائزہ لینے اور حل تجویز کرنے کی مہارتوں کو فروغ دینے میں مدد کرتی ہیں۔

سماجی مطالعہ کی جدید تدریسی تکنیکوں میں مئوثر تدریس کی حکمت عملیوں، طریقوں، طرز رسائیوں کو اساتذہ مختلف تکنیکوں سے آراستہ کرتے ہیں جس سے طلباء کو درس و تدریسی عوامل میں مشغول رکھا جاسکے جس میں نظریاتی و تجرباتی زاویات کی بھی شمولیت رہتی ہے اور جس سے طلباء کے اندر معاشرے کی پیچیدگیوں کو سمجھنے، ان سے ہم آہنگ ہونے میں مدد فراہم کی جاتی ہے۔ سماجی مطالعہ کے روایتی درس و تدریسی طریقوں، جیسے لیکچرز، مظاہراتی، اور مزید اختراعی طریقوں جیسے پروجیکٹ پر مبنی سیکھنے اور ٹیکنالوجی کے انضمام کے امتزاج کو مختلف نوعیت کی تکنیکوں اور مہارتوں کا استعمال کرتے ہوئے، ایک متحرک سیکھنے کا ماحول بنا سکتے ہیں جو طلباء کی تنقیدی سوچ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، شہری ذمہ داری کو فروغ دیتا ہے، اور تاریخ کی گہری سمجھ کو فروغ دیتا ہے۔

- **تدریس کی طرز رسائیوں، طریقوں، حکمت عملیوں اور تکنیکوں کے درمیان فرق**

(Differences between Teaching Approaches, Methods, Strategies and Techniques)

درج ذیل دی گئی جدول سے ہم سماجی مطالعہ کی تدریس کی مختلف طرز رسائیوں، طریقوں، حکمت عملیوں اور تکنیکوں کے درمیان فرق کو واضح کرسکتے ہیں:

سماجی علوم تدریس کی طرز رسائیاں، طریقہ، حکمت عملی اور تکنیکوں کے درمیان فرق

Difference in between Approaches, Methods, Strategies and Techniques of Teaching Social Studies

Teaching Approach: It is a set of principles, beliefs, or ideas about the nature of learning that is translated into the classroom. **تدریسی طرز رسائیاں:** طرز رسائیاں تدریس کے اصولوں، عقائد، یا سیکھنے کی نوعیت کے بارے میں قائم کردہ اظہارات وخیالات کا مجموعہ ہوتا ہے جس کا درجہ میں خاکہ کھینچا جاتا ہے۔
Teaching Methods: The systematic way of conducting a learning activity. It implies an orderly, logical arrangement of steps. It is more procedural. **تدریسی طریقے:** تدریس میں اکتسابی عمل کو قائم کرنے کی سر گرمی کو منظم کرنے کا طریقہ کار ہوتے ہیں۔ یہ تدریس اقدامات کی ایک منظم، منطقی ترتیب کو مرتب کرتے ہیں۔
Teaching Strategy: refers to a precise method of approaching a problem or task, modes of operation for achieving a particular end, or planned design for controlling or manipulating **تدریسی حکمت عملیاں:** کسی مسئلے یا ہدف تک پہنچنے کا ایک درست طریقہ کار تلاش کرتی ہیں اور راہ ہموار کرتی ہیں، کسی خاص مقصد کو حاصل کرنے کے لیے ماحول کو منظم یا کنڑول یا جوڑ توڑ کے لیے منصوبہ بند خاکہ پیش کرتی ہیں۔
Teaching Technique: These are steps that we follow when we teach. It pertains to the teacher's style to accomplish an immediate objective. **تدریسی تکنیکیں:** یہ وہ اقدامات ہیں جن کا استعمال ہم تدریس کے دوران کرتے ہیں۔ یہ ایک فوری مقصد کو پورا کرنے کے استاد کی تدریس کے انداز سے تعلق رکھتی ہیں۔

درجہ بالا تعریفوں، وضاحتوں، مثالوں سے ہم سماجی مطالعہ کی مختلف تدریسی طرز رسائیوں، تدریسی طریقوں، تدریسی حکمت عملیوں، اور تدریسی تکنیکوں کے استعمال کو بہ خوبی سمجھ سکتے ہیں۔ تدریسی طرز رسائیاں وہ طریقہ کار ہوتی ہیں جو مختلف تکنیکوں، طریقہ یا تدریسی حکمت عملیوں کو تدریس میں خاص طور پر ایک طے شدہ منصوبے کے مطابق قائم کرتی ہیں۔ تدریسی طریقہ کی وضاحت سے مراد تدریس کے عام اصول ہیں جو درجہ میں طلباء کو ہدایت فراہم کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ اساتذہ طریقہ تدریس مواد مضمون کی نوعیت اور موجود سہولیات کی بنیاد پر قائم کرتے ہیں۔ اسی طرح مختلف حکمت عملیوں اور تکنیکوں کے سہارے ہی ہم تدریس کے عمل کو مکمل کرتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)
1۔ طریقہ تدریس اور تدریسی حکمت عملیوں کے درمیان فرق واضح کریں؟ ______________

9.3 خلاصہ (Summary)

- سماجی مطالعہ کی تدریس ایک مشکل عمل ہے جس میں مضامین کے کئی پہلو اور اقسام شامل رہتے ہیں، جس میں تدریسی طرز رسائیاں، حکمت عملی، طریقہ تدریس اور تکنیکیں تدریس کے مواد کو منظم کرنے کے بنیادی اور اہم جزو ہوتے ہیں۔
- سماجی مطالعہ تدریس کی مختلف تدریسی طرز رسائیاں عام طور پر طلباء کے اکتسابی عمل کی نوعیت کے بارے میں سماجی مطالعہ کی تدریس کے اصولوں، قواعد، عقائد یا نظریات کا ایک مجموعہ ہوتی ہیں، جو کہ تدریسی عمل کو مثبت طریقہ سے قابو میں رکھتی ہیں۔
- سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن نے تدریس کے مناسب طریقوں کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ **"ہر استاد اور تجربہ کار ماہر تعلیم جانتا ہے کہ بہترین اور مکمل نصاب بھی اس وقت تک مردہ رہتا ہے جب تک کہ صحیح تدریسی طریقوں اور صحیح قسم کی زندگی سے تعلق رکھتی ہوئی مثالوں سے مواد کو آراستہ نہ کیا جائے"**۔ اساتذہ بعض اوقات غیر تسلی بخش اور غیر تصوراتی نصاب کو بھی طریقہ تدریس کے صحیح انتخاب سے دلچسپ بنا لیتے ہیں۔
- سماجی مطالعہ کی درس و تدریس کی مختلف تکنیکیں درس کے دوران طالب علم کی پیشرفت کا اندازہ کرنے والے دونوں جائزوں کو شامل کر تی ہیں، اور درس کے اختتام پر اس بات کو یقینی بنانے میں مدد کرتی ہیں کہ سیکھنے کے مقاصد پورے ہو گئے ہیں۔

9.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد اب آپ اس قابل ہو چکے ہیں کہ

- سماجی مطالعہ تدریس کی مختلف طرز رسائیاں سمجھ سکتے ہیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس کے مختلف تدریسی طریقوں سے واقف ہو چکے ہیں۔

- سماجی مطالعہ کی تدریس کی مختلف حکمت عملیوں سے واقف ہو چکے ہیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس ی مختلف تدریسی تکنیکوں کا استعمال سمجھ سکتے ہیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس کے تدریسی مواد کو مختلف طریقوں، تکنیکوں سے آراستہ کر سکتے ہیں۔

9.5 فرہنگ(Glossary)

- قدرتی سائنس (Natural Science) سائنسی مضامیں
- سماجی مطالعہ (Social Studies) سماجی مطالعہ کے مضامیں
- طرز رسائیاں (Approaches): درس و تدریس میں استعمال کی جانے والی مختلف، مجسم حکمت عملیاں اور طریقہ کار
- طریقہ تدریس، (Methods): درس و تدریس میں استعمال کیے جانے والے مختلف کار عمل کو قابو کرنے اور مقاصد حاصل کرنے کے لیے استعمال کیے جانے والے طریقہ تدریس۔
- حکمت عملی (Strategies): درس و تدریس میں مختلف ماحول کو قابو کرنے کے لیے استعمال کی جانے والی حکمت عملیاں
- تکنیکوں(Techniques): درس و تدریس میں استعمال کی جانے والی مختلف تکنیکیں، اور آن لائن و آف لائن آلات ہوتے ہیں

9.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات(Objectives answer type questions)

1۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کی بنیاد کس پر منحصر ہے؟

a) تدریسی حکمت عملیوں پر b) تدریسی طریقوں پر c) تدریسی تکنیکوں پر d) سبھی

2۔ اساتذہ مرکوز طریقہ تدریس ہے؟

a) مسئلہ حل کرنے کا طریقہ b) بیانیہ طریقہ c) سوال و جواب کا طریقہ d) پروجیکٹ طریقہ

3۔ تدریس کی حکمت عملیاں کتنے طریقہ کی ہوتی ہیں؟

a) 2 b) 1 c) 3 d) 5

4۔ سماجی مطالعہ کے بحث و مباحثہ طریقہ کار میں؟

a) اساتذہ اساتذہ بحث کرتے ہیں b) طلباء آپس میں بحث کرتے ہیں

c) اساتذہ و طلباء بحث کرتے ہیں d) کوئی بحث نہیں کرتا

5۔ درس و تدریس میں تدریسی طریقوں کا استعمال کرنا کیوں ضروری ہے؟

a) تدریسی طریقہ درس کو ایک راہ فراہم کرتے ہیں b) تدریسی طریقہ اساتذہ کی مدد کا حامل ہوتا ہے

c)اس سے تدریس کے مقاصد کو حاصل کی جاسکتا ہے		d)تدریسی طریقہ کو استعمال نہیں کرنا چاہیے

6۔ طلباء مرکوز طریقہ کار ہیں ؟

a)استقرائی		b)استخراجی		c)پروجیکٹ طریقہ		d)سبھی

7۔ اساتذہ کو درجہ میں کس چیز پر زیادہ زور دینا چاہیے ؟

a)مواد مضمون پر		b)اساتذہ مرکوزیت پر

c)اکتسابی طریقہ کار پر		d)طلباء کی آزادانہ کارکردگیوں پر

8۔ تدریس کے طریقہ اساتذہ کی کس طرح مدد کرتے ہیں؟

a)مضمون کے مقاصد حاصل کرنے کی راہ ہموار کرتے ہیں		b)درجہ میں طلباء کے ساتھ ہمنوائی رہتی ہے

c)پہلا درست ہے مگر دوسرا غلط		d)دونوں صحیح ہیں

9۔ ذہن کی خاکہ سازی ایک۔۔۔۔۔ ہے ؟

a)حکمت عملی ہے		b)ایک طریقہ تدریس ہے		c)ایک طرز رسائی ہے		d)ایک تکنیک ہے

10۔ درس و تدریس کی آزادانہ حکمت عملی میں اساتذہ کا کیا کردار ہوتا ہے ؟

a)اساتذہ تمام سہولیات مہیا کرواتے ہیں		b)اساتذہ درجہ کی کارکردگیوں سے دور رہتے ہیں

c)اساتذہ بھی طلباء کی کارکردگیوں کو کرتے ہیں		d)اساتذہ صرف معائینہ کرتے ہیں

مختصر جواب کے حامل سوالات(Short answer type questions)

1۔ سماجی مطالعہ سے آپ کیا سمجھتے ہیں؟

2۔ سماجی مطالعہ کے درس و تدریس کی وسعت بیان کیجیے ؟

3۔ سماجی مطالعہ کی اساتذہ مرکوز طرز رسائیوں کو وضاحت کے ساتھ بیان کیجیے ؟

4۔ سماجی مطالعہ کے مختلف طریقہ تدریس کی وضاحت کیجیے ؟

5۔ اساتزہ مرکوز حکمت عملیا کیوں استعمال کی جاتی ہیں ؟

6۔ اساتذہ کو صحیح طریقہ تدریس کیوں استعمال کرنا چاہیے ؟

7۔ طلباء مرکوز طریقہ تدریس کی افادیت پر مختصر روشنی ڈالیں۔

8۔ سماجی مطالعہ میں شامل دیگر طرز رسائیوں پر مختصر نوٹ لکھیں۔

9۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کو سائنس کیوں کہا جاتا ہے ؟

10۔ بنیادی طور پر سماجی مطالعہ میں کن علوم کا مطالعہ کیا جاتا ہے ؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ سماجی مطالعہ کی تکنیکوں کا تنقیدی جائزہ پیش کریں۔

2۔ سماجی مطالعہ کے اساتذہ کی صلاحیتوں کے استعمال کے فوائد پر تفصیلی بحث کیجیے۔

3۔ طریقہ تدریس اور تکنیکوں کے بیچ فرق واضح کریں؟

4۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کے فوائد پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔

5۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں سیر وسیاحت طریقہ کیوں استعمال کیا جاتا ہے؟

معروضی سوالات کے جوابات

1-d	2-b	3-c	4-b	5-a
6-d	7-c	8-d	9-d	10-a

9.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Resources)

1۔ “Supervised study.” Merriam-Webster.com Dictionary, Merriam-Webster, https://www.merriam-webster.com/dictionary/supervised%20study. Accessed 22 Nov. 2024.

2۔ Ansari, T. A. (2016).Guidance and Counselling in Teaching and Learning: Vol. I, 2016th, ISBN-93-81029-92-X, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.

3۔ Hilgard, E.R. and Bower, G.H. Theories of Learning. New Delhi: Prentice Hall of India.

4۔ Ansari, T. A. (2018). "Taleem me maloomati w tarsili technology ka istemal": Vol. I, 2018th, ISBN-978-93-85295-87-4, Published by Noor Publication, New Delhi. India.

5۔ Ansari, T. A. (2019). "Educational Curriculum and Curriculum Development": Vol. I, 2019th, ISBN-978-93-85295-97-3, Published by Noor Publication, New Delhi. India

6۔ https://ugcmoocs.inflibnet.ac.in/assets/uploads/1/42/1121/et/LECTURE%2019%20TEXT20022006060202212 1.pdf

7- Ansari, T. A. (2019). Uses of ICT in Teaching learning and Education: Vol. I, 2019th, ISBN-93-87635-74-0, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.

8- Anwuka, T.G. (2000). Curriculum Development for Responsive Education in Third World Countries: Owerri, Cape Publishers. Danjuma, S.G. (2015).

9- https://ugcmoocs.inflibnet.ac.in/assets/uploads/1/42/1121/et/LECTURE%2019%20TEXT20022006060202212l.pdf

10- https://media.neliti.com/media/publications/342865-the-main-differences-between-teaching-ap-24a0895b.pdf

اکائی 10۔ اساتذہ اور طفل مرکوز طرز رسائیاں

(Teacher and Learner Centered approaches)*

اکائی کے اجزاء

10.0 تمہید(Introduction)

10.1 مقاصد(Objectives)

10.2 اساتذہ مرکوز طرز رسائیاں: خطبہ یا بیانیہ کا طریقہ، لیکچر / مظاہراتی طریقہ، ماخذاتی طریقہ اور نگرانی مطالعہ۔ طلباء مرکوز طرز رسائیاں: پروجیکٹ طریقہ، مسائلی طریقہ، بحث ومباحثہ، استقرائی واستخراجی طریقہ، مشاہدہ کا طریقہ، تعمیری طرز رسائی

(Teacher-centered approaches: Lecture, Lecture-demonstration, Source and Supervisory Study. Learner-centered approaches: Project, Problem Solving, Discussion, Inductive and Deductive, Observation, Constructivist Approach.)

10.2.1 اساتذہ مرکوز طرز رسائی (Teacher-centered approaches)

10.2.1.1 خطبہ یا بیانیہ طریقہ (Lecture)

10.2.1.2 لیکچر / مظاہراتی طریقہ (Lecture cum demonstration)

10.2.1.3 ماخذاتی طریقہ اور نگرانی مطالعہ (Source and Supervisory Study)

10.2.2 طفل مرکوز طرز رسائی (learner-centered approaches)

10.2.2.1 پروجیکٹ طریقہ(Project)

10.2.2.2 مسائلی طریقہ(Problem Solving)

10.2.2.3 بحث ومباحثہ کا طریقہ(Discussion Method)

10.2.2.4 استقرائی واستخراجی طریقہ(Inductive and Deductive Method)

10.2.2.5 مشاہدہ کا طریقہ(Observation)

---

* Dr. Mohd. Talib Ather Ansari, Associate Professor, MANUU CTE, Bidar

10.2.2.6 تعمیری طرز رسائی (Constructivist Approach)
10.3 خلاصہ (Summary)
10.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomess)
10.5 فرہنگ (Glossary)
10.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)
10.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Resources)

10.0 تمہید(Introduction)

تدریسی طرز رسائیاں عام طور پر اساتذہ، مواد مضمون اور طلباء کے مابین اکتسابی عمل کی حصول یابی کی نوعیت کے بارے میں اصولوں، قواعد، عقائد، نظریات اور تجربات کا مجموعہ بناتے ہیں جن کو درجہ کی درس و تدریس م کے دوران استعمال کیا جاتا ہے۔ تدریسی طرز رسائیاں طلباء کی اکتسابی تجربات حاصل کرنے کا ایک زریعہ ہیں۔ جیسا کہ پہلی اکائی میں واضح کیا جاچکا ہے کہ سماجی مطالعہ کی طرز رسائیوں میں کئی تدریس طریقوں کی شمولیت رہتی ہے۔ تدریسی طریقوں کے استعمال سے درجہ کے سیکھنے کا جو ماحول بنتا ہے وہ تدریسی طرز رسائیاں ہی بیان کرتی ہیں، جس میں ہدایتی عوامل فراہم کرنے کے طریقے، درجہ کی اساتذہ مرکوز اور طلباء مرکوز سرگرمیوں، تکنیکوں کی شمولیت رہتی ہے اور جو مواد مضمون کا احاطہ کرتی ہیں۔ اس اکائی میں ہم اساتذہ اور طلباء مرکوز سماجی مطالعہ کی تدریسی طرز رسائیوں کے مختلف طریقہ کی وضاحت کریں گے۔

10.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہوجائیں گے کہ:

- سماجی مطالعہ کی مختلف طرز رسائی اور ان کے طریقہ کار کو سمجھ سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی اساتذہ مرکوز طرز رسائی اور ان کے طریقہ کار کو سمجھ سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی طلباء مرکوز طرز رسائی اور ان کے طریقہ کار کو سمجھ سکیں۔
- سماجی مطالعہ تدریس کی اساتذہ مرکوز طرز رسائی اور طلباء مرکوز طرز رسائیوں کے بیچ فرق واضح کرسکیں۔
- درجہ میں سماجی مطالعہ کی مختلف طرز رسائیوں کا استعمال کرسکیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریسی طرز رسائیوں کا مختلف مضامین سے رشتہ قائم کرسکیں۔

10.2 اساتذہ مرکوز طرز رسائی: خطبہ یا بیانیہ کا طریقہ، لیکچر / مظاہراتی طریقہ، ماخذاتی طریقہ اور نگرانی مطالعہ، طلباء مرکوز طرز رسائی: پراجیکٹ، مسئلہ کا حل، بحث و مباحثہ، استقرائی و استخراجی طریقہ، مشاہدہ کا طریقہ، تعمیری طرز رسائی

(Teacher-cantered approaches: Lecture, Lecture-demonstration, Source and Supervisory Study, learner-cantered approaches: Project, Problem Solving, Discussion, Inductive and Deductive, Observation, Constructivist Approach)

سماجی مطالعہ کی درس و تدریس میں ہم سماج اور افراد کے مابین رشتوں اور سماج کے روایات و اقدار کا مطالعہ کرتے ہیں، جس کے لیے ہمیں مختلف مواد مضمون کو سمجھنے اور اس مواد مضمون کا تجزیہ کر مختلف تدریسی طرز رسائیوں، طریقوں حکمت عملیوں اور تکنیکوں کی ضرورت ہوتی ہے، جس میں کچھ اساتذہ مرکوز اور کچھ طلباء مرکوز ہوتی ہیں جن کو ہم مختلف طریقہ تدریس سے آراستہ کرتے ہیں اساتذہ مرکوز تدریسی طرز رسائیوں میں درج ذیل کی شمولیت رہتی ہے:

10.2.1 اساتذہ مرکوز تدریسی طرز رسائیاں(Teacher-cantered approaches)

سماجی مطالعہ میں اساتذہ مرکوز تدریسی طرز رسائیوں میں عام طور روایتی تدریسی طریقوں کی شمولیت رہتی ہے، سماجی مطالعہ میں اساتذہ مرکوز تدریسی طرز رسائیوں میں استاد کو تدریس کے تمام عوامل یہاں تک کہ مواد مضمون اور طلباء پر بھی سبقت حاصل رہتی ہے۔ درجہ کی تمام کارکردگیاں اساتذہ مرکوز ہی ہوتی ہیں، اساتذہ عام طور پر درجہ میں طلباء کے ساتھ خطبہ یا بیانیہ کا طریقہ (Lecture Method)، لیکچر / مظاہراتی طریقہ(Lecture-demonstration Method)، ماخذاتی طریقہ(Source Method)، نگرانی مطالعہ(Supervisory Study)وغیرہ سے طلباء کو براہ راست ہدایات کے ذریعے علم فراہم کرتا ہے اور طلباء ان طریقہ تدریس سے مستفید ہو کر علم حاصل کرتے ہیں اور مختلف کارکردگیوں، امتحانات اور مفروضات کے ذریعے اپنے سیکھے ہوئے علم کا مظاہرہ کرتے ہیں ۔اساتذہ مرکوز تدریسی طرز رسائیوں کے طریقہ تدریس میں درج ذیل فوائد اور نقسانات ہوتے ہیں:

- **اساتذہ مرکوز تدریسی طریقوں یا تدریسی طرز رسائیوں کے فوائد(Advantages)**

i. **واضح ساخت(Clear Structure):** اساتذہ مرکوز تدریسی طریقے یا طرز رسائیاں طلباء کے اکتسابی عمل کو حاصل کرنے کے لیے ایک واضح راہ فراہم کرتی ہیں، ان روایتی طریقہ تدریس میں اس بات کو یقینی بنایا جاتا ہے کہ تمام طلباء مواد مضمون کے اہم نکات کو سمجھ کر ان کا احاطہ کر سکیں۔

ii. **معلومات کی مؤثر ترسیل**(Efficient Delivery of Information): سماجی مطالعہ کے مختلف مضامین کی گہری معلومات کے حامل اساتذہ مختصر وقت میں بڑی مقدار میں معلومات کو مؤثر طریقے سے منتقل کرسکتے ہیں۔

iii. **بعض موضوعات کے لیے مفید**(Works Well for Certain Topics): بنیادی معلومات یا بنیادی مہارتوں کی تعمیر کے لیے براہ راست ہدایات کافی مؤثر ہو سکتی ہیں۔

- **اساتذہ مرکوز تدریسی طریقوں یا طرز رسائیوں کے نقصانات(Disadvantages)**

i. **طالب علم کی محدود مصروفیت**(Limited Student Engagement): اساتذہ مرکوز تدریسی طرز رسائی میں طلباء صرف سنتے اور سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں، طلباء کے لیے سننا تکلیف دہ ہو سکتا ہے، خاص طور پر ان طلباء کے لیے جو بہترین طریقے سے سیکھتے سمجھتے اور علم کو استعمال کرتے ہیں۔

ii. **تنقیدی سوچ قائم کرنے کی حوصلہ شکنی**(Discourages Critical Thinking): طلباء تنقیدی سوچ اور مسئلہ حل کرنے کی مہارتوں کو فروغ دینے کے بجائے حقائق کو یاد کرنے پر توجہ دیتے ہیں۔

iii. **سیکھنے کے جدید انداز کو پورا نہیں کرتا**(Doesn't Cater to Diverse Learning Styles): اساتذہ مرکوز تدریسی طرز رسائیاں ان طلباء کے سیکھنے کے عمل کو پورا نہیں کرسکتا جو بصری امداد، گروپ ورک، یا ہینڈ آن سرگرمیوں کے ذریعے بہترین طریقے سے سمجھتے اور سیکھتے ہیں۔

درج ذیل میں ہم چند اساتذہ مرکوز طریقہ تدریس پیش کررہے ہیں ان اساتذہ مرکوز طرز رسائیوں میں استعمال کیے جاتے ہیں:

10.2.1.1 لیکچر، خطبہ یا بیانیہ طریقہ تدریس (Lecture Method)

سماجی مطالعہ تدریس کی اساتذہ مرکوز طرز رسائیوں میں سب سے پہلے لیکچر، خطبہ یا بیانیہ طریقہ تدریس (Lecture Method) کی بات کی جاتی ہے، لیکچر، خطبہ یا بیانیہ طریقہ میں استاد مواد کو طلباء کے ایک گروپ کے سامنے پیش کرتا ہے، عام طور پر یہ ایک طرفہ ترسیل ہوتی ہے۔ استاد موضوعات کو بیان کرتا ہے اور طلباء بنیادی طور پر سنتے ہیں، خود اہم نکات کو اپنے پاس درج کرتے جاتے ہیں اور معلومات کو سنتے سمجھتے اور ذہن نشین کرتے جاتے ہیں۔ لیکچر، خطبہ یا بیانیہ طریقہ تدریس عام طور پر ثانوی اور اعلیٰ ثانوی یا یونیورسٹی کے درجہ میں استعمال کیا جاتا ہے۔ چونکہ اس وقت تک طلباء اس لائق ہو چکے ہوتے ہیں کہ کسی مضمون کو سن کر سمجھ سکتے ہیں اور ان درجات میں مواد مضمون کی مقدار بھی زیادہ ہوتی ہے جس کی وجہ سے ایک تعلیمی سال میں پورا نصاب مکمل کرنا مشکل ہو جاتا ہے، مگر لیکچر، خطبہ یا بیانیہ طریقہ تدریس کے استعمال سے اساتذہ پورے نصاب کو بروقت مکمل کرسکتے ہیں اور طلباء اپنی صلاحیتوں کے اعتبار سے اس موضوع پر مہارت بھی حاصل کرسکتے ہیں۔ مگر کسی بھی استاد کو لیکچر، خطبہ یا بیانیہ طریقہ استعمال کرنے سے پہلے اس طریقہ کی مکمل تیاری کرنا لازمی ہو جاتا ہے جس میں عام طور پر شامل رہتے ہیں:

- **لیکچر طریقہ کا عمل(Process of the Lecture Method)**

i. **منصوبہ بندی(Planning):** استاد لیکچر خطبہ، بیان یا تقریر کی تیاری کرتے ہیں، متعلقہ موضوعات کا انتخاب کرتے ہیں، مواد کو منطقی طور پر ترتیب دیتے ہیں اور اکتسابی عمل کو پورا کرنے کے لیے بصری امداد (جیسے سلائیڈز، چارٹس وغیرہ) تیار کرتے ہیں۔

ii. **پیشکش(Presentation):** استاد مواد کو طلباء کے سامنے ایک واضح اور منظم انداز میں پیش کرتے ہیں۔ اس میں تقریر کرنا، تصورات کی وضاحت کرنا، خیالات کو ظاہر کرنا یا ملٹی میڈیا کا استعمال کرنا، مثالوں سے وضاحت کرنا، مصوری کرنا شامل رہتا ہے۔

iii. **طلباء کی شراکت(Engagement):** بعض صورتوں میں استاد سوالات پوچھ کر، نوٹس فراہم کر، تفہیم کی جانچ کر کے یا اپنے خیالات بیان کر کے، گھر کا کام دے کر طلباء کو مشغول رکھ سکتے ہیں۔

iv. **اختتام(Conclusion):** لیکچر، خطبہ یا بیان کے اختتام پر اساتذہ مواد مضمون کے اہم نکات کا خلاصہ پیش کرتے ہیں، استاد کبھی کبھار ہوم ورک یا اضافی مواد کو تفویض کے طور پر بھی پیش کرتے ہیں۔

- **لیکچر طریقہ کے فوائد (Advantages of the Lecture Method)**

i. **معلومات کی مؤثر ترسیل(Efficient Delivery of Information):** لیکچر خطبہ یا بیانیہ طریقہ تدریس کے ذریعے استاد مختصر وقت میں بہت زیادہ مواد فراہم کر سکتا ہے، جو بنیادی علم کی تدریس کے لیے مفید ہوتا ہے، خاص طور پر اعلیٰ درجات کی تدریس میں اور طلباء کے بڑے گروپوں میں۔

ii. **منظم سیکھنا(Structured Learning):** لیکچر خطبہ یا بیانیہ طریقہ تدریس مواد کو ایک منظم طریقے سے پیش کرتا ہے، جس سے طلباء کو تصورات، حقائق اور اقداروں کو ایک ترتیب وار عمل سے سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

iii. **بڑے گروپوں کے لیے کم خرچ بالا نشیں(Cost-Effective for Large Audiences):** لیکچر خطبہ یا بیانیہ طریقہ تدریس کم خرچ میں ایک مؤثر طریقہ تدریس ہے، جس سے بہت سے طلباء کو ایک ساتھ درس فراہم کیا جاسکتا ہے، جس میں کسی اضافی اساتذہ یا وسائل کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

iv. **علم کی مہارتیں(Expert Knowledge):** استاد موضوع پر علم کی مختلف مہارتیں پیش کر سکتا ہے اور طلباء کو یہ مہارتیں فراہم بھی کر سکتا ہے، جو طلباء کو کہیں اور آسانی سے نہیں مل سکتی ہیں۔

- **لیکچر طریقہ کے نقصانات(Disadvantages of the Lecture Method)**

i. طلباء عموماً معلومات کو سن کر ہی سمجھتے ہیں، جو کہ ان کی توجہ اور یادداشت پر اثرانداز ہو سکتا ہے اور سمجھنے میں کمی واقع ہو سکتی ہے۔

ii. **محدود ہم آہنگی(Limited Interaction):** چونکہ لیکچر عموماً ایک طرفہ بات چیت کا عمل ہوتا ہے، اس لیے طلباء کے پاس سوالات پوچھنے یا متحرک طور پر شرکت کرنے کے مواقع کم ہوتے ہیں، جس سے اساتذہ کے ساتھ تعامل کی کمی رہتی ہے۔

iii. **توجہ اور یادداشت کے مسائل(Attention and Retention Issues):** طویل لیکچرز طلباء کی دلچسپی اور توجہ کم کر سکتے ہیں، جس سے یادداشت اور سیکھنے میں مشکلات در پیش آسکتی ہیں۔

اگرچہ لیکچر، خطبہ یابیانیہ طریقہ تدریس مواد کی مؤثر طریقے سے تدریس کے لیے آج بھی وسیع پیمانے پر استعمال ہوتا ہے، لیکن یہ تمام طلباء کے لیے مؤثر نہیں ہو سکتا۔ لیکچر کو انٹرایکٹو سرگرمیوں، مباحثوں اور دوسرے طالب علم مرکوز طریقوں کے ساتھ ملا کر سیکھنے کے تجربے کو بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں: https://www.youtube.com/watch?v=8lJvlkLdx-c

اپنی معلومات کی جانچ (Check your progress)
1۔ خطبہ یابیانیہ طریقہ تدریس کی وضاحت پیش کیجیے؟ ____

10.2.1.2 لیکچر / مظاہراتی طریقہ (Lecture cum demonstration)

لیکچر-مظاہراتی طریقہ تدریس ایک اساتذہ مرکوز تدریسی حکمت عملی ہے جو سماجی مطالعہ کی تدریس میں لیکچر کے طریقہ (خطاب اور عملی مظاہرہ کو یکجا کرتی ہے۔ سماجی مطالعہ کے لیکچر-مظاہراتی طریقہ تدریس میں استاد نظریاتی (Theoretical) مواد کو بیان کرتے ہیں (جیسے روایتی لیکچر میں بیا ن کیا جاتا ہے) اور اس کے ساتھ ہی اس موضوع کے اہم نکات کا عملی مظاہرہ (Practical Demonstration) بھی کیا جاتا ہے۔

- **لیکچر-مظاہراتی طریقہ تدریس کا عمل** (Process of Lecture-Demonstration Method)

i. **تیاری (Preparation):** استاد سبق کی تیاری کرتے ہیں، جس میں موضوع کا انتخاب، اہم نکات کی ترتیب، مواد کے تصورات کی وضاحت، مظاہرے کے لیے درکار تدریسی وسائل اور ان کے استعمال کی منصوبہ بندی اور تیاری شامل رہتی ہے۔

ii. **مواد مضمون کا نظریاتی بیان (Introduction):** یہاں پر لیکچر خطبہ یا تقریر کا آغاز موضوع کا تعارف دے کر کیا جاتا ہے، جس میں استاد اس مظاہرے کے پیچھے کے نظریہ اور تصور کی وضاحت کرتا ہے، اور مقاصد کا علم بھی فراہم کیا جاتا ہے۔

iii. **تجرباتی مظاہرہ (Demonstration):** استاد مواد مضمون میں موجود حقائق کے تفہیم کے لیے عملی طور پر موجود نظریات اور تصورات کو عملی زاویہ میں رکھ کر طلباء کے سامنے پیش کرتا ہے، اس مظاہرہ میں کوئی تجربہ کرنا، کسی مسئلے کو مرحلہ وار طریقہ سے حل کرنا، یا کسی عمل کو ظاہر کرنا شامل رہتا ہے۔ اس دوران، استاد تفصیل سے وضاحت بھی کرتا جاتا ہے۔

iv. **طلباء کے ساتھ تعامل (Interaction):** اساتذہ مظاہرے کے دوران یا اس کے بعد، طلباء کے ساتھ بات چیت کر سکتا ہے، انہیں سوالات پوچھنے کی اجازت دے سکتا ہے، یا طلباء کو مظاہرے میں شامل ہونے کی دعوت بھی دے سکتا ہے۔

v. **بحث اور سوالات (Discussion and Q&A):** تجرباتی مظاہرے کے بعد، استاد مواد مضمون کے اہم نکات کا جائزہ لیتا ہے، طلباء کے سوالات کا جواب دیتا ہے، اور کسی بھی شک وشبہات کو دور کرنے کے لیے طلباء کے ساتھ تعامل قائم کر بحث ومباحثہ کی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔

vi. **اختتام(Conclusion):** لیکچر-مظاہراتی طریقہ تدریس کا اختتام مواد مضمون کے اہم تصورات کے خلاصے، مظاہرے کے دوبارہ جائزے، اور ممکنہ طور پر ہوم ورک یا اضافی کام کی تفویض سے کیا جاتا ہے۔

- **لیکچر-مظاہراتی طریقہ کے فوائد**(Advantages of the Lecture-Demonstration Method)

i. **سمجھنے میں مددگار** لیکچر-مظاہراتی طریقہ تدریس سماجی مطالعہ کے اہم موضوعات کے نظریاتی بیان اور عملی تجرباتی مظاہرے پیش کر طلباء کو نظریاتی تصورات کو حقیقی طور پر دیکھ کر بہترین طور پر سمجھنے میں مدد دیتے ہیں۔

ii. **دیکھ کر یا مشاہدہ کر کے سیکھنا(Visual Learning):** سمعی و بصری طور پر سننے اور دیکھنے سے مواد مضمون کو طلباء بہت اچھی طریقہ سے سیکھتے ہیں، نظریات کو سننا اور تجربات کو دیکھنا مواد کو زیادہ یادگار اور طلباء کو متحرک بنادیتا ہے۔

iii. **مشکل تصورات کی وضاحت(Clarifies Complex Concepts):** لیکچر-مظاہراتی طریقہ خاص طور پر ان موضوعات کے لیے مفید ہے جو پیچیدہ یا تجریدی ہوں اور جنہیں صرف لیکچر کے ذریعے بیان کرنا مشکل ہو۔

- **لیکچر-مظاہراتی طریقہ کے نقصانات** (Disadvantages of Lecture-Demonstration Method)

i. **محدود مضامین(Limited to Certain Subjects):** لیکچر-مظاہراتی طریقہ سماجی مطالعہ کے ان مضامین کے لیے زیادہ مؤثر ہے جہاں عملی مظاہرہ ممکن ہو، جیسے جغرافیہ کے سائنسی تجربات، آرٹ یا تکنیکی مہارتیں وغیرہ۔

ii. **وسائل کی ضرورت(Resource Intensive):** بعض تجرباتی مظاہروں کے لیے خصوصی مواد، تدریسی آلات یا سامان درکار ہوتا ہے جو مہنگے ہوتے ہیں اور ہر کوئی ان آلات کو چلا بھی نہیں سکتا یا ان آلات کو حاصل کرنا بھی مشکل ہو سکتا ہے۔

iii. **استاد پر انحصار(Over-reliance on the Teacher):** طلباء لیکچر-مظاہراتی طریقے میں اساتذہ پر اتنے محصور ہو جاتے ہیں کہ وہ خود سے کچھ سیکھنے کی بجائے ہمیشہ استاد کے مظاہرے کا انتظار کرتے ہیں۔

لیکچر-مظاہراتی طریقہ ایک مضبوط عمل کا تدریسی طریقہ ہے، خاص طور پر ان مضامین کے لیے جن میں نظریاتی علم کو عملی طور پر دکھانے کی ضرورت در پیش ہوتی ہے۔ یہ طلباء کو متحرک طور پر سیکھنے میں مدد دیتا ہے اور نظریہ کو حقیقت پسندانہ طریقے سے سمجھنے کی سہولت فراہم کرتا ہے۔ تاہم، یہ ضروری ہے کہ مظاہرے اچھے طریقے سے تیار اور منظم کیے جائیں تاکہ وقت کا بہترین استعمال کیا جا سکے اور طلباء کی دلچسپی برقرار رکھی جا سکے۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں: https://www.youtube.com/watch?v=YbJy5JE-Tp0

10.2.1.3 ماخذاتی طریقہ اور نگرانی مطالعہ (Source and Supervisory Study)

I. ماخذاتی طریقہ تدریس(Source Method)

ماخذاتی طریقہ تدریس ایک ایسا طریقہ تدریس ہے جو سماجی مطالعہ کے مختلف مضامین میں معلومات اور واقعات کی وضاحت کے لیے اصل ذرائع، مواد اور ماخذ(Sources) کا استعمال کرتا ہے۔ ماخذاتی طریقہ تدریس اس خیال پر مبنی ہے کہ براہ راست تجربات بالواسطہ علم سے زیادہ بہتر اور قیمتی ہیں۔ ماخذاتی طریقہ تدریس ایک ایسا تدریسی طریقہ ہے جس میں اصل یا بنیادی ذرائع (جیسے دستاویزات، اشیاء،

نقشے، خطوط، تصاویر، اور اخبارات) کو تدریس کے مواد کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس طریقہ کے ذریعے طلباء حقیقی شواہد کا تجزیہ کرتے ہیں اور تحقیق پر مبنی سیکھنے میں اپنا کردار ادا کرتے ہیں، جو تنقیدی سوچ اور تجزیاتی مہارتوں کو فروغ دیتا ہے۔ ماخذاتی طریقہ تدریس خاص طور پر تاریخ، سماجی مطالعہ، اور جغرافیہ جیسے مضامین میں استعمال ہوتا ہے جہاں ماخذات کی تفہیم اور تجزیہ ایک ضروری عمل ہوتے ہیں۔

- **ماخذاتی طریقہ کے فوائد**(Merits of Source Method)

i. **تنقیدی سوچ کو فروغ دینا**(Promotes Critical Thinking): طلباء ماخذات کا تجزیہ، تشریح، اور تشخیص سیکھتے ہیں، جو ان کی تنقیدی اور مسئلہ حل کرنے کی مہارت کو فروغ دیتا ہے۔

ii. **حقیقی دنیا سے جڑاؤ**(Connects Students to Real-World Contexts): ماخذاتی طریقہ میں اصل ماخذات کا استعمال طلباء کو تاریخی، سماجی، یا جغرافیائی عنوانات اور ماحول سے جوڑتا ہے۔

iii. **تجزیاتی مہارتوں میں بہتری**(Improves Analytical Skills): طلباء ماخذاتی طریقہ میں مختلف نقطہ نظر کا موازنہ کرنے، تعصبات کو پہچاننے، اور معلومات کو یکجا کرنے جیسی مہارتیں حاصل کرتے ہیں۔

iv. **تحقیقی صلاحیتوں کی تعمیر**(Builds Research Skills): ماخذاتی طریقہ میں طلباء ڈیٹا (معطیات یا اعداد و شمار) کو سنبھالنے اور اس کی تشریح کرنے کا تجربہ حاصل کرتے ہیں، جو ان کے تعلیمی اور پیشہ ورانہ زندگی میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

- **ماخذاتی طریقہ کے نقصانات**(Demerits of Source Method)

i. **وسائل کی کمی:** اصل ماخذات تک رسائی اور تیاری مشکل اور مہنگی ہو سکتی ہے، خاص طور پر کم وسائل والے اسکولوں کے لیے۔

ii. **غلط تشریح کا خطرہ:** مناسب رہنمائی کے بغیر، طلباء ماخذات کو غلط انداز میں سمجھ سکتے ہیں یا غلط نتائج اخذ کر سکتے ہیں۔

iii. **محدود مواد کا احاطہ:** چند ماخذات پر توجہ مرکوز کرنے سے کورس کے موضوعات کی وسعت محدود ہو سکتی ہے۔

ماخذ طریقہ کو دیگر تدریسی حکمت عملیوں، تدریسی طریقوں کے ساتھ شامل کر استعمال کیا جانا چاہیے تاکہ متوازن طریقہ فراہم کیا جا سکے اور مؤثر تدریس بھی فراہم کی جا سکے، یہ طریقہ اعلیٰ درجے کی سوچنے کی مہارتیں سکھانے اور طلباء کو موضوع میں گہرائی سے شامل کرنے کے لیے انتہائی مفید ہوتا ہے۔

II. **زیر نگرانی مطالعہ** (Supervisory Study)

زیر نگرانی مطالعہ (Supervisory Study) کا طریقہ ایک ایسا منظم طریقہ ہے جس میں طلباء اساتذہ کی نگرانی میں مطالعہ کرتے ہیں اور فوری باز رسائی حاصل کرتے رہتے ہیں، جو طلباء کو اپنی کمزوریوں کو سمجھنے اور ان کو دور کرنے کے لیے، ان کمزوریوں پر کام کرنے کی ترغیب دیتا ہے، جس سے طلباء کے وقت اور علم کو مؤثر طریقے سے منظم کرنے اور طلباء کے تعلیمی عمل کے ساتھ مثبت راہ فراہم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اس طریقہ سے طلباء کے اندر مطالعہ کی عادات پیدا کرنے، طلباء کی تعلیمی کارکردگی کو بہتر بنانے میں بھی مدد حاصل ہوتی ہے۔

- **زیر نگرانی طریقہ تدریس کا عمل(Process of Supervised Study)**

زیر نگرانی مطالعہ کا طریقہ، تعلیمی عمل کا ایک ایسا طریقہ کار ہے جس میں طلباء کو استاد کی نگرانی میں مطالعہ کرنے کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔اس طریقے میں استاد رہنمائی اور مدد فراہم کرتا ہے تاکہ طلباء مؤثر طریقے سے خود مطالعہ کر کے علم حاصل کر سکیں۔ یہ طریقہ درجہ میں سکھائے گئے اسباق پر عبور حاصل کرنے اور طلباء میں خود مختار مطالعہ کی صلاحیت پیدا کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔

- **زیر نگرانی مطالعہ کے فوائد(Merits of Supervised Study)**

i. **انفرادی توجہ کا حصول:** استاد ہر طالب علم کی ضروریات اور مسائل کے مطابق انفرادی رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

ii. **نظم وضبط اور توجہ کی مرکوزیت کا فروغ:** خود ساختہ ماحول طلباء کو اپنی توجہ مرکوز رکھنے اور خلفشار سے بچنے میں مدد دیتا ہے۔

iii. **متحرک سیکھنے کا فروغ:** طلباء کے سوالات، شک وشبہات فوری طور پر اساتذہ کی مدد سے حل ہو جاتے ہیں۔

iv. **خود مختار مطالعہ کی صلاحیت پیدا کرنا:** طلباء مؤثر مطالعہ کی حکمت عملیاں اور مسئلہ حل کرنے کی مہارت سیکھ لیتے ہیں۔

v. **درجہ کے اسباق کو مضبوط کرنا: طلباء کو** سکھائے گئے مواد کو بہتر طریقے سے سمجھنے اور یاد رکھنے میں مدد حاصل ہوتی ہے۔

- **زیر نگرانی مطالعہ کے نقصانات(Demerits of Supervised Study)**

i. **وسائل کی ضرورت:** اضافی افراد (انسانی وسائل)، جگہ، اور کی ضرورت ہوتی ہے، جو اسکولی اخراجات پر بوجھ ڈال سکتا ہے۔

ii. **تخلیقی صلاحیتوں کی محدودیت:** زیر نگرانی مطالعہ طلباء کو تخلیقی سرگرمیوں میں شامل ہونے سے روک سکتے ہیں۔

iii. **اساتذہ پر دباؤ:** متعدد طلباء کی ایک ساتھ نگرانی اور مدد فراہم کرنا اساتذہ کے لیے تھکاوٹ کشیدگی کا باعث بن سکتی ہے۔

زیر نگرانی مطالعہ ایک مؤثر تدریسی طریقہ ہو سکتا ہے، خاص طور پر جب اسے گروپ مباحثوں اور خود مختار منصوبوں کے ساتھ متوازن کیا جائے۔اس طریقہ کا مقصد طلباء کے خود سیکھنے کی عادتوں کو فروغ دینا ہے تاکہ طلباء زندگی بھر مطالعہ کرنے اور خود سیکھنے کے عمل کو جاری رکھ سکیں۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں:۔https://www.youtube.com/watch?v=BbJ04TaXjTU

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)
1۔ زیر نگرانی مطالعہ کی وضاحت پیش کیجیے؟ ________________________________

10.2.2 طلباء مرکوز طرز رسائی(learner-cantered approaches)

سماجی مطالعہ کی تدریس میں طلباء مرکوز طرز رسائیوں (Learner-Cantered) میں عام طور پر تدریسی ماحول طلباء کی ضرورتوں، دلچسپیوں، کارکردگیوں اور طلباء کی تحریک کے اردگرد محصور رہتا ہے یاہم کہ سکتے ہیں کہ ایسے طریقہ تدریس اس طرز رسائی میں شامل رہتے ہیں جو طلباء کو تدریسی عمل کا مرکز بناتے ہیں۔ ان تدریسی طریقوں میں طلباء کی دلچسپیوں، ضروریات اور تجربات کو ترجیح دی جاتی ہے تاکہ وہ متحرک طور پر علم کو سمجھ کر سیکھ سکیں، تنقیدی سوچ پیدا کر سکیں اور اپنے علم کو حقیقی زندگی کی صورت حال میں استعمال کر سکیں۔ ہماری زندگی کے لیے سماجی مطالعہ کے یہ طریقے خصوصی طور پر اہم ہیں کیونکہ یہ گہرے علم، سماجی ذمہ داری اور تجزیاتی مہارتوں کو فروغ دیتے ہیں۔ جس میں بہت سے طریقہ تدریس کی شمولیت رہتی ہے، ہم یہاں درج ذیل طریقوں پر ہی بحث کریں گے:

10.2.2.1 پروجیکٹ طریقہ (Project)

پروجیکٹ طریقہ کو مشہور ماہر تعلیم ولیم ایچ کلپیٹرک (William H. Kilpatrick) کے ذریعہ (1908) میں پیش کیا گیا۔ پروجیکٹ طریقہ سماجی مطالعہ کی درس و تدریس کا ایک ذریعہ ہے جس میں طلباء کو متعدد پروجیکٹس (کام)، حالات یا مسائل دیئے جاتے ہیں جن میں سے انہیں کسی ایک مسئلے کا انتخاب کرنا ہوتا ہے۔ طالب علم کے اس مسئلے کا انتخاب کرنے کے بعد انہیں خود ہی مسئلے کا حل تلاش کرنا ہوتا ہے، پروجیکٹ طریقہ تدریس سیکھنے کے لیے سب سے زیادہ متحرک طلباء مرکوز طریقوں میں سے ایک ہے، لیکن اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ پھر درس و تدریس میں اساتذہ کا کیا کردار ہے؟ پروجیکٹ طریقہ تدریس میں استاد ایک آمر کے مقابلے میں ایک رہنما کا کردار ادا کرتا ہے اور درجہ میں تمام سہولتیں فراہم کرتا ہے، تمام وسائل کو منظم کرتا ہے، اور طلباء کی رہنمائی کرتا ہے جس سے طلباء اپنی ذہنی رفتار سے اپنے تجربات کو مکمل کر سکیں۔ پروجیکٹ طریقہ تدریس طلباء پر بھروسہ کرنے اور طلباء کے خود کرکے سیکھنے پر زور دیتا ہے۔ طلباء اپنے کام کی ذمہ داری براہ راست سمجھتے ہیں اس لیے یہ طریقہ مکمل طور پر طلباء پر مرکوز ہے، جس میں طلباء کسی حقیقی دنیا کے مسئلے کو حل کرنے یا کسی کام کو مکمل کرنے میں متحرک طور پر شامل ہوتے ہیں۔ پروجیکٹ طریقہ تدریس عملی تجربات پر مبنی ہوتا ہے اور طلباء کو مختلف مضامین سے علم کو مربوط کرنے اور کسی مقصد کو حاصل کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

- **پروجیکٹ طریقہ کا عمل (Process of Project Method)**

i. **پروجیکٹ کا انتخاب (Select Project):** طلباء اور اساتذہ مل کر ایک بامعنی اور متعلقہ موضوع، مسئلہ یا کام کا انتخاب کرتے ہیں، جو اس درجہ، مضمون، طلباء کی ذہنی صلاحیتوں اور حل ہو جانے والے نکات پر مبنی ہو۔

ii. **منصوبہ بندی (Planning):** طلباء منصوبے کے لیے مقاصد مقرر کرتے ہیں، کاموں، کارکردگیوں کا تعین کرتے ہیں، آپس میں ذمہ داریاں بانٹتے ہیں، اور درکار وسائل کا تعین کرتے ہیں۔ اس کے بعد منصوبہ پر عمل درآمد کرتے ہیں۔

iii. **عمل درآمد (Implementation):** طلباء بنائے گئے منصوبے پر کام کرتے ہیں، تحقیق کرتے ہیں، ڈیٹا جمع کرتے ہیں، جوڑ توڑ کرتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کے ذریعے اپنے کام کو مکمل کرتے ہیں۔

iv. **تشخیص (Evaluation):** پروجیکٹ طریقہ تدریس میں بنائے گئے منصوبے اور کار عمل کے نتائج کا تجزیہ کیا جاتا ہے، اور طلباء اپنے کام پر غور کرتے ہیں، آسانیاں، دشواریاں اور سیکھنے کے تجربات پر تبادلہ خیال کرتے ہیں۔

v. **پیشکش(Presentation):** پروجیکٹ طریقہ میں طلباء اپنے حاصل کردہ نتائج، اور پہلے سے طے شدہ نتائج، یا تیار کردہ مصنوعات کو ساتھی طلباء، اساتذہ، یا سامعین کے مجمع کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

- **پروجیکٹ طریقہ کے فوائد(Advantages of Project Method)**

i. **کارکردگی پر مبنی اکتساب(Active Learning):** طلباء عملی تجربات اور مسائل کو خود حل کر کے سیکھتے ہیں۔

ii. **تنقیدی سوچ کی ترقی:** طلباء پروجیکٹ طریقہ سے تجزیہ، تخلیقیت، اور فیصلہ سازی کی مہارتوں اور ان کے استعمال کو سیکھتے ہیں۔

iii. **تعاون کی مہارت:** طلباء میں مل جل کر، ہم آہنگ ہو کر اور بات چیت (ترسیلی عمل) کی صلاحیتیں پروان چڑھتی ہیں۔

iv. **ذمہ داری کی حوصلہ افزائی(Encouraging responsibility):** طلباء اپنے کام کے لیے ذمہ داری کا احساس پیدا کرتے ہیں، اور اپنے فرائض، حقوق، صلاحیتوں اور کمزوریوں کو سمجھتے ہیں۔

v. **عملی مہارتوں کی تعمیر:** تحقیق کرنے، وقت کا نظم کرنے، قائدانہ صلاحیتوں اور تنظیمی صلاحیتوں میں بہتری حاصل ہوتی ہے۔

- **پروجیکٹ طریقہ کے نقصانات(Disadvantages of project method)**

i. **وسائل کی کمی:** ایسے وسائل یا سہولیات کی ضرورت ہو سکتی ہے جو آسانی سے دستیاب نہ ہوں۔

ii. **گروپ ورک کے مسائل:** گروپ کے ارکان میں تنازعات یا غیر مساوی شراکت کے مسائل کبھی کبھی پیدا ہو سکتے ہیں۔

iii. **استاد کی مہارت کی ضرورت(Teacher skill requirement):** اساتذہ کو مختلف پروجیکٹس کی رہنمائی اور انتظام کرنے اور طلباء کی رہنمائی کرنے کے لیے کئی مہارتوں کی ضرورت ہوتی ہے، اساتذہ کا ماہر ہونا لازمی ہے۔

اس طرح ہم کہ سکتے ہیں کہ سماجی مطالعہ کی تدریس میں پروجیکٹ طریقہ تدریس ایک مؤثر تدریسی حکمت عملی ہے جو طلباء کے حرکیاتی عوامل، شراکت، تنقیدی سوچ، اور بین المضامین کے مقاصد کی حصول یابی کو فروغ دیتا ہے۔ تاہم، اس کے کامیاب نفاذ کے لیے محتاط منصوبہ بندی، مناسب وسائل، اور ماہر رہنمائی کی ضرورت ہوتی ہے۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں: https://www.youtube.com/watch?v=92s109EOZqg

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)
1۔ پروجیکٹ طریقہ تدریس کی وضاحت پیش کیجیے؟ ________________

10.2.2.2 مسائلی طریقہ(Problem Solving)

سماجی مطالعہ کی تدریس میں مسئلہ حل کرنے کا طریقہ(Problem-Solving Method) سماجی مطالعہ کی تدریس میں عام طور پر استعمال کیا جاتا ہے جس میں طلباء کو حقیقی دنیا کے مسائل یا درپیش رکاوٹوں کی شناخت، تجزیہ اور حل کرنے کے لیے حرکتی طور پر شامل کیا جاتا ہے۔ مسئلہ کو حل کرنے کے طریقہ کو 1957 عیسوی میں جارج پولیا(George Polya) جو کہ ہنگری کے ایک ریاضی دان تھے نے

ایجاد کیا تھا۔ مسئلہ کو حل کرنے کا طریقہ آج بھی استعمال ہوتا ہے اور اس کو کیمسٹری، شماریات اور کمپیوٹر سائنس سمیت بہت سے دیگر شعبوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے، اس طریقہ کار کا مقصد طلباء میں تنقیدی سوچ، فیصلہ سازی کی صلاحیتوں کو فروغ دینا اور علم کو عملی مسائل پر لاگو کرنا ہوتا ہے۔ اس طریقہ سے سماجی مفاہمت اور پیچیدہ مسائل کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

- **مسئلہ حل کرنے کا عمل** (Process of Problem-Solving Method)

i. **مسئلے کی شناخت**: سب سے پہلے مسئلے کو پہچاننا اور اس کی وضاحت کرنا ہوتا ہے۔ اس ایام میں مسئلے کو سمجھنا اور اس میں شامل عوامل اور نکات کی شناخت کرنا شامل رہتا ہے۔ استاد طلباء کو حقیقی یا موجودہ دنیا کے مسائل پیش کرتے ہیں جنہیں طلباء کو خود حل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے اور جو ان کی سماجی معاشی، سیاسی زندگی سے تعلق رکھتے ہوئے ہوتے ہیں۔

ii. **مسئلہ سے تعلق رکھتی ہوئی معلومات اکٹھا کرنا**: طلباء مسئلے سے متعلق اہم معلومات جمع کرتے ہیں۔ یہ تحقیق بات چیت یا ڈیٹا (معطیات) کا تجزیہ کرنے پر مشتمل ہو سکتا ہے۔

iii. **مسئلے کا تجزیہ**: اس مرحلے میں طلباء مسئلے کے اسباب، اثرات اور مختلف نقطہ نظر کا جائزہ لیتے ہیں۔

iv. **مسئلہ کے حل کی تجویز**: طلباء ممکنہ حل یا متبادل تجویز پیش کرتے ہیں۔ وہ مختلف طریقوں پر تبادلہ خیال کرتے ہیں کہ مسئلہ کس طرح حل ہو سکتا ہے اور ہر حل کے فوائد اور نقصانات کا تجزیہ کرتے ہیں۔

v. **مسئلہ کے حل کا انتخاب اور جائزہ**: طلباء ہر ممکنہ حل کے اثرات، عملی طور پر اس کے نفاذ کی صلاحیت، اور اخلاقی پہلوؤں کو مد نظر رکھتے ہوئے بہترین حل منتخب کرتے ہیں اور اس پر عمل در آمد کرتے ہیں۔

vi. **عملی نفاذ**: طلباء منتخب حل کو نافذ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ رول پلے، منصوبے کی تخلیق یا تصوری نتیجے پیش کرتے ہیں۔

vii. **عکاسی اور جائزہ**: مسئلہ کے منتخب کیے گئے حل کے نفاذ کے بعد، طلباء اس حل کے عمل اور نتائج پر غور کرتے ہیں۔ وہ اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ حل کتنا مؤثر رہا اور آیا کوئی متبادل حل بہتر ہو سکتا تھا۔

- **مسئلہ حل کرنے کے طریقہ تدریس کے فوائد** (Merits of the Problem-Solving Method)

i. **حقیقی دنیا سے تعلق**: طلباء کو حقیقی زندگی کے مسائل سے جوڑتا ہے، جس سے سیکھنے کا عمل زیادہ کار آمد اور دلچسپ بن جاتا ہے۔

ii. **تنقیدی سوچ کو فروغ**: طلباء کو مسائل پر غور کرنے، تجزیہ کرنے اور مختلف نقطہ نظر سے دیکھنے کی صلاحیت حاصل ہوتی ہے۔

iii. **فیصلہ سازی کی صلاحیتوں کو بہتر بناتا ہے**: مسائل حل کرنے کا طریقہ طلباء کو مختلف ممکنہ راستوں کو جانچنے اور ممکنہ نتائج پر غور کرکے فیصلہ کرنے کی صلاحیت حاصل کرنے کی سہولت دیتا ہے۔

iv. **تعاون کی حوصلہ افزائی کرتا ہے**: گروپ ورک کے دوران، طلباء کو ایک دوسرے کے ساتھ مل جل کر کام کرنے اور ٹیم ورک سے سیکھنے کا موقع ملتا ہے، جس سے طلباء میں ہم آہنگی اور معاشرتی مہارتیں فروغ پاتی ہیں۔

- **مسئلہ حل کرنے کے طریقہ کار کے نقصانات** (Demerits of the Problem-Solving Method)

i. **پیچیدگی**: بعض مسائل طلباء کے لیے اتنے پیچیدہ ہو سکتے ہیں کہ وہ انہیں مکمل طور پر سمجھنے یا حل کرنے میں قاصر رہتے ہیں۔

ii. **استاد کی مکمل رہنمائی کی ضرورت**: استاد کو طلباء کو صحیح سمت دکھانے کے لیے مہارت اور محنت کی ضرورت ہوتی ہے۔

iii. **عدم مساوات میں شرکت**: بعض طلباء زیادہ حصہ لیتے ہیں جبکہ دوسرے طلباء کم حصہ لیتے ہیں، جس سے عدم توازن آ سکتا ہے۔

سماجی مطالعہ میں مسئلہ حل کرنے کا طریقہ ایک متحرک اور طالب علم مرکوز طریقہ کار ہے جو سیکھنے کو نظریہ اور عملی دنیا کے مسائل سے جوڑتا ہے۔ اگرچہ اس کے فوائد بے شمار ہیں، جیسے کہ تنقیدی سوچ اور فیصلہ سازی میں بہتری، لیکن اس کے نفاذ میں وقت کی ضرورت اور پیچیدگی جیسے مد مقابل کمیاں بھی شامل رہتی ہیں۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں: https://www.youtube.com/watch?v=I5OZfRigv-I

10.2.2.3 بحث و مباحثہ کا طریقہ (Discussion Method)

بحث و مباحثہ کا طریقہ (Discussion Method) بحث کا طریقہ ایک تعلیمی حکمت عملی کا طریقہ تدریس ہے جس کا ماخذ "سچائی بات چیت سے ہی حاصل ہوتی ہے" پر مبنی ہے۔ بحث و مباحثہ کا طریقہ تدریس جسے قدیم یونانی فلسفی سقراط (Socrates) نے ایجاد کیا، بحث و مباحثہ کا طریقہ طلباء کو سوال جواب اور مکالموں میں مشغول کر محو کر دیتا ہے جس سے سچائی اپنے آپ منظر عام پر آ جاتی ہے۔ اس طریقہ تدریس میں طلباء کو متنازع یا دلچسپ موضوعات پر آپس میں بات چیت کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔ یہاں استاد کا کردار ایک رہنما کا ہوتا ہے، جو بحث کو منظم کرتا ہے اور طلباء کو موضوع پر تفصیل سے بات کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

- **بحث و مباحثہ کے طریقے کا عمل (Process of the Discussion Method)**

i. **بحث و مباحثہ کا عنوان یا موضوع کی تیاری**: استاد ایک ایسا موضوع منتخب کرتا ہے جو طلباء کے لیے دلچسپ اور سوالات کو پیدا کرتا ہو۔ یہ موضوع سماجی مطالعہ سے متعلق ہو سکتا ہے جیسے تاریخ، جغرافیہ، سیاست، یا معیشت یا قاعدے و قوانین، یا کوئی قصہ۔

ii. **بحث و مباحثہ کے اصول طے کرنا**: بحث کے آغاز میں استاد طلباء کو کچھ بنیادی اصول بتاتا ہے تاکہ بحث مہذب اور مؤثر طریقے سے ہو سکے۔ ان اصولوں میں احترام، سلیقے سے بولنا، اور ایک دوسرے کی رائے کا احترام کرنا شامل ہوتا ہے۔

iii. **بحث و مباحثہ کے موضوع کا تعارف**: استاد بحث کے موضوع کا تعارف کراتا ہے، اس کے پس منظر کی وضاحت کرتا ہے، اور اس کے اہم پہلوؤں پر روشنی ڈالتا ہے تاکہ طلباء کو اس موضوع کے حوالے سے صحیح تناظر مل سکے۔

iv. **سوالات کا آغاز**: استاد عام و فہم سوالات پوچھتا ہے جو طلباء کو سوچنے اور اپنی رائے پیش کرنے کی ترغیب دیتے ہیں۔

v. **طلباء کی شراکت**: طلباء اس بحث میں حرکیاتی طور پر حصہ لیتے ہیں، اپنے خیالات، سوالات اور جوابات دیتے ہیں۔

vi. **بحث و مباحثہ کی نگرانی**: استاد بحث کو مؤثر طریقے سے کنٹرول کرتا ہے، گفتگو کو درست سمت میں رہنے دیتا ہے، اور یہ یقینی بناتا ہے کہ ہر طالب علم اپنی رائے پیش کرے۔

vii. **خلاصہ اور اختتام**: استاد بحث کے اختتام پر اس کے اہم نکات کا خلاصہ پیش کرتا ہے، مختلف نقطہ نظر کو اجاگر کرتا ہے۔

- **بحث و مباحثہ کے طریقے کے فوائد (Merits of the Discussion Method)**

i. **تنقیدی سوچ کی ترقی**: اس طریقے سے طلباء اپنے خیالات کا تجزیہ کرتے ہیں، اور دلائل کے ذریعے اپنی رائے قائم کرتے ہیں۔

.ii **حرکیاتی سیکھنے کی ترغیب:** طلباء صرف سنتے نہیں ہیں بلکہ حرکیاتی طور پر اس میں شامل ہوتے ہیں، جس سے ان کا علم زیادہ مستحکم ہوتا ہے اور وہ موضوع کو بہتر طریقہ سے سمجھتے ہیں۔

.iii **تعاون اور بات چیت کی صلاحیتوں میں بہتری:** بحث کے دوران طلباء ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں اور اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں، جس سے ان میں تعاون اور بات چیت اور ترسیلی عمل کی صلاحیتیں فروغ پاتی ہیں۔

- **بحث کے طریقے کے نقصانات(Demerits of the Discussion Method)**

.i **غیر مساوی شرکت:** بعض اوقات کچھ طلباء زیادہ حصہ لیتے ہیں، جبکہ دوسرے کم بات کرتے ہیں، جس سے بحث میں توازن برقرار رکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

.ii **خوش فہمی میں غلط فہمی کا خطرہ:** کبھی کبھار طلباء موضوع کو غلط سمجھ لیتے ہیں یا اپنی بات کو صحیح طریقے سے نہیں سمجھا پاتے، جس سے بحث میں غلط فہمیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

.iii **تضاد اور تنازعات کا امکان:** طلباء کے درمیان تنازعہ یا اختلاف پیدا ہو سکتا ہے، جسے استاد کو اچھی طرح سے سنبھالنا پڑتا ہے۔

بحث و مباحثہ کا طریقہ ایک مؤثر تدریسی حکمت عملی ہے جو طلباء میں تنقیدی سوچ، حرکیاتی سیکھنے اور مختلف نقطہ نظر کو سمجھنے کی صلاحیتوں کو فروغ دیتا ہے۔ اگرچہ اس کے فوائد جیسے کہ بات چیت کی صلاحیت میں بہتری اور دلچسپی میں اضافہ کرتے ہیں، لیکن اس کے نفاذ میں وقت کی کمی، عدم مساوات میں شرکت اور استاد کی مہارت کی ضرورت جیسی دشواریاں بھی شامل رہتی ہیں۔

- مزید جانکاری کے لیے دیکھیں: https://www.youtube.com/watch?v=SssQyRJEf2k

10.2.2.4 استقرائی و استخراجی طریقہ(Inductive and Deductive Methods)

سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے استقرائی و استخراجی دونوں ہی طریقے بہت اہم ہیں۔ گریک فلسفی ارسطو(Aristotle) نے استقرائی طریقہ(Inductive Methods) ایجاد کیا جبکہ افلاطون (Plato) نے استخراجی طریقہ تدریس (Deductive Methods) منظر عام پر رکھا۔

I استقرائی طریقہ(Inductive Methods)

ارسطو کے استقرائی طریقہ تدریس(Inductive Methods) میں کسی چیز یا کام کو واضح کرنے کے لیے کچھ مخصوص مثالوں سے عمومی اصولوں تک پہنچا جاتا ہے اور کسی چیز کے مخصوص حقائق اور واقعات کا مشاہدہ اور تجزیہ کر کے نتیجہ اخز کیا جاتا ہے اور منزل مقصود کو حاصل کیا جاتا ہے۔ جیسے مثال کے طور پر ”اگر کسی کو پیاس لگی ہے اور اس کے سامنے پانی پیش کیا جائے تو اگر اس پانی سے پیاس بجھتی ہے تبھی یہ پانی پینے کے قابل ہو گا ورنہ یہ پانی بے کار ہے“۔ ارسطو کا یہ تدریسی طریقہ کسی چیز کی وضاحت اس چیز کو پرکھنے، مشاہدہ کرنے کے بعد حقائق کی عمومیت کے طور پر تصورات قائم کرنے، یا وضاحت کرنے پر یقین رکھتا ہے۔

- **استقرائی طریقہ کا عملی پہلو (Process of Inductive Method)**

.i اساتذہ طلباء کو مختلف مثالیں، واقعات یا ڈیٹا (اعداد و شمار یا معطیات) فراہم کرتے ہیں۔

ii. طلباء ان مثالوں میں یکسانیت یا اختلافات تلاش کرتے ہیں۔

iii. تجزیہ کرتے ہیں اور مشاہدہ کرتے ہوئے وہ خود ایک عمومی اصول یا تصور قائم کرتے ہیں۔

iv. استقرائی طریقہ تدریس میں پہلے تحقیق کی جاتی ہے، طلباء کسی کام یا چیز کا تجزیہ کرتے ہیں اور مشاہدے سے اصول، نظریات و حقائق قائم کرتے ہیں۔

- **فوائد(Advantages)**

i. استقرائی طریقہ تدریس سے طلباء میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔

ii. عملی زندگی میں مسائل کو حل کرنے کی مہارت بڑھتی ہے۔

iii. تجزیاتی، تجرباتی اور مشاہداتی سوچ کو فروغ دیا جاتا ہے۔

- **نقصانات(Disadvantages)**

iv. وقت زیادہ درکار ہوتا ہے۔

v. ابتدائی طلباء کے لیے مشکل ہو سکتا ہے۔

vi. ہر موضوع پر لاگو نہیں کیا جا سکتا۔

II استخراجی طریقہ تدریس(Deductive Method):

گریک فلسفی افلاطون(Plato) نے استخراجی طریقہ تدریس پیش کیا، جس میں کسی کام یا چیز کو اس کے اصولوں قاعدوں اور ضابطوں کے ساتھ اس کے نظریاتی اور تجرباتی و عملی پہلوؤں سے شروع کرنا ہوتا ہے، یعنی کوئی کام کرنے، کسی چیز کو پرکھنے سے پہلے اس کام یا چیز کے قاعدے، قوانین، نظریاتی و تجرباتی عمل کو سمجھا جاتا ہے، اس کے بعد ہی کوئی فیصلہ یا مثال قائم کی جاتی ہے، جیسے "آگ جلانے سے پہلے ہمیں آگ کس چیز سے جلتی ہے؟ آگ سے کیا فائدہ اور نقصانات ہیں؟ آگ کا استعمال کیا ہے؟" ان تمام سوالوں کے بارے میں نظریاتی طور پر سمجھا جاتا ہے پھر ہی آگ کو جلانے یا استعمال کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ استخراجی طریقہ تدریس عام طور پر سائنس اور ریاضی کی تعلیم میں استعمال ہوتا ہے۔ یہ طریقہ تدریس عمومی اصول سے مخصوص مثالوں تک لے جانے پر مبنی ہوتا ہے۔

- **استخراجی طریقہ تدریس کے عملی پہلو (Process of Deductive Method)**

i. استخراجی طریقہ تدریس میں استاد کسی کام یا چیز کے عمومی اصول، نظریات اور قانون بیان کرتا ہے۔

ii. طلباء کو ان اصولوں کی وضاحت مثالوں، ڈیٹا یا مشقوں کے ذریعے فراہم کی جاتی ہے۔

iii. طلباء ان اصولوں کو مخصوص مسائل پر لاگو کرتے ہیں اور مسئلہ یا کام کو حل یا مکمل کرتے ہیں۔

iv. استخراجی طریقہ تدریس اساتذہ مرکوز ہوتا ہے اور اس کے واضح اصول ہوتے ہیں۔

v. استخراجی طریقہ تدریس میں نظریات پہلے سمجھائے جاتے ہیں، پھر ان کی مشق کروائی جاتی ہے۔

- **فوائد(Advantages)**

i. وقت کی بچت ہوتی ہے۔

ii. مشکل تصورات کو آسانی سے سکھایا جا سکتا ہے۔

iii. زیادہ تر موضوعات پر لاگو کیا جا سکتا ہے۔

- **نقصانات(Disadvantages)**

i. طلباء میں تخلیقی اور تنقیدی سوچ کم پروان چڑھتی ہے۔

ii. اس سے نقل کرنے کی عادت پڑ سکتی ہے اور یہ طلباء کی خود اعتمادی اور خود انحصاری پر منفی اثر ڈال سکتا ہے۔

iii. طلباء کو سیکھنے کے عمل میں محدود شرکت ہوتی ہے۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں https://www.youtube.com/watch?v=06ylwFnlmzM

- **استقرائی و استخراجی طریقہ تدریس کا موازنہ (Comparison)**

استقرائی طریقہ تدریس طلباء کو ذاتی مشاہدے اور تجزیے کے ذریعے سیکھنے کی اجازت دیتا ہے، جبکہ استخراجی طریقہ اس کے برعکس استاد کی رہنمائی کے ذریعے واضح اصول سکھاتا ہے۔ استقرائی طریقہ میں تجزیہ، مشاہدہ اور مثالوں کے زریعے اصول قائم کیے جاتے ہیں جبکہ استخراجی طریقہ میں قاعدے و قوانین کی روشنی میں مثالیں قائم کی جاتی ہیں۔ دونوں ہی طریقے تدریس کے مختلف پہلوؤں میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور ان کا انتخاب موضوع، مقصد اور طلباء کی ضروریات پر انحصار رکھتا ہے۔

استقرائی و استخراجی طریقہ تدریس کے موازنے کا جدول

Aspect	Inductive Method	Deductive Method
Approach	Specific to General	General to Specific
Focus	Discovery and exploration	Explanation and application
Student Role	Active and participatory	Passive and receptive
Teacher Role	Facilitator and guide	Instructor and explainer
Suitability	Concepts requiring critical thinking	Topics needing theoretical clarity
Example	Deriving the concept of democracy by analyzing case studies of countries.	Teaching the definition of democracy first, then providing examples.

10.2.2.5 مشاہدہ کا طریقہ (Observation Method)

سماجی مطالعہ کی درس و تدریس میں مشاہدہ ایک ایسا طریقہ ہے جو سماجی مطالعہ کی تدریس میں کسی مقصد کو حاصل کرنے کے لیے کسی چیز یا کام کا مشاہدہ کر کے ڈیٹا (اعداد و شمار یا معطیات) جمع کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اس میں کسی فرد، گروپ، یا واقعہ کو براہ راست دیکھ کر، اس کے مختلف پہلوؤں کا مشاہدہ کر معلومات کے اعداد و شمار جمع کیے جاتے ہیں۔ مشاہدے کے طریقے کے کئی مختلف طریقے ہوتے ہیں، جنہیں ان کے انداز، ساخت اور استعمال کے مطابق تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

- **مشاہدے کے مختلف طریقے** (Types of Observation Method)

a) **خودساخت مشاہدہ**(Structured Observation):ساخت مشاہدہ کا طریقہ جس میں پہلے سے طے شدہ اصول اور معیارات قائم ہوتے ہیں۔ مشاہدے کے لیے چیک لسٹ، ریٹنگ اسکیلز، یا کوڈنگ استعمال کیے جاتے ہیں۔

b) **غیر ساختہ مشاہدہ**:(Unstructured Observation): **غیر ساختہ** مشاہدہ کا طریقہ آزادانہ ہوتا ہے اور وقت ضرورت کے اعتبار سے معلومات کے نکات نوٹ کیے جاتے ہیں، جس میں مشاہدہ کرنے کے لیے کوئی خاص معیار نہیں ہوتا۔

c) **شرکت کے ساتھ مشاہدہ**(Participant Observation) :اس طریقے میں مشاہدہ کرنے والا فرد گروپ یا ماحول کا حصہ بن کر مشاہدہ کرتا ہے، جس میں مشاہدہ کرنے والا شخص بھی شامل رہتا ہے اور اپنا بھی مشاہدہ کرتا ہے۔

d) **کنٹرولڈ مشاہدہ**:(Controlled Observation) : یہ مشاہدہ کسی مخصوص اور ماحول کو قابو میں رکھ کر کیا جاتا ہے۔، جیسے لیبارٹری یا کلاس روم۔

- **مشاہدے کے عمومی فوائد**(:General Merits of Observation)

i. براہِ راست ڈیٹا(معطیات یا اعداد و شمار) کی حصولیابی، حقیقی وقت میں کسی انسانی رویے یا واقعات کو نوٹ کیا جاسکتا ہے۔

ii. حاصل شدہ ڈیٹا کو مختلف حالات میں استعمال کر کوئی فیصلہ کیا جاسکتا ہے، مختلف موضوعات اس کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

iii. کسی مسئلہ یا کام کی گہرائی سے تفہیم کی جاسکتی ہے، مشاہدے سے غیر زبانی رویے اور تعاملات کو بھی سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

- **مشاہدے کے عمومی نقصانات**(General Demerits of Observation)

i. تعصب کا امکان رہتا ہے، مشاہدہ کرنے والے کی ذاتی رائے ڈیٹا کو متاثر کرسکتی ہے۔

ii. لوگ مشاہدہ کیے جانے پر اپنا رویہ بدل سکتے ہیں۔

iii. بغیر اجازت مشاہدہ کرنا غیر اخلاقی ہوسکتا ہے۔

سماجی مطالعہ کی تدریس میں مشاہدے کے مختلف طریقے مخصوص مقاصد اور ماحول کے مطابق استعمال کیے جاتے ہیں۔ مشاہدے کا انتخاب تحقیق کے اہداف، موضوع، اور ڈیٹا کی ضروریات پر منحصر ہوتا ہے۔ بہترین نتائج کے لیے، مشاہدے کو دیگر تحقیقاتی طریقوں کے ساتھ ملا کر استعمال کیا جانا بہتر ہوتا ہے۔

10.2.2.6 تعمیری طرز رسائی(Constructivist Approach)

تعمیری طرز رسائی ایک ایسا طریقہ تدریس ہے جس کی بنیاد تعمیری طرز رسائی کے نقطہ نظر کے اصول پر مبنی ہوتی ہے۔ تعمیری نظریہ کے مطابق، طالب علم اپنے سابقہ علم اور تجربات کی بنیاد پر سیکھتے ہیں اور سیکھنے کے عمل میں حرکتی طور پر شامل ہو کر ہی کارکردگیوں کی بنیاد پر علم حاصل کرتے ہیں، بجائے اس کے کہ وہ سن کر اور یادداشت کے ذریعے متحمل(Passive)رہ کر علم حاصل کریں۔ تعمیراتی طرز رسائی (Constructivist Approach) تعلیم میں ایک جدید اور طالب علم مرکوز طریقہ تدریس ہے جو اس بات پر زور دیتا ہے کہ طلباء

اپنی موجودہ معلومات اور تجربات کی بنیاد پر نئی معلومات کی تعمیر خود کر سکتے ہیں۔اس کے ساتھ ہی طلباء اپنی دلچسپی، ضرورتوں، تجسس اور سماجی تعاملات کے ذریعے علم حاصل کرتے ہیں۔اس طریقہ تدریس میں استاد کا کردار ایک رہنما یا معاون کا ہوتا ہے، جو طلباء کو سیکھنے کے عمل میں مدد فراہم کرتا ہے۔

- **عمل:(Processes)**

i. **سوالات اور مسائل کی تخلیق:** استاد طلباء کو سوچنے پر مجبور کرنے والے سوالات یا مسائل پیش کرتا ہے۔

ii. **سیکھنے کے لیے تحقیق:** طلباء تحقیق کرتے ہیں، ڈیٹا اکٹھا کرتے ہیں، اور معلومات کا تجزیہ کرتے ہیں۔

iii. **معلومات کا اطلاق:** طلباء اپنی نئی حاصل کردہ معلومات کو عملی یا خیالی مسائل پر لاگو کرتے ہیں۔وہ اپنی خود کی ذاتی وضاحت یا حل پیش کر سکتے ہیں، جس کی حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔

iv. **عکس:(Reflection)** طلباء اپنی سیکھنے کے عمل پر غور کرتے ہیں اور اس کا تجزیہ بھی کرتے ہیں۔

- **فوائد:(Merits)**

i. **طالب علم مرکوز سیکھنا:** طلباء سیکھنے میں مرکزی کردار ادا کرتے ہیں، جس سے ان کی خود اعتمادی بڑھتی ہے۔

ii. **تنقیدی سوچ کی ترقی:** طلباء سوالات کرنے، مسائل کا تجزیہ کرنے، اور خود حل تلاش کرنے کی مہارت سیکھتے ہیں۔

iii. **حقیقت سے جڑا ہوا علم:** سیکھنا روزمرہ زندگی کے مسائل اور تجربات پر مبنی ہوتا ہے، جو اسے مزید بامعنی بناتا ہے۔

- **نقصانات:(Demerits)**

i. **اساتذہ کے لیے مشکل کام:** اساتذہ کو ایک مؤثر رہنما بننے کے لیے مہارت اور تخلیقی سوچ کی ضرورت ہوتی ہے۔

ii. **وسائل کی ضرورت:** اس طریقے میں تحقیق، گروپ ورک، اور تجرباتی سرگرمیوں کے لیے اضافی وسائل درکار ہوتے ہیں۔

iii. **غیر متوقع نتائج:** طلباء مختلف سمتوں میں جا سکتے ہیں، جس سے سیکھنے کے عمل کو قابو میں رکھنا مشکل ہو سکتا ہے۔

تعمیراتی نقطۂ نظر کی طرز رسائی طلباء کو خود مختار، تخلیقی، اور تنقیدی سوچ رکھنے والے افراد بننے میں مدد فراہم کرتا ہے۔یہ طریقہ سیکھنے کو حقیقت پسند اور بامعنی بناتا ہے، لیکن اس کے لیے وقت، وسائل، اور مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔اساتذہ کو اس طریقہ کار کو مؤثر طریقے سے نافذ کرنے کے لیے اپنی تدریسی حکمت عملیوں کو بہتر بنانا ہوگا۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں: https://www.youtube.com/watch?v=_bruBRqxxJo

اپنی معلومات کی جانچ(Check your progress)
1۔ سماجی مطالعہ کی طلباء مرکوز طرز رسائیوں کے مختلف طریقہ تدریس کی وضاحت پیش کریں؟

10.3 خلاصہ (Summary)

اس اکائی میں سماجی مطالعہ کی تدریس میں استاد مرکوز طریقہ تدریس پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ سب سے پہلے لیکچر یا بیانیہ طریقہ تدریس کو زیرِ غور لایا گیا ہے، جو ایک روایتی تدریسی حکمت عملی ہے اور معلومات کی وضاحت کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ اس کے بعد ماخذاتی طریقہ تدریس پیش کیا گیا ہے، جو اصل ذرائع، مواد اور ماخذات کے استعمال سے سماجی مطالعہ کے مختلف مضامین میں حقائق اور واقعات کی وضاحت فراہم کرتا ہے۔ اس اکائی میں **طالب علم مرکوز طرز تدریس** پر بھی زور دیا گیا ہے، جس میں تدریسی ماحول طلباء کی ضروریات، دلچسپیوں، کارکردگی اور رغبت کے گرد گھومتا ہے۔ یہ طریقہ طلباء کو تدریسی عمل کا مرکز بناتا ہے اور ان کی شمولیت، تنقیدی سوچ اور مسئلہ حل کرنے کی صلاحیت کو فروغ دیتا ہے۔

مزید برآں، پروجیکٹ طریقہ تدریس کو ماہر تعلیم ولیم ایچ کلپیٹرک نے 1908 میں پیش کیا، جو عملی سرگرمیوں اور تجربات کے ذریعے سیکھنے پر زور دیتا ہے۔ اسی طرح، بحث و مباحثہ کا طریقہ تدریس بھی شامل ہے، جو اس اصول پر مبنی ہے کہ "سچائی بات چیت سے حاصل ہوتی ہے"، اور طلباء کی تجزیاتی سوچ اور اظہار رائے کی صلاحیت کو فروغ دیتا ہے۔

10.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کے مطالعے کے بعد طلبا اس قابل ہو چکے ہیں کہ

- سماجی مطالعہ کی مختلف طرز رسائی اور ان کے طریقہ کار کو سمجھ سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی اساتذہ مرکوز طرز رسائی اور ان کے طریقہ کار کو سمجھ سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی طلباء مرکوز طرز رسائی اور ان کے طریقہ کار کو سمجھ سکیں۔
- سماجی مطالعہ تدریس کی اساتذہ مرکوز طرز رسائی اور طلباء مرکوز طرز رسائیوں کے بیچ فرق واضح کر سکیں۔
- درجہ میں سماجی مطالعہ کی مختلف طرز رسائیوں کا استعمال کر سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریسی طرز رسائیوں کا مختلف مضامین سے رشتہ قائم کر سکیں

10.5 فرہنگ (Glossary)

- سماجی مطالعہ (Social Studies) : ایک مضمون جس میں تاریخ، علم معاشیات، علم جغرافیہ وغیرہ شامل رہتے ہیں۔
- اساتذہ مرکوز طرز رسائیاں: (Teacher Cantered Approaches) : اساتذہ مرکوز تدریسی ماحول
- استقرائی (Inductive) : ایک تدریسی طریقہ جس میں مشاہدہ تجزیہ کر کے مثالیں قائم کی جاتی ہیں
- استخراجی (Deductive) : ایک تدریسی طریقہ جس میں قاعدے قوانین سے اصول قائم کیے جاتے ہیں۔

- طلباء مرکوز طرز رسائیاں:(Student Cantered Approaches) : طلباء مرکوز تدریسی ماحول
- مشاہدہ (Observation): کسی جگہ یا چیز کا مشاہدہ کرڈیٹا اکٹھا کرنا ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقلی
- مسئلہ کا حل (Problem Solving) : کسی کام دشواری کو حل کرنا

10.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objectives answer type questions)

1۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں اساتذہ مرکوز طرز رسائی کے طریقہ تدریس کو پہچانیں؟

a)خطبہ یا بیانیہ　b)لیکچر مع مظاہرہ　c)استخراجی　d) سبھی

2۔ طلباء مرکوز طریقہ تدریس ہے؟

a)مسئلہ حل کرنے کا طریقہ　b)پروجیکٹ طریقہ　c)سوال وجواب کا طریقہ　d) سبھی

3۔ تدریس کی طرز رسائیوں میں ہم درج ذیل میں سے کیا پہچانتے ہیں؟

a)تدریسی ماحول　b)عنوان　c)درجہ　d)کوئی نہیں

4۔ سماجی مطالعہ کے بحث ومباحثہ طریقہ کار کی ایجاد کی؟

a)سکرات　b)پلاٹو　c)جان ڈیوی　d)کوئی نہیں

5۔ سماجی مطالعہ میں مشاہدہ کتنے طریقوں سے کیا جاسکتا ہے؟

a)عام طور پر تین طریقہ رائج ہیں　b)عام طور پر پانچ طریقہ رائج ہیں

c)عام طور پر دو طریقہ رائج ہیں　d)کوئی نہیں

6۔ طلباء مرکوز طریقہ کار ہیں؟

a)استقرائی　b)مسئلہ کا حل　c)روجیکٹ طریقہ　d) سبھی

7۔ استخراجی طریقہ تدریس کس گریک ماہر نے پیش کیا؟

a)صرف ارستو نے　b)صرف افلاطون نے　c)ارستو اور افلاطون دونوں نے　d) کسی نے نہیں

8۔ معلوم سے نامعلوم اور عام سے خاص کی طرف کس طریقہ تدریس میں استعمال کیا جاتا ہے؟

a)استقرائی طریقہ تدریس　b)استخراجی طریقہ تدریس　c)دونوں میں　d)کسی میں نہیں

9۔ جارج پولیا(George Polya)جو کہ ہنگری کے ایک ریاضی دان تھے نے-------طریقہ ایجاد کیا؟

a)بیانیہ　b)سائنسی تحقیق　c)مسئلہ کا حل　d)سوال جواب کا طریقہ

10۔ درس وتدریس کی آزادانہ حکمت عملی میں اساتذہ کا کیا کردار ہوتا ہے؟

a)اساتذہ تمام سہولیات مہیا کرواتے ہیں　　　b)اساتذہ معائینہ کرتے ہیں

c)اساتذہ بھی طلباء کی کارکردگیوں کا مشاہدہ کرتے ہیں　　　d) سبھی

مختصر جواب کے حامل سوالات(Short answer type questions)

1۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں اساتذہ مرکوز طرز رسائیوں میں کون کون سے طریقہ تدریس کی شمولیت رہتی ہے؟

2۔ بحث ومباحثہ طریقہ کے عوامل وضاحت سے بیان کیجیے؟

3۔ سماجی مطالعہ میں استقرائی طریقہ آپ کس طرح استعمال کریں گے؟

4۔ استخراجی طریقہ کیوں اساتذہ مرکوز تصور کیا جاتا ہے؟

5۔ بیانیہ طریقہ تدریس کے فوائد واضح کیجیے؟

6۔ اساتذہ کو صحیح طریقہ تدریس کیوں استعمال کرنا چاہیے؟

7۔ طلباء مرکوز کسی ایک طریقہ تدریس کی افادیت پر مختصر روشنی ڈالیں۔

8۔ سماجی مطالعہ میں شامل مسئلہ کا حل طریقہ ہم کیوں استعمال کرتے ہیں؟

9۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں مشاہدہ کیوں کیا جاتا ہے؟

10۔ بنیادی طور پر سماجی مطالعہ میں ماخزاتی طریقہ کے فوائد درج کریں؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں طلباء مرکوز طرز رسائیوں میں کون کون سے طریقہ تدریس کی شمولیت رہتی ہے؟

2۔ سماجی مطالعہ کے اساتذہ نگرانی طریقہ درجہ میں کس طرح استعمال کریں گے؟

3۔ مشاہدہ کے طریقہ تدریس کی نوعیت واضح کیجیے؟

4۔ سماجی مطالعہ کی تدریس لکچر مع مظاہراتی طریقہ تدریس کے فوائد پر تفصیلی نوٹ لکھیے۔

5۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں سیر وسیاحت طریقہ کیوں استعمال کیا جاتا ہے؟

معروضی سوالات کے جوابات

1-d	2-d	3-a	4-a	5-b
6-d	7-b	8-a	9-c	10-d

10.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Resources)

1۔ Dike, H.I. (2002). Alternative teaching approaches for Social Studies with implications for science and social studies. Port Harcourt: Capiic Publishers.

2۔ Iwuamadi, F.N. (2013). Effective teaching of Social Studies(A contemporary approach). Owerri: Clear Image Publishers. Kegan, S. (1994). Cooperative learning method. New York: Kagan publishing htto://www.keganonline.com.

3۔ Steen, L.A. (2003) Issues in Science and Technology; out from under Achievement. Retrieved on 10th June 2017 from http://www.issues.org

4۔ https://ugcmoocs.inflibnet.ac.in/assets/uploads/1/42/1121/et/LECTURE%2019%20TEXT20022006060202 2121.pdf

5۔ Ansari, T. A. (2018). "Taleem me maloomati w tarsili technology ka istemal": Vol. I, 2018th, ISBN-978-93-85295-87-4, Published by Noor Publication, New Delhi. India.

6۔ Ansari, T. A. (2019). Uses of ICT in Teaching learning and Education: Vol. I, 2019th, ISBN-93-87635-74-0, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.

7۔ Hilgard, E.R. and Bower, G.H. Theories of Learning. New Delhi: Prentice Hall of India.

8۔ Ansari, T. A. (2019). "Educational Curriculum and Curriculum Development": Vol. I, 2019th, ISBN-978-93-85295-97-3, Published by Noor Publication, New Delhi. India

9۔ Ansari, T. A. (2016).Guidance and Counselling in Teaching and Learning: Vol. I, 2016th, ISBN-93-81029-92-X, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.

اکائی 11۔ حکمت عملیاں / تکنیکیں: برین اسٹارمنگ، گروہی تدریس، ذہنی خاکہ سازی، تصوراتی خاکہ سازی

(Strategies / Techniques: – Brain Storming, Team Teaching, Mind Mapping, Concept Mapping)*

اکائی کے اجزاء

11.0 تمہید(Introduction)

11.1 مقاصد(Objectives)

11.2 حکمت عملیاں / تکنیکیں: برین اسٹارمنگ، گروہی تدریس، ذہنی خاکہ سازی، تصوراتی خاکہ سازی
(Strategies / Techniques: – Brain Storming, Team Teaching, Mind Mapping, Concept Mapping)

11.2.1 درس و تدریس میں حکمت عملیاں / تکنیکوں کے معنی اور اہمیت
(Meaning and importance of strategies/techniques of teaching and learning)

11.2.2 برین اسٹارمنگ (Brain Storming)

11.2.3 گروہی تدریس (Team Teaching)

11.2.4 ذہنی خاکہ سازی یا مائنڈ میپنگ (Mind Mapping)

11.2.5 تصوراتی خاکہ سازی (Concept Mapping)

11.3 خلاصہ(Summary)

11.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomess)

11.5 فرہنگ(Glossary)

11.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

11.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Resources)

* Dr. Mohd. Talib Ather Ansari, Associate Professor, MANUU CTE, Bidar

11.0 تمہید (Introduction)

سماجی مطالعہ کی تدریس میں تدریسی حکمت عملیاں، اور تدریسی تکنیکیں بہت اہمیت کی حامل ہوتی ہیں۔ سابقہ اکائیوں میں ہم انکی انفرادی طور پر وضاحت پیش کر چکے ہیں اس اکائی میں ہم سماجی مطالعہ میں استعمال ہونے والی کچھ مخصوص تدریسی حکمت عملیوں، تکنیکوں کے بارے میں جانکاری حاصل کریں گے، چونکہ سماجی مطالعہ کی تدریس کا مقصد طلباء کو تنقیدی سوچ کی مہارتوں کو فروغ دینے، حقیقی دنیا کے مسائل کو حل کرنا سیکھنے، اور زندگی کی مہارتوں کے مختلف تجربات حاصل کرنے میں یہ تدریسی تکنیکیں اور حکمت عملیاں مدد کر سکتی ہیں اس لیے ان کی وضاحت اور استعمال کو سمجھنا اساتذہ کے لیے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ اس اکائی میں ہم سماجی مطالعہ کی تدریس میں استعمال ہونے والی برین اسٹارمنگ، گروہی تدریس، ذہنی خاکہ سازی، تصوریت کی خاکہ سازی کی تکنیکوں اور حکمت عملیوں کو خاص طور پر سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

11.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- سماجی مطالعہ کی تدریس کی مختلف حکمت عملیوں اور تکنیکوں کے تصور کو اپنے الفاظ میں بیان کر سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس میں طلباء کی برین اسٹارمنگ تکنیک کے استعمال کو سمجھ سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس میں گروہی تدریس کو سمجھ کر استعمال کر سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس میں طلباء کی ذہنی خاکہ سازی اور تصوریت کی خاکہ تکنیک کو سمجھ کر انکی وضاحت کر سکیں۔

11.2 حکمت عملیاں / تکنیکیں: برین اسٹارمنگ، گروہی تدریس، ذہنی خاکہ سازی، تصوراتی خاکہ سازی

(Strategies / Techniques: - Brain Storming, Team Teaching, Mind Mapping, Concept Mapping)

درج ذیل میں ہم سماجی مطالعہ کی تدریس میں استعمال ہونے والی مختلف حکمت عملیوں اور تدریسی تکنیکوں کے معنی اور اہمیت کے ساتھ ان کے استعمال اور ان دونوں کے درمیان فرق کی بھی وضاحت پیش کر رہے ہیں۔

11.2.1 درس و تدریس میں حکمت عملیاں / تکنیکوں کے معنی اور اہمیت

(Meaning and importance of strategies/ techniques)

سماجی مطالعہ کی تدریس میں، موجود تدریسی حکمت عملیوں اور تکنیکوں کی اہمیت مسلم ہے، چونکہ یہ دونوں ہی جدید دور کی جدید تکنیکوں میں شمار کی جاتی ہیں۔ تدریسی تکنیکوں اور تدریسی حکمت عملیوں کے بیچ اگر ہم فرق واضح کرنے کی کوشش کریں تو پائیں گے کہ

تدریسی حکمت عملیاں عام طور پر سماجی مطالعہ کی تدریس کے مختلف اہداف کے حصول کے لیے قائم کیے جانے والے عام منصوبہ ہیں جو اساتذہ مرکوز، طلباء مرکوز یا پھر آزادانہ طور پر درس و تدریس میں شامل کیے جاتے ہیں، جبکہ تدریسی تکنیک وہ مخصوص اقدامات ہیں جو ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔

I. **تدریسی حکمت عملیاں (Teaching Strategies):** تدریسی حکمت عملیاں درس و تدریس کے وہ منصوبہ ہیں جنہیں اساتذہ درس و تدریس میں مختلف اقدامات جیسے کہ مواد کی فراہمی اور طلباء کی مصروفیت، تدریسی مقاصد کے حصول اور طلباء کی اکتسابیت (Learning) کے حصول کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ تدریسی حکمت عملیوں میں درس و تدریس کی ساخت، تدریسی مقاصد اور مختلف تکنیکوں کو نافذ کرنے کی حکمت عملیاں شامل رہتی ہیں۔ اساتذہ درجہ کے سائز، تعلیمی سطح، اکائی کے موضوع، سبق کے عنوان، اور کلاس روم کے وسائل کی بنیاد پر حکمت عملیوں کا انتخاب کر سکتے ہیں۔

II. **تدریسی تکنیکیں (Teaching Techniques):** تدریس کے یہ وہ مخصوص اقدامات ہوتے ہیں جو استاد سماجی مطالعہ کی درس و تدریس کے مقاصد کی تکمیل کے لیے استعمال کرتا ہے۔ مثال کے طور پر، ایک استاد طلباء کی ذہنی عکاسی کے لیے ذہنی خاکہ سازی کی تکنیک استعمال کر سکتا ہے۔ تدریسی تکنیکیں وہ وسیع تر طریقہ تدریس ہوتے ہیں جن کا استعمال طلباء کو سیکھنے میں مدد کرنے کے لیے کیا جاتا ہے، اور سرگرمیاں ان طریقوں کو نافذ کرنے کے مختلف کارعمل ہوتے ہیں۔ تدریسی تکنیکوں کے استعمال کا انتخاب استاد کے تعلیمی فلسفے، درجہ کی ساخت، موضوع کے دائرہ کار، اور تعلیم کے مقاصد کے حصول پر منحصر ہوتی ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your own progress)
1۔ تدریسی حکمت عملیوں سے آپ کیا سمجھتے ہیں۔ دو سو الفاظ میں وضاحت پیش کریں؟ ______________________

11.2.2 برین اسٹارمنگ (ذہنی کشمکش) (Brain Storming)

برین اسٹارمنگ کی تکنیک کا آغاز 1938-39 میں شروع ہوا، جب الیکس ایف اوسبورن (Alex F. Osborn) نے تخلیقی مسائل کے حل کے لیے ایک طریقہ تیار کرنا شروع کیا۔ 1953 میں اوسبورن نے باقاعدگی کے ساتھ اپنی مشہور کتاب "Applied Imagination: Principles and Procedures of Creative Thinking" کے ذریعے برین اسٹارمنگ کی تکنیک کو حتمی شکل میں متعارف کرایا۔ 1953 کے بعد سے برین اسٹارمنگ (Brainstorming) ایک لفظ کے طور دنیا بھر میں مختلف نوعیت کی تعریفوں کے ساتھ گھر کر چکا ہے۔

برین اسٹارمنگ کی تکنیک ایک تخلیقی تکنیک ہے جس میں انفرادی طالب علم کا، یا ایک گروپ کی ذہنی کشمکش کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ جس میں اس شخص یا گروپ کی کشیدگی، ذہنی تزبذب کی حالات، مثبت یا منفی صورت حال کو اس انفرادی شخص یا گروپ کی کسی ایک حرکت یا اشارے کی بنیاد پر پرکھا جا سکتا ہے، برین اسٹارمنگ میں ایسی حرکات و سکنات کی بھی شمولیت رہتی ہے جو معتبر اور غیر معتبر ذرائع

سے حاصل ہوں۔ انفرادی شخص یا گروپ کی کسی ایک حرکت یا اشارے کی سرگرمی کے دوران ہر خیال کو نوٹ کیا جاتا ہے۔ لیکن بعد میں ان کی تنقید نہیں کی جاتی ہے۔ برین اسٹارمنگ کی تکنیک ایک مؤثر تدریسی تکنیک ہے جو طلباء کی تخلیقی صلاحیتوں، مسئلہ حل کرنے کی مہارت، اور اجتماعی سوچ کو فروغ دیتا ہے۔ یہ مختلف تکنیکوں اور مراحل پر مشتمل ہوتا ہے، جو تدریس کو زیادہ دلچسپ اور نتیجہ خیز بناتے ہیں۔

- **برین اسٹارمنگ کی مختلف تکنیکیں (Different Techniques of Brainstorming)**

i. **انفرادی برین اسٹارمنگ کی تکنیک آزادانہ خیالات ظاہر کرنا: (Free Association)** طلباء کو کسی بھی قسم کے اظہارات و خیالات، اشارے، ڈرائنگ، پینٹنگ پیش کرنے کی آزادی دی جاتی ہے، خواہ وہ موضوع سے تھوڑا ہٹ کر ہی کیوں نہ ہوں اور طالب علم کے کسی بھی جواب کی تنقید نہیں کی جاتی، بلکہ اس جواب کے اسباب تلاش کیے جاتے ہیں۔ کہ اس طالب علم نے یہ جواب کیوں دیا؟ یہ ایک روایتی ذہنی سوچ کو پرکھنے کی تکنیک ہے۔

ii. **گروپ برین اسٹارمنگ: (Group Brainstorming)** گروپ برا ین اسٹارمنگ میں طلباء کو چھوٹے گروپ میں تقسیم کر کے گول گھیرے میں بیٹھا کر ایک سوال دیا جاتا ہے اسی سوال کا جواب پہلے طالب علم کو دینا ہوتا ہے اس کے بعد یہ ہی سوال دوسرے اور پھر تیسرے یہاں تک کہ تمام طلباء تک جاتا ہے اگر ایک طالب علم اس جواب سے متفق ہے تو ٹھیک ہے ورنہ اس جواب میں کچھ جوڑ یا گھٹا سکتا ہے۔ اس طرح اس گروپ کا اجتماعی جواب ہمیں حاصل ہو جاتا ہے۔

iii. **خاموش برین اسٹارمنگ: (Silent Brainstorming)** اس میں طلباء کو اپنے خیالات لکھنے کا موقع دیا جاتا ہے تاکہ وہ پرسکون ماحول میں اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لا سکیں۔ اس کے بعد تمام طلباء کے دیے گئے جوابات کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔

iv. **ریورس برین اسٹارمنگ: (Reverse Brainstorming)** طلباء کو مسائل کی بجائے ان کے ممکنہ اسباب یا کی گئی غلطیوں پر غور کرنے کی ترغیب دی جاتی ہے۔

v. **ڈیجیٹل برین اسٹارمنگ:(Digital Brainstorming)**: آن لائن پلیٹ فارمز یا سافٹ ویئر کے ذریعے طلباء کے خیالات کو اکٹھا کیا جاتا ہے، خاص طور پر دور دراز کے طلباء کے لیے یہ تکنیک بہت مفید ہے۔

vi. **رول پلے برین اسٹارمنگ:(Role-Play Brainstorming)**: طلباء مختلف کرداروں کے رول ادا کرتے ہوئے اپنے خیالات پیش کرتے ہیں، جس سے ان کی تخلیقی سوچ کو مزید متحرک کیا جاسکتا ہے۔

- **برین اسٹارمنگ کے طریقہ کار (Procedure of Brainstorming)**

i. **تیاری:** استاد موضوع یا مسئلے کا انتخاب کرتے ہیں، برین اسٹارمنگ کی تکنیک (گروپ یا انفرادی) کو معین کرتے ہیں اور اسے واضح طور پر بیان کرکے وقت اور وسائل کی منصوبہ بندی کرتے ہیں تاکہ طلباء کی ذہنی خاکہ سازی کو انجام دیا جاسکے۔

ii. **مسئلے کا تعارف:** اساتذہ سوال یا کسی مسئلہ کو پیش کرتے ہیں اور اس کی وضاحت کرتے ہیں اور طلباء کو کسی قسم کی تنقید کیے بغیر جوابات کو پیش کرنے کی ہدایات فراہم کرتے ہیں۔

iii. **جوابات کی پیشکش:** طلباء کو اپنے جوابات آپس میں شیئر کرنے کا موقع فراہم کرتے ہیں طلباء کے تمام خیالات یا جواب بورڈ یا چارٹ پر درج کرتے ہیں اس کے ساتھ ہی بات چیت، بحث ومباحثہ وغیرہ فراہم کرنے کا وقت بھی مقرر کیا جاتا ہے۔

iv. **خیالات پر گفتگو:** طلباء کے دیے گئے تمام جوابات کا تجزیہ، غیر متعلقہ جوابات کو الگ کرنا، اہم جوابات پر توجہ مرکوز کرنا۔

v. **خلاصہ اور اطلاق:** طلباء کے دیے گئے بہترین جوابات کا خلاصہ کرنا، طلباء کو ان جوابات کو عملی سرگرمیوں میں استعمال کرنے کے لیے رہنمائی فراہم کرنا اور ان کا خلاصہ پیش کرنا شامل رہتا ہے۔

- **تدریس میں برین اسٹارمنگ کے فوائد (Advantages of Brainstorming)**

i. **تخلیقی صلاحیتوں کا فروغ:** طلباء کو آزادانہ طور پر سوچنے اور نئے خیالات کے اظہار پیش کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔

ii. **مسئلہ حل کرنے کی مہارت:** طلباء کو مسئلہ کے مختلف حل تلاش کرنے کے لیے تیار کیا جاتا ہے۔

iii. **تنقیدی سوچ کی ترقی:** طلباء کے جوابات کے تجزیے اور ان میں بہتری لانے سے طلباء کی تنقیدی سوچ میں اضافہ ہوتا ہے۔

iv. **اجتماعی کام کی عادت:** طلباء کو مل جل کر کام کرنے اور ایک دوسرے کے خیالات کو سننے کا موقع ملتا ہے۔

v. **طلباء کی خوداعتمادی میں اضافہ:** طلباء اپنے خیالات پیش کرکے اور دوسروں سے تسلیم کرواکر خوداعتمادی حاصل کرتے ہیں۔

vi. **مختلف نقطہ نظر کا تعارف:** مختلف پس منظر اور تجربات رکھنے والے طلباء سے نئے زاویے دریافت ہوتے ہیں۔

vii. **وقت کو منظم کرنے کی مشق:** مقررہ وقت میں خیالات کا اشتراک اور تجزیہ کرنے سے طلباء وقت کی اہمیت سمجھتے ہیں۔

- **رکاوٹیں (Disadvantages or Barriers)**

i. کچھ طلباء بولنے میں جھجک محسوس کرسکتے ہیں۔

ii. غیر متعلقہ جوابات حاصل ہوتے ہیں اور وقت ضائع کرسکتے ہیں۔

iii. گروپ کے چند طلباء گفتگو پر حاوی ہوسکتے ہیں۔

- **تجاویز(Suggestions)**

i. تمام طلباء کی شمولیت یقینی بنانے کے لیے اصول بنائیں۔

ii. غیر متعلقہ جوابات کی ومؤدبانہ طور پر حوصلہ شکنی کریں۔

iii. گروپ میں ایسے طلباء کو ترجیح دیں جو زیادہ بولنے یا کم بولنے والے ہوں۔

زیادہ جانکاری کے لیے دیکھیں:https://www.youtube.com/watch?v=rtJiOr9VXgw

برین اسٹارمنگ کی تکنیک تدریس میں طلباء کو متحرک، تخلیقی، اور اجتماعی طور پر سیکھنے کے مواقع فراہم کرتی ہے۔ یہ تکنیک جدید تعلیمی ضروریات کے مطابق سماجی مطالعہ کی تدریس کو بہتر بناتی ہے۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں https://www.youtube.com/watch?v=l9EQp_IhSrg

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ برین اسٹارمنگ کے تعلیمی استعمال کو دو سو الفاظ میں واضح کریں؟ ____

11.2.3 گروہی تدریس(Team Teaching)

1963 میں ولیم الیگزینڈر (William Alexander)نے گروہی تدریس (Team teaching)کا تصور پیش کیا، ان کی تجویز تھی کہ ایک مضمون کو کئی استاد پڑھاتے ہیں، اگر وہ ایک مضمون کو ایک ساتھ "گروہی تدریس" سے درس فراہم کریں تو اس مضمون کی تدریس کی افادیت بڑھ جائے گی۔ گروہی تدریس کو سب سے پہلے عیسوی 1955 میں امریکہ کی ہارورڈ یونیورسٹی (Harvard University)میں لاگو کیا گیا تھا۔ گروہی تدریس ایک ایسی تکنیک ہے جس میں متعدد اساتذہ مل کر کام کرتے ہیں۔ گروہی تدریس کا مقصد طلباء کے سیکھنے کے تجربے کو بہتر بنانے کے لیے اساتذہ کی مختلف مہارتوں اور صلاحیتوں کو ایک ساتھ استعمال کرنا ہے۔ گروہی تدریس کو تعلیم کی تمام سطحوں، تمام گریڈ، لیولز اور تمام شعبوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ گروہی تدریس میں دو یا دو سے زیادہ اساتذہ ایک ساتھ شامل ہو کر کام کرتے ہیں تاکہ کسی ایک گروپ کے طلباء کو مشترکہ طور پر پڑھا سکیں۔ یہ تکنیک اساتذہ کی مختلف مہارتوں اور تجربات کو یکجا کر کے تعلیم کو زیادہ مؤثر اور دلچسپ بناتی ہے۔ گروہی تدریس مختلف مضامین اور تعلیم کی تمام سطحوں پر استعمال کی جا سکتی ہے، جو طلباء کو بہتر تعلیمی تجربہ فراہم کرتی ہے۔

- **گروہی تدریس کا کارعمل(Process of Team Teaching)**

i. **منصوبہ بندی کا مرحلہ (Planning stage)**

a. اساتذہ مل کر کسی ایک مضمون کی تدریس کے اہداف اور ضروریات طے کرتے ہیں۔

b. ہر استاد کی مہارت کے مطابق ذمہ داریاں طے کی جاتی ہیں، جیسے کہ لیکچر دینا، سرگرمیاں منعقد کرنا، یا انفرادی طلباء کی مدد

c. اساتذہ مل کر سبق کے منصوبہ قائم کرتے ہیں۔

d. مختلف تدریسی انداز، حکمت عملیوں اور تکنیکوں کو شامل کیا جاتا ہے۔

ii. **تدریس کا مرحلہ (Interaction stage)**

a. **اسٹیشن ٹیچنگ:** طلباء کو گروپوں میں تقسیم کرکے مختلف گروپ میں مختلف اساتذہ پڑھاتے ہیں۔

b. **متوازی تدریس:** اساتذہ کلاس کو تقسیم کرکے ایک ہی موضوع الگ الگ طلباء کے گروپوں کو پڑھاتے ہیں۔

c. **متبادل تدریس:** ایک استاد چھوٹے گروپ کو خصوصی سبق دیتا ہے جبکہ دوسرا بڑی جماعت کو سنبھالتا ہے۔

d. **سرگرم شراکت:** اساتذہ طلباء کے ساتھ مسلسل رابطے میں رہتے ہیں اور سبق کو ضرورت کے مطابق ڈھالتے ہیں۔

iii. **تشخیص کا مرحلہ (Evaluation Stage)**

a) **طلباء کی کارکردگی کا جائزہ:** اساتذہ مل کر طلباء کی جانچ, ٹیسٹ، پراجیکٹس، غیر رسمی طریقہ سے کرتے ہیں۔

- **گروہی تدریس کے فوائد (Benefits of Team Teaching)**

i. **اکتسابی تجربے میں بہتری:** کئی اساتذہ کو شامل کرکے طلباء کے لیے مؤثر تدریس فراہم کی جاتی ہے۔

ii. **انفرادی توجہ:** ایک استاد ان طلباء پر توجہ دے سکتا ہے جو سیکھنے میں مشکل محسوس کر رہے ہوں جبکہ دوسرے استاد عمومی سبق جاری رکھ سکتے ہیں۔

iii. **اجتماعی ماحول:** اساتذہ کو ٹیم ورک اور نظریات کے تبادلے کا موقع ملتا ہے، جو پیشہ ورانہ ترقی میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔

iv. **مختلف نقطہ نظر:** طلباء کو مختلف اساتذہ کے نظریات اور تدریسی انداز سے فائدہ ہوتا ہے۔

v. **طلباء کی ضروریات کے مطابق لچک:** چھوٹے گروپوں یا مخصوص تدریس کے ذریعے طلباء کی ضروریات کو پورا کیا جاتا ہے۔

- **گروہی تدریس کے نقصانات (Draw backs of Team Teaching)**

i. مشترکہ تدریس کے لیے اساتذہ کو زیادہ وقت اور محنت سے منصوبہ بندی کرنی پڑتی ہے۔

ii. تدریس کے دوران اساتذہ میں اختلافات کا امکان رہتا ہے۔

iii. اساتذہ کے تدریسی فلسفے یا رابطے کے انداز میں اختلافات تنازعات کا باعث بن سکتے ہیں۔

iv. اضافی وسائل جیسے کلاس رومز، تدریسی مواد، اور وقت کا انتظام درکار ہوتا ہے۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں: https://www.youtube.com/watch?v=18AvITF92qQ

گروہی تدریس ایک جدید اور مئوثر تدریسی طریقہ ہے جو طلباء کو بہتر تعلیمی تجربہ فراہم کرتی ہے اور اساتذہ کو پیشہ ورانہ ترقی کے مواقع بھی دیتی ہے۔ تاہم، اس کے لیے محنت، ہم آہنگی، اور وسائل کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر اسے منصوبہ بندی اور احتیاط سے نافذ کیا جائے تو یہ تدریس کے عمل کو مزید مؤثر اور دلچسپ بنا سکتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ ''گروہی تدریس'' سماجی مطالعہ کی تدریس میں کیوں شامل کیا گیا؟ _______________________________

11.2.4 ذہنی خاکہ سازی یا مائنڈ میپنگ(Mind Mapping)

ذہنی خاکہ سازی یا مائنڈ میپنگ (Mind Mapping) کو1970 عیسوی میں (Tony Buzan)ٹونی بوزان ایک انگریز نفسیاتی ماہر، مصنف اور تعلیمی مشیر نے ایجاد کیا تھا۔ بوزان نے ذہنی خواندگی(Mental literacy)، چمکدار سوچ(Radiant thinking)، اور ذہن کی خاکہ سازی کے نام سے اس تکنیک کو مقبول بنا دیا۔ ذہنی خاکہ سازی یا مائنڈ میپنگ ایک بصری اور تخلیقی تکنیک ہے جو کسی مرکزی خیال یا موضوع کے ارد گرد معلومات اور خیالات کو ترتیب دینے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اس میں ایک ڈایا گرام(diagram) بنایا جاتا ہے جس کے مرکز میں مرکزی موضوع(main idea) رکھا جاتا ہے، اور اس سے متعلقہ خیالات(related idea) شاخوں کی شکل میں جُڑتے ہیں۔ یہ تکنیک یادداشت، تخلیقی صلاحیت، اور سمجھ کو بہتر بناتی ہے اور اس میں کلیدی الفاظ، علامتیں، تصاویر، اور رنگوں کا استعمال کرنا بھی شامل ہوتا ہے۔

- ذہنی خاکہ سازی یا مائنڈ میپنگ **بنانے کا طریقہ کار(Procedures for Creating a Mind Map)**

i. **مرکزی خیال کو منتخب کریں:(Choose a Central Idea)**

a) مرکزی خیال یا تصور کا انتخاب کریں اور اسے صفحے کے بیچ میں لکھیں۔ اس مرکزی خیال کو نمایاں کرنے کے لیے تصویر یا اہم لفظ کا استعمال کریں اور ایک ڈائی گرام کی شکل دینے کی شروعات کریں۔

ii. **بنیادی شاخیں شامل کریں: (Add Main Branches)**

a) اب اس مرکزی خیال سے باہر کی طرف مختلف شاخیں بنائیں تا کہ اہم موضوع یا ذیلی موضوعات کی نمائندگی کی جا سکے۔ مختصر کلیدی الفاظ یا جملے استعمال کریں۔

iii. **ذیلی شاخیں بنائیں: (Expand with Sub-Branches)**

a) ہر بڑی شاخ سے مزید چھوٹی شاخیں کھینچ کر متعلقہ تفصیلات یا خیالات شامل کریں۔ روابط کو منطقی رکھیں۔

iv. **بصری عناصر شامل کریں: (Use Visual Elements)**

a) تصاویر، علامتیں، اور آئیکونز شامل کریں تا کہ ذہنی خاکہ یا مائنڈ میپ زیادہ پرکشش اور یادگار بن سکے۔

v. **رنگوں کا استعمال کریں: (Incorporate Colours)**

a) شاخوں یا زمرے کے لیے مختلف رنگ استعمال کریں تا کہ خیالات کو الگ الگ دکھایا جا سکے۔

vi. **سادگی برقرار رکھیں: (Maintain Simplicity)**

a) غیر ضروری معلومات سے گریز کریں، ذہنی خاکہ کو واضح اور خیالات کی نمائندگی کے لیے مرکوز رکھیں۔

vii. **نظر ثانی اور بہتری :** **ذہنی خاکہ یا مائنڈ میپ کا جائزہ لیں، کہ اس میں تمام معلومات شامل ہیں یا نہیں، اور تبدیلیاں بھی کریں۔**

ذہنی خاکہ سازی یا مائنڈ میپنگ کی مثال: یہاں پر ایک انٹرنیٹ کی ویب سائٹ کو مائنڈ میپ کے زریعہ بنانا بتایا گیا ہے

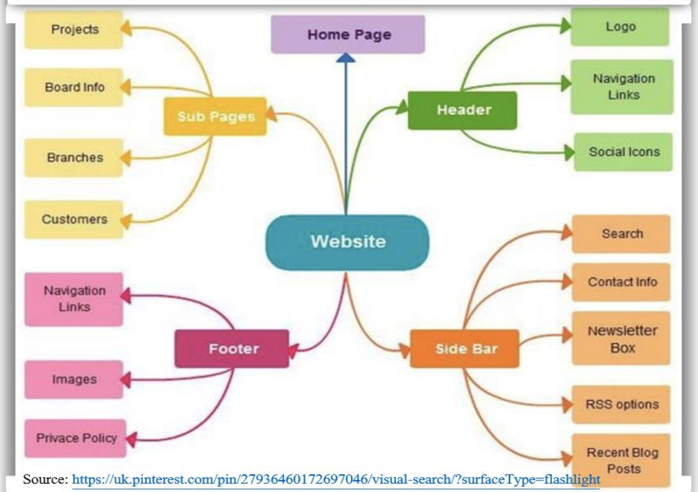

Source: https://uk.pinterest.com/pin/27936460172697046/visual-search/?surfaceType=flashlight

- **ذہنی خاکہ سازی یا مائنڈ میپنگ کے فوائد (Merits of Mind Mapping)**

i. **طلباء کی تخلیقی صلاحیتوں میں اضافہ:** نئے خیالات کو بصری (Visually) طور پر جوڑنے سے نئے خیالات کو بنانے اور ظاہر کرنے میں مدد ملتی ہے۔

ii. **سمجھنے میں آسانی:** پیچیدہ موضوعات کو چھوٹے، باہم مربوط حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، جو سمجھ کو آسان بناتا ہے۔

iii. **یادداشت میں بہتری:** تصاویر، کلیدی الفاظ، اور رنگوں کے استعمال سے معلومات کو بہتر یاد رکھا جا سکتا ہے۔

iv. **مسئلہ حل کرنے میں مدد:** تعلقات اور نمونوں کو بصری طور پر دیکھ کر مسائل کے حل تلاش کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

v. **شمولیت کے ساتھ سیکھنے کی ترغیب:** طلبا کی شمولیت اور موضوعات پر غور و فکر کرنے کی ترغیب دیتا ہے۔

vi. **متعدد مضامین کے لیے موزوں:** منصوبہ بندی، نوٹس لینے، اور جائزہ لینے جیسے مختلف مقاصد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے۔

vii. **وقت کی بچت:** معلومات کو جلدی اور منظم انداز میں ترتیب دیا جا سکتا ہے۔

- **ذہنی خاکہ سازی یا مائنڈ میپنگ کے نقصانات (Demerits of Mind Mapping)**

i. **ابتدائی سیکھنے والوں کے لیے وقت طلب:** ابتدائی مراحل میں ذہنی خاکہ سازی یا مائنڈ میپنگ کا عمل زیادہ وقت لے سکتا ہے۔

ii. **تفصیلات کے لیے غیر موزوں:** پیچیدہ یا تفصیلی موضوعات کے لیے ذہنی خاکہ یا مائنڈ میپ محدود ہو سکتا ہے۔

iii. **بصری مہارت پر انحصار:** وہ لوگ جو بصری انداز میں سوچنے کے عادی نہیں ہیں، ان کے لیے ذہنی خاکہ یا مائنڈ میپ کو بنانا یا سمجھنا مشکل ہو سکتا ہے۔

iv. **مشکل تکنیک:** مؤثر طریقے سے ذہنی خاکہ سازی یا مائنڈ میپنگ کرنے کے لیے مسلسل مشق اور مہارت درکار ہوتی ہے۔

v. **آسان:** ذہنی خاکہ سازی یا مائنڈ میپنگ بعض اوقات موضوع کو ضرورت سے زیادہ آسان کر سکتی ہے، اور اہم تفصیلات کو نظر انداز کیا جا سکتا ہے۔

vi. **گروپ ورک میں مشکلات:** اجتماعی کام میں مختلف خیالات کے امتزاج کے باعث اختلافات یا الجھن پیدا ہو سکتی ہے۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں: https://www.youtube.com/watch?v=gS1OYISdrRk

ذہنی خاکہ سازی یا مائنڈ میپنگ ایک دلچسپ اور مؤثر تدریسی تکنیک ہے جو طلباء کو اپنے خیالات کو منظم کرنے اور بہتر انداز میں سیکھنے میں مدد دیتی ہے۔ یہ تکنیک طلباء کی تخلیقی اور تنقیدی سوچ کو فروغ دیتی ہے، مگر اس کا مؤثر استعمال وقت، مشق، اور مہارت کا تقاضا کرتا ہے۔ اگر صحیح طریقے سے استعمال کی جائے تو ذہنی خاکہ سازی یا مائنڈ میپنگ سیکھنے کے عمل کو دلچسپ اور مؤثر بنا سکتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your own progress)
1۔ ذہنی خاکہ سازی یا مائنڈ میپنگ ایک دلچسپ اور مؤثر تدریسی تکنیک ہے، واضح کریں؟ ____

11.2.5 تصوریت کی خاکہ سازی (Concept Mapping)

تصوریت کی خاکہ سازی (Concept mapping) کو (1960) صدی عیسوی جوزف ڈی نوواک (Joseph D. Novak) نے 1960ء کی دہائی میں ایجاد کیا۔ نوواک کا کام ڈیوڈ آسوبل کے نظریات پر مبنی تھا، جن کا ماننا تھا کہ نئے تصورات کو سیکھنے کے لیے پیشگی علم ضروری ہوتا ہے۔ تصور کی خاکہ سازی (Concept mapping) درس و تدریس کی ایک ایسی تکنیک ہے جو طلباء کو نئے خیالات کو موجودہ علم سے جوڑنے میں مدد کرتی ہے۔ تصور کی خاکہ سازی انفرادی طور پر ایک طالب یا پھر طلباء کے گروپوں میں اساتذہ کی رہنمائی یا زیر قیادت میں ترتیب وار طریقہ سے استعمال کی جا سکتی ہے۔ تصور کی خاکہ سازی کا استعمال یونٹ کے آغاز میں نئے تصورات کو ان چیزوں سے جوڑنے کے لیے کیا جا سکتا ہے جو طلباء پہلے سے جانتے ہیں، یا اسباق کے آخر میں بطور تشخیص کے بھی اس کا استعمال کیا جا سکتا ہے۔ تصور کی خاکہ سازی یا کانسپٹ میپنگ ایک گرافیکل (لائینوں سے تصویر بنانے کی) تکنیک ہے جو معلومات کو منظم کرنے اور معلومات کو پیش کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ اس میں خیالات یا تصورات کو نوڈز (nodes) (گٹھلی جیسا نشان) کے طور پر دکھایا جاتا ہے، اور ان کے درمیان تعلقات کو خطوط یا تیروں کے ذریعے ظاہر کیا جاتا ہے۔ تصور کی خاکہ سازی یا کانسیپٹ میپنگ طلباء کو سیکھنے میں مدد فراہم کرتی ہے جیسے کہ معلومات کی ساخت کیا ہے؟ اور کیسے مختلف خیالات آپس میں جڑے ہوئے ہیں؟ اہم نکات کیا ہیں؟ اور ان اہم نکات سے کس طرح دوسرے نکات آپس میں جڑے ہوئے ہیں؟۔

- تصور کی خاکہ سازی یا کانسیپٹ میپنگ **بنانے کا طریقہ کار (Procedures for Concept Mapping)**

i. **مرکزی سوال منتخب کریں:** ایک مسئلہ یا موضوع کا انتخاب کریں جس پر تصور کا خاکہ (کانسیپٹ میپ) تیار کرنا ہے۔

ii. **موضوع کے اہم تصورات (نکات) کی فہرست بنائیں:** موضوع سے متعلق اہم خیالات یا تصورات کو شناخت کریں اور ان کی ایک ترتیب وار فہرست تیار کریں۔

iii. **موضوع کے تصورات کو ترتیب دیں:** تصورات کو عام سے خاص کی ترتیب میں رکھیں۔ سب سے عام تصور یا خیال کو نقشے کے اوپر یا درمیان میں رکھیں۔

iv. **عام و خاص کا آپس میں تعلقات قائم کریں:** متعلقہ تصورات کو لائنز یا تیروں کے ذریعے جوڑیں، تعلقات کی نوعیت کو واضح کرنے کے لیے لیبلز استعمال کریں (مثلاً: "وجہ سے"، "حصہ ہے"، "کے تحت آتا ہے" وغیرہ)

v. **تصور کا نقشہ بہتر بنائیں:** تصور کے خاکہ (کانسیپٹ میپ) کا جائزہ لیں اور اس میں ترتیب، وضاحت، اور منطقی انداز کی پیش کش کو بہتر بنائیں۔ اگر ضروری ہو تو مزید تصورات، نکات یا تعلقات شامل کریں۔

vi. **تصور کے نقشہ کی نظر ثانی کریں:** تصور کے خاکہ (کانسیپٹ میپ) میں دیگر معلومات جوڑنے یا نئی تصویر کے ساتھ وقتاً فوقتاً اپ ڈیٹ کرتے رہیں۔

- **تصور کی خاکہ سازی (کانسیپٹ میپنگ) کے فوائد (Merits of Concept Mapping)**

i. **تصور یا مرکزی خیال کو سمجھنے میں آسانی:** تصورات اور ان کے درمیان تعلقات کو دیکھنے سے سمجھ بہتر ہوتی ہے۔

ii. **مثبت سیکھنے کی حوصلہ افزائی:** خیالات کے درمیان روابط دیکھنے سے تنقیدی سوچ اور گہرے علم کا فروغ ہوتا ہے۔

iii. **علم کو منظم کرنے میں مدد:** معلومات کو بصری انداز میں منظم کرنے سے پیچیدہ موضوعات کو آسان بنایا جاتا ہے۔

iv. **گروپ لرننگ میں معاون:** گروپ پروجیکٹس اور برین اسٹارمنگ کے لیے مفید ہے۔

v. **مسئلہ حل کرنے کی مہارت میں اضافہ:** تصورات کے درمیان تعلقات کو دیکھ کر مسائل کا حل تلاش کرنا آسان ہو جاتا ہے۔

- **تصور کی خاکہ سازی (کانسیپٹ میپنگ) کے نقصانات (Demerits of Concept Mapping)**

i. **وقت زیادہ لگتا ہے:** خاص طور پر ابتدائی مراحل میں تفصیلی ذہنی خاکہ (کانسیپٹ میپ) بنانا وقت لے سکتا ہے۔

ii. **پیچیدہ نقشے:** بڑے یا بہت زیادہ تفصیلات والے نقشے الجھن پیدا کر سکتے ہیں۔

iii. **بصری مہارت پر انحصار:** وہ لوگ جو بصری انداز میں دیکھنے اور سوچنے کے عادی نہیں ہیں، ان کے لیے کانسیپٹ میپ بنانا یا سمجھنا مشکل ہو سکتا ہے۔

مزید جانکاری کے لیے دیکھیں: https://www.youtube.com/watch?v=E7UyzMKLaoo

ذہنی خاکہ سازی یا کانسیپٹ میپنگ سماجی مطالعہ کی تدریس میں ایک طاقتور اور مؤثر تکنیک ہے جس سے ہم کسی ملک کی حکومت کے بادشاہوں کی فہرست، کسی خاندان کی تاریخ اور دیگر نکات میں اس کا استعمال کر سکتے ہیں، جو سیکھنے اور خیالات کو منظم کرنے میں مدد دیتی ہے۔ یہ نہ صرف علم کو بصری طور پر پیش کرتی ہے بلکہ طلباء کی تنقیدی اور تجزیاتی صلاحیتوں کو بھی فروغ دیتی ہے۔ تاہم، اس کا مؤثر استعمال

وقت، مشق، اور درست منصوبہ بندی کا تقاضا پیش کرتا ہے۔ صحیح طریقے سے استعمال ہونے پر تصور کی خاکہ سازی (کانسیپٹ میپنگ) سیکھنے اور تدریس دونوں کے لیے ایک قیمتی ٹول (آلہ) ثابت ہو سکتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your own progress)
1۔ ذہنی خاکہ سازی یا کانسیپٹ میپنگ سماجی مطالعہ کی تدریس میں ایک طاقتور اور مؤثر تکنیک ہے، وضاحت پیش کریں؟

- **ذہنی خاکہ سازی اور تصور کی خاکہ سازی کے درمیان فرق**

(Differences between Mind Mapping and Concept Mapping)

بہت سے لوگوں کو ذہنی خاکہ سازی اور تصور کی خاکہ سازی کے بارے میں غلط فہمی رہتی ہے، اکثر کا خیال ہے کی دونوں معنی اور کار عمل میں ایک ہیں اور صرف لفظی اظہار میں مختلف ہوتے ہیں۔ درحقیقت، یہ دو الگ الگ، مخصوص اور ایک دوسرے سے جداگانہ ڈومینز ہیں اور دونوں ہی کی نوعیت الگ الگ ہے۔ دونوں ہی ماڈل کو مختلف مقاصد اور حالات کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ تصور کی خاکہ سازی (کانسیپٹ میپنگ) کو کسی ایک موضوع سے جڑے اہم نکات کو دوسرے جڑے ہوئے تصورات کے ساتھ بڑے دائرہ کار کے تجزیے میں ظاہر کیا جاتا ہے، جبکہ ذہنی خاکہ سازی (مائنڈ میپنگ) کو مختلف خیالات کی تنظیم کے لیے ذہن کی خاکہ سازی کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اوپر دی گئی وضاحتوں کو بہ غور پڑھیں گے، تو آپ دونوں ہی تکنیکوں "ذہنی خاکہ سازی" اور "تصور کی خاکہ سازی" کے درمیان فرق کر سکتے ہیں، تو آپ ان دونوں کو مؤثر طریقے سے مسئلہ حل کرنے میں استعمال کر سکتے ہیں۔ درج ذیل جدول میں کچھ وضاحتیں دی جا رہی ہیں جو اس فرق کو واضح کرتی ہیں:

ذہنی خاکہ سازی (مائنڈ میپنگ) اور تصور کی خاکہ سازی (کانسیپٹ میپنگ) کے درمیان فرق

Concept Map	Mind Map
Has more layers	Only have one layer
Built based on a fixed concept	Build based on individual preference
Objective	Subjective
Tackle various problems	Tackle single problem
Ideas linked by arrows	Ideas linked by straight lines
Every layer has a mutual relationship	One-side relation between the big idea to the detailed analysis.
Used in campaign management, restructuring the company	Used in a single problem analysis

Source: https://www.zenflowchart.com/guides/concept-map-vs-mind-map

تصور کی خاکہ (کانسیپٹ میپ) اور ذہن کی خاکہ سازی (مائنڈ میپ)

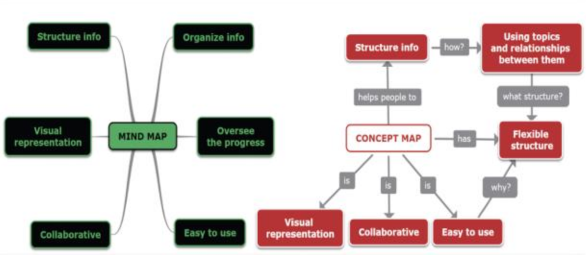

Source: https://www.zenflowchart.com/guides/concept-map-vs-mind-map

11.3 خلاصہ (Summary)

تدریسی حکمت عملیاں عام طور پر سماجی مطالعہ کی تدریس کے مختلف اہداف کے حصول کے لیے قائم کیے جانے والے عام منصوبہ ہیں جو اساتذہ مرکوز، طلباء مرکوز یا پھر آزادانہ طور پر درس و تدریس میں شامل کیے جاتے ہیں، جبکہ تدریسی تکنیک وہ مخصوص اقدامات ہیں جو ان مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہیں۔ برین اسٹارمنگ کی تکنیک ایک تخلیقی تکنیک ہے جس میں انفرادی طالب علم کا، یا ایک گروپ کا ذہنی اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ گروہی تدریس کو تعلیم کی تمام سطحوں، تمام گریڈ، لیولز اور تمام شعبوں میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ گروہی تدریس سے اساتذہ درجہ میں مضمون کی تدریس کے دوران انٹرایکٹو سیکھنے کا ماحول قائم کرنے، تنقیدی سوچ کی حوصلہ افزائی کرنے، تعاون اور شراکت داری کو فروغ دینے، اور طلباء کو شراکت کے مواقع فراہم کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ تصور کی خاکہ سازی یا کانسیپٹ میپنگ طلباء کو سیکھنے میں مدد فراہم کرتی ہے جیسے کہ معلومات کی ساخت کیا ہے؟ اور کیسے مختلف خیالات آپس میں جڑے ہوئے ہیں؟ اہم نکات کیا ہیں؟ اور ان اہم نکات سے کس طرح دوسرے نکات آپس میں جڑے ہوے ہیں؟

11.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو چکے ہیں کہ

- سماجی مطالعہ کی تدریس کی مختلف حکمت عملیوں اور تکنیکوں کے تصور کو اپنے الفاظ میں بیان کر سکتے ہیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس میں طلباء کی برین اسٹارمنگ تکنیک کے استعمال کو سمجھ سکتے ہیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس میں گروہی تدریس کو سمجھ کر استعمال کر سکتے ہیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس میں طلباء کی ذہنی خاکہ سازی اور تصوریت کی خاکہ تکنیک کو سمجھ کر انکی وضاحت کر سکتے ہیں۔

11.5 فرہنگ (Glossary)

- حکمت عملیاں (Strategies) — تدریسی حکمت عملیاں ایک ایسا ماحول قائم کرتی ہیں جس سے درس آسان ہو جائے۔
- تکنیکیں (Techniques) — تدریسی تکنیکیں درجہ میں استعمال کیے جانے والے مختلف جدید طریقہ کار کی تکنیک ہیں
- برین اسٹارمنگ (Brain Storming) — برین اسٹارمنگ سے مراد طلباء کے ذہن میں موجود خیالات کو تلاش کرنا ہوتا ہے
- ذہنی خاکہ سازی (Mind Mapping) — ذہنی خاکہ سازی سے ہم طلباء کو کوئی مشکل چیز ڈائی گرام کی مدد سے سمجھاتے ہیں
- گروہی تدریس (Team Teaching) — گروہی تدریس میں کئی اساتذہ مل کر طلباء کو بیک وقت درس فراہم کرتے ہیں۔

- تصور کی خاکہ سازی مسئلہ کو حل کرنے کے لیے تصور قائم کیا جاتا ہے جس میں مختلف عناصر کی شمولیت رہتی ہیں۔
- (Concept Mapping)

11.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objectives answer type questions)

1۔ تدریسی حکمت عملی میں شامل رہتی ہیں؟

a) اساتذہ مرکوز تدریسی ماحول b) طلباء مرکوز تدریسی ماحول c) آزادانہ تدریسی ماحول d) سبھی

2۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کی تکنیکیں ہیں۔۔۔۔۔؟

a) برین اسٹارمنگ b) ذہنی خاکہ سازی c) تصوریت کی خاکہ سازی d) سبھی

3۔ برین اسٹارمنگ میں طلباء سے۔۔۔۔؟

a) سوال کیے جاتے ہیں b) کارکردگیاں کروائی جاتی ہیں c) مشقیں کرتے ہیں d) کچھ نہیں کرتے

4۔ برین اسٹارمنگ کی ایجاد کی؟

a) الیکس ایف اوسبورن b) ولیم الیگزینڈر c) ٹونی بوزان d) جوزف ڈی نوواک

5۔ گرہی تدریس کی ایجاد کی؟

a) الیکس ایف اوسبورن b) ولیم الیگزینڈر c) ٹونی بوزان d) جوزف ڈی نوواک

6۔ مائنڈ میپنگ کا تصور دیا؟

a) الیکس ایف اوسبورن b) ولیم الیگزینڈر c) ٹونی بوزان d) جوزف ڈی نوواک

7۔ تصور کی خاکہ سازی کے مئوجد ہیں؟

a) الیکس ایف اوسبورن b) ولیم الیگزینڈر c) ٹونی بوزان d) جوزف ڈی نوواک

8۔ ذہنی خاکہ سازی کو ہم استعمال کرسکتے ہیں۔۔۔۔۔؟

a) انفرادی طور پر b) گروپ میں c) دونوں میں d) کسی میں نہیں

9۔ گروہی تدریس میں درس فراہم کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔؟

a) ایک استاد b) کئی استاد c) طلباء d) کئی طلباء

10۔ سماجی سائنس کے معلم کو کامل ہونا چاہیے؟

a) مذہب میں b) اقداروں میں c) علم میں d) ترسیل میں

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short answer type questions)

1۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کی تکنیکوں کے استعمال کو واضح کیجیے؟

2۔ تدریسی حکمت عملیاں اساتذہ کو کس طرح مدد فراہم کرتی ہیں؟

3۔ برین اسٹارمنگ کا استعمال تدریس میں کیوں کیا جاتا ہے؟

4۔ غروہی تدریس کا استعمال آپ کس طرح کریں گے؟

5۔ "اوسوبیل" کے ذہنی فلسفہ کو بیان کریں؟۔

6۔ ذہنی خاکہ سازی کے فوائد درج کریں؟

7۔ تصور کی خاکہ سازی کے تعلیمی اطلاق بیان کیجیے؟

8۔ برین اسٹارمنگ کے عمل کو مثالوں کے ساتھ وضاحت کیجیے؟

9۔ غروہی تدریس کو آپ کس طرح انجام دیں گے؟

10۔ ٹسورر کی خاکہ سازی میں ہم کن تدریسی آلات کا استعمال کرسکتے ہیں؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ سماجی مطالعہ کی تدریس حکمت عملیوں اور تکنیکوں کے بیچ فرق واضح کریں؟

2۔ گروہی تدریس کا ایک خاکہ تیار کریں؟

3۔ ذہنی خاکہ سازی اور تصور کی خاکہ سازی کا موازنہ کریں؟

4۔ تصور کی خاکہ سازی کو تدریسی تکنیک کیوں کہا گیا ہے؟

5۔ تدرسی عمل میں تکنیکوں کی افادیت کو ہم کس طرح محسوس کرتے ہیں پانچ سو الفاظ میں تحریر کریں؟

معروضی سوالات کے جوابات

1-d	2-d	3-a	4-a	5-b
6-c	7-d	8-c	9-b	10-d

11.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Resources)

1۔ Dike, H.I. (2002). Alternative teaching approaches for Social Studies with implications for science and social studies. Port Harcourt: Capiic Publishers.

2۔ Iwuamadi, F.N. (2013). Effective teaching of Social Studies(A contemporary approach). Owerri: Clear Image Publishers. Kegan, S. (1994). Cooperative learning method. New York: Kagan publishing htto://www.keganonline.com.

3۔ Schoolscape (2009). Activity Based Learning Effectiveness of ABL under SSA. (Ed. Amukta Mahapatra). New York: Prentice Hall.

4۔ https://ugcmoocs.inflibnet.ac.in/assets/uploads/1/42/1121/et/LECTURE%2019%20TEXT20022006060202 2121.pdf

5۔ "Supervised study." Merriam-Webster.com Dictionary, Merriam-Webster, https://www.merriam-webster.com/dictionary/supervised%20study. Accessed 22 Nov. 2024.

6۔ Ansari, T. A. (2018). "Taleem me maloomati w tarsili technology ka istemal": Vol. I, 2018th, ISBN-978-93-85295-87-4, Published by Noor Publication, New Delhi. India.

7۔ Ansari, T. A. (2019). Uses of ICT in Teaching learning and Education: Vol. I, 2019th, ISBN-93-87635-74-0, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.

8۔ Hilgard, E.R. and Bower, G.H. Theories of Learning. New Delhi: Prentice Hall of India.

9۔ Ansari, T. A. (2019). "Educational Curriculum and Curriculum Development": Vol. I, 2019th, ISBN-978-93-85295-97-3, Published by Noor Publication, New Delhi. India

10۔ Ansari, T. A.,Patel.M.,Zaidi. Z.I., (2019). "ICT Based Teaching and learning": Vol.-6, Edition-2018th, ISBN-978-93-80322-12-4, Published by Directorate of Translation and Publication, MANUU, Hyderabad. TS India.

11- Ansari, T. A. (2016).Guidance and Counselling in Teaching and Learning: Vol. I, 2016th, ISBN-93-81029-92-X, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.

اکائی 12۔ سرگرمیاں: ڈرامائی، رول پلے، فیلڈ ٹرپس، سیر و سیاحت، سماجی مطالعہ کلب، نمائشیں

(Activities: Dramatization, Role play, Field Trips, Excursions, Social Science Clubs, Exhibitions)*

اکائی کے اجزاء

12.0 تمہید (Introduction)

12.1 مقاصد (Objectives)

12.2 سرگرمیاں: ڈرامائی، رول پلے، فیلڈ ٹرپس، سیر و سیاحت، سماجی مطالعہ کلب، نمائشیں (Activities: Dramatization, Role play, Field Trips, Excursions, Social Science Clubs, Exhibitions)

12.2.1 درس و تدریس میں سرگرمیوں کے معنی اور اہمیت و افادیت (Meaning and Importance of Activities in teaching and learning)

12.2.2 ڈرامائی (Dramatization)

12.2.3 رول پلے (Role play)

12.2.4 فیلڈ ٹرپس (Field Trips)

12.2.5 سیر و سیاحت (Excursions)

12.2.6 سماجی مطالعہ کلب (Social Science Clubs)

12.2.7 نمائشیں (Exhibitions)

12.3 خلاصہ (Summary)

12.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

12.5 فرہنگ (Glossary)

* Dr. Mohd. Talib Ather Ansari, Associate Professor, MANUU CTE, Bidar

12.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

12.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Resources)

12.0 تمہید (Introduction)

سماجی مطالعہ کی تفہیم اور ان کے مابین روابط کو سمجھنے کے لیے ضروری ہے کہ سماجی نکات پر غور کیا جائے، معاشرے میں موجود خدشات کو سمجھ کر ان کے مقابلے کے لیے طلباء کی تیاری کروائی جائے، اس لیے ہم سماجی مطالعہ کے مضامین میں تاریخ، جغرافیہ، سیاسیات، معاشیات اور سماجیات کے مضامین سے اخذ کردہ مواد کی ایک وسیع احاطہ قائم کرتے ہیں۔ ایک بامعنی سماجی مطالعہ کے نصاب میں مواد کا انتخاب اور تنظیم طلباء کو معاشرے کی تنقیدی تفہیم پیدا کرنے کے قابل بنانے کے لیے ضروری ہے۔ سماجی مطالعہ کی تدریس کو ہمیں طلباء کی معاشرتی زندگی سے تعلق قائم کرا یسے طریقوں سے آراستہ کرنے چاہیے جو تخلیقی صلاحیتوں، جمالیات اور تنقیدی نقطہ نظر کو فروغ دیں سکیں ، اور طلباء سماجی زندگی کے تجربات کو خود سیکھ کر ماضی، حال اور مستقبل کے درمیان تعلق کو جان سکیں، معاشرے میں رونما ہونے والی تبدیلیوں کو سمجھنے کے قابل بن سکیں اور زندگی کے مسائل خود حل کرنے کے قابل بن سکیں، ان تمام مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے ہمیں درس وتدریس میں طلباء مرکوز سرگرمیوں کو شامل کرنا ہوگا جس میں ڈرامائی، رول پلے، فیلڈ ٹرپس، سیر وسیاحت، سماجی مطالعہ کلب، نمائشیں وغیرہ کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس اکائی میں ہم انہیں سرگرمیوں کو وضاحت کے ساتھ سمجھنے کی کوشش کریں گے۔

12.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- سماجی مطالعہ کی درس تدریس کی سرگرمیوں کو جان سکیں۔
- سماجی مطالعہ کی درس تدریس کی سرگرمیوں کو طلباء کے ساتھ مل کر استعمال کر سکیں۔
- درس وتدریس میں "ڈرامہ" اور "رول پلے" سرگرمی کو استعمال کر سکیں۔
- طلباء کو سرگرمیوں پر مبنی تجربات فراہم کرنے کے لیے "فیلڈ ٹریپ" اور "سیر وسیاحت" کا استعمال کر سکیں۔
- معاشی، سیاسی، سماجی اثرات سے واقف کروانے کے لیے سماجی مطالعہ کلب اور نمائش کا استعمال کر سکیں۔
- درجہ میں طلباء کی دیگر سرگرمیوں کو منعقد کر سکیں۔

12.2 سرگرمیاں: ڈرامائی، رول پلے، فیلڈ ٹرپس، سیر وسیاحت، سماجی مطالعہ کلب، نمائشیں

(Activities: Dramatization, Role play, Field Trips, Excursions, Social Science Clubs, Exhibitions)

سماجی مطالعہ کی درس و تدریس میں طلباء کی تعلیمی سرگرمیاں وہ مختلف عمل ہوتی ہیں جو طلباء کو حرکیاتی طور پر زندگی سے تعلق رکھتے ہوئے تجربات حاصل کرنے میں مدد کرتی ہیں۔ یہ سرگرمیاں نہ صرف طلباء کی دلچسپی کو درس و تدریس میں بڑھاتی ہیں بلکہ ان کے سیکھنے کے عمل کو بھی مئوثر بناتی ہیں۔ تدریسی سرگرمیاں اس بات کو یقینی بناتی ہیں کہ طلباء صرف کتابی علم حاصل نہ کریں بلکہ ان کی حرکیاتی طور پر تخلیقی، ذہنی، اور جسمانی صلاحیتوں کی ترقی بھی ہو۔

12.2.1 درس و تدریس میں سرگرمیوں کے معنی، اہمیت اور افادیت

(Meaning and Importance of Activities)

- **طلباء کی سرگرمیوں کے معنی**(Meaning of Students Activities)

عام طور پر سماجی مطالعہ کی سرگرمیاں ایسی سرگرمیاں ہوتی ہیں جو طلباء کو انسانی معاشرے اور لوگوں کے درمیان تعلقات کے بارے میں جاننے میں مدد کرتی ہیں۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں طلباء کی سرگرمیوں پر مبنی تدریسی طریقہ سے طلباء مئوثریت کے ساتھ علم حاصل کرتے ہیں اور تجربات کو یکجا کرتے ہیں۔ طلباء مرکوز ڈرامائی، رول پلے، فیلڈ ٹرپس، سیر و سیاحت، سماجی مطالعہ کلب، نمائشیں جیسی سرگرمیاں عام طور پر طلباء کو نظریاتی علم سے حاصل کردہ تجربات کے عملی استعمال میں شامل کرتی ہیں۔ یہ سرگرمیاں ٹیم ورک، قیادت، اور مواصلات کی مہارتوں کو بھی فروغ دیتی ہیں، جو ان کی ذاتی اور تعلیمی ترقی کے لیے اہم ہیں۔

- **طلباء کی سرگرمیوں کی اہمیت و افادیت**(Importance of Students Activities)

i. طلباء مرکوز سرگرمیاں درجہ میں طلباء کی دلچسپی کو برقرار رکھتی ہیں۔ جب طلباء کوئی سرگرمی انجام دیتے ہیں تو ان کی توجہ اور دلچسپی میں اضافہ ہوتا ہے، جس سے سیکھنے کا عمل زیادہ مؤثر ہو جاتا ہے۔

ii. طلباء کے حرکیاتی طور پر درس میں شامل ہونے سے طلباء مواد کو بہتر طریقے سے یاد رکھتے ہیں اور سمجھ میں اضافہ ہوتا ہے۔

iii. سرگرمیاں طلباء کی تخلیقی صلاحیتوں کو نکھارتی ہیں، طلباء خود مسئلہ حل کرتے، اور تجربات حاصل کرتے ہیں۔

iv. سماجی، جذباتی ترقی اور ہم آہنگی کے لیے طلباء گروپ کی سرگرمیوں سے سماجی مہارتوں اور جذباتی ذہانت میں اضافہ کرتے ہیں۔

v. تدریسی سرگرمیاں طلباء کو عملی تجربات فراہم کرتی ہیں، طلباء ان تصورات کو حقیقی زندگی میں استعمال کرتے ہیں۔

تعلیمی سرگرمیاں تدریس کے عمل کو مزید دلچسپ، جامع اور مؤثر بناتی ہیں۔ یہ طلباء کی سیکھنے کی صلاحیتوں میں بہتری لاتی ہیں اور ان کی تخلیقی اور سماجی مہارتوں کو نکھارتی ہیں، جس سے ان کی مجموعی شخصیت میں بھی اضافہ ہوتا ہے۔

12.2.2 ڈراماکاری(Dramatization)

ڈراماکاریسماجی مطالعہ کی تدریس میں طلباء مرکوز سرگرمی کو انجام دینے کا ایک طریقہ ہے جسے سماجی مطالعہ میں طلباء کو سماجی اقداروں، تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں مدد کے لیے استعمال کیا جا سکتا ہے، طلباء تعاون، شراکت، ذمہ داری، اپنے حقوق اور فرائض کو سمجھنے کے بارے میں اس طریقہ میں شامل ہو کر سیکھتے ہیں۔ ڈرامہ نگاری میں طلباء کسی کہانی یا واقعے کے کرداروں کو ادا کرتے ہیں، مختلف نقطہ نظر سے حالات کو پیش کرتے ہیں، اور اس عمل کے ذریعے سیکھنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔

ڈرامہ تدریسی طریقہ کار کی مثال : اگر استاد کسی تاریخی واقعہ جیسے "پاکستان کا قیام" یا "غلامی کا دور" پر ڈرامہ کرنے کی سرگرمی کروائے، تو طلباء مختلف کرداروں میں شریک ہو سکتے ہیں، جیسے کہ آزادی کے لیے لڑنے والے رہنما، یا غلاموں کے حقوق کے لیے آواز اٹھانے والے افراد۔ اس طرح کے ڈرامہ کے ذریعے وہ نہ صرف تاریخی واقعات کو بہتر طور پر سمجھ پاتے ہیں بلکہ ان کی گہرائی اور پیچیدگی بھی محسوس کرتے ہیں۔

- **سماجی مطالعہ میں ڈرامہ تدریسی طریقہ کار کی اہمیت(Importance of drama)**

i. **حقیقی زندگی کی تجربات حاصل کرنا :** ڈرامہ کے ذریعے طلباء کو مختلف سماجی، تاریخی یا ثقافتی حالات سے روبہ رو کرایا جاتا ہے، جس سے وہ ان تجربات کو براہ راست محسوس کرتے ہیں اور سیکھنے کے عمل کو زیادہ دلچسپ اور حقیقت پسندانہ بنا دیتے ہیں۔

ii. **تخلیقی سوچ کی حوصلہ افزائی :** ڈرامہ تدریس کے ذریعے طلباء تخلیقی طور پر سوچنے پر مجبور ہوتے ہیں۔

iii. **انسانی تعلقات اور جذبات کی سمجھ :** ڈرامہ میں کرداروں کے رول ادا کرنے کے دوران طلباء مختلف جذباتوں کو محسوس کرتے ہیں، جیسے کہ دوستی، دشمنی، محبت یا نفرت۔ اس سے طلباء کو مختلف معاشرتی مسائل اور ان کے حل کی بہتر سمجھ ملتی ہے۔

iv. **کامیابیوں اور ناکامیوں کا تجزیہ :** طلباء ڈرامہ کے دوران مختلف حالات میں مختلف کردار ادا کرتے ہیں، جیسے کہ جنگ، امن، مظلومیت یا انصافی، ناانصافی، جس سے وہ معاشرتی مسائل اور ان کے حل کے بارے میں گہری بصیرت حاصل کرتے ہیں۔

v. **تعلیمی مواد کی گہری سمجھ :** ڈرامہ کے ذریعے طلباء کسی مخصوص تاریخی یا سماجی واقعے کے بارے میں معلومات حاصل کرتے ہیں اور اس کو اس انداز میں سمجھتے ہیں جو انہیں صرف کتابوں یا روایتی طریقوں سے نہیں مل سکتا۔

ڈرامہ تدریسی طریقہ سماجی مطالعہ جیسے مضامین میں نہ صرف علم فراہم کرتا ہے بلکہ طلباء کو سماجی، ثقافتی اور تاریخی موضوعات کی بہتر تفہیم دینے میں بھی مددگار ثابت ہوتا ہے۔

12.2.3 رول پلے(Role play)

رول پلے سماجی مطالعہ کی تدریس میں ایک تدریسی طریقہ کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے جس میں طلباء حرکیاتی طور پر کسی خاص سماجی، ثقافتی، یا تاریخی واقعے کے کرداروں میں سے کسی ایک کردار کا رول ادا کرتے ہیں، جس سے وہ اس واقعے یا حالت کو حقیقت کے بہت قریب سے سمجھتے ہیں۔ رول پلے کے ذریعے طلباء مختلف نقطہ نظر سے صورتحال کو دیکھ سکتے ہیں اور اس کا تجزیہ بھی کر سکتے ہیں۔ ڈاکٹر جے ایل مورینو(Dr. J.L. Moreno) کو 1910 میں پہلا مشہور کردار ادا کرنے کی تکنیک تیار کرنے اور پیش کرنے کا سہرا دیا جاتا ہے۔

- **رول پلے کی ایک مثال (Example of Role Play)**

سماجی مطالعہ کے درجہ میں اگر استاد "ہندوستان کی آزادی" کے موضوع پر رول پلے کرواتا ہے، تو طلباء مختلف کردار ادا کر سکتے ہیں جیسے کہ مہاتما گاندھی، جواہر لال نہرو، مولانا ابوالکلام آزاد، یا انگریز حکام وغیرہ۔ اس طریقے سے وہ "ہندوستان کی آزادی" کے مختلف پہلوؤں، ان کی مشکلات اور کامیابیوں کو بہتر طور پر سمجھ پاتے ہیں۔

- **سماجی مطالعہ میں رول پلے کی اہمیت(Importance of Role-Play)**

i. **سماجی اور ثقافتی مسائل کی بہتر سمجھ :** رول پلے کے دوران، طلباء کو مختلف سماجی یا ثقافتی مسائل پر کام کرنے کا موقع ملتا ہے۔ مثلاً، اگر موضوع "خواتین کے حقوق" ہیں، تو طلباء مختلف کردار ادا کر سکتے ہیں، جیسے کہ خواتین کے حقوق کے لیے جدوجہد کرنے والے یا مخالفت کرنے والے افراد، جس سے وہ اس مسئلے کو زیادہ گہرائی سے سمجھ پاتے ہیں۔

ii. **مختلف نقطہ نظر سے سیکھنا :** رول پلے کے ذریعے طلباء مختلف کرداروں میں ڈھل کر کسی واقعے یا سماجی صورتحال کو مختلف زاویوں سے دیکھ سکتے ہیں، جس سے ان کی سمجھ میں اضافہ ہوتا ہے۔

iii. **تنقیدی سوچ کو فروغ دینا :** جب طلباء رول پلے کرتے ہیں تو وہ اس بات پر غور کرتے ہیں کہ ہر کردار نے کس طرح کی سوچ اور فیصلہ سازی کی ہوگی۔ اس سے ان میں تنقیدی سوچ اور تجزیہ کرنے کی صلاحیت بڑھتی ہے۔

iv. **معاشرتی مہارتوں کا ارتقاء :** رول پلے کے ذریعے طلباء کو ٹیم ورک، ترسیل، تعاون اور قیادت جیسے سماجی ہنر سیکھنے کو ملتے ہیں۔

v. **جذباتی سمجھ :** جب طلباء کسی کردار کو ادا کرتے ہیں تو وہ اس کردار کے جذبات اور احساسات کو بہتر طور پر محسوس کرتے ہیں۔ یہ انہیں انسانی جذبات، اخلاقی فیصلوں، اور سماجی مسائل پر زیادہ حساس بناتا ہے۔

- **رول پلے تدریسی طریقہ کار کے فوائد(Advantages of Role-Play)**

i. طلباء رول پلے کے ذریعے سرگرمی کے ساتھ سیکھتے ہیں، جو کہ روایتی تدریسی طریقوں سے زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔

ii. طلباء مختلف کرداروں اور حالات میں خود کو ڈھال کر اپنی تخلیقی صلاحیتوں کو نکھارتے ہیں۔

iii. طلباء اس طریقے سے مختلف معاشرتی مسائل، حقوق اور ذمہ داریوں کو بہتر طور پر سمجھتے ہیں۔

iv. رول پلے کے دوران طلباء کو اپنے خیالات اور نقطہ نظر کو پیش کرنے کا موقع ملتا ہے، جو ان کی خوداعتمادی میں اضافہ کرتا ہے۔

"رول پلے" تدریسی طریقہ سماجی مطالعہ میں طلباء کی سوچ، جذبات اور سماجی مہارتوں کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ یہ انہیں نہ صرف سیکھنے کے عمل میں حرکتی طور پر ملوث کرتا ہے بلکہ مختلف مسائل کو مختلف زاویوں سے دیکھنے اور سمجھنے میں مدد بھی فراہم کرتا ہے۔

12.2.4 فیلڈ ٹرپس(Field Trips)

"فیلڈ ٹرپ" تدریسی طریقہ کار ہے جس میں طلباء کو کسی خاص جگہ، جیسے کہ میوزیم، تاریخی مقامات، پارکس، فیکٹریز، یا سماجی اداروں کا دورہ کرایا جاتا ہے تاکہ وہ جو کچھ کتابوں یا کلاس روم میں سیکھ رہے ہیں، اسے حقیقت میں دیکھ اور پرکھ سکیں اور اس کا عملی تجربہ حاصل کر سکیں۔ سماجی مطالعہ میں میں فیلڈ ٹرپ کا مقصد طلباء کو حقیقی دنیا کے سماجی، ثقافتی، یا تاریخی پہلوؤں سے متعارف کرانا ہوتا ہے۔

اگر سماجی مطالعہ کا موضوع "ہندوستان کی آزادی" ہو، تو طلباء کو آزادی کے تاریخی مقامات جیسے "لال قلعہ" کا دورہ کرایا جا سکتا ہے۔ وہاں جا کر وہ ہندوستان کی آزادی سے متعلق مزید معلومات حاصل کر سکتے ہیں اور اس تاریخ کو زیادہ بہتر طریقے سے سمجھ سکتے ہیں۔

- **فیلڈ ٹرپ کی اہمیت (The importance of field trips)**

i. **حقیقی تجربات کا موقع :** "فیلڈ ٹرپ" کا مقصد طلباء جو کچھ کتابوں میں پڑھتے ہیں، اسے حقیقی زندگی میں بھی دیکھیں۔ مثلاً، اگر وہ تاریخی مقامات کا دورہ کرتے ہیں تو انہیں ان مقامات کی حقیقت اور تاریخ سے براہ راست واقفیت حاصل ہو سکے۔

ii. **سماجی و ثقافتی تفہیم میں اضافہ :** فیلڈ ٹرپ کے ذریعے طلباء مختلف ثقافتوں، معاشرتی زندگی کے نمونوں، اور سماجی اداروں کو دیکھ سکتے ہیں، جو انہیں اپنے معاشرتی ماحول کو بہتر طور پر سمجھنے میں مدد دیتا ہے۔

iii. **عملی سیکھنے کا تجربہ :** فیلڈ ٹرپ کے دوران، طلباء جو کچھ سیکھتے ہیں وہ کتابوں تک محدود نہیں رہتا، بلکہ وہ عملی طور پر ان معلومات کو دیکھتے ہیں اور سمجھتے ہیں۔ یہ تجربات سیکھنے کی گہرائی اور یاد رکھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

iv. **تنقیدی سوچ اور تجزیہ کی صلاحیتوں کا فروغ :** جب طلباء فیلڈ ٹرپ کے دوران مختلف چیزیں دیکھتے ہیں، تو انہیں ان کا تجزیہ کرنے اور ان پر سوالات اٹھانے کا موقع ملتا ہے۔ اس سے ان میں تنقیدی سوچ کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

v. **طلباء کا تجسس بڑھانا :** فیلڈ ٹرپ طلباء میں نئے موضوعات کے بارے میں تجسس پیدا کرتا ہے۔ جب وہ کسی جگہ کا دورہ کرتے ہیں تو ان کے ذہن میں نئے سوالات اور تصورات پیدا ہوتے ہیں، جو ان کے سیکھنے کے عمل کو مزید دلچسپ بناتے ہیں۔

vi. **سماجی مہارتوں کا ارتقاء :** گروپ میں فیلڈ ٹرپ کرنا طلباء کی سماجی مہارتوں کو نکھارتا ہے، جیسے کہ بات چیت، تعاون، اور ٹیم ورک۔ یہ سرگرمیاں انہیں ایک دوسرے کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

فیلڈ ٹرپ تدریسی طریقہ سماجی مطالعہ میں طلباء کی تعلیمی سرگرمیوں کو مزید دلچسپ اور مؤثر بناتا ہے۔ یہ طلباء کو کتابوں سے باہر نکال کر حقیقی دنیا سے جوڑتا ہے، جس سے ان کی سیکھنے کی صلاحیتیں اور سماجی تفہیم میں بہتری آتی ہے۔

12.2.5 سیر و سیاحت(Excursions)

سیر و سیاحت (Excursions) سماجی مطالعہ کا ایک تدریسی طریقہ ہے جس میں طلباء کو کسی خاص مقام یا علاقے کا دورہ کرایا جاتا ہے تاکہ وہ سیکھے ہوئے مواد کو حقیقی دنیا میں دیکھ کر اس کی بہتر تفہیم حاصل کر سکیں۔ یہ طریقہ عموماً تاریخی، جغرافیائی، ثقافتی یا سماجی اہمیت

کے حامل مقامات پر استعمال کیا جاتا ہے۔ سماجی مطالعہ میں سیر وسیاحت کا مقصد طلباء کو حقیقت سے جوڑنا اور ان کے علم میں اضافہ کرنا ہوتا ہے تاکہ وہ سیکھنے کے عمل کو دلچسپ اور مؤثر طریقے سے سمجھ سکیں۔

مثال کے طور پر "اگر سماجی مطالعہ کے مضمون کا موضوع "ہندوستان کا جغرافیہ" ہو، تو طلباء کو کسی جغرافیائی اہمیت کے حامل علاقے، جیسے کہ پہاڑوں یا دریا کے کنارے کا دورہ کرایا جاسکتا ہے۔ اس سے انہیں علاقے کی قدرتی خصوصیات اور ماحول کو بہتر طور پر سمجھنے کا موقع ملے گا۔

- **"سیر وسیاحت" کی اہمیت (Importance of Excursions)**

i. **حقیقی تجربات :** سیر وسیاحت کے ذریعے طلباء کو وہ علم حقیقی دنیا میں دیکھنے کا موقع ملتا ہے جو انہوں نے درجہ کی چہار دیواری میں سنی یا پڑھیں تھیں۔ اس طریقے سے سیکھنے والے مواد کو عملی طور پر سمجھنا آسان ہو جاتا ہے۔

ii. **سماجی اور ثقافتی تفہیم :** جب طلباء مختلف سماجی یا ثقافتی مقامات کا دورہ کرتے ہیں، تو وہ ان علاقوں کی زندگی، رسم ورواج، ثقافت، اور معاشرتی مسائل کو بہتر طور پر سمجھ پاتے ہیں۔ اس سے ان کی سماجی تفہیم میں اضافہ ہوتا ہے۔

iii. **سیر وسیاحت کے دوروں کے ذریعے معلومات میں اضافہ:** سیر وسیاحت کی سرگرمیاں طلباء کو مختلف مقامات، جیسے کہ تاریخی یادگاریں، میوزیم، جغرافیائی علاقے، یا مختلف سماجی ادارے دیکھنے کا موقع فراہم کرتی ہیں، جو ان کے علم میں اضافہ کرتی ہیں۔

iv. **تحقیقی مہارتوں کا فروغ :** سیر وسیاحت کے دوران طلباء کو عملی طور پر مشاہدہ کرنے اور سوالات اٹھانے کا موقع ملتا ہے، جس سے ان کی تحقیقی صلاحیتوں اور تجزیہ کرنے کی صلاحیت میں بہتری آتی ہے۔

v. **نئے تجربات کی اہمیت :** سیر وسیاحت کے ذریعے طلباء نئے تجربات حاصل کرتے ہیں جو کتابوں سے نہیں مل سکتے۔ یہ تجربات ان کے ذہن میں دیرپا نقوش چھوڑتے ہیں اور سیکھنے کو یادگار بناتے ہیں۔

"سیر وسیاحت" تدریسی طریقہ کار سماجی مطالعہ کی تدریس میں طلباء کی سیکھنے کی صلاحیتوں کو بڑھاتا ہے اور انہیں حقیقت سے جڑنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس طریقے سے طلباء نہ صرف سیکھنے کے عمل میں حرکتی طور پر ملوث ہوتے ہیں، بلکہ وہ نئے تجربات سے اپنی سماجی، ثقافتی، اور تاریخی تفہیم میں اضافہ بھی کرتے ہیں۔

12.2.6 سماجی مطالعہ کلب (Social Science Clubs)

"سماجی مطالعہ کلب" ایک تعلیمی سرگرمی کا حصہ ہے جو طلباء کو سماجی مطالعہ کی تدریس، یعنی سماجیات، جغرافیہ، تاریخ، معیشت، اور سیاسیات جیسے مضامین میں دلچسپی بڑھانے کے لیے تشکیل دیے جاتے ہیں۔ یہ کلب طلباء کو سماجی مطالعہ کے مختلف پہلوؤں پر سیکھنے، بحث و مباحثہ کرنے، تحقیق کرنے اور سرگرمیوں میں حصہ لینے کا موقع فراہم کرتے ہیں۔ ان کا مقصد طلباء کو سماجی مطالعہ کے مضامین کی اہمیت سے آگاہ کرنا اور ان میں تنقیدی سوچ، تخلیقی صلاحیت، اور سماجی ذمہ داری کا شعور بیدار کرنا ہے۔

- **سماجی مطالعہ کلب بنانے کے لیے اقدامات:(How to Form a Social Science Club)**

i. **مقصد کا تعین کریں:** جیسے کہ:۔"سماجی مطالعہ کلب" سماجی، ثقافتی، سیاسی، اور تاریخی موضوعات پر طلباء کی دلچسپی بڑھانے، ان میں تحقیق اور تنقیدی سوچ کو فروغ دینے اور سماجی ذمہ داری کا شعور بیدار کرنے کے لیے بنایا جائے گا۔

ii. **کلب کے اراکین کی شناخت :** اسکول یا کالج میں ایک تشہیری مہم شروع کریں تا کہ طلباء اس کلب میں شامل ہو سکیں۔

iii. **کلب کے عہدیدار منتخب کریں :** ایک صدر، نائب صدر، سیکریٹری اور دیگر اہم عہدے منتخب کریں جو کلب کی سرگرمیوں اور انتظامات کو چلانے میں مدد کریں گے۔

iv. **منصوبہ بندی کریں :** کلب کی سرگرمیوں کی منصوبہ بندی کریں جیسے کہ سیمینارز، ورکشاپس، پروجیکٹس، بحث ومباحثہ، وغیرہ۔

v. **کلب کا آئین اور قواعد بنائیں :** کلب کا آئین تیار کریں جس میں کلب کی سرگرمیاں، ممبران کے حقوق و فرائض، وغیرہ شامل ہوں ۔

vi. **استاد یا سرپرست کا انتخاب کریں :** کلب کے لیے ایک استاد یا سرپرست منتخب کریں جو کلب کی رہنمائی کرے۔

vii. **کلب کی سرگرمیاں شروع کریں :** سیمینارز، بحث ومباحثہ، یا کمیونٹی سروس کے منصوبے شروع کریں تا کہ کلب کی سرگرمیاں عملی طور پر شروع ہو سکیں۔

سماجی مطالعہ کلب بنانے کے لیے منصوبہ بندی، تنظیم اور سرگرم طلباء کی شمولیت ضروری ہے تا کہ کلب کامیابی سے چل سکے اور طلباء میں سماجی مطالعہ کے مضامین کے لیے دلچسپی اور آگاہی پیدا کر سکے۔

- **سماجی مطالعہ کلب کی سرگرمیاں(Activities in Social Science Club)**

i. **سیمینارز اور ورکشاپس :** مختلف موضوعات پر ماہرین کو مدعو کر کے سیمینارز یا ورکشاپس کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

ii. **پروجیکٹس اور تحقیق :** طلباء کو مختلف سماجی مطالعہ کے موضوعات پر تحقیق کرنے اور پروجیکٹس بنانے کے لیے کہا جاتا ہے۔

iii. **بحث ومباحثہ :** سیاسی یا سماجی موضوعات پر بحث ومباحثہ کروائے جاتے ہیں تا کہ طلباء اپنے خیالات کا اظہار کر سکیں۔

iv. **کمیونٹی سروس :** سماجی خدمت کی سرگرمیاں جیسے کہ غریبوں کی مدد، ماحولیات کی حفاظت، یا دیگر سماجی کام شامل کیے جاسکتے ہیں۔

v. **گیمز اور سیمولیشنز :** معاشرتی، اقتصادی یا سیاسی مسائل پر مبنی گیمز اور سیمولیشنز کا انعقاد کیا جاتا ہے۔

- **سماجی مطالعہ کلب کے فوائد (Benefits of Social Studies Club)**

i. **طلباء کی دلچسپی میں اضافہ :** سماجی مطالعہ کلب طلباء کی سماجی مطالعہ کے مضامین میں دلچسپی اور محبت بڑھاتے ہیں۔

ii. **ہنر کی ترقی :** اس کے ذریعے طلباء کی تحقیق، تجزیہ، بحث، اور عوامی تقریر کی مہارتوں میں بہتری آتی ہے۔

iii. **معلومات کا تبادلہ :** طلباء مختلف موضوعات پر ایک دوسرے سے سیکھتے ہیں اور ایک مضبوط تعلیمی کمیونٹی بناتے ہیں۔

iv. **سماجی شعور :** سماجی مطالعہ کلب طلباء میں سماجی مسائل کے بارے میں آگاہی اور احساس پیدا کرتے ہیں، جس سے ان میں سماجی ذمہ داری کا شعور بڑھتا ہے۔

سماجی مطالعہ کلب سماجی مطالعہ تدریس کا ایک مؤثر اور دلچسپ طریقہ ہیں جو طلباء کی سیکھنے کی صلاحیتوں کو بہتر بناتے ہیں اور انہیں مختلف سماجی، ثقافتی، اور سیاسی موضوعات پر گہری بصیرت فراہم کرتے ہیں۔ یہ کلب طلباء میں سماجی مطالعہ کے بارے میں آگاہی پیدا کرتے ہیں اور انہیں ایک حرکیاتی شہری بنانے میں مدد دیتے ہیں۔

12.2.7 نمائشیں(Exhibitions)

نمائشی تدریسی طریقہ کار سماجی مطالعہ میں ایک اہم حصہ ہے جن میں طلباء کو اپنے سیکھے ہوئے مواد کو تخلیقی طریقے سے پیش کرنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ طریقہ سماجی مطالعہ کی تدریس میں خاص طور پر مفید ہوتا ہے کیونکہ یہ طلباء کو اپنی تحقیق، خیالات، اور علم کو بصری اور عملی طور پر ظاہر کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ نمائش Exhibitions کے ذریعے طلباء مختلف سماجی، ثقافتی، تاریخی، یا جغرافیائی موضوعات پر اپنی سمجھ اور تجزیہ کو دوسروں کے سامنے پیش کرتے ہیں۔

- **سماجی مطالعہ نمائش کی مثالیں (Examples of Social Studies Exhibition)**

i. **تاریخی نمائشیں:** طلباء "ہندوستان کی آزادی" یا "ماضی کے اہم تاریخی واقعات" پر **نمائش** ترتیب دے سکتے ہیں جس میں وہ مختلف دستاویزات، تصاویر، اور ماڈلز کے ذریعے تاریخی معلومات فراہم کر سکیں گے۔

ii. **ثقافتی نمائشیں:** ہندوستان کی مختلف ثقافتوں، روایات، یا تہواروں پر **نمائش** کا انعقاد کیا جا سکتا ہے۔

iii. **جغرافیائی نمائشیں:** جغرافیائی موضوع "قدرتی وسائل" پر طلباء پوسٹر، ماڈل اور چارٹس سے **نمائشیں** کر سکتے ہیں۔

iv. **سماجی مسائل پر نمائشیں:** طلباء مختلف سماجی مسائل جیسے کہ "تعلیم کی اہمیت"، "ماحولیاتی آلودگی" یا "غریبوں کے حقوق" پر نمائش کے ذریعے آگاہی پھیلانے کی کوشش کر سکتے ہیں۔

- **نمائش کے فوائد (Benefits of Exhibition)**

i. **دیکھنے اور سمجھنے کی صلاحیت میں اضافہ:** طلباء بصری طور پر سیکھتے ہیں، جس سے وہ پیچیدہ موضوعات کو آسانی سے سمجھ سکتے ہیں۔

ii. **طلباء کی شراکت اور دلچسپی میں اضافہ:** نمائش طلباء کو زیادہ سرگرم بناتی ہے، کیونکہ انہیں اپنی تحقیق کو پیش کرنے کا موقع ملتا ہے۔

iii. **معلومات کو محفوظ کرنا:** بصری مواد، جیسے پوسٹر زیا ماڈلز، کے ذریعے طلباء مواد کو زیادہ دیر تک یاد رکھتے ہیں۔

iv. **سیکھنے کا ایک نیا طریقہ:** نمائش روایتی تدریس کے مقابلے میں سیکھنے کا ایک انٹرایکٹو اور دلچسپ طریقہ فراہم کرتی ہیں۔

نمائش سماجی مطالعہ کی تدریس کا ایک مؤثر طریقہ ہیں جو طلباء کی تخلیقی صلاحیتوں، تحقیقی مہارتوں، اور تنقیدی سوچ کو فروغ دیتی ہیں۔ یہ انہیں نہ صرف سیکھنے کا موقع فراہم کرتی ہیں بلکہ انہیں اپنے علم کو دوسروں کے سامنے پیش کرنے کا موقع بھی دیتی ہیں، جو ان کی تعلیمی اور سماجی مہارتوں کو مزید بہتر بناتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your own progress)
1۔ سماجی کی تفہیم، ہم نمائش، ڈرامہ، سیر وسیاحت سے کس طرح کر سکتے ہیں؟

12.3 خلاصہ (Summary)

- سماجی مطالعہ کی درس و تدریس میں طلباء کی تعلیمی سرگرمیاں وہ مختلف عمل ہوتی ہیں جو طلباء کو حرکیاتی طور پر زندگی سے تعلق رکھتے ہوئے تجربات حاصل کرنے میں مدد کرتی ہیں۔
- طلباء مرکوز سرگرمیاں درجہ میں طلباء کی دلچسپی کو برقرار رکھتی ہیں۔ جب طلباء کوئی سرگرمی انجام دیتے ہیں تو ان کی توجہ اور دلچسپی میں اضافہ ہوتا ہے، جس سے سیکھنے کا عمل زیادہ مؤثر ہو جاتا ہے۔
- ڈرامہ نگاری میں طلباء کسی کہانی یا واقعے کے کرداروں کو ادا کرتے ہیں، مختلف نقطہ نظر سے حالات کو پیش کرتے ہیں، اور اس عمل کے ذریعے سیکھنے کی کوشش بھی کرتے ہیں۔
- رول پلے کے ذریعے طلباء مختلف کرداروں میں ڈھل کر کسی واقعے یا سماجی صورتحال کو مختلف زاویوں سے دیکھ سکتے ہیں، جس سے ان کی سمجھ میں اضافہ ہوتا ہے۔
- "سماجی مطالعہ کلب" سماجی، ثقافتی، سیاسی، اور تاریخی موضوعات پر طلباء کی دلچسپی بڑھانے، ان میں تحقیق اور تنقیدی سوچ کو فروغ دینے اور سماجی ذمہ داری کا شعور بیدار کرنے کے لیے بنا ہے۔

12.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomes)

اس اکائی کو پڑھنے کے بعد آپ اس قابل ہو چکے ہیں کہ

- سماجی مطالعہ کی درس تدریس کی سرگرمیوں کو جان کر استعمال کر سکتے ہیں۔
- سماجی مطالعہ کی درس تدریس کی سرگرمیوں کو طلباء کے ساتھ مل کر منعقد کر سکتے ہیں۔
- درس و تدریس میں "ڈرامہ" اور "رول پلے" سرگرمی کو استعمال کر سکتے ہیں۔
- طلباء کو سرگرمیوں پر مبنی تجربات فراہم کرنے کے لیے "فیلڈ ٹریپ" اور "سیر وسیاحت" کا استعمال کر سکتے ہیں۔
- معاشی، سیاسی، سماجی اثرات سے واقف کروانے کے لیے سماجی مطالعہ کلب اور نمائش کا استعمال کر سکتے ہیں۔
- درجہ میں طلباء کی دیگر سرگرمیوں کو منعقد کر سکتے ہیں۔

12.5 فرہنگ (Glossary)

- سماج: دو یا دو سے زیادہ لوگوں کا ایک گروہ جو کسی نہ کسی اعتبار سے یکساں ہو سماج کہلاتا ہے۔
- سماجی گروہ: مختلف انسانوں کے گروہ جو کسی نہ کسی اعتبار سے مختلف نوعیت رکھتے ہوں۔
- رول پلے: ایک سرگرمی کا طریقہ تدریس جس میں کسی مخصوص شخص کا کردار ادا کیا جاتا ہے۔
- ڈرامہ: کسی تاریخی واقعہ، سماجی پہلو کو مصنوعی انداز میں نقل کر پیش کرنا۔

12.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objectives answer type questions)

1۔ طلباء کی سرگرمی سے مراد ہے؟

(a) تدریس　(b) مکالمہ　(c) اکتساب　(d) کوئی کارکردگی

2۔ سماجی مطالعہ میں طلباء کی سرگرمی کو منعقد کیا جاتا ہے؟

(a) طلباء کے علم کا فروغ　(b) تجربات فراہم کرنے　(c) دونوں　(d) کوئی نہیں

3۔ اسکولوں میں طلباء اپنی کس سرگرمی سے اپنا ہنر دکھا سکتے ہیں؟

(a) سیر و سیاحت سے　(b) نمائش سے　(c) فیلڈ ٹریپ سے　(d) کوئی نہیں

4۔ ایک طالب علم جواہر لال نہرو کا کردار طلباء کے سامنے پیش کر رہا ہے۔ وہ کون سی سرگرمی کو انجام دے رہا ہے؟

(a) رول پلے　(b) نمائش　(c) فیلڈ ٹرپ　(d) سیر و سیاحت

5۔ سیر و سیاحت کے ذریعہ ہمیں سماج کے کس پہلو کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے؟

(a) تاریخ اور جغرافیہ　(b) معاشرتی　(c) مذہبی　(d) معاشی

6۔ سماجی مطالعہ میں ڈرامہ کیوں کیا جاتا ہے؟

(a) طلباء کو حقیقی علم　(b) لطف اندوزی　(c) وقت کاٹنے کے لیے　(d) کوئی نہیں

7۔ ڈرامہ سرگرمی کو منعقد کرنے کے لیے ہمیں کون سے مضامین چننے چاہیے؟

ماضی سے تعلق رکھتے ہوئے　(b) حال سے تعلق رکھتے ہوئے

(b) مستقبل کے　(d) تمام لے سکتے ہیں

8۔ سماجی مطالعہ کلب کیوں قائم کیا جاتا ہے؟

(a) طلباء کی ہم آہنگی کے لیے　(b) نئے علم کو فروغ　(c) سیاسی حالات جاننے کے لیے　(d) سبھی

9۔ نمائش منعقد کرنے کے لیے طلباء کو کن وسائلوں کی ضرورت درکار ہوتی ہے ؟

(a) چارٹ (b)ماڈل (c)پوسٹر (d) سبھی

10۔ڈرامہ کی سرگرمی ہمیں درجہ میں کب کروانی چاہیے ؟

(a) روز (b)جب کوئی عنوان کو حقیقی انداز میں پیش کرنا ہو (c)دونوں (d)کوئی نہیں

مختصر جواب کے حامل سوالات(Short answer type questions)

1۔ تعلیمی سرگرمیوں کی تعریف اپنے الفاظوں میں بیان کیجیے ؟

2۔ سماجی مطالعہ میں طلباء کی سرگرمیوں کی اہمیت کو سمجھائیے ؟

3۔ ڈرامہ کو درجہ میں ہم کیوں کرواتے ہیں ؟

4۔ طلباء کو فیلڈ ٹریپ سے کیا حاصل ہوتا ہے ؟

5۔ رول پلے طریقہ اسکولوں میں کیوں کروایا جاتا ہے ؟

6۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں نمائش کس طرح مدد فراہم کر سکتی ہے ؟

7۔ سماجی سائنس کلب کی اہمیت وافادیت بیان کیجیے ؟

8۔ سماجی سائنس کلب کا ایک خاکہ تیار کیجیے ؟

9۔ سیر وسیاحت کے تعلق سے یادداشت پر مبنی ایک واقعہ بیان کریں ؟

10۔ ڈرامہ میں ایک استاد کا کیا رول ہوتا ہے ؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ آپ اپنے اسکول میں ایک نمائش منعقد کرنے کی ایک منصوبہ بندی پیش کریں۔

2۔ اساتذہ کو سیر وسیاحت کے لیے کس طرح کی تیاری کرنی چاہیے ؟

3۔ فیل ٹرپ ہم کیو کرواتے ہیں؟ایک فیلڈ ٹرپ کی منصوبہ بندی پیش کریں ؟

4۔ طلباء سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں واضح کریں ؟

5۔ طلباء اپنی سرگرمیوں سے کس طرح علم کو تجربات میں تبدیل کرتے ہیں، واضح کیجیے ؟

معروضی سوالات کے جوابات

10=(b)	9=(d)	8=(d)	7=(d)	6=(a)	5=(a)	4=(a)	3=(b)	2=(c)	1=(d)

12.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Resources)

1۔ Dike, H.I. (2002). Alternative teaching approaches for Social Studies with implications for science and social studies. Port Harcourt: Capiic Publishers.

2۔ Khan, M., Muhammad, N., Ahmed, M., Saeed, F., Aman, K.S. (2012). Impact of activity-based teaching on students' academic achievements in physics at secondary level. Academic Research International. 3(1), 146-156.

3۔ Schoolscape (2009). Activity Based Learning Effectiveness of ABL under SSA. (Ed. Amukta Mahapatra). New York: Prentice Hall.

4۔ https://ugcmoocs.inflibnet.ac.in/assets/uploads/1/42/1121/et/LECTURE%2019%20TEXT200220060602022121.pdf

5۔ Ansari, T. A. (2019). Uses of ICT in Teaching learning and Education: Vol. I, 2019th, ISBN-93-87635-74-0, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.

6۔ Hilgard, E.R. and Bower, G.H. Theories of Learning. New Delhi: Prentice Hall of India.

7۔ Ansari, T. A. (2019). "Educational Curriculum and Curriculum Development": Vol. I, 2019th, ISBN-978-93-85295-97-3, Published by Noor Publication, New Delhi. India

8۔ Ansari, T. A. (2016).Guidance and Counselling in Teaching and Learning: Vol. I, 2016th, ISBN-93-81029-92-X, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.

اکائی 13۔ خرد تدریس کے معنی، تصور، فطرت اور خرد تدریس کی مہارتیں

(Micro-teaching - Meaning, Concept and Nature and Micro Teaching Skills)*

اکائی کے اجزاء

13.0 تمہید (Introduction)

13.1 مقاصد(Objectives)

13.2 خرد تدریس کے معنی، تصور، فطرت اور خرد تدریس کی مہارتیں

(Micro-teaching - Meaning, Concept, Nature and Micro Teaching Skills)

13.2.1 خرد تدریس کے معنی(Meaning of Micro Teaching)

13.2.2 خرد تدریس کا تصور(Concept of Micro Teaching)

13.2.3 خرد تدریس کی تعریف(Definitions of Micro Teaching)

13.2.4 خرد تدریس کی نوعیت(Nature of Micro Teaching)

13.2.5 خرد تدریس کا عمل(Process of Micro Teaching)

13.2.6 خرد تدریسی کی مہارتیں(Micro Teaching Skill)

13.2.6.1 سبق کی تعارف کی مہارت(Introduction Skill)

13.2.6.2 وضاحت کی مہارت(Explanation Skill)

13.2.6.3 سوالات پوچھنے کی میں مہارت(Questioning Skill)

13.2.6.4 تقویت یا حوصلہ افزائی کی مہارت(Reinforcement Skill)

13.2.6.5 مہیج میں تابدیلی کی مہارت(Stimulus Variation Skill)

13.2.6.6 نمونہ خرد تدریس منصوبہ

(Sample Micro Teaching Lesson Plan)

13.3 خلاصہ(Summary)

13.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomes)

* Dr. Jaki Mumtaj, Assistant Professor, MANUU CTE, Bhopal

13.5 فرہنگ(Glossary)

13.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

13.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Resources)

13.0 تمہید(Introduction)

ہم سبھی جانتے ہیں کہ معلم میں تدریسی مہارتوں کا ہونا بہت ضروری ہے۔ آپ سبھی تدریسی تربیت حاصل کر رہے ہیں اور اس تربیت کا مقصد آپ کے اندر تدریسی مہارتوں کو پیدا کرنا ہے۔ تدریس ایک ایسا عمل ہے، جس میں بہت سی مہارتیں شامل ہوتی ہیں، اس لیے یہ ضروری ہے کہ معلمین کو مختلف تدریسی مہارتوں کی تربیت دی جائے جس سے کہ وہ اپنی تدریس کو موئژر بنا سکیں اور طلباء میں تعلیم کے تئیں محرکہ پیدا کرتے ہوئے انکی پوشیدہ صلاحیتوں کو اجاگر کر سکیں۔ خرد تدریس کے ذریعے، زیر تربیت معلمین میں تدریسی مہارتوں کو فروغ دیا جا سکتا ہے اور انہین پروان چڑھایا جا سکتا ہے۔ اس اکائی میں ہم خرد تدریس کے معنی، اس کے تصور اور اس کی نویت کو سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی اس اکائی میں آپ کو مختلف تدریسی مہارتوں کے بارے میں بھی معلوم ہوگا جیسے سبق کے تعارف کی مہارت، وضاحت کی مہارت، سوالات پوچھنے کی مہارت، طلباء کو تقویت دینے کی مہارت، مہیج میں تبدیلی کی مہارت اور ان مہارتوں کے ضروری اجذاء کے بارے میں بھی معلومات حاصل ہوگی۔

13.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد، آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- خرد تدریس کے معنی اور تصور کو سمجھ سکیں۔
- خرد تدریس کی نوعیت کو بیان کر سکیں۔
- خرد تدریس کے عمل اور اسکے اقدامات کے بارے میں بتا سکیں۔
- مختلف تدریسی مہارتوں کا تجزیہ کر سکیں۔
- مختلف تدریسی مہارتوں کے اجزاء کو سمجھ سکیں اور انہیں عمل میں لانے کے قابل ہوں سکیں۔

13.2 خرد تدریس کے معنی، تصور، فطرت اور خرد تدریس کی مہارتیں

(Micro-teaching - Meaning, Concept, Nature and Micro Teaching Skills)

13.2.1 خرد تدریس کے معنی(Meaning of Micro Teaching)

خرد تدریس زیرِ تربیت متعلم کو تربیت دینے کا ایک بہترین اور جدید طریقہ ہے۔ خرد تدریس زیرِ تربیت متعلم کو بناوٹی یا مصنوعی ماحول والے کمرہ جماعت میں مختصر وقت میں تدریسی مہارتوں کو ایک-ایک کرکے سکھانے کا ایک بامقصد عمل ہے۔ اس کے ذریعے سے تدریسی پیچیدگیوں کو آسان بنانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ خرد تدریس میں تدریس بہت ہی کم وقت کے لیے کی جاتی ہے، جس کا وقفہ 6 منٹ کا ہوتا ہے۔ تدریس کے دوران کمرہ جماعت میں طلباء کی تعداد بھی بہت کم ہوتی ہے۔ طلباء کی تعداد تقریباً 6 سے 10 ہوتی ہے۔ خرد تدریس میں مواد بھی بہت ہی مختصر لیا جاتا ہے کیونکہ خرد تدریس کا مقصد مواد کی تدریس نہیں، بلکہ تدریسی مہارتوں کو فروغ دینا ہے۔ خرد تدریس میں تدریسی مہارتوں کی ترقی پر زیادہ اہمیت دی جاتی ہے، اس لیے تدریس کے دوران کسی ایک وقت میں ایک ہی مہارت کی مشق بار بار اس وقت تک کرائی جاتی ہے، جب تک کہ زیر تربیت متعلم اس مہارت میں عبور نہ حاصل کرلے۔ خرد تدریس کے دوران پورے تدریسی عمل (سیشن) کو ریکارڈ کیا جاتا ہے جس سے کہ زیر تربیت معلم خود اپنی تدریسی عمل کا مشاہدہ کرسکے اور بازرسائی حاصل کرسکے۔ خرد تدریس کے اس عمل میں زیر تربیت معلم اپنے ساتھیوں اور اپنے نگراں سے بھی بازرسائی اور رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ بازرسائی کے عمل سے وہ اپنی خامیوں کو جان کر ان کو دور کرتے ہے اور اپنی تدریس کو بہتر اور مئوثر بناتے ہیں۔ مختصر طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ طلباء کے ایک چھوٹے سے گروہ کی کم وقت میں مختصر سے مواد کی ایسی تدریس جس کا مقصد کسی ایک وقت میں کسی ایک تدریسی مہارت کے مشق پر مبنی ہو، جس سے کہ زیر تربیت معلم اس مہارت میں عبور حاصل کرسکے، اسے ہی خرد تدریس کہا جاسکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ خرد تدریس کسے کہتے ہیں؟ سو الفاظ میں تحریر کریں ______________________________

13.2.2 خرد تدریس کا تصور (Concept of Micro Teaching)

خرد تدریس کا آغاز 1961 میں امریکہ کی اسٹین فورڈ یونیورسٹی میں ہوا۔ اس وقت ایچی سن رابرٹ این بش اور ڈوائٹ ڈبلیو ایلن کے ساتھ کام کرتے تھے۔ اسی وقت ایک جرمن سائنسدان نے ویڈیو ٹیپ ریکارڈر (Tape Recorder) کا ایجاد کیا تھا جس کی خبر اخبار میں شائع ہوئی تھی، جسے ایچی سن نے پڑھا اور اس بات پر غور کیا کہ اگر ٹیپ ریکارڈر کا استعمال خرد تدریس کے دوران پڑھائے جانے والے اسباق کو ریکارڈ کرنے کے لیے کیا جائے اور زیر تربیت معلم کو ان کے پڑھائے گئے اسباق کو ریکارڈ کرکے ان کو خود ہی دکھایا جائے تو بازرسائی کے عمل کو مئوثر اور آسان بنایا جاسکتا ہے۔ ایچی سن کے بعد ڈی۔ ڈبلیو۔ ایلن نے اس کام کو آگے بڑھایا اور اسے خرد تدریس کا نام دیا۔ سنٹرل پیڈاگوجیکل انسٹی ٹیوٹ، الہ آباد کے پروفیسر ڈی ڈی تیواری نے 1967 میں ہندوستان میں خرد تدریس کو متعارف کرایا اور اس کے بعد ایم ایس یونیورسٹی، بڑودہ کے جی بی شاہ نے 1970 میں، بی کے پاسی نے 1976 میں، للیتا اور جوشی نے 1977 میں خرد تدریس کے علاقے میں کام کیا۔ خرد تدریس سے متعلق مختلف ماہرین نے دلیل کے ساتھ اپنی اپنی رائے پیش کیں۔ درجِ ذیل میں خرد تدریس کی کچھ تعاریف دی گئی ہیں اور اس کی بنیاد پر خورد تدریس کی تصویر کو واضح کیا جاسکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ ہندوستان میں خرد تدریس کو کس نے متعارف کرایا؟

13.2.3 خرد تدریس کی تعریف(Definitions of Micro Teaching)

خرد تدریس زیر تربیت معلم کو جماعت میں تدریسی عمل کو مئوثر طریقے سے انجام دینے کے لیے تیار کرنے کا ایک بہترین طریقہ ہے۔ خرد تدریس کی بہت سی تعریفیں ہیں جو درج ذیل پیش کی جارہی ہیں۔

- **ایلن(WD Allan) کے مطابق:**۔ خرد تدریس ایک ایسی تدریس ہے جسے کمرہ جماعت میں طلباء کی تعداد اور تدریس کے وقت کے لحاظ سے چھوٹا یا کم کر دیا جاتا ہے۔
- **بش(Bush) کے مطابق:**۔ خرد تدریس معلمین کی تربیت کے لیے ایک سوچی سمجھی ایسی تکنیک ہے جس میں کسی ایک تدریسی مہارت کو ایک چھوٹے سے گروپ پر 5 تا 10 منٹ تک استعمال کیا جاتا ہے اور ویڈیو ٹیپ تیار کر کے بازرسائی کا موقع فراہم کیا جاتا ہے۔
- **سنگھ Singh:**۔نے معلم کی تربیت کے لیے ایک نئے ڈیزائن کے طور پر خورد تدریس کی تعریف کی ہے۔ جو سبق کی تکمیل کے بعد زیر تربیت معلم کی کارکردگی کے بارے میں فوری طور پر معلومات فراہم کرتا ہے۔
- **پاسی اور للتا** (BK Passi, and Lalita):۔ کا خیال ہے کہ خرد تدریس، تدریس کی ایک ایسی تکنیک ہے جس کے ذریعے زیر تربیت معلم کم وقت میں مختصر تعداد والے طلباء کے گروہ کو کسی ایک مخصوص تصور پر کسی ایک مخصوص تدریسی مہارت کا استعمال کرتے ہوئے تدریسی مشق کو انجام دینا ہوتا ہے۔
- **جہانگیر اور سنگھ کے مطابق** خرد تدریس ایسا تربیتی ماحول پیدا کرتی ہے جس میں زیر تربیت معلم کے لیے درجہ ذیل طریقے سے کمرہ جماعت کی تدریسی پیچیدگیوں کو کم کیا جاسکتا ہے، جیسے کمرہ جماعت میں طلباء کی تعداد کا کم کیا جانا، سبق کی مدت کو 6 منٹ کے لیے رکھا جاتا ہے اور مواد کو کسی ایک تصور تک محدود رکھا جاتا ہے، اس کے ساتھ ہی ایک وقت میں صرف ایک ہی مہارت کی مشق کرائی جاتی ہے۔

درجہ بالا تعریفوں کو مد نظر رکھتے ہوئے خرد تدریس کے متعلق یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ معلمین جب کمرہ جماعت میں تدریس کرتے ہیں تو انہیں کئی طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، ان کا مقابلہ کرنے اور تدریس کو کامیاب بنانے کے لیے مختلف تدریس مہارتوں کا استعمال کیا جانا ضروری ہے۔ خرد تدریس ایک ایسا طریقہ ہے جس کے ذریعے ایک وقت میں ایک تدریسی مہارت حاصل کرنے کے لیے اس وقت تک مشق کرائی جاتی ہے جب تک وہ اس مہارت میں عبور نہ حاصل کرلے۔ اس طرز زیر تربیت معلم خود پر اعتماد بھی حاصل کر سکیں گے۔

13.2.4 خرد تدریس کی نوعیت(Nature of Micro Teaching)

خرد تدریس کی نوعیت کو درجِ ذیل میں آسانی سے سمجھا جاسکتا ہے۔

- خرد تدریس تدریسی مہارتوں کو سکھانے کا ایک مئوثر اور جدید طریقہ ہے۔
- خرد تدریس سے مشق کے دوران کمرہ جماعت کی پیچدگیوں کو کم کیا جاتا ہے۔
- خرد تدریس میں طلباء کی تعداد، تدریسی وقت اور تدریسی مواد کی مقدار کو کافی حد تک کم کر دیا جاتا ہے اور ایک وقت میں صرف ایک ہی مہارت کی مشق کی جاتی ہے، جب تک کہ زیر تربیت معلم اس مہارت میں کمال حاصل نہ کرلے۔
- خرد تدریس میں زیر تربیت معلمین کو دوبارہ منصوبہ بنانے، دوبارہ تدریس کرنے، اور دوبارہ باز رسائی حاصل کرنے کا موقع فراہم ہوتا ہے۔
- خرد تدریس میں، تدریس کے بعد زیر تربیت معلم کو اس کے ساتھیوں اور نگراں کے ذریعے فوری طور پر باز رسائی فراہم کی جاتی ہے جس سے متعلم اپنے تدریسی عمل کی خامیوں کو جاننے اور ان کی اصلاح کرنے کا موقع حاصل کرتا ہے۔
- خردد تدریس میں مشاہدہ کیا جاتا ہے۔ اسکی نوعیت معروضی ہوتی ہے کیونکہ اس کی ویڈیو ریکارڈنگ بھی ہوتی ہے۔
- خرد تدریس کے ذریعے زیر تربیت معلم کو تدریس کے دوران کمرہ جماعت کی درپیش مشکلات سے متعارف کرایا جاتا ہے۔
- خرد تدریس نئے لوگوں کے لیے تدریس جیسے پیچیدہ عمل کو آسان بناتی ہے، جس سے ان میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔
- خرد تدریس کے ذریعے زیر تربیت معلم کے تدریسی برتاؤ اور صلاحیتوں کو بہتر بنایا جاسکتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ خرد تدریس کے متعلق کوئی دو ایسی باتیں لکھیں جو اسکی نوعیت کو واضح کرتی ہوں؟ ____________________________________

13.2.5 خرد تدریس کا عمل(Process of Micro Teaching)

خرد تدریس کے عمل میں مندرجہ ذیل اقدامات کو اپنایا جاتا ہے۔

- **خرد تدریس کا نظریاتی تعارف کرانا(Introduction):** خرد تدریس کے عمل میں زیر تربیت معلم کے سامنے خرد تدریس کا نظریاتی تعارف پیش کیا جاتا ہے۔ جس میں انہیں خرد تدریس کے معنی، مقاصد، اس کی اہمیت اور خوبیوں اور خامیوں کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔
- **تدریسی مہارت پر بحث و مباحثہ(Discussion of lesson):** تدریسی مہارت پر بحث و مباحثہ میں جزوی طور پر زیر تربیت معلم کو مختلف تدریسی مہارتوں سے واقف کرایا جاتا ہے اور کسی ایک تدریسی مہارت کو منتخب کر کے اسکی مشق کرائی جاتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی تدریسی مہارت کی اہمیت اور انکے اجزاء کو بھی بیان کیا جاتا ہے۔

- **خرد تدریس کا منصوبہ پیش کرنا(Planning of lesson):** اس عمل میں خرد تدریس کے منصوبہ سبق کا نمونہ زیر تربیت معلم کے سامنے پیش کیا جاتا ہے۔ متعلقہ ویڈیو ٹیپ بھی دکھائے جاتے ہیں، تا کہ وہ مطلوبہ سبق کی پیچیدگیوں اور ان مخصوص مہارت کو سیکھ سکے جس میں مہارت حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔
- **منصوبہ سبق کا مشاہدہ اور تنقیدی جائزہ (Observation of lesson):** منصوبہ سبق کے نمونے کی پیش کش کے دوران متعلم کی مخصوص تدریسی مہارت کا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور اس کے بعد اس پر تفصیلی سے بحث کے ذریعے اس کا تنقیدی جائزہ بھی لیا جاتا ہے۔
- **درس کے اسباق کی منصوبہ بندی (Planning of Teaching)** اس میں کسی خاص مہارت کو ذہن میں رکھتے ہوئے، اس مہارت کی بنیاد پر ایک چھوٹے سبق کا منصوبہ تیار کیا جاتا ہے۔ جس کو چھ منٹ میں پورا کیا جاتا ہے۔
- **درس(Teaching):** درس کے تحت تیار کیے گئے منصوبہ سبق کی چھ منٹ کی تدریس کی جاتی ہے اورزیر تربیت معلم ایک چھوٹے گروہ یا جماعت (5-10) کو پڑھاتے ہیں اور انہیں 6 منٹ میں اپنا سبق مکمل کرنا ہوتا ہے۔ ان کے اس عمل کا ویڈیو ٹیپ ریکارڈ کیا جاتا ہے اور خود انکے ساتھی اور نگراں اس کا معائنہ کرتے ہیں۔
- **بازرسائی(feedback):** اس کے تحت تدریس کے دوران جو خامیاں ہوتی ہیں ان کو نگراں اور اس کے ساتھی درست کرتے ہیں تا کہ ان میں بہتری لائی جاسکے۔ اس کے لیے 6 منٹ کا وقت مختص ہوتا ہے۔

خرد تدریس کا عمل (Process of Micro Teaching)

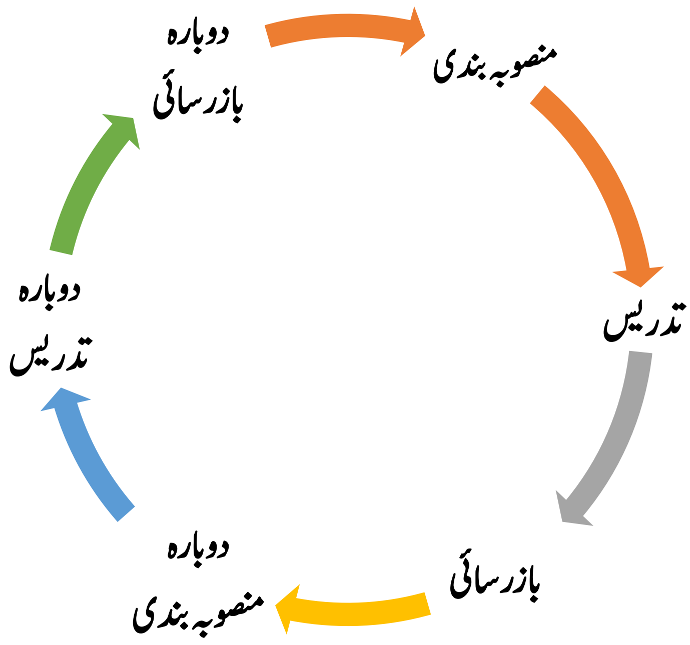

- **سبق کی دوبارہ منصوبہ بندی(Re-Plan):** اس کے تحت زیر تربیت معلم کو نگران کار سے حاصل بازرسائی کی بنیاد پر اسی مہارت میں دوبارہ سے مشق کرانے کے لیے دوبارہ منصوبہ سبق تیار کرنے کا موقع دیا جاتا ہے۔ جس سے تدریس کے دوران وہ مہارتوں کو اور زیادہ مئوثر انداز میں استعمال کر سکیں۔ دوبارہ سبق کو تیار کرنے کے لیے 12 منٹ کا وقت دیا جاتا ہے۔

- **دوبارہ تدریسی(Re-Teach)** :اس عمل میں زیر تربیت معلم کو دوبارہ تدریس کا موقع دیا جاتا ہے جس سے کہ خامیوں کو مکمل طور پر دور کیا جاسکے۔ دوبارہ تدریس کے لیے 6 منٹ کا وقت دیا جاتا ہے۔
- **دوبارہ بازرسائی(Re-feedback)**:اس مرحلے میں طلباء کی تدریس پر دوبارہ تنقید کی جاتی ہے اور اگر اس بار بھی سبق درست نہ ہوا، تو یہ سارا عمل اس وقت تک دوہرایا جاتا ہے جب تک کہ زیر تربیت معلم اس کو مکمل طرح سے نہ سیکھ لے۔ دوبارہ بازرسائی کے لیے 6 منٹ کا وقت مختص ہوتا ہے۔

اس طرح خرد تدریس کی ترتیب میں منصوبہ سبق کی تیاری، تدریس، بازرسائی، اس کے بعد دوبارہ منصوبہ کی تیاری، دوبارہ تدریس اور دوبارہ بازرسائی شامل رہتے ہیں، اس عمل کو اس وقت تک دوہرایا جاتا ہے جب تک کہ معلم مکمل طور پر اس مہارت میں عبور حاصل نہ کر لے، جس مہارت کی وہ مشق کر رہا ہے۔ خرد تدریس کے عمل کی ایک سائیکل یا چکر مکمل کرنے میں کل 36 منٹ کا وقت لگتا ہے۔ جب ایک زیر تربیت معلم خرد تدریس کی مشق کے ذریعے ایک ایک کر کے تمام مہارتوں کو سیکھ لیتا ہے تو وہ تمام مہارتوں کو یکجا کر کے کمرہ جماعت میں حقیقی تدریس کے دوران استعمال کرتا ہے۔ سیکھی گئی مختلف مہارتوں کا حقیقی کمرہ جماعت میں استعمال وقت، ضرورت اور اپنی سمجھ کے مطابق کرنا چاہیے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ خرد تدریس کے عمل میں دوبارہ تدریس اور دوبارہ بازرسائی کیوں کی جاتی ہے؟

13.2.6 خرد تدریسی کی مہارتیں(Micro Teaching Skill)

- **خرد تدریسی کی** مہارت کا مفہوم(Meaning of Micro Teaching Skill)

تدریسی عمل کو صحیح اور مئوثر طریقے سے انجام دینے کے لیے، معلم کو تدریسی مہارتوں کو سمجھنا اور جاننا ضروری ہے۔ تدریس کے دوران کمرہ جماعت میں انجام دی جانے والی متعدد عوامل اور سرگرمیوں کو تدریسی مہارت کہتے ہے۔ جیسے تدریسی کے دوران معلم کا طلباء سے سوالات کا پوچھنا، تقویت دینا، مواد کی وضاحت کرنا، تختہ سیاہ کا کام کرنا، تدریسی اشیاء کا استعمال وغیرہ سبھی تدریسی مہارت ہیں۔ اس طرح تدریس کی کارکردگی کے دوران، معلم کی طرف سے کمرہ جماعت میں کی جانے والی تمام سرگرمیاں کو تدریسی مہارت ہیں۔

مختلف ماہرین نے تدریسی کی مہارتوں کو اپنے اپنے انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی ہے، جو کہ درجہ ذیل ہے۔

i. **ڈاکٹر کلشریشٹھا کے مطابق**، تدریسی مہارت معلم کے ہاتھ میں ایک ایسا ہتھیار ہے جس کا استعمال کر کے معلم کمرہ جماعت میں اپنی تدریس کو موئژر اور سرگرم بناتا ہے اور باہمی گفتگو کے ذریعے اصلاح لانے کی کوشش کرتا ہے۔

ii. **میکانٹائر اور وائٹ کے مطابق**، تدریسی مہارت، تدریسی رویے سے متعلق باتوں کا مجموعہ ہے جو کمرہ جماعت میں آپسی گفتگو کے ذریعے ایسا خوشگوار ماحول پیدا کرتا ہے، جو تعلیمی مقاصد کے حصول میں مددگار ثابت ہوتا ہے اور طلباء کو سیکھنے میں سہولت فراہم کرتی ہے۔

iii. **این ایل گیج کے مطابق**، تدریسی طرز عمل اور سرگرمیاں جنہیں معلم کمرہ جماعت میں تدریس کے دوران استعمال کرتا ہے اسے تدریسی مہارتیں کہتے ہیں۔

iv. **بی کے پاسی کے مطابق** کمرہ جماعت میں تدریس کے دوران کی جانے والی سرگرمیاں اور برتاؤ جو طلباء کے اکتساب کے لیے آسانی فراہم کرنے کے ارادے سے کی جاتی ہیں، ان کو تدریسی مہارت کہتے ہے۔

مختصر طور پر، تدریسی مہارت کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ تدریسی مہارت، تدریسی سرگرمیوں سے تعلق رکھتی ہیں، طلباء کو سیکھنے میں مدد و آسانی فراہم کرتی ہیں، تعلیمی مقاصد کو حاصل میں مددگار ہوتی ہیں۔ تدریسی مہارتوں کا تعلق معلم کے تدریسی عمل کے دوران کیے جانے والے سبھی طرز کے عمل اور سرگرمیوں سے ہوتا ہے۔

ایک معلم مختلف مضامین کی تدریس کے لیے مختلف مہارتوں کا استعمال کرتا ہے، ان سبھی تدریسی مہارتوں کو پہچاننے کا کام سب سے پہلے ایلن اور رائے (1969) نے کیا تھا۔ انھوں نے 14 تدریسی مہارتوں کو بتایا اس کے بعد بی۔ کے۔ پاسی (1976) نے بھی خود تدریسی مہارتوں کا مطالعہ کیا اور اُنھیں 13 تدریسی مہارتوں کو بتایا۔ کچھ اہم تدریسی مہارتیں، جیسے خصوصی مقصد کا لکھنا، سبق کا تعارف، وضاحت، تختہ سیاہ کا استعمال، حرکیاتی مہارت، سبق سے قربت پیدا کرنا، خاموشی اور غیر زبانی اشارات، تقویت یا حوصلہ افضائی کی مہارت، سوالات کا پوچھنا، تحقیقی سوال کرنا، مختلف سوالات کا کرنا، طلباء کے برتاؤ کی پہچان کرنا، مثالوں کو استعمال کرنا، تقریر کرنا، اعلیٰ سطح کے سوالات، منصوبی طور پر اعادہ، مواصلات کا مکمل ہونا وغیرہ۔ بی۔ کے۔ پاسی (1976) نے بھی تدریسی مہارتوں کا مطالعہ کیا اور 13 تدریسی مہارتوں کو پیش کیا۔ سماجی مطالعہ میں تدریسی مہارت کا تعلق کمرہ جماعت میں کی جانے والی تدریسی سرگرمیوں سے ہے جو طلباء کو سیکھنے میں تعاون کرتی ہے اور تدریسی مقاصد کے حصول میں مدد کرتی ہے۔ درجِ ذیل میں سماجی مطالعہ کی کچھ اہم مہارتوں، جن کا استعمال کمرہ جماعت میں زیادہ تر کیا جاتا ہے، کو واضح کیا گیا ہے۔

13.2.6.1 سبق کا تعارف پیش کرنے کی مہارت (Introduction Skill)

سبق کا تعارف پیش کرنے کی مہارت سے معلم کا کمرہ جماعت میں انجام دیے جانے والے نئے سبق کو طلباء سے متعارف کرانے کی مہارت سے ہے۔ سبق کا تعارف پیش کرنے کی مہارت میں معلم جو بھی سبق پڑھانے جا رہا ہے، شروعات میں سبق سے متعلق کہانی، تصویر، ماڈل، خاکہ، تمہیدی سوالات یا اس سبق سے متعلق کوئی تدریسی اشیاء پیش کرتا ہے اور سوالات کے ذریعے طلباء کی اس موضوع پر بنیادی یا سابقہ معلومات کی جانچ کرتا ہے۔ طلباء کی موضوع پر سابقہ معلومات کی بنیاد پر نئے سبق کو متعارف کرانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اس لیے سبق کا تعارف طلباء کی سابقہ معلومات پر مبنی ہوتا ہے۔ اس سے طلباء کے لیے سیکھنے میں آسانی ہوتی ہے اور وہ محسوس کرتا ہے کہ اسے جو کچھ بتایا جا رہا ہے وہ کوئی نئی بات نہیں ہے بلکہ اسے دیگر کچھ نئی معلومات دی جا رہی ہیں جن کے بارے میں وہ پہلے سے جانتا ہے۔ اس مہارت کا

مقصد طلباء کی سابقہ معلومات حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ اس کے موجودہ علم کی بنیاد پر نئی معلومات سے تعلق قائم کرنا ہے۔ اس کا مقصد طلباء کو نئے علم کے حصول کے لیے ذہنی طور پر تیار کرنا ہے۔ اس مہارت کو استعمال کرتے ہوئے معلم کو یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ سبق کے حوالے سے پوچھے گئے سوالات آسان، عمومی معلومات پر مبنی، پڑھائے جانے والے سبق سے متعلق ہونے چاہئیے اور سبق میں شوق و دلچسپی پیدا کرنے والے ہونے چاہیے۔ سبق کا تعارف بہت کم یا زیادہ نہیں ہونی چاہیے اور سوالات، وسائل وغیرہ طلباء کی ذہنی سطح کے مطابق ہونا چاہیے۔

- **سبق کے تعارف کی مہارت کے اجزاء(Components of Introduction Skill)**

اس مہارت کے اجزاء درج ذیل ہے:

i. **طلباء کی سابقہ معلومات کی جانچ:** معلم کو طلباء کی سابقہ معلومات سے واقف ہونا چاہیے تاکہ وہ نیا سبق شروع کرتے وقت اس نئے سبق کو طلباء کے سابقہ معلومات سے جوڑ سکے۔ اس سے طلباء کو نیا سبق بلکل نیا نہیں محسوس ہوتا ہے۔

ii. **دستیاب تکنیک کا مناسب استعمال:** سبق کا تعارف پیش کرنے کے لیے معلم نہ صرف سوالات بلکہ مختلف تکنیکوں کا بھی استعمال کر سکتا ہے۔ مثال کے طور پر وہ اپنے سبق کو کہانی سنا کر، تصویر یا ماڈل دکھا کر یا کہانی استعمال کر کے شروع کر سکتے ہے۔

iii. **تسلسل:** سبق کے تعارف کے لیے معلم جو بھی تکنیک استعمال کرے، اسے اس بات پر خصوصی توجہ دینی چاہیے کہ اسکی کہانی سنانے، سوالات پوچھنے، تصویر یا ماڈل دیکھانے وغیرہ جیسے دیگر کاموں کو انجام دینے کے دوران ایک ہم آہنگی اور تسلسل ہو، جس سے سبق کو مئوثر انداز میں کمرہ جماعت میں متعارف کرایا جا سکیں۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ سبق کے تعارف کی مہارت کے کوئی دو اجزاء لکھیے ؟ ______________________________

13.2.6.2 وضاحت کی مہارت(Explanation Skill)

وضاحت کی مہارت سے مراد تدریس کی ایسی مہارت سے ہے جس میں معلم مواد کی تشریح اس طرح سے کرتا ہے کہ طلباء اس موضوع کے ہر پہلو کو مکمل طور پر سمجھ سکیں۔ وضاحت کے عمل میں معلم مختلف تدریسی اشیاء ، کہانی، تصویر، خاکوں ، ماڈل اور مثالوں کا استعمال کر کے موضوع کو دلچسپ او مئوثر بناتا ہے۔ وضاحت کے ذریعے ایسے تصورات جن کو طلباء سمجھنے میں دشواری محسوس کرتے ہیں، انکو آسان بنا دیا جاتا ہے۔ وضاحت میں غیر ضروری الفاظ کا استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

- **وضاحت کی مہارت کے اجزاء(Components of Explanation Skill):**

اس مہارت کے اجزاء مندرجہ ذیل ہیں:

i. **تمہیدی جملہ کا استعمال:** معلم جس بھی موضوع کی وضاحت کرنے جارہا ہو، اسے پہلے تمہیدی جملہ استعمال کرنا چاہیے جس سے طلباء کی توجہ موضوع کی جانب مرکوز کی جاسکیں۔ تمہیدی جملہ ایک ایسا بیان ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ کس نکات کو بیان کیا جارہا ہے۔

ii. **بیانات کو جوڑنے والی کڑیوں یا مربوط الفاظ کا استعمال:** وضاحت کے دوران بہت سے بیانات یا جملے استعمال ہوتے ہیں۔ ان بیانات کو جوڑنے کے لیے، مربوط الفاظ جیسے، جبکہ، کیونکہ، اس لیے، جب، تب، جس سے، اس سے، اس طرح وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ ان الفاظ کو بیان سے جڑنے والی کڑیاں کہا گیا ہے کیونکہ یہ جملوں میں تسلسل کو برقرار رکھنے اور سننے والوں کو وضاحت کو اچھی طرح سمجھنے میں مدد کرتی ہیں۔

iii. **اہم نکات کی شمولیت اور ان کی وضاحت:** تدریس کے دوران ان نکات کو ضرور شامل کیا جائے، جن کی وضاحت کرنی ہے۔ کیونکہ بعض اوقات ایسا ہو سکتا ہے کہ کوئی اہم تدریسی نکات جس کی وضاحت کی ضرورت ہو اسے چھوڑ دیا گیا ہو، تمام اہم نکات کی وضاحت ترتیب وار کی جانی چاہیے۔

iv. **وضاحت کی روانی:** معلم کو وضاحت کے دوران کئی بیانات کو آپس میں جوڑنا چاہیے اور اپنے تجربات کو بھی شامل کرنا چاہیے۔ جس سے وہ روانی کے ساتھ مواد کی وضاحت کر سکیں۔ نامکمل جملے یا بیچ میں رک جانا وضاحت میں رکاوٹ پیدا کرتا ہے۔ جس سے طلباء کی پڑھنے میں دلچسپی کم ہو جاتی ہے۔

v. **وضاحت میں تسلسل:** وضاحت کے دوران کئی خیالات یا بیانات کو آپس میں جوڑ کر پیش کرتے ہیں۔ ان خیالات یا بیانات کی وضاحت کرنے سے پہلے ان کو ایک خاص ترتیب دینی چاہیے اور ان کو منطقی طور پر پیش کرنا چاہیے۔ اگر اس ترتیب میں کوئی غلطی ہو جائے یا درمیان میں کوئی جملہ یا بیان نہ بولا جائے تو بات پوری طرح سمجھ میں نہیں آتی۔ اس لیے معلم کو موضوع کی وضاحت میں اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ وہ اہم نکات کو منظم اور صحیح طریقے سے بیان کرے۔ وضاحت میں تسلسل ہونے کی وجہ سے طلباء سبھی باتوں کو اچھی طرح سے سمجھ لیتے ہے۔

vi. **طلباء کی جانچ کے لیے سوالات پوچھنا:** جب معلم کمرہ جماعت میں وضاحت کرتا ہے تو یہ دیکھنا ضروری ہے کہ طلباء کتنی توجہ سے سن رہے ہیں یا کس حد تک سمجھ پا رہے ہیں۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ معلم وضاحت کے دوران بیچ میں طلباء سے سوالات کرتے رہیں۔ یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ پوچھے جانے والے سوالات کا تعلق اس موضوع سے ہونا چاہیے جس کی وضاحت کی جارہی ہے۔

vii. **سمعی وبصری الات کا استعمال:** وضاحت کرتے وقت چارٹ، ماڈل، تصویر، خاکہ، کہانی، مثالیں وغیرہ کا بھی استعمال کرنا چاہیے تاکہ وضاحت کو دلچسپ اور مئوثر بنایا جاسکے۔

viii. **غیر ضروری جملے کا استعمال کرنے سے پرہیز کرنا:** وضاحت دیتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ اس میں صرف موضوع سے متعلق چیزیں شامل کی جائیں اور غیر ضروری جملوں کا استعمال نہ کیا جائے۔

ix. **اختتامی جملہ:** وضاحت کو اختتامی جملہ کے ساتھ مکمل کیا جانا چاہیے۔ اختتامی جملہ سے وضاحت کا مکمل خلاصہ ہونا چاہیے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ وضاحت کی مہارت کو مختصر میں واضح کیجئے۔ ____

13.2.6.3 سوالات پوچھنے کی میں مہارت(Questioning Skill)

سوالات کا پوچھنا تدریس کی ایک بہت اہم مہارت ہے۔ اس کے ذریعے طلباء میں تدریس کے لیے دلچسپی، بیداری، توجہ اور تحریک پیدا کی جاسکتی ہے اور انہیں سوچنے پر آمادہ کیا جاسکتا ہے۔ سوالات کے ذریعے طلباء کے اکتساب کی جانچ کی جاسکتی ہے، سبق کا تعارف کرایا جا سکتا ہے، سبق کا اعادہ کرایا جاسکتا ہے اور کبھی کبھی سوالات کے ذریعے سبق کو آگے بڑھایا جاتا ہے۔ اس مہارت میں سوالات کی تشکیل اور سوالات کا پوچھنا دونوں شامل ہیں۔ نوعیت کے اعتبار سے سوالات کی کئی قسمیں ہیں۔ جیسے - سبق کے شروع میں پوچھے گئے تمہیدی سوالات ، سبق کے دوران پوچھے گئے تجدیدی یا نشوونمائی سوالات اور سبق کے آخر میں پوچھے گئے تحصیلی یا اعادہ کے سوالات۔ سوال کی کئی قسمیں بھی ہیں جیسے نچلے درجہ کے سوالات جو آسان ہوتے ہیں اور موضوع کے سطحی علم کی جانچ پڑتال کرتے ہیں۔ اوسط درجے کے سوالات، جو موضوع کی تفہیم اور پہچان پر مبنی ہوتے ہیں جن میں سوال کیا جاتا ہے کہ کیوں؟، کیسے؟، وضاحت کیجیے؟، موازنہ کیجئے وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح اعلیٰ درجہ کے سوالات بھی ہوتے ہیں، جو مشکل ہوتے ہیں جن میں طلباء کے تجزیہ کرنے، جانچ کرنے اور نتائج اخذ کرنے کی صلاحیتوں کو جاننے کی کوشش کی جاتی ہے۔

- **سوالات پوچھنے کی مہارت کے اجزاء (Components of Questioning Skill) :**

سوالات پوچھنے میں مہارت کے اجزاء کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

i. **سوالات کی تعمیر سے متعلق اجزاء:**

a) **سوالات کا تعلق موضوع سے ہونا چاہیے :** سوالات کی تعمیر کرتے وقت اس بات پر توجہ دی جانی چاہیے کہ سوال کا تعلق موضوع سے ہو۔ سوالات کی تشکیل کرتے وقت اس بات کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔

b) **سوال کا درست ہونا :** سوالات کی تعمیر میں اس بات کا خیال رکھا جائے کی کہ سوال مختصر اور درست ہو اور زبان اور قوائد کے لحاظ سے صحیح ہو۔

c) **سوالات کا واضح ہونا:** طلباء کو سوالات آسانی سے سمجھ میں آسکیں اسکے لیے معلم کو سوالات کی تعمیر میں اس بات کو ذہن میں رکھا جانا چاہیے کہ سوالات کی زبان آسان اور قابلِ فہم ہو۔

d) **سوال کی سطح:** سوالات کی تعمیر میں ہر قسم کی سطحوں کے سوالات جیسے آسان، اوسط اور اعلیٰ سطح کے سوالات کو شامل کیا جانا چاہیے۔ خاص طور پر سوالات طلباء کی ذہنی سطح کے مطابق بنائے جائیں۔

ii. **سوالات پوچھنے سے متعلق اجزاء(Components of Asking question):**

a) **سوال پوچھنے کی رفتار:** سوالات پوچھنے کی رفتار سے مراد سوال پوچھنے میں لگنے والا وقت سے ہے۔ معلم کو بہت جلدی یا بہت تیزی کے ساتھ یا بہت آہستہ زبان میں سوالات نہیں کرنے چاہیے۔ سوالات اس رفتار سے پوچھے جائیں کہ طلباء آسانی سے سمجھ سکیں۔ اس کے ساتھ ہی سوال پوچھنے کے بعد طلباء کو سوال کو سمجھنے اور صحیح جواب دینے کے لیے مناسب وقت دیا جائے۔

b) **آواز :** معلم کو کمرہ جماعت میں بلند آواز میں سوالات کرنا چاہیے تاکہ تمام طلباء سوالات کو واضح طور پر سن سکیں۔ اسی طرح ضرورت کے مطابق آواز میں اتار چڑھاؤ لانا چاہیے اور اہم الفاظ پر بھی زور دینا چاہیے۔

c) **سوالات کی تقسیم :** سوالات کے پوچھنے میں کمرہ جماعت کے تمام طلباء کی شمولیت ہونی چاہیے۔ ایسا نہیں ہونا چاہیے کہ سوالات صرف چند طلباء سے پوچھے جائیں۔

d) **سوالات کی تعداد:** کمرہ جماعت میں پوچھے گئے سوالات کی تعداد نہ تو بہت زیادہ اور نہ ہی بہت کم ہونی چاہیے۔

13.2.6.4 تقویت یا حوصلہ افزائی کی مہارت(Reinforcement Skill)

یہ وہ مہارت ہے جو طلباء میں تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں کے لیے جوش اور ولولہ پیدا کرتی ہے اور طلباء کو خود بخود تدریسی اور اکتسابی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لیے آمادہ کرتی ہے۔ مثال کے طور پر جب طلباء صحیح جواب دیتے ہے تو معلم زبانی یا غیر زبانی یا اشاروں سے انکی حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ معلم مختلف غیر زبانی طریقے استعمال کرتا ہے جیسے مسکرانا، کندھے پر ہاتھ رکھنا اور کمرہ جماعت میں طلباء کی تعریف کرنا یا تالی بجانا تختہ سیاہ پر لکھوانا وغیرہ۔

حوصلہ افزائی یا تقویت وہ شے ہے، جس کے ذریعے معلم طلباء میں مثبت کام کرنے کی تحریک پیدا کرتا ہے، اس طرح طلباء میں اچھے کام کرنے اور مثبت سرگرمیوں میں حصہ لینے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ اسی عمل کو مثبت حوصلہ افزائی یا مثبت تقویت کہتے ہے۔ یہ حوصلہ افزائی زبانی یا غیر زبانی دونوں ہو سکتی ہیں۔ مثبت حوصلہ افضائی طلباء میں جوش اور ہمت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح منفی حوصلہ افزائی یا تقویت وہ شے ہے جو طلباء میں غلط کام کو نہ کرنے کی تحریک پیدا کرتی ہے۔ جس سے طلباء کو غلط کاموں اور سرگرمیوں میں حصہ لینے سے روکا جاسکے۔ اسے منفی حوصلہ افزائی یا منفی تقویت کہتے ہیں۔ یہ حوصلہ افزائی زبانی یا غیر زبانی دونوں ہو سکتی ہے۔ منفی حوصلہ افزائی کا طلباء پر اتنا اثر ہوتا ہے کہ وہ منفی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لیتا۔

- **حوصلہ افزائی یا تقویت کی مہارت کے اجزاء** (Components of Reinforcement Skill)

حوصلہ افزائی یا تقویت کی مہارت کے اجزاء درج ذیل ہے:

i. **مثبت اور زبانی حوصلہ افزائی(Positive verbal reinforcement):** اس میں معلم طلباء کی زبانی طور پر مثبت حوصلہ افزائی کرتا ہے جیسے طلباء کا کسی سوال کا صحیح جواب دینے پر یا کمرہ جماعت میں روزانہ وقت پر حاضر رہنے پر اسکو 'اچھا'، 'شاباش'، 'ہاں، ہاں ٹھیک ہے' کہنا یا تعریف کرنا، مثبت اور زبانی حوصلہ افزائی ہوتی ہے۔

ii. **مثبت اور غیر زبانی حوصلہ افزائی(Positive Non-verbal reinforcement):** اس میں معلم الفاظ کا استعمال کیے بغیر طلباء کی غیر زبانی طور پر حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ جب طلباء کسی سوال کا صحیح جواب دیتے ہیں تو اسے دیکھ کر مسکرانا، مثبت انداز میں سر ہلانا، طالب علم کی پیٹھ تھپتھپانا یا دیگر طلباء سے اس کے لیے تالیاں بجوانا وغیرہ غیر زبانی حوصلہ افزائی کے کام ہیں۔

iii. **منفی زبانی حوصلہ افزائی(Negative verbal reinforcement):** اس میں معلم طلباء کے غلط اور غیر مناسب جواب دینے یا منفی سرگرمیوں میں شامل ہونے پر زبانی طور منفی تقویت دیتا ہے۔ جس سے طلباء دوبارہ ایسا عمل نہ کریں۔ مثلاً کسی معلم کا 'نہیں'، 'ایسا نہیں ہے'، 'یہ غلط ہے' وغیرہ کہنا یا طلباء کو ڈانٹنا ایک طرح کی منفی اور زبانی حوصلہ افزائی ہے۔

iv. **منفی غیر زبانی حوصلہ افزائی(Negative Non-verbal reinforcement):** اس میں معلم الفاظ کا استعمال کیے بغیر طلباء کو غیر زبانی انداز میں منفی حوصلہ افزائی دیتے ہیں۔ جیسے طلباء کو غصے سے دیکھنا، منفی طریقے سے سر ہلانا، ہاتھ سے نہیں کا اشارہ دینا، وغیرہ منفی اور غیر زبانی حوصلہ افزائی ہے۔

v. **طلباء کے جوابات یا جملہ کو دوہرانا:** کمرہ جماعت میں کئی بار ایسا ہوتا ہے کہ طلباء سوال کا صحیح جواب دیتے ہے لیکن وہ مکمل طور پر درست نہیں ہوتے۔ ایسے تمام حالات میں طلباء کی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے۔ جواب بالکل درست ہو تو معلم کو چاہیے کہ وہ دیے گئے جواب کو دہرائے۔ اس کے دو فائدے ہیں ایک یہ کہ کمرہ جماعت میں موجود تمام طلباء اس جواب کو سن سکیں گے اور سبھی طلباء اس سے فائدہ اٹھا سکیں گے۔ دوسرے یہ کہ جس طالب علم نے صحیح جواب دیا ہے اس کی پورے کمرہ جماعت کے سامنے تعریف یا حوصلہ افزائی کی جاتی ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ طلباء صحیح جواب دیتے ہیں لیکن ان کی زبان میں قوائد کے لحاظ سے کمیاں ہوتی ہیں۔ جس میں اصلاح کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں معلم کو چاہیے کہ طلباء نے جو جواب دیا ہے اسے صحیح کریں۔ اس طرح طلباء کو صحیح جواب کی معلومات ہوگی اور باز رسائی بھی حاصل ہوگی۔

vi. **طلباء کے جواب کو تختہ سیاہ پر لکھنا:** طلباء کی حوصلہ افضائی کے لیے معلم اسکے دیے گئے صحیح جواب کو تختہ سیاہ پر لکھ سکتا ہے جس سے طلباء کو فخر اور خوشی ہوتی ہے کیونکہ طلباء کو کمرہ جماعت میں ایک پہچان ملتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ مثبت اور منفی حوصلہ اافضائی میں کیا فرق ہے؟ واضح کیجئے۔ ________________________________

13.2.6.5 مہیج میں تبدیلی کی مہارت(Stimulus Variation Skill)

یہ تدریس کی ایسی مہارت ہے جس کے ذریعے معلم طلباء کی توجہ تدریسی عمل کی جانب مرکوز کرتا ہے۔ تدریس کے دوران معلم اپنے مختلف حرکات، الفاظ اور لہجے سے تدریس کو دلچسپ بناتا ہے۔ کبھی وہ طلباء سے کچھ سوال کرتا ہے یا جواب دیتا ہے، کبھی تختہ سیاہ کی طرف اشارہ کرکے کچھ سمجھاتا ہے، کبھی ہاتھ کے اشاروں یا چہرے کے تاثرات سے اپنے جذبات کا اظہار کرتا ہے یا طلباء کی توجہ اپنی طرف

مرکوز کرواتا ہے اور کبھی کوئی اور کہانی دکھاتا اور سمجھاتا ہے۔ تدریس کی اس مہارت کو حرکتی یا مہیج میں تبدیل کرنے کی مہارت کہا جاتا ہے۔ معلم کی کمرہ جماعت کی مختلف سرگرمیاں جماعت کے ماحول کو دلچسپ بناتی ہیں طلباء میں تدریس کے لیے بیداری پیدا کرتی ہیں۔

- **مہیج میں تبدیلی کی مہارت کے اجزاء (Components of Stimulus Variation Skill)**

i. **حرکات:** معلم کمرہ جماعت میں ہمیشہ کسی ایک جگہ پر کھڑا نہیں رہتا ہے بلکہ تدریس کے دوران مختلف حرکات کا استعمال کرتا ہے۔ جیسے ہاتھ یا سر سے اشارے کرنا، آواز میں اتار چڑھاؤ کرنا، جگہ بدلنا وغیرہ۔ یہ تمام حرکات بامقصد ہوتے ہیں، جو طلباء کی توجہ سبق کی طرف مرکوز کرتی ہیں۔

ii. **اشاراتی حرکات اور چہرے کے نقوش(Gestures and postures):** معلم تدریس کے دوران تدریس اشاروں اور چہرے کے نقوش کا استعمال کرنا ہے۔ جب معلم کوئی قصہ بیان کرتا ہے، کوئی نظم پڑھتا ہے یا کوئی اور وضاحت کرتا ہے تو سبق کے اعتبار سے اس کے چہرے پر جوش و خروش، خوشی، غم جیسے جذبات نظر آتے ہیں۔ اس سے سبق زیادہ مئوثر ہوتا ہے اور یہ بھی کہا جاتا ہے کہ غیر زبانی بات چیت الفاظ سے زیادہ مئوثر ہوتے ہیں۔

iii. **بیان کے طریقے میں تبدیلی(Ultration):** تدریس کے دوران معلم اپنے اندازِ گفتگو میں کئی طرح کی تبدیلی لاتا ہے، جیسے کہ اس کی آواز میں اتار چڑھاؤ، الفاظ کی ضرورت اور معنی کے لحاظ سے استعمال کرنا۔ بولتے وقت اونچی آہستہ - آہستہ یا کبھی پر جوش آواز کا استعمال کرتا ہے۔ جو تدریس کو مئوثر بناتی ہے۔

iv. **توجہ مرکوز کرنا یا فوکسنگ(focusing):** اسے تدریس کے دوران اس وقت استعمال کیا جاتا ہے جب معلم سبق کے کسی خاص نکات پر طالب علم کی توجہ کو مرکوز کرنا چاہتا ہے۔ اس نکات پر توجہ دیئے بنا اگر آگے تدریس کو جاری کھا جائے تو طلباء کو سمجھانا مشکل ہو گا۔ اس میں زبانی جملوں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے جب معلم کہتا ہے، ادھر دھیان دیں، اس تصویر کو دیکھوں تو اس سے مراد طلباء کی توجہ کو ان خاص نکات پر مرکوز کرنا ہے۔ جب معلم کسی تصور پر یا کسی نقش پر پوائنٹر رکھ کر کچھ بتاتا ہے تو سبھی طلباء کی توجہ اُسی پوائنٹ پر رہتی ہے۔ اس حرکتی مہارت کو فوکسنگ کہتا جاتا ہے۔

v. **وقفہ(Pause):** وقفہ سے مراد خاموشی سے ہے۔ جب معلم کمرہ جماعت میں مسلسل بات چیت کرتے ہوئے کوئی کہانی سناتا ہے اور اچانک چند سیکنڈ کے لیے رک جائے تو پورے کمرہ میں خاموشی چھا جاتی ہے۔ تو سننے والا فوراً پوچھتا ہے، 'اس کے بعد کیا ہوا؟ طلباء کا یہ پوچھنا کہانی میں اس کی دلچسپی اور توجہ کو ظاہر کرتا ہے۔ معلم اس طرح وقفہ کا استعمال کرکے طلباء کی سبق میں توجہ مرکوز کرتا ہے۔ معلم کوئی وضاحت کر رہا ہے تو اسے وقفہ کا استعمال کرکے توجہ حاصل کر لینی چاہیے۔ اگر بیچ- بیچ میں سوالات پوچھنا اور بھی بہتر ہے۔

vi. **حرکی وحسی نکات کی تبدیلی** : سبق کی تدریس کے دوران معلم کبھی سمعی یا بصری اٰلات دکھاتا ہے، کبھی تصویر کو، کبھی ماڈل دکھواور کبھی تختِ سیاہ پر کچھ لکھ کر یا بنا کر دیکھتا ہے۔اس طرح کی حرکات جس میں معلم تدریس میں بولنے کے ساتھ ساتھ تصویر، ماڈل وغیرہ دیکھتا یا تجربہ پر مبنی سرگرمیوں کو کرتا ہے کو حرکی وحسی نکات کی تبدیلی کہا جاتا ہے۔

vii. **طلباء کی شمولیت:** طلباء کو تمام سرگرمیوں میں شامل کیا جانا چاہیے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ وہ سیکھنے میں دلچسپی لے رہے ہیں۔ جیسے کہ طلباء کو مختلف کام دینا، انہیں پروجیکٹس وغیرہ دینا۔ معلم کو اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کرنی چاہیے کہ طلباء کمرہ جماعت میں کرائی جانے والی ہر قسم کی سرگرمیوں میں اپنے طور پر اور جوش وخروش سے حصہ لے۔

viii. **گفتگو کا انداز :** جب دو یا دو سے زیادہ افراد زبانی بات چیت کرتے ہیں تو اُسے گفتگو کہتے ہے کمرہ جماعت میں کئی طرح سے گفتگو ہوتی ہے۔اس میں طلباء کی شمولیت کو فروغ دیا جاتا ہے اور معلم کمرہ جماعت میں ایسا ماحول پیدا کرتا ہے جس سے سبق میں سبھی طلباء کا تعاون حاصل ہو سکے۔اُس کی تدریس صرف تقریر ہو کر ہی نہ رہے جائے۔ معلم اس مہارت کے ذریعہ اپنی تدریس کو دلچسپ اور مئوثر بنا سکتا ہے۔ معلم کمرہ جماعت میں ایسا ماحول پیدا کرے جس سے سبق میں سبھی طلباء کا تعاون حاصل ہو سکے اور نظم وضبط بنا رہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ مہیج میں تبدیلی کی مہارت کے کوئی دہ اجزاء لکھیے؟

13.2.6.6 نمونہ خرد تدریس منصوبہ(Sample Micro Teaching Lesson Plan)

درجِ ذیل میں سبق کے تعارف کی مہارت پر ایک منصوبہ سبق کا نمونہ دیا گیا ہے۔ دیگر مہارتوں کے اجزاء کو پہلے آپ پڑھ چکے ہیں ان کی مدد سے دیگر مہارتوں کے لیے خرد تدریس کے نمونہ سبق کی بنیاد پر دیگر مہارتوں کے لیے بھی منصوبہ سبق بنایا جاسکتا ہے۔

نمونہ خرد تدریس منصوبہ سبق-I

مہارت کا نام: سبق کا تعارف / تمہید

نام معلم طلباء :.................................. تاریخ :..................................

درجہ / جماعت :.. وقت / مدت:..........منٹ

مضمون :.. موضوع / عنوان:.........................

مہارت کے اجزاء :

1-ہر سوال، یا بیان کا طلباء کے سابقہ معلومات سے تعلق ہونا چاہیے۔

2-جملوں اور سوالات کا سبق اور اس کے مقاصد سے تعلق ہوانا چاہیے۔

3-خیالات، سوچ، سوالات اور جملوں میں ترتیب، مطابقت اور تسلسل ہونا چاہیے۔

4-سوالات، بیانات و سرگرمیون کے لیے لیا گیا وقت وقفہ معقول پر مکمل ہو۔

5- طلباء کی توجہ مرکوز ہو اور دلچسپی برقرار رہے۔

نمبر شمار	زیرِ تربیت معلم کا طرز عمل / سرگرمی	طلباء کا طرز عمل	استعمال میں لائے گئے اجزا
	معلم کے سوالات:	**طلباء کے جوابات:**	اس میں کون کون سے اجزاء کا استعمال ہو رہا ہے، اس کو یہاں لکھنا ہے۔
1	انسان کو زندہ رہنے کے لیے کن چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے؟	ہوا، پانی اور کھانا	
2	کھانے کے لیے اشیاء کو کس طرح پیدا کیا جاتا ہے؟	کھیتی سے	
3	ہمارے ملک میں خاص طور پر کس چیز کی کھیتی بہت زیادہ ہوتی ہے؟	گیہوں اور چاول	
4	فصل کی پیداوار ابڑھانے کے لیے ہمیں کیا کرنا چاہیے؟	وقت-وقت پر پانی اور کھاد ڈالنا چاہیے	
5	ہمارے ملک میں موسم کے لحاظ سے کب اور کون سی فصل پیدا ہوتی ہے؟	غیر تسلی بخش جواب	

- **موضوع کا اعلان:** آج ہم لوگ مختلف فصلوں کے بارے میں پڑھیں گے۔

سبق کا تعارف / تمہید کی مہارت کی لیے مشاہدہ کا جدول اور درجہ بندی کا پیمانہ

مہارت کا نام: سبق کا تعارف / تمہید

نام معلم طلباء :.. **تاریخ :**...............................

درجہ / جماعت :.. **وقت / مدت:**..........منٹ

مضمون :.. **موضوع / عنوان:**.........................

نمبر شمار	مہارت کے اجزاء	درجہ بندی کا پیمانہ				
		1	2	3	4	5
1	ہر سوال، بیانات کا طلباء کی سابقہ معلومات سے تعلق ہونا چاہیے۔					
2	جملوں اور سوالات کا سبق اور اس کے مقاصد سے تعلق ہونا چاہیے۔					

3	خیالات، سوچ، سوالات اور جملوں میں ترتیب، مطابقت اور تسلسل ہونا چاہیے۔					
4	سوالات، بیانات و سرگرمیون کے لیے لیا گیا وقت وقفہ معقول اور مکمل ہو۔					
5	طلباء کی توجہ مرکوز ہو اور دلچسپی برقرار رہے۔					

اسکیل کا موازنہ: 1-انتہائی کمزور 2-کمزور 3-اوسط 4-اچھا 5-بہت اچھا

مشاہدہ کار کا دستخط مع نام و رول نمبر **نگراں کار کے دستخط**

13.3 خلاصہ (Summary)

معلم کی تدریس مئوثر ہو اسکے لیے ان میں تدریسی مہارت کا ہونا ضروری ہے۔ خرد تدریس زیر تربیت معلم کے اندر تدریسی مہارتوں کو فروغ دینے کا ایک بہترین طریقہ ہے۔ اس میں زیر تربیت معلم کو تدریسی مہارتوں کو سکھایا جاتا ہے، جس میں انکو تدریس کا موقع فراہم کیا جاتا ہے اور فوری طور پر باز رسائی دی جاتی ہے اور نگراں کے ذریعے دی گئی باز رسائی کی بنیاد پر زیر تربیت معلم اپنی تدریسی خامیوں کو دور کرتا ہے۔ اس کے ذریعے سے کمرہ جماعت کی تدریس سے متعلق پیچیدگیوں کو سمجھا جاسکتا ہے اور مشکلات کو حل کر سکتا ہے۔

13.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomess)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو چکے ہیں کہ

- خرد تدریس ایک اہم ترین آلہ ہے جس سے زیرِ تربیت معلم کو تدریسی مہارتیں سکھائی جاسکتی ہیں۔
- خرد تدریس کا آغاز کب کیوں اور کیسے ہوا۔
- خرد تدریس میں طلباء کی تعداد، تدریسی وقت اور تدریسی مواد کی مقدار کو کافی حد تک کم کر دیا جاتا ہے اور ایک وقت میں صرف ایک ہی مہارت کی مشق کی جاتی ہے جب تک کہ زیر تربیت معلم اس مہارت میں کمال حاصل نہ کرلے۔
- خرد تدریس کے عمل میں منصوبہ تیار کر، تدریس، باز رسائی اور اسکے بعد دوبارہ منصوبہ تیار کرنا، دوبارہ تدریس، دوبارہ باز رسائی وغیرہ شامل ہے۔
- سبق کا تعارف، وضاحت کرنا، سوالات کا پوچھنا، حاصلہ افزائی کرنا اور مہیج میں تبدیلی وغیرہ تدریس کی مختلف مہارتیں ہیں اور انکے بہت سے اجزاء ہوتے ہے جن کو انکے مشق کے دوران ذہن میں رکھنا ہوتا ہے۔
- زیر تربیت معلم مختلف مہارتوں کے لیے خرد تدریس کا منصوبہ سبق تیار کرسکتے ہے۔

13.5 فرہنگ (Glossary)

الفاظ (Word)	**معنی (Meaning)**

خرد تدریس (Micro Teaching)	زیر تربیت معلم کو مختلف تدریسی مہارتوں کو سکھانے کا ایک تدریس عمل ہے۔
بازرسائی (Feedback)	خرد تدریس کے دوران زیر تربیت معلم کو نگراں اور اسکے ساتھیوں کے ذریعہ دیا جانے والا ایسا عمل جس سے وہ اپنی خوبیوں اور خامیوں سے واقف ہوتا ہے، وہ بازرسائی کہتے ہے۔
تدریس کی مہارت (Teaching Skill)	تدریس کے دوران کمرہ جماعت میں انجام دی جانے والی متعدد عوامل اور سرگرمیاں کو تدریسی مہارت کہتے ہے۔ جیسے تدریسی کے دوران معلم کا طلبا سے سوالات کا پوچھنا، تقویت دینا، مواد کی وضاحت کرنا وغیرہ۔
سبق کے تعارف کی مہارت (Introduction Skill)	سبق کے تعارف کی مہارت سے مراد معلم کا کمرہ جماعت میں انجام دیے جانے والے کسی نئے سبق کو طلبا سے متعارف کرانے کی مہارت سے ہے۔
وضاحت کی مہارت (Explanation Skill)	وضاحت کی مہارت سے مراد تدریس کی ایسی مہارت سے ہے جس میں معلم مواد کی تشریح اس طرح سے کرتا ہے کہ طلبا اس موضوع کو مکمل طور پر سمجھ سکیں۔
سوالات کی مہارت (Questioning Skill)	سوالات کا پوچھنا تدریس کی ایک ایسی مہارت ہے جس کے ذریعے طلبا میں تدریس کے لیے دلچسپی، بیداری، توجہ اور تحریک پیدا کی جاسکتی ہے اور انہیں سوچنے پر آمادہ کیا جاسکتا ہے۔
حوصلہ افزائی کی مہارت (Reinforcement Skill)	ایسی تقدریسی مہارت، جو طلبا میں تدریسی و اکتسابی سرگرمیوں کے لیے جوش اور ولولہ پیدا کرتی ہے اور طلبا کو خود بخود تدریسی اور اکتسابی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے لیے آمادہ کرتی ہے۔
مہیج میں تبدیلی کی مہارت (Stimulus Variation Skill)	تدریس کی ایسی مہارت, جس کے ذریعے معلم طلبا کی توجہ تدریسی عمل کی جانب مرکوز کرتا ہے۔ تدریس کے دوران معلم اپنے مختلف حرکات، الفاظ اور انداز سے تدریس کو دلچسپ بناتا ہے۔

13.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Multiple Choice Questions)

1۔ خرد تدریس کا آغاز ۔۔۔۔۔ ہوا؟

(a) 1955 (b) 1957 (c) 1960 (d) 1961

2۔ ہندوستان میں خرد تدریس کو ۔۔۔۔۔۔۔ متعارف کرایا؟

(a) پروفیسر بی۔ کے۔ پاسی (b) پروفیسر ڈی۔ ڈی۔ تواری (c) جی۔ بی۔ شاہ (d) ان میں سے کوئی نہیں

3۔ خرد تدریس کے عمل میں کون سا مراحل شامل نہیں ہے؟

(a)منصوبہ (b) تدریس (c)بازرسائی (d)درجہ بالا سبھی

4۔ بازرسائی کا تعلق ہے؟

(a) منصوبہ تیار کرنا (b) مہارت کی مشق کرنا (c) تدریس پر تنقیدی جائزہ (d)ان میں سے کوئی نہیں

5۔ ان میں کس کا تعلق تدریسی مہارت سے نہیں ہے؟

(a) غیر تدریسی سرگرمی (b)تختہ سیاہ کی مہارت (c)وضاحت کی مہارت (d) مہیج کی مہارت

6۔ ہندوستان میں تدریسی مہارتوں کو پہچاننے کا کام سب سے پہلے۔۔۔۔۔نے کیا؟

(a) ڈی۔ڈبلیو۔ایلن (b)للتااور جوشی (c)بی۔کے۔پاسی (d)ان میں سے کوئی نہیں

7۔ طلبا کی سابقہ معلومات کا تعلق تدریس کی کس مہارت سے ہے؟

(a) تختہ سیاہ کی مہارت (b) سبق کے تعارف کی مہارت (c)وضاحت کی مہارت (d) مہیج کی مہارت

8۔ طلبا کے صحیح جواب دینے پے معلم کا "شاباشی دینا" حوصلہ افزائی کی۔۔۔۔۔مہارت ہے؟

(a)منفی اور زبانی (b)مثبت اور غیر زبانی (c)مثبت اور زبانی (d)منفی اور غیر زبانی

9۔ ان میں سے کس اجزاء کا تعلق وضاحت کی مہارت سے نہیں ہے؟

(a)تسلسل (b)بیانات کو جوڑنے والی کڑیاں (c) طلبا کی سابقہ معلومات (d)اختتامی جملہ

10۔ معلم کا تدریس کے دوران حرکات کے ذریعے سے توجہ مرکوز کرنے کا تعلق تدریس کی کس مہارت سے ہے؟

(a) تختہ سیاہ کی مہارت (b) سبق کے تعارف کی مہارت (c)وضاحت کی مہارت (d) مہیج کی مہارت

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answered Questions):

1۔ خرد تدریس کے تصور کو مختصر میں بیان کریں؟

2۔ تدریسی مہارت سے آپ کیا سمجھتے ہے؟

3۔ خرد تدریس کی تعریف لکھیں اور مختصر میں اس کو واضح کیجیے۔

4۔ مثبت اور منفی حوصلہ افزائی میں فرق واضح کیجیے۔

5۔ زبانی اور غیر زبانی حوصلہ افزائی میں فرق کو واضح کیجیے۔

6۔ وضاحت کی مہارت سے کیا سمجھتے ہے؟اس کے اجزاء بتائیے۔

7۔ مہیج میں تبدیلی سے کیا مراد ہے؟ معلم مہیج کی تبدیلی کیوں کرتا ہے؟

8۔ سبق کے تعارف کی مہارت درس و تدری میں کس طرح معاون ہوتی ہے؟

9۔ حوصلہ افزائی کی مہارت کے اجزاء کو مختصر میں لکھیے۔

10۔ تمہید کی مہارت یا سبق کے تعارف کی مہارت کے اجزاء مختصر میں تحریر کیجیے۔

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ خرد تدریس سے کیا مراد ہے۔ خرد تدریس کی نوعیت کو واضح کیجیے؟

2۔ خرد تدریس کے عمل کو بتائے اور اس کے مختلف مراحل تحریر کیجیے؟

3۔ خرد تدریس کی مختلف مہارتوں کو بیا کیجئے؟

4۔ خرد تدریس کی کوئی دو مہارتوں اور انکے اجزاء کو تفصیل میں بیان کریں؟

5۔ کسی ایک مہارت پر خرد تدریس کا منصوبہ تیار کیجئے؟

معروضی سوالات کے جوابات کی کلید(Answer Key of Multiple Choice Questions)

سوال نمبر	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
جواب	d	b	d	c	a	a	b	c	c	D

13.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Resources)

1۔ Hussain, M.A. (2018). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), B.Ed. (ODL)SLM. Hyderabad, DDE and DTS, Maulana Azad National Urdu University Khan, M.S. (2015). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), Ghaziabad, MNS Publishing House

2۔ Kochhar, S.K. (1992). Methods & Techniques of Teaching, New Delhi, Sterling Publishers Private Limited.

3۔ Lakshmi, M.J.(2009). Microteaching and Prospective Teachers, Discovery publishing House Pvt.Ltd. Delhi.

4۔ Mishra, R.M. (2010). Teaching Technology and Evaluation, Lucknow, Alok Prakashan

5۔ Singh, Y.K. (2010). Micro Teaching, New Delhi, APH publishing House.

6- Raheem, A. and Mumtaj, J. (2016). Micro teaching (In Urdu). Lucknow, SRS Publication and Distributors

7- Sharma, R.A. (2012). Teaching of Social Studies, Meerut, R.Lal Book Depot.

8- Sharma, R.L. (2006). The Teaching of Social Studies, Agra, Vinod Pustak Mandir -

9- Ansari, T. A. (2019). "Educational Curriculum and Curriculum Development": Vol. I, 2019th, ISBN-978-93-85295-97-3, Published by Noor Publication, New Delhi. India

10- Ansari, T. A. (2016).Guidance and Counselling in Teaching and Learning: Vol. I, 2016th, ISBN-93-81029-92-X, Funded by, NCPUL, MHRD, Published by Arshia Publication, New Delhi. India.

اکائی14۔ منصوبہ بندی

(Planning)[*]

اکائی کے اجزاء

14.0 تمہید(Introduction)

14.1 مقاصد(Objectives)

14.2 منصوبہ بندی: سالانہ منصوبہ بندی، اکائی کی منصوبہ بندی، منصوبہ سبق کی اہمیت اور ضرورت، تکنیکوں پر مبنی منصوبہ سبق

(Planning – Year Plan and Unit Plan, Need and Importance of Lesson Planning (Period Planning), Technology Integrated Lesson Planning)

14.2.1 سالانہ پلان (Year Plan)

سالانہ منصوبہ کی اہمیت (Importance of Year Plan)

سالانہ منصوبہ کا خاکہ (Format of Year Plan)

14.2.2 اکائی پلان (Unit Plan)

اکائی منصوبہ بندی کی خصوصیات (Characterisitc of Unit Plan)

اکائی منصوبہ بندی کے لیے خاکہ (Format of Unit Plan)

منصوبہ بندی کی اہمیت (Importance of Planning)

14.2.3 منصوبہ سبق(Period Plan or Lesson Plan)

منصوبہ سبق کی خصوصیات (Characterisitics of Lesson Planning)

سبق کی منصوبہ بندی اکی اہمیت اور ضرورت

(Need and Importance of Lesson Planning)

منصوبہ سبق کا خاکہ(Format of Lesson Planning)

14.2.4 ٹیکنالوجی مربوط سبق کی منصوبہ بندی(Technology Integrated Lesson Plan)

* Dr. Jaki Mumtaj, Assistant Professor, MANUU CTE, Bhopal

14.3 خلاصہ (Summary)
14.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomess)
14.5 فرہنگ (Glossary)
14.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)
14.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Resources)

14.0 تمہید (Introduction)

زندگی کے ہر شعبے میں کسی بھی کام کو کامیابی اور مئوثر طریقے سے کرنے کے لیے منصوبہ بندی کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح تعلیم کے میدان میں کسی بھی کام کو کم سے کم وقت اور بہترین انداز میں مکمل کرنے کے لیے منصوبہ بندی کی بہت اہمیت ہے۔ اپنے سبق کے مقاصد کو پورا کرنے کے لیے معلم تدریس سے قبل اسکی تیاری کرتا ہے، جس سے اسباق کو دلچسپ بنایا جا سکیں اور طلباء اسباق میں بتائی گئی باتوں کو اچھی طرح سمجھ سکیں اور ذہن نشیں کر سکیں۔ منصوبہ بندی سے کام کو تیزی کے ساتھ کیا جاسکتا ہے، جس سے کم وقت میں زیادہ کام پورا کیا جاسکتا ہے۔ اسکول میں معلم اپنے تعلیمی اہداف کے حصول کے لیے کئی طرح کی منصوبہ بندی کرتے ہیں جیسے کہ سالانہ منصوبہ بندی، اکائی کی منصوبہ بندی اور سبق کی منصوبہ بندی۔ منصوبہ بندی اس لیے کی جاتی ہے کہ وہ اپنے نصاب کو وقت پر مکمل کر سکیں اور پڑھائے گئے اسباق سے مطلوبہ نتائج حاصل کر سکیں۔ اس اکائی میں ہم منصوبہ بندی کے معنی، سالانہ منصوبہ بندی، اکائی منصوبہ بندی اور سبق کی منصوبہ بندی کا مطالعہ کریں گے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ اس اکائی میں آپ کسی ایک سبق کی منصوبہ بندی اور ٹیکنالوجی پر مبنی سبق کی منصوبہ بندی کی اہمیت اور ضرورت کے بارے میں بھی معلومات حاصل کریں گے۔

14.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد، آپ قابل ہو جائیں گے کہ

- منصوبہ بندی کا مفہوم اور اس کی ضرورت و اہمیت کو بیان کر سکیں۔
- سالانہ منصوبہ بندی اور اکائی منصوبہ بندی کے درمیان فرق کو سمجھ سکیں۔
- سبق کی منصوبہ بندی اور اس کی خصوصیات کی وضاحت کرنے کے قابل ہو جائیں۔
- ٹیکنالوجی پر مبنی منصوبہ بندی کو سمجھ سکیں۔

14.2 سالانہ منصوبہ بندی، اکائی کی منصوبہ بندی، منصوبہ سبق کی اہمیت اور ضرورت ، تکنیکوں پر مبنی منصوبہ سبق

(Year Plan and Unit Plan, Need and Importance of Lesson Planning (Period Planning), Technology Integrated Lesson Planning)

منصوبہ بندی تدریسی عمل کا مکمل خاکہ ہوتا ہے۔ ایک ایسا عمل جس میں کسی کام کو منظم طریقے سے منصوبہ بنا کر کیا جاتا ہے کو منصوبہ بندی کہتے ہے۔ اس سے کام کم وقت اور کم توانائی میں اور آسان طریقے سے کیا جا سکتا ہے۔ منصوبہ بندی میں بہت وقت اور محنت درکار ہوتی ہے۔ لیکن ایک بار جب معلم کو مناسب منصوبہ بندی کے ساتھ اپنے وقت اور توانائی کی بچت کا احساس ہو جاتا ہے، تو وہ منصوبہ بندی کا استعمال تدریس میں کر کے اپنے وقت اور محنت کی بچت کر تا ہے۔ تدریسی عمل میں منصور بندی دراصل ایک ایسے خاکہ کی مانند ہے جو تدریسی سرگرمیوں کو کامیابی کے ساتھ انجام دینے میں معلم کی رہنمائی کرتی ہے۔ معلم منصوبہ بندی کے ذریعے سے اسباق کو مئوثر بنا سکتے ہے لیکن اسکے لیے معلم کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ وہ کس عمر اور جماعت کے طلباء کو پڑھانے جا رہا ہے؟ طلباء کی ذہنی سطح اور موضوع کیا ہے؟ معلم کو منصوبہ بندی سے متعلق تمام مہارتوں اور منصوبہ بندی کے مختلف اقسام کے بارے میں معلومات ہونی چاہیے تبھی وہ اسکا صحیح طرح سے استعمال کر سکتا ہے۔

14.2.1 سالانہ منصوبہ (Year Plan)

جب کسی بھی اسکول کا تعلیمی سال شروع ہوتا ہے، اس تعلیمی سال کے دوران کی جانے والی تمام تعلیمی سرگرمیوں کی تفصیلات کو مکمل کرنے کے لیے جو بلیو پرنٹ یا خاکہ (Blu-Print) تیار کیا جاتا ہے اسے سالانہ پلان یا سالانہ منصوبہ کہا جاتا ہے۔ سالانہ منصوبے میں اسکول کے پرنسپل اور تمام اساتذہ مل کر سال بھر اسکول میں انجام دی جانے والی تعلیمی سرگرمیوں کو طے کرتے ہیں۔ اسکول میں تمام کلاسوں میں پڑھائے جانے والے تمام مضامین کے نصاب کی بروقت تکمیل کے لیے سالانہ منصوبہ تیار کرتے ہیں۔ جس میں تعلیمی سال میں پڑھائے جانے والے اسباق کی تفصیلات، طلباء میں فروغ دی جانے والی مہارتوں اور اقداروں، تدریس کے لیے استعمال ہونے والے مواد اور سرگرمیوں کی بنیاد پر ایک بلیو پرنٹ تیار کیا جاتا ہے۔ سالانہ منصوبہ میں تمام چیزیں شامل ہیں، جن میں تدریس کے مقاصد، تدریس کے وسائل، تدریس کے طریقے اور سرگرمیاں نیز وقفوں کی تعداد جن میں نصاب کو سال بھر میں مکمل کرنا ہوتا ہے۔ ان سبھی معلومات کو سالانہ منصوبہ میں درج کیا جاتا ہے۔ معلم کو نہ صرف اس سے رہنمائی حاصل ہوتی ہے، بلکہ وہ منظم طریقے سے سوچ سمجھ کر بروقت نصاب مکمل کرنے میں بھی کامیاب ہوتا ہے۔ تعلیمی سال کے آغاز میں ہی معلم فیصلہ کر لیتا ہے کہ مواد کو پڑھانے اور اسے مکمل کرنے کا مقصد کیا

ہے، وہ اپنے مواد میں کن موضوعات کا احاطہ کرے گا، انہیں ماہانہ بنیادوں پر کیسے تقسیم کیا جائے گا، موضوعات کے لیے کون سے اہم عنوانات ہیں۔ ان تمام چیزوں کا مکمل خاکہ سالانہ منصوبہ کی شکل میں تیار کیا جاتا ہے۔ سالانہ منصوبہ تیار کرنے سے معلم کا کام آسان ہوتا ہے اور نصاب کو بروقت مکمل کرنے میں مدد ملتی ہے۔ یہ پورے سال کے تعلیمی کارکردگیوں کا لائحہ عمل ہے جسے معلم سال کے شروع میں ہی تیار کرتا ہے۔

- **سالانہ منصوبہ بندی کی اہمیت(Importance of Year Plan)**

سالانہ منصوبہ بندی کی اہمیت کو ہم درجِ ذیل کی بنیاد پر سمجھ سکتے ہیں:

i. سالانہ منصوبہ بندی تدریسی مقاصد کے حصول میں مدد کرتی ہے۔
ii. سالانہ منصوبہ بندی وقت پر نصاب کی تکمیل میں مدد کرتی ہے۔
iii. سالانہ منصوبہ بندی میں سال بھر میں کی جانے والی تعلیمی سرگرمیوں کے لیے وقت کو صحیح طرح سے تقسیم کیا جاتا ہے۔
iv. سالانہ منصوبہ بندی میں معلم اس بات سے واقف ہوتے ہے کہ کب کیا کرنا ہے؟
v. سالانہ منصوبہ بندی سے وقت کو اچھی طرح سے استعمال کیا جا سکتا ہے۔
vi. سالانہ منصوبہ بندی میں اسکول میں ہونے والی سبھی سرگرمیوں کی تفصیل ہوتی ہے۔
vii. سال میں کیا پڑھنا ہے اور کن مہارتوں اور سرگرمیوں کو فروغ دینا ہے اس کے لیے رہنمائی ملتی ہے۔
viii. سالانہ منصوبہ بندی سے تمام کام منظم انداز میں تکمیل کو پہنچتے ہیں۔

- **سالانہ منصوبہ کا خاکہ (Format for Year Plan)**

سالانہ تعلیمی منصوبہ کا نمونہ (Year Plan)

نمبر شمار	مہینہ	تدریسی سرگرمیاں				ہم نصابی سرگرمیاں	وقفوں / پیریڈ کی تعداد	تعین قدر	کیفیت
		اکائی کا نام	ذیلی-اکائی کا نام	تدریسی طریقہ	تدریسی وسائل				

پرنسپل کے دستخط **معلم کے دستخط**

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ سالانہ منصوبہ کی کوئی دو اہم ضرورتوں کو لکھیے؟ ____________________

14.2.2 اکائی منصوبہ (Unit Plan)

اکائی منصوبہ کسی مضمون کا ایک وسیع حصہ ہے جس میں متعدد اسباق شامل ہوتے ہیں اور ایک مخصوص موضوع یا تھیم کو طویل عرصہ تک، جیسے کہ ایک ہفتہ میں کیسے مکمل کیا جائے گا؟ کا خاکہ تیار کیا جاتا ہے۔ اکائی منصوبہ میں، ذیلی اکائی (سب یونٹ) اور اس میں شامل کیے گیے اسباق کی ترتیب وار تدریس، عمومی اور خصوصی مقاصد کا تعین، تدریس کے لیے درکار وسائل اور آلات، تعین قدر کے لیے استعمال کیے جانے والی تکنیک کا خاکہ پیش کیا جاتا ہے۔ جب کہ ایک سبق کا منصوبہ جسے ”منصوبہ سبق“ کہا جاتا ہے وہ کسی ایک پیریڈ کے دوران تدریس کی جانے والی سرگرمیوں کی تفصیلات پیش کرتا ہے۔ اکائی کا منصوبہ پوری اکائی کے مطالعہ کا جامع نظریہ فراہم کرتا ہے۔ اس میں مضمون کے مواد کا تجزیہ کیا جاتا ہے اس کے بعد ایک کلاس کے لیے کتنا مواد ضروری ہے، جو آسانی کے ساتھ مکمل کیا جا سکتا ہو اس کی منصوبہ بندی اکائی منصوبہ کہلاتی ہے۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جب مضمون مواد کی مقدار زیادہ ہو تو اسے چھوٹے چھوٹے عنوان میں تقسیم کرنا ہی اکائی منصوبہ بندی کہلاتی ہے۔ اس طرح کہا جا سکتا ہے کہ اکائی منصوبہ سبق مطالعہ کی پوری اکائی کا جامع نظریہ فراہم کرتا ہے۔

- **اکائی منصوبہ کی خصوصیات (Characterisitc of Unit Plan)**

اکائی منصوبہ کی خصوصیات درجہ ذیل ہے:

i. اکائی منصوبہ کئی سارے سبق کے لیے ایک جامع منصوبہ ہوتا ہے۔

ii. اکائی منصوبہ ایک طویل مدتی (ہفتوں یا مہینوں پر محیط ہو سکتا ہے) منصوبہ ہوتا ہے۔

iii. اکائی منصوبہ میں بہت سارے اسباق شامل ہوتے ہیں اس لیے اس میں اکتساب کے متعدد مقاصد اور سرگرمیاں شامل رہتی ہیں۔

iv. اکائی منصوبہ کے اہداف کے حصول کے لیے اسباق کو منطقی ترتیب میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

v. اکائی منصوبہ وسیع تر موضوعات یا تصورات کا احاطہ کرتا ہے۔

vi. پورے اکائی کے مقاصد کی حصول کے لیے درکار تدریسی وسائل، تعین قدر کی طریقوں کی نشاندہی کرتا ہے۔

vii. اکائی منصوبہ ایک طرح سے منصوبہ سبق میں مدد فراہم کرتا ہے۔

viii. یہ طویل مدتی تدریسی اہداف، مقاصد، اور سرگرمیوں کا خاکہ پیش کرتا ہے، جیسے کہ ایک ہفتہ، ایک مہینہ، یا کہ ایک سمسٹر میں مکمل کی جانے والی سرگرمیوں کا احاطہ۔

ix. اکائی منصوبہ کسی خاص تھیم یا موضوع پر توجہ مرکوز کرنا ہے۔

x. اکائی منصوبہ میں معلم موضوع کو گہرائی سے دریافت کرتے ہیں اور ایک موضوع کے اندر متعدد پہلوؤں یا ذیلی عنوانات کا احاطہ کرتے ہیں۔ جس سے طلباء کو موضوع کے بارے میں ایک جامع تفہیم پیدا کرنے اور مختلف تصورات یا نظریات کے درمیان رابطہ قائم کرنے میں مدد ملتی ہے۔

xi. اکائی منصوبہ میں متعدد مضامین کو یکجا کر کے، یونٹ کے منصوبہ سے سیکھنے کے لیے ایک جامع نقطہ نظر کو فروغ دیا جاتا ہے۔ جس سے طلباء کو مختلف زاویوں سے موضوع کو دریافت کرنے میں مدد ملتی ہے۔

xii. تشخیص بھی یونٹ کی منصوبہ بندی کا ایک اہم جزو ہے۔اس کے لیے کوئز(Quiz)، پروجیکٹس (Projects)، پریزنٹیشنز (Presentation)، یا پورٹ فولیوز(Portfoli)وغیرہ کو شامل کیا جاسکتا ہے جو ایک توسیعی مدت کے دوران طالب علم کی تعلیم کا جامع جائزہ فراہم کرتے ہیں۔ پورے یونٹ میں طالب علم کی پیشرفت کا اندازہ لگا کر، معلم ان شعبوں اور ان علاقوں کی نشاندہی کر سکتے ہیں جن میں انکو مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔

اکائی منصوبہ بندی کے لیے خاکہ (Format of Unit Plan):

اکائی منصوبہ کے لیے درج ذیل خاکہ کا استعمال کر سکتے ہیں۔

نمبر شمار	مواد کا تجزیہ	اکائی کا نام	ذیلی-اکائی کے نام	طریقہ تدریس	تدریسی امدادی اشیاء اور آلات	تعین قدر کے لیے منتخب آلات	درکار وقفوں کی تعداد

معلم کے دستخط

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ اکائی منصوبہ کی کوئی دو اہم خصوصیات کو تحریر کیجیے؟

- **منصوبہ بندی کی اہمیت (Importance of Planning)**

سماجی مطالعہ کی تدریس کو مؤثر اور کامیاب بنانے کے لیے منصوبہ بندی کو کلیدی اہمیت حاصل ہے۔ یہ سماجی مطالعہ کے مقاصد کو حاصل کرنے میں معلم کی مدد کرتا ہے اس لیے بہتر تدریس کے لیے بہترین منصوبہ بندی بھی ضروری ہے۔ معلم جب منصوبہ تیار کرتا ہے تو

وہ پہلے طے کرتا ہے کہ کمرہ جماعت میں تدریس کے قبل، تدریس کے دوران اور تدریس کے بعد کون کون سی سرگرمیاں انجام دیگا اور تدریس کے طے شدہ مقاصد کی حصولیابی کیسے کرے گا۔ اسی لیے سماجی مطالعہ کی تدریس میں منصوبہ بندی کی اہمیت ہے۔ منصوبہ بندی کی اہمیت اس بات سے بھی واضح ہو جاتی ہے کہ اس سے معلم کو اس بات کا اندازہ ہو جاتا ہے کہ تدریسی عمل میں کیا کرنا ہے؟ طلبا کو کیا سکھانا ہے؟ کون سی سرگرمیاں کروانی ہیں؟، کون سے طریقے تدریس استعمال کیا جانے ہیں؟ کمرہ جماعت کا بہتر انتظام کس طرح کرنا ہے؟ اس لیے منصوبہ کو معلم کی کامیابی کا روڈ میپ بھی کہا جاسکتا ہے۔ جب بھی معلم کوئی منصوبہ بناتے ہیں تو وہ جانتے ہیں کہ وہ کیا حاصل کرنا چاہتے ہیں اور وہ اسے کیسے حاصل کر سکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ آپ جانتے ہیں کہ ایک فیصلہ آپ کے منصوبے کو طویل مدت میں کس طرح متاثر کرے گا اور یہ فیصلہ آپ کے مقاصد کو حاصل کرنے میں آپ کی مدد بھی کرے گا۔ اس طرح یہ آپ کو تیزی سے فیصلے کرنے میں مدد بھی کرتا ہے۔

14.2.3 منصوبہ سبق (Period Plan or Lesson Plan)

سبق کا منصوبہ کسی ایک سبق کو کسی ایک پیریڈ میں، کسی ایک عنوان کا درس فرام کرنا ہے، سبق کے منصوبہ کا تفصیلی خاکہ ہوتا ہے، جس میں عام طور پر سبق کے مقاصد، تدریس میں استعمال کیے جانے والے تدریسی امدادی اشیاء ،درس و تدریس کے لیے اپنائے جانے والے تدریسی طریقے، سابقہ معلومات پر مبنی سبق کا تعارف اور معلم و طلباء کے ذریعے کی جانے والی سرگرمیاں اور ہدایات ہوتی ہیں۔ جو کہ معلم کی رہنمائی کرتی ہیں۔ منصوبہ سبق میں کسی مخصوص سبق کے لیے مخصوص مقاصد، سرگرمیاں، مواد، اور تشخیص شامل ہوتی ہیں۔ اس طرح یہ کہا جاسکتا ہے کہ سبق کا منصوبہ ایک پیریڈ کے دوران کمرہ جمات میں انجام دی جانے والی تدریسی سرگرمیوں کی تفصیلات پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔

- **منصوبہ سبق کی خصوصیات (Characterisitics of Lesson Planning)**

منصوبہ سبق کی اہم خصوصیات درجِ ذیل ہے:

i. منصوبہ سبق ایک قلیل مدتی منصوبہ ہوتا ہے جو کہ عام طور پر ایک کلاس کی مدت کا احاطہ کرتا ہے۔

ii. منصوبہ سبق عام طور پر کسی ایک پیریڈ میں پڑھائے جانے والے سبق کا تفصیلی خاکہ پیش کرتا ہے۔

iii. منصوبہ سبق میں تدریس کے خصوصی مقاصد اور اس کے حصول کے لیے انجام دی جانے والی سرگرمیوں پر توجہ کو مرکوز کیا جاتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی سبق کے لیے درکار مواد، تدریسی حکمت عملیاں، تدریسی وسائل اور تعین قدر کے طریقے کی نشاندہی بھی کی جاتی ہے۔

iv. منصوبہ سبق معلم کے ذریعے کمرہ جماعت میں تدریس کے لیے کی جانے والی تیاری ہے جو کمرہ جماعت میں معلم کی رہنمائی کرتی ہے۔

v. منصوبہ سبق میں کسی ایک مخصوص موضوع کو مختصر مدت جیسے ایک پیریڈ یا چند گھنٹے میں مکمل کیا جاتا ہے۔

- **سبق کی منصوبہ بندی کی اہمیت اور ضرورت (Need and Importance of Lesson Planning)**

منصوبہ سبق کی اہمیت اور ضرورت کو درج ذیل کی بنیاد پر سمجھا جاسکتا ہے:

i. منصوبہ سبق معلم کو کمرہ جماعت میں کی جانے والی تدریس کے لیے ایک ضروری ڈھانچہ اور سمت فراہم کرتا ہے۔

ii. منصوبہ سبق تدریس کیے جانے والے موضوع کے مقاصد کے حصول میں آسانی فراہم کرتا ہے۔

iii. منصوبہ سبق معلم کی خود اعتمادی میں اضافہ کرتا ہے۔

iv. منصوبہ سبق میں طلباء کی ضرورتوں اور ذہنی سطح کو توجہ دی جاتی ہے۔

v. منصوبہ سبق تدریس کو دلچسپ اور مئوثر بناتا ہے۔

vi. منصوبہ سبق معلم کو تدریسی عمل پر غور و فکر کرنے اور اسے بہتر بنانے کے قابل بناتا ہے۔

vii. منصوبہ سبق سے کمرہ جماعت میں انتظام بہتر ہوپاتا ہے۔ تدریسی عمل کو مناسب وقت پر منظم انداز میں مکمل کیا جاتا ہے۔

viii. منصوبہ سبق سے وقت اور محنت کی بچت ہوتی ہے۔

- **منصوبہ سبق کا خاکہ (Format of Lesson Planning)**

منصوبہ سبق کے لیے درج ذیل خاکہ کا استعمال کرسکتے ہیں

<table>
<tr><td colspan="2">ہربرشیئن طرز رسائیوں پر مبنی منصوبہ سبق کا خاکہ
(Lesson Plan Format based on Herbartian Approach)</td></tr>
<tr><td colspan="2">نام متعلم: (Name of Pupil Teacher)</td></tr>
<tr><td>درجہ:(Class)</td><td>تاریخ:(Date)</td></tr>
<tr><td>مضمون:(Subject)</td><td>پیریڈ:(Period)</td></tr>
<tr><td>عنوان:(Topic)</td><td>وقت:(Time)</td></tr>
<tr><td>ذیلی عنوان:(Sub Topic)</td><td>وقفہ:(Duration)</td></tr>
<tr><td colspan="2">اسکول کا نام:(Name of the School)</td></tr>
</table>

(i) **عمومی مقاصد:General Objectives**

پانچ تا آٹھ جو مضمون، اکائی اور ذیلی اکائی پر مبنی ہوتے ہیں۔

(ii) **خصوصی مقاصد:Specific Objectives**

جو عام طور پر بلوم کے تدریسی مقاصد کے حصول کی درجہ بندی (ذہنی علاقہ، جذباتی علاقہ، حسی و حرکی علاقہ) پر مبنی ہوتے ہیں جیسے

- **معلومات(Knowledge)**

- تفہیم(Understanding)
- اطلاق(Application)
- مہارت(Skill)
- رویہ(Attitude)
- دلچسپی(Interest)

(iii) **تدریسی اشیاء(Teaching Aids)**

(iv) **تدریسی طریقہ کار اور تکنیک(Teaching Method and Technique)**

(v) **سابقہ معلومات(Previous Knowledge)**

(vi) **تمہید(Introduction)**

نمبر شمار (S.No.)	معلم طالب علم کا طرز عمل (Student-Teacher Behaviour)	طلباء کا طرز عمل (Student's Behaviour)
	تمہیدی سوالات	طلباء کے جوابات

(vii) **موضوع کا اعلان(Statement of the Topic)**

(viii) **پیش کش(Presentation)**

	تدریسی نکات (Teaching Points)	معلم طالب علم کا طرز عمل (Student-Teacher Behaviour)	طلباء کا طرز عمل (Student's Behaviour)	تختہ تحریر کا کام (Writing Board Work)
مواد کی پیشکش نشو ونمائی سوالات				

				بحث و مباحثہ طلباء کی شمولیت

(ix) **سبق کا خلاصہ / تعمیم کرنا(Generalization)**---

(x) **اعادہ سبق(Recapitulation)**

نمبر شمار (S.No.)	معلم طالب علم کا طرز عمل(Student-Teacher Behaviour) اعادہ کے سوالات:

(xi) **تعین قدر(Evaluation)**

(xii) **مشقیں (Practices)**

(xiii) **گھر کا کام(Home Work)**

نگراں کی رائے: ____________________________________ ____________________ نگراں کی دستخط

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ منصوبہ سبق تدریس کے لیے کن باتوں کا احاطہ کرتا ہے؟ ________________________________

14.2.4 ٹیکنالوجی مربوط سبق کی منصوبہ بندی(Technology Integrated Lesson Plan)

موجودہ دور ٹیکنالوجی کا دور ہے۔ آج ٹیکنالوجی کا استعمال ہر ایک شعبے میں ہو رہا ہے، ایسے میں تعلیم کے میدان میں بھی ٹیکنالوجی کا استعمال لازمی ہے۔ ایک معلم کو اپنی تدریس میں ٹیکنالوجی کا استعمال صحیح طریقہ سے کیسے کیا جاسکتا ہے، اسکی معلومات ہونی چاہیے۔ اس اکائی

میں اسی بات کو واضح کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ معلم ٹیکنالوجی پر مربوط سبق کی منصوبہ بندی کیسے کرسکتے ہیں اور ٹیکنالوجی سے منصوبہ سبق کو کیسے جوڑ سکتے ہیں۔ سبق کے منصوبہ کو ٹیکنالوجی سے مربوط کرنے سے مراد کمرہ جماعت میں تدریسی واکتسابی سرگرمیوں میں معلوماتی اور ترسیلی ٹیکنالوجی کا استعمال کرنا ہے۔ تدریسی واکتسابی عمل میں ٹیکنالوجی کے استعمال نہ صرف تدریس کو دلچسپ اور مؤثر بناتا ہے بلکہ اسکے ذریعہ سے طلباء کو مختلف تجربات بھی حاصل ہوتے ہیں۔ تعلیم کے میدان میں مسلسل ترقی و تبدیلی واقع ہو رہی ہے اور اس تبدیلی کی سب سے اہم وجہ تعلیم میں ٹیکنالوجی کا استعمال ہے۔ ٹیکنالوجی سبق کی منصوبہ بندی، طریقہ تدریس، اور سیکھنے کے تجربات کو بہتر کرسکتی ہے۔ معلم اپنے سبق کے منصوبوں میں ٹیکنالوجی کو کامیابی کے ساتھ کیسے مربوط کرسکتے ہیں اس کے بارے میں یہاں کچھ اہم باتیں دی گئی ہے۔ ٹیکنالوجی پر مبنی سرگرمیوں کو ڈیزائن کرتے وقت معلم اس بات پر غور کریں کہ تدریس کو منظم طریقے سے انجام دینے کے لیے ٹیکنالوجی کو کس طرح استعمال کیا جاسکتا ہے۔ معلم کو طلباء میں تدریس کے ذریعہ علم اور مہارتوں کو سکھانے کے ساتھ ساتھ اسے درکار ٹیکنالوجی کی مہارتوں کو بھی سکھانا چاہیے۔ سماجی مطالعہ کے لیے سبق کی منصوبہ بندی میں معلوماتی اور ترسیلی ٹیکنالوجی (ICT) کو استعمال کرنے میں اور اکتسابی تجربات کو فروغ دینے کے لیے ڈیجیٹل ٹولز، وسائل اور حکمت عملیوں کو شامل کرنا چاہیے۔ سماجی مطالعہ کے لیے اپنے اسباق کی منصوبہ بندی میں آئی سی ٹی کو مؤثر طریقے سے کیسے شامل کیا جائے؟ اس کے لیے ٹیکنالوجی مربوط سبق کی منصوبہ بندی میں معلم کو کچھ باتوں کا خیال رکھنا چاہیے جو کہ درجہ ذیل ہیں:

- **تدریس کے مقاصد کی شناخت کرنا:** معلم کو تدریس کے لیے موضوع کو منتخب کرنا چاہیے اور تدریس کے مقاصد کی نشاندہی کرنا چاہیے۔ معلم کو اس بات کا فیصلہ بھی کرنا ہوتا ہے کہ مقاصد کو حاصل کرنے کے لیے کس طرح ٹیکنالوجی کو مربوط کرنا ہوگا۔ سبق کے اختتام پر تعین قدر کس طرح کیا جائے گا اس کو بھی طے کرنا چاہیے۔
- **علم اور مہارت کا تعین کرنا:** معلم کو طلباء کے سابقہ معلومات اور موجودہ ٹیکنالوجی کی مہارتوں کا تعین کرنا چاہیے۔ طلباء کمپیوٹر کے بارے میں پہلے سے کیا جانتے ہیں؟ انہیں کمپیوٹر کی بنیادی مہارتوں کی ضرورت ہے؟ مثال کے طور پر، طلباء کی بورڈ اور ماؤس کو استعمال کرنے، کمپیوٹر لاگ ان کرنے، پروگرام کھولنے اور بند کرنے اور فائلوں کو محفوظ کرنے، انٹرنیٹ استعمال کرنے وغیرہ کو جاننے کی ضرورت ہے۔ اگر آپ کے طلباء میں یہ مہارتیں ہیں، تو آپ کو انہیں سبق کا مواد کمپیوٹر پر مبنی ٹیکنالوجی جیسے پاور پوائنٹ، انٹرنیٹ، ویڈیو، آڈیو، گرافکس وغیرہ کے استعمال سے سبق کے مواد کو با آسانی سمجھا سکتے ہیں۔
- **تدریس میں استعمال کیے جانے والے ٹیکنالوجی کا انتخاب کرنا:** معلم طلباء کے لیے ٹیکنالوجی پر مبنی پروڈکٹ کا انتخاب کرتا ہے۔ اس میں موجود مواد کا خاکہ بنائیں مطلوبہ سافٹ ویئر پروگرام منتخب کریں۔ کام کو مکمل کرنے کے لیے درکار ٹیکنالوجی کی مہارتوں کی فہرست بنائیں۔
- **تعین قدر کا طریقہ اور اس کے لیے معیار منتخب کرنا:** معلم تعین قدر کے طریقہ کار کو طے کریں۔ مواد پر فوکس کرتے ہوئے ٹیکنالوجی پروڈکٹ کا جائزہ لینے کے لیے معیار طے کریں، اور اسے تعین قدر یا تشخیص میں استعمال کریں۔

- **ٹیکنالوجی کے فوائد کا تجزیہ کرنا:** اس بات کا تعین کریں کہ ٹیکنالوجی کو مربوط کرنے سے طلباء کے سماجی مطالعہ میں سیکھنے کے تجربات میں کس طرح کا اضافہ ہو رہا ہے۔
- **سبق منصوبہ میں ٹیکنالوجی کا استعمال:** اس بارے میں فیصلہ کرنا کہ سماجی مطالعہ کے لیے اپنے سبق کے منصوبے میں ICT کو کیسے شامل کر سکتے ہیں۔ ان آلات وسائل اور حکمت عملیوں پر غور کریں جو سب سے زیادہ مئوثر اور عنوان کے لیے موزوں ہوں۔ منصوبہ سبق کو ٹیکنالوجی مربوط کرنے کے مقاصد سے نئے سبق کے منصوبے کے لیے ایک ماڈل یا ٹیمپلیٹ تیار کریں جس میں ICT مربوط کرنا شامل ہو۔ ICT کا استعمال تدریس میں بھی کیا جائے تعین قدر کے لیے ICT مربوط تعین قدر کے لیے ٹولز بنائیں۔ اپنے سبق کی منصوبہ بندی میں ICT مربوط کی افادیت کا مسلسل جائزہ لیں۔ طلباء سے تاثرات اکٹھا کریں اور بہتری لانے کے لیے اکٹھا کیے گئے ڈیٹا کا تجزیہ کریں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ تمام ICT ٹولز اور مواد کی رسائی سبھی طلباء تک موجود ہو۔ سبق کی منصوبہ بندی میں ICT کو مئوثر طریقے سے استعمال کرنے کے لیے معلم کو تربیت اور مسلسل پیشہ ورانہ فروغ کی ضرورت ہے۔ اسکے لیے انہیں ایسے فیکلٹی ڈیولپمینٹ کورسز، ریفریشر کورسز میں جانے کا مواقع دیے جائیں جہاں وہ اس کو سیکھ سکیں۔ بہت سے تعلیمی ادارے اس مقصد کے لیے ورکشاپس، سیمینار، کانفرنس منعقد کرتے ہیں اور وسائل دستیاب کراتے ہیں۔

ان اقدامات پر تدریسی و اکتسابی عمل انجام دیتے ہوئے، آپ سماجی مطالعہ کے لیے ICT مربوط منصوبہ سبق تیار کر سکتے ہیں جو آپ کے طلباء کے لیے مئوثر اور دلچسپی کے ساتھ ساتھ ان کے اکتسابی تجربات کا سبب بنے گا۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your own progress)
1۔ معلم کی ٹیکنالوجی مربوط منصوبہ بندی میں کن باتوں کو ذہن میں رکھنا چاہیے؟ ________________________

14.3 خلاصہ (Summary)

منصوبہ بندی کا مطالعہ کرنے سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اس کی اہمیت نہ صرف سبق کے مقاصد کے حصول کے لیے ضروری ہے بلکہ کم وقت میں منظم انداز میں تدریسی کام کو انجام دینے کے لیے بھی معلم کی رہنمائی کرتی ہے۔ ایک معلم کو اپنے کام کو مئوثر انداز میں اور وقت پر مکمل کرنے کے لیے سبھی طرح کی منصوبہ بندی جیسے سالانہ منصوبہ بندی، اکائی منصوبہ بندی اور روزانہ کے لیے سبق کی منصوبہ بندی کی معلومات ہونا اور اس کو تیار کرنا آنا چاہیے۔ موجودہ وقت میں تعلیم میں ٹیکنالوجی کا استعمال ہو رہا ہے ایسے میں ایک معلم سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ اسے بھی ٹیکنالوجی پر مربوط منصوبہ بندی کا استعمال کرنا چاہیے، جس سے کہ تدریس کو دلچسپ و مئوثر بنا سکیں اور طلباء میں ٹیکنالوجی کو استعمال کرنے سے متعلق مہارتوں کی نشو و نما ہو سکے۔

14.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomess)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپنے درجِ ذیل باتیں سیکھیں:

- منصوبہ بندی کا عمل تدریس کو منظم، مئوثر اور کامیاب بناتا ہے اور معلم کے وقت و توانائی کی بچت کے ساتھ ساتھ انکی رہنمائی بھی کرتا ہے۔
- سالانہ منصوبہ کیوں ضروری ہے اور اسکے ذریعہ وقت پر نصاب کی تکمیل کے لیے سال بھر کی سرگرمیوں کو کس طرح تقسیم کیا جا سکتا ہے۔
- مضمون کی تدریس کے لیے اکائی منصوبہ تیار کرنا اور اسکے حصول کے لیے موضوعات کو ترتیب وار تقسیم کرنا۔
- سالانہ منصوبہ، اکائی منصوبہ اور روزانہ کے لیے سبق منصوبہ تیار کرنا۔
- تدریس کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال کرنا اور اس کے لیے ٹیکنالوجی مربوط منصوبہ تیار کرنا۔

14.5 فرہنگ (Glossary)

الفاظ (Word)	معنی (Meaning)
منصوبہ بندی (Planning)	کسی کام کو منظم طریقے سے کرنے کے لیے بنایا گیا خاکہ جس سے کام کم وقت میں اور آسانی سے ہو جائے، منصوبہ بندی کہتے ہے۔
سالانہ منصوبہ (Year Plan)	تعلیمی سال کے شروع میں اسکول میں پورے سال کی جانے والی تمام سرگرمیوں کی تفصیلات کا جو خاکہ تیار کیا جاتا ہے اسے سالانہ پلان یا سالانہ منصوبہ کہا جاتا ہے۔
اکائی منصوبہ (Unit Plan)	اکائی منصوبہ کسی مضمون کا ایک وسیع حصہ ہے جس میں متعدد اسباق شامل ہوتے ہیں اور ایک مخصوص موضوع یا تھیم کو طویل عرصے تک، جیسے کہ ایک ہفتہ میں کیسے مکمل کیا جائے گا، اسکا خاکہ تیار کیا جاتا ہے۔
منصوبہ سبق (Period Plan)	کسی ایک سبق کو کسی ایک پیریڈ میں کس طرح تدریس کرنا ہے، اس کا تفصیلی خاکہ ہوتا ہے، جس میں عام طور پر سبق کے مقاصد، استعمال کیے جانے والے تدریس امدادی اشیاء، دورس و تدریس کے لیے اپنائے جانے والے تدریسی طریقے اور معلم و طلباء کے ذریعے کی جانے والی سرگرمیاں اور ہدایات ہوتی ہے۔

14.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1۔ درجِ ذیل میں سے کن کا تعلق منصوبہ بندی سے ہے ؟

(b) وقت کی بچت　(b) محنت کی بچت　(c) مئوثر تدریس　(d) سبھی

2۔ سالانہ منصوبہ کے تعلق سے کیا صحیح نہیں ہے؟

(b) تعلیمی سال کے آغاز میں تیار کیا جاتا ہے۔ (c) اس میں پورے سال کی سرگرمی شامل رہتی ہے۔

(d) یہ ایک تویل مدتی منصوبہ ہے۔ (e) یہ ایک قلیل مدتی منصوبہ ہے۔

3۔ منصوبہ کے تعلق سے کیا بات صحیح نہیں ہے؟

(a) تدریسی مقاصد کے حصول میں مددگار (b)وقت پر نصاب کی تکمیل ہوتی ہے۔

(c)وقت کا صحیح استعمال ہوتا ہے۔ (d)تدریس کے لیے غیر مناسب عمل

4۔ جب مواد زیادہ ہو تو اسے چھوٹے- چھوٹے عنوان میں تقسیم کرکے تدریس کی منصوبہ بندی کرنا۔۔۔۔ کہلاتا ہے؟

(a)سبق منصوبہ (b) سالانہ منصوبہ (c)اکائی منصوبہ (d)ماہانہ منصوبہ

5۔ درجِ ذیل میں سے کس کا تعلق خصوصی مقاصد سے نہیں ہے؟

(a)علم (b) تفہیم (c)اطلاق (d)طلباء کا طرز عمل

6۔ درجِ ذیل میں سے کس میں منصوبہ سبق سے اضافہ ہوتا ہے؟

(a) خود اعتمادی (b)طلبا میں دلچسپی (c)مقاصد کا حصول (d)ان میں سے سبھی

7۔ درجِ ذیل میں اکائی منصوبہ کا کی خصوصیات نہیں ہے؟

(a) اس میں بہت سے اسبق شامل ہے۔ (b)اسباق کو منطقی ترتیب میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

(c)اسکے لیے کئی پیریڈ درکار ہوتے ہیں۔ (d)اس میں صرف ایک ہی سبق پڑھایا جاتا ہے۔

8۔ قلیل مدتی منصوبہ بندی میں کون سا منصوبہ شامل ہے؟

(a)سالانہ منصوبہ (b) سبق منصوبہ (c)ماہانہ منصوبہ (d) سبھی

9۔ بلوم کی درجہ بندی کہاں استعمال ہوتی ہے؟

(a)سالانہ منصوبہ (b) سبق منصوبہ (c)ماہانہ منصوبہ (d) سبھی

10۔ تعلیمی سال کی منصوبہ بندی میں شامل رہتے ہیں؟

(a)سالانہ منصوبہ (b) سبق منصوبہ (c)ماہانہ منصوبہ (d) سبھی

مختصر جوابی سوالات (Short Answered Questions)

1۔ منصوبہ بندی کسے کہتے ہیں؟

2۔ منصوبہ بندی کے کچھ فائدے لکھیے؟

3۔ سالانہ منصوبہ کسے کہتے ہیں؟

4۔ سالانہ منصوبہ کی ضرورت کو مختصر میں بتائیں۔

5۔ اکائی منصوبہ کسے کہتے ہیں؟

6۔ اکائی منصوبہ کی کوئی تین خصوصیات لکھیے۔

7۔ منصوبہ بندی کیوں ضروری ہے؟ واضح کیجئے۔

8۔ سبق منصوبہ کسے کہتے ہیں؟

9۔ سبق منصوبہ کی کچھ اہم خصوصیات بتائیے۔

10۔ ٹیکنالوجی مربوط منصوبہ بندی سے کیا سمجھتے ہیں؟

طویل جوابی سوالات (Long Answered Questions)

1۔ ایک معلم کے طور پر آپ اپنے اسکول کے لیے سالانہ منصوبہ کس طرح تیار کریں گے؟

2۔ سالانہ منصوبہ، اکائی منصوبہ اور سبق منصوبہ میں کیا فرق ہے؟ واضح کیجئے۔

3۔ آپ اپنے کسی مضمون کے لیے اکائی منصوبہ کا خاکہ تیار کریں؟

4۔ جماعت-8 کے سماجی مطالعہ کے کسی عنوان پر سبق منصوبہ دیے گئے خاکہ کے مطابق تیار کریں؟

5۔ ایک معلم ٹیکنالوجی مربوط سبق کی منصوبہ بندی کیسے کر سکتا ہے؟ واضح کیجئے۔

معروضی سوالات کے جوابات کی کلید (Answer Key of Multiple Choice Questions)

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1	سوال نمبر
a	b	b	b	d	d	c	D	d	d	جواب

14.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Resources)

1۔ Khan, M.S. (2015). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), Ghaziabad, MNS Publishing House.

2۔ Kochhar, S.K. (1992). Methods & Techniques of Teaching, New Delhi, Sterling Publishers Private Limited.

3۔ Mishra, R.M. (2010). Teaching Technology and Evaluation, Lucknow, Alok Prakashan

4- Hussain, M.A. (2018). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), B.Ed. (ODL)SLM. Hyderabad, DDE and DTS, Maulana Azad National Urdu University

5- Sharma, R.A. (2012). Teaching of Social Studies, Meerut, R.Lal Book Depot.

6- Sharma, R.L. (2006). The Teaching of Social Studies, Agra, Vinod Pustak Mandir

اکائی 15۔ عوامی وسائل

(Community Resources)*

اکائی کے اجزاء

15.0 تمہید(Introduction)

15.1 مقاصد(Objectives)

15.2 عوامی وسائل - انسانی اور مادی، سماجی مطالعہ کا کتب خانہ، تجربہ گاہ اور عجائب گھر، سماجی مطالعہ کی تدریس میں حالات حاضرہ کی ضرورت واہمیت، متنازعہ مسائل کے استعمال میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا

(Community Resources - Human and Material, Social Studies Library, Laboratory and Museum, Need and Significance of Current Events and Controversial Issues in Teaching Social Studies, Handling hurdles in utilizing resources)

15.2.1 عوامی وسائل(Community Resources)

15.2.2 سماجی مطالعہ کا کتب خانہ(Social Studies Library)

15.2.3 سماجی مطالعہ کی تجربہ گاہ(Laboratory of Social Studies)

15.2.4 میوزیم (عجائب گھر) کے معنی(Meaning of Museum)

15.2.5 سماجی مطالعہ کی تدریس میں حالات حاضرہ کی ضرورت واہمیت اور متنازعہ امور

(Current Events and Controversial Issues in Teaching Social Studies)

15.2.6 وسائل کے استعمال میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا

(Handling Hurdles in Utilizing Resources)

15.3 خلاصہ(Summary)

15.4 اکتسابی نتائج(Learning Outcomess)

15.5 فرہنگ(Glossary)

15.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

---

* Dr. Jaki Mumtaj, Assistant Professor, MANUU CTE, Bhopal

15.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد(Suggested Reading Resources)

15.0 تمہید(Introduction)

سماجی مطالعہ کا تعلق معاشرے اور عوام سے ہے، اس لیے سماجی مطالعہ کی تدریس میں عوامی وسائل کی بہت زیادہ اہمیت ہے۔ تدریس میں مختلف سماجی وسائل کا استعمال سماجی مطالعہ کی تدریس کو مزید دلچسپ اور مئوثر بنا دیتا ہے۔ عوامی وسائل کے ذریعے سے طلبا برائے راسط سیکھتے ہے اور زندگی کے حقیقی علم اور تجربات کو حاصل کرتے ہیں۔ سماجی مطالعہ کے وسائل میں انسانی وسائل اور ماڈّی وسائل شامل رہتے ہیں۔ ماڈّی وسائل میں قدرتی اور انسانی کی تخلیق کردہ دونوں وسائل شامل ہیں۔ سماجی مطالعہ کے معلم کو تدریس میں نہ صرف وسائل کا استعمال کرنا چاہیے بلکہ وسائل کے استعمال میں حائل رکاوٹوں کی نشاندہی کرکے انہیں دور کرنے کی کوشش بھی کرنی چاہیے۔ معلم اپنے تدریسی عمل میں مختلف عوامی وسائل کو شامل کرکے طلباء کو اکتسابی تجربات حاصل کرنے کا موقع فراہم کرسکتے ہیں تاکہ سماجی مطالعہ کے اغراض اور مقاصد کی تکمیل مکمل ہوسکے۔ طلباء کو جب عوام سے جوڑا جائے گا تو وہ معاشرے کے تئیں اپنی ذمہ داری کا احساس کریں گے اور مختلف عوامی سرگرمیوں میں حصہ لیں گے اور عوامی مسائل کو حل کرنے کی کوشش کریں گے۔ سماجی مطالعہ میں حالاتِ حاضرہ کی بڑی اہمیت اور ضرورت ہے، اس لیے معلم کو حالاتِ حاضرہ سے باخبر رہنا ہوگا۔ آج سماجی مطالعہ کے نصاب میں کئی طرح کی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں، انہیں بھی سمجھنا ہوگا۔ دوسرے جانب سماجی مطالعہ میں ایسے بہت سے عمور ہیں جو تدریس کے دوران تنازعہ پیدا کرسکتے ہیں۔ ایسے معاملات کے لیے معلم کو مستند حقائق کی روشنی میں صحیح حل دینا ہوگا۔ اس اکائی میں آپ سماجی مطالعہ کے عوامی وسائل اور اس کے استعمال، سماجی مطالعہ میں حالات حاضرہ کی ضرورت اور مختلف متنازعہ عمور کی تدریس کے بارے میں مطالعہ کریں گے۔ اس اکائی میں آپ اس بات کا مطالعہ بھی کریں گے کہ سماجی مطالعہ کے کتب خانہ، سماجی مطالعہ کی تجربہ گاہ اور میوزیم (عجائب گھر) کس طرح تدریس میں تعاون کرتے ہیں۔

15.1 مقاصد(Objectives)

اس اکائی کے مکمل کرلینے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- عوامی وسائل کے بارے میں بتاسکیں۔
- انسانی اور ماڈّی وسائل کی وضاحت کرسکیں۔
- سماجی مطالعہ کے مطالعہ میں، کتب خانہ، تجربہ گاہ اور میوزیم (عجائب گھر) کی اہمیت کو بیان کرسکیں۔
- سماجی مطالعہ میں حالات حاضرہ کی ضرورت کو واضح کرسکیں۔
- سماجی مطالعہ کے مختلف متنازعہ امور کا تجزیہ کرسکیں۔
- وسائل کے استعمال میں حائل رکاوٹوں کی نشاندہی کرسکیں۔

15.2 عوامی وسائل - انسانی اور مادی، سماجی مطالعہ کا کتب خانہ، تجربہ گاہ اور عجائب گھر، موجودہ معلومات کی ضرورت اور اہمیت اور سماجی متنازعہ مسائل کی تدریس اور وسائل کے استعمال میں رکاوٹوں کو روکنا

(Community Resources - Human and Material, Social Studies Library, Laboratory and Museum, Need and Significance of Current Events and Controversial Issues in Teaching Social Studies, Handling hurdles in utilizing resources)

عوام کے معنی (Meaning of Community)

عوام لفظ، جسے انگریزی میں Community کہتے ہے، لاطینی زبان کے دو الفاظ Com اور Munis سے مل کر بنا ہے۔ Com کے معنی ہیں 'ایک ساتھ' اور Munis کے معنی ہیں 'خدمت کرنا' To Serve'، اس طرح Community سے مراد - ایک ساتھ مل کر خدمت کرنا ہے۔ دوسرے الفاظ میں یہ کہا جا سکتا ہے کہ لوگوں کا ایسا گروہ جن میں آپس میں مل جل کر رہنے کا جزبہ ہوتا ہے اور آپسی تعاون کے زریہ حقوق اور فرائض کا استعمال کرتے ہیں، انہیں عوام کہا جاتا ہے۔ کسی بھی عوام کے لوگوں کا ایک دوسرے سے جذباتی رشتہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے ان میں 'ہم' کا جذبہ پایا جاتا ہے۔ جب کئی گروہ منظم طریقے سے اکٹھے ہوتے ہیں اور کسی خاص علاقے میں کسی خاص مقصد کے حصول کے لیے نہیں بلکہ عام زندگی گزارنے کے لیے آپس میں مل کر کسی خاص علاقے میں اکٹھے رہتے ہیں، تو اس قسم کے منظم گروہ کو عوام کہا جاتا ہے۔ اس طرح عوام اس گروہ کو کہا جاتا ہے جو ایک ہی کلچر اور ثقافت کے تحت ایک علاقے یا خطہ میں رہتا ہے اور ان کے درمیان سماجی ہم آہنگی اور اتحاد کا جزبہ پایا جاتا ہے۔ Oxford Advanced Learner Dictionary کے مطابق عوام کی تعریف اس طرح بھی کی جا سکتی ہے کہ وہ تمام لوگ جو کسی خاص علاقے یا خطے یا ملک میں رہتے ہیں، عوام کہلاتے ہیں۔ عوام ایک جغرافیائی علاقے میں رہنے والے افراد کا ایک گروہ ہے۔

وسائل کا مفہوم (Meaning of Resources)

ہمارے ارد گرد ہر وہ چیز جو ہماری روز مرہ کی ضروریات کو پورا کرتی ہے اور جسے ہم اپنی روز مرہ کی زندگی میں استعمال کرتے ہیں، وہ سب ہمارے لیے وسائل کے مانند ہیں۔ وہ تمام جاندار اور غیر جاندار چیزیں جو ہمارے لیے کسی نہ کسی طریقے سے فائدہ مند ہیں، وسائل کہلاتے ہیں۔ وسائل میں انسان، زمین، جنگلات، پانی وغیرہ سبھی کچھ شامل رہتا ہے۔ کوئی بھی اشیاء بذات خود کوئی وسائل نہیں بنتی بلکہ ہماری زندگی میں اس اشیاء کی ضرورت اور افادیت اسے وسائل بنا دیتی ہے۔ جب ہم کسی اشیاء کو مسلسل استعمال کرتے ہیں اور اس کے بغیر ہمارا کام نہیں چلتا تو وہ اشیاء ہماری ضرورت بن جاتی ہے جیسے کہ آج کے دور میں بجلی، پنکھا، موبائل وغیرہ ہمارے لیے وسائل کی حثیت رکھتے ہیں۔

15.2.1 عوامی وسائل کا مفہوم (Meaning of Community Resources)

وہ اشیاء یا خدمت جس کی رسائی عوام کے تمام فرد تک ہو، اسے عوامی وسائل کہتے ہیں۔ مثلاً شہری علاقوں میں کھیل کے میدان، عوامی پارک، جانوروں کے لیے چراگاہ، دیہاتوں میں کنویں، تالاب وغیرہ۔ عوام کسی محلے، گاؤں یا شہر میں رہنے والے لوگ ہو سکتے ہیں، یا ایک جیسے مفادات والے، پس منظر والے لوگ، یا یکسا مفاد یا مقاصد کے لیے تشکیل دی گئی تنظیمیں ہو سکتی ہیں۔ تعلیمی ماہرین اور نصاب سازوں نے یہ محسوس کیا ہے کہ عوام ایک حیرت انگیز نصابی تجربہ ہے جہاں بہت سے ایسے وسائل ہیں جو سماجی مطالعہ کی تدریس و اکتساب کے لیے انتہائی متحرک اور دلچسپ ہیں۔ حقیقی زندگی کا علم اور تجربہ عوامی وسائل سے حاصل ہوتا ہے۔ جان ڈیوی نے کہا ہے کہ (School is the miniature of Society) یعنی اسکول خود میں ایک مختصر معاشرہ ہوتا ہے۔ جہاں ہر مذہب، ذات، طبقہ اور ثقافت کے لوگ اسی طرح مل جل کر رہتے ہیں جس طرح ایک معاشرے میں رہتے ہیں۔ اسکول کے بہت سے مسائل معاشرے سے وابستہ ہوتے ہیں۔ تعلیم کے اغراض کے لیے اسکول اور معاشرہ مشترکہ طور پر ذمہ دار ہوتے ہیں۔

عوامی وسائل کے اقسام (Types of Community Resources):

ہمارے ارد گرد موجود تمام چیزیں وسائل ہوتی ہیں اور ان کو کئی بنیادوں پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ جیسے قدرتی وسائل اور انسان کی تخلیق کردہ وسائل۔ جاندار وسائل اور غیر جاندار وسائل، لیکن یہاں آپ کے نصاب میں دیے گئے موضوع کے مطابق وسائل کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

ماڈی وسائل (Material Resources)

ماڈی وسائل سے مراد ہمارے ارد گرد پائی جانے والی تمام مادی اشیاء سے ہیں جنہیں ہم اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ یہ دو قسم کے ہوتے ہیں۔

(i) قدرتی وسائل (Natural Resources): وہ چیزیں جو ہم قدرتی طور پر حاصل کرتے ہیں اور جن میں ہم کسی بھی طرح سے تبدیلی نہیں کر سکتے انہیں قدرتی وسائل کہا جاتا ہے۔ ہم قدرتی وسائل کو اسی شکل میں استعمال کرتے ہیں جس طرح وہ فطرت کے ذریعہ پیدا کی جاتے ہیں۔ جیسے ہوا، پانی، مٹی، درخت، پہاڑی چٹانیں، دریا، آبشار وغیرہ قدرتی وسائل ہیں۔

(ii) انسانی تخلیق کردہ وسائل (Human Made Resources): جب اشیاء کی اصل شکل کو بدل دیا جاتا ہے اور ان کا استعمال دیگر اشیاء کو بنانے کے لیے کیا جاتا ہے، تو اس نو تشکیل شدہ اشیاء کو انسانی تخلیق کردہ وسائل کہا جاتا ہے۔ انسانی تخلیق کردہ وسائل کو بنانے کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال کیا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر درخت، پودے اور لوہا ایک قدرتی وسائل ہیں لیکن درختوں کی لکڑی سے تیار کردہ فرنیچر، پودوں سے بنی دوائیں، لوہے سے بنی بالٹیاں، گاڑیاں، مشینیں وغیرہ انسانی تخلیق کردہ وسائل ہیں۔ کیونکہ یہ نئی اشیاء کو انسانوں نے ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہوئے قدرتی اشیاء سے بنایا ہے۔ سماجی مطالعہ سے متعلق تمام چیزیں جیسے بیرومیٹر، کمپاس، تھرمامیٹر، نقشے، تصاویر، بلیو پرنٹس، ماڈل، کتابیں، اٹلس، لغت اور وہ تمام ادارے، عمارتیں اور تاریخی مقامات، تدریسی امدادی اشیاء اور دیگر متعلقہ چیزیں جو انسان نے ٹیکنالوجی کے استعمال سے اپنی کوششوں سے تخلیق کی ہے، اسی لیے اسے انسان تخلیق کردہ وسائل کہا جا سکتا ہے۔

انسانی وسائل (Human Resources)

انسان خود میں بھی ایک وسائل ہے۔ جو چیز انسان کو انسان بناتی ہے وہ اس کی جسمانی اور ذہنی قوتیں اور صلاحیتیں ہیں۔ انسان میں جسمانی اور ذہنی قوتوں، صلاحیتوں اور مہارتوں کا نشوونما، اچھی صحت، تعلیم، ٹیکنالوجی اور مہارتوں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ ان کے ذریعے ہی انسان میں نئی اشیاء کی تعمیر کرنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔ انسان اپنی انہیں صلاحیتوں کا استعمال کر کے کسی بھی کاروبار، تنظیم، شعبے، معاشرے یا ملک کو ترقی یافتہ بناتا ہے۔ اس کے لیے ہم کئی اصطلاح کا استعمال کرتے ہیں جیسے کہ 'انسانی سرمایہ' (Human Capital) انسانی طاقت (Man Power) وغیرہ۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ افراد جن کی صلاحیتوں اور مہارت کا استعمال سامان اور خدمات فراہم کرنے کے لیے کیا جاتا ہے، انہیں انسانی وسائل کہا جاتا ہے۔ یہاں انسانی وسائل سے مراد کمیونٹی کے مختلف لوگوں سے ہے جن سے طلباء کچھ سیکھ سکتے ہیں۔ جیسے ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، پروفیسر مصنف،، لائبریرین، معلم، کسان، نرس وغیرہ۔

- **سماجی مطالعہ کی تدریس میں عوامی وسائل کی اہمیت**

(Importance of Community Resources in Teaching Social Studies)

عوامی وسائل کی تعلیمی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے جان یومیکلیس نے لکھا ہے کہ "عوام بچوں کو زندگی گزارنے کے مختلف طریقے کے بارے میں براہ راست علم فراہم کرنے والی ایک تجربہ گاہ ہے۔ بچے معاشرے میں ہی زبان، جغرافیہ، تاریخ، ٹریفک، حکومت اور زندگی کے دیگر پہلوؤں کے بارے میں تصور قائم کرتی ہے،" عوامی وسائل موضوعات کو دلچسپ اور بامعنی بناتی ہیں اور سماجی مطالعہ کے اغراض اور مقاصد کی تکمیل میں مدد کرتی ہیں۔ طلباء زندہ جاوید اور حقائق پر مبنی علم اور تجربہ حاصل کرتے ہیں اور جو کچھ بھی سیکھتے ہیں وہ آسانی سے اپنے اندر سمو لیتے ہیں کیونکہ سماجی مطالعہ کو معاشرے میں جا کر ہی اچھی طرح سمجھا جا سکتا ہے۔

عوامی وسائل میں دونوں قسم کے وسائل شامل ہیں - مادّی وسائل اور انسانی وسائل۔ معلم کو اس بات کا علم ہونا ضروری ہے کہ تدریس میں ان وسائل کو کس طرح استعمال کیا جائے کیونکہ وسائل کی دستیابی سے زیادہ ضروری ہے اس بات کی معلومات ہونا کہ وسائل کا استعمال کیسے کیا جائے۔ گاؤں کا اسکول ہو یا شہر کا، وسائل ہر جگہ دستیاب ہیں، آپ کو بس انہیں تلاش کرنے کی ضرورت ہے۔ جیسے کہ ہم جانتے ہیں کہ سماجی مطالعہ کا اصل مقصد کمرہ جماعت میں صرف تدریس کے ذریعے پورا نہیں ہو سکتا۔ عملی علم اور تجربہ حاصل کرنے کے لیے، معلم طالبہ کو اسکول کے کمرہ جماعت سے باہر معاشرے میں بھی لے جا کر کچھ سرگرمیاں کرا سکتا ہے جس سے طلباء میں سماجی اقداروں کی نشوونما ہو سکے۔ اسکول اور عوام کے درمیان ربط قائم ہو سکے۔ آج، ہمارے اسکول کے اردگرد کمیونٹی میں معلومات کے لیے بہت سے مادّی وسائل موجود ہیں، جنہیں نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے، جیسے مقامی لائبریری، میوزیم، آرٹ گیلری، تھیٹر، ہسپتال، پارک، فیکٹری، کھیت، مارکیٹ، بس اسٹاپ، سقافتی نمائش، تاریخی امارت، مساجد، کنونشن سینٹرز، چڑیا گھر، دریا، پہاڑ، سرکاری عمارتیں، سرکاری دفاتر (پاور ہاؤسز، ٹیلی فون آفس)، ڈاکخانہ وغیرہ جہاں اسکول کے بچے سیر پر جا سکتے ہیں، وہاں کی چیزیں اور کام دیکھ سکتے ہیں، سوال پوچھ سکتے ہے۔ اگر معلم کا معاشرے کے ساتھ اچھا تعلق ہے اور اس میں کام کرنے کا جوش اور جذبہ ہے تو وہ عوامی وسائل کو اسکول کے لیے بہتر طریقے سے استعمال کر سکے گا۔

اسی طرح معلم انسانی وسائل کو بھی سماجی مطالعہ کی تدریس کے لیے استعمال کر سکتا ہے۔ عوام کا ہر فرد ایک وسائل ہے۔ وہ تمام لوگ جنہوں نے معاشرے کے مختلف شعبہ میں خدمامت انجام دی ہیں یادے رہے ہیں ان کی صلاحیتوں اور مہارتوں سے طلباء فائدہ اٹھاسکتے ہیں، اس مقصد کے لیے انہیں اسکول میں مدعو کیا جاسکتا ہے۔ یہاں انسانی وسائل سے مراد معاشرے کے مختلف لوگوں سے ہے، جنکی رہنمائی، تجربہ اور کردار سے طلباء سیکھ سکتے ہیں جیسے سماجی رہنما، ڈاکٹر، انجینئر، وکیل، پروفیسر وغیرہ۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your own progress)
1۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں کس طرح کے وسائل کا استعمال کیا جاسکتا ہے؟ ______________________

15.2.2 سماجی مطالعہ کا کتب خانہ (Social Studies Library)

تعلیمی اداروں میں کتب خانہ مرکزی حیثیت رکھتا ہے اور معلم اور طلباء دونوں کے لیے مطالعہ کے لحاظ سے بہت اہمیت کا حامل ہے۔ کتب خانہ کو ذہنی تجربہ گاہ مانا جاتا ہے۔ کتب خانہ ایک ایسی جگہ ہے جہاں طلباء اور معلم دونوں کسی بھی مضامین کا گہرا اور وسیع مطالعہ کر سکتے ہیں۔ طلباء کتب خانہ میں مختلف مسائل اور سوالات لیکر آتے ہیں اور انکا حل تلاشنے کی کوشش کرتی ہیں۔ سماجی مطالعہ کے متعلق وسیع مطالعہ کرنا ہو یا نئی معلومات حاصل کرنی ہو، یا پھر اس مضموں کو بہتر طریقے سے سمجھنا ہو، اسکے لیے سماجی مطالعہ کے کتب خانہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ سماجی مطالعہ کا معلم اسکول میں اپنے مضمون سے متعلق معیاری کتب خانہ قائم کر سکتے ہیں۔ جہاں کتابوں کے علاوہ دیگر مواد جیسے رسالے، لغت، جرائد، اخبارات وغیرہ رکھے جاسکتے ہیں۔ کتب خانہ کی اہم ضرورت ہوتے ہوئے بھی آج ہمارے ملک میں زیادہ تر اسکولوں میں سماجی مطالعہ کے کتب خانہ نہیں ہیں اور جہاں ہیں وہ برائے نام ہیں۔ کتب خانہ نہ صرف تمام مضمون کی کتابیں بلکہ انسانی تہذیب وثقافت اور زبان، علم وہنر بھی محفوظ رکھتے ہیں۔ جس سے آنے والی نسلیں علم حاصل کر سکیں۔۔ کتب خانہ میں تمام موضوع اور مختلف مضامین پر کتابوں کا ذخیرہ رہتا ہے تاکہ معلم اور طلباء اسکا استعمال کر سکیں۔

- **سماجی مطالعہ کے کتب خانہ کا مقاصد** (Objectives of Social Studies Library): سماجی مطالعہ کے کتب خانہ کے مقاصد طلباء میں سماجی مطالعہ کے لیے مثبت رجھان اور دلچسپی پیدا کرنا ہوتا ہے۔ طلباء میں خود مطالعہ کی عادت کی نشوونما کرنا، سکھانے کے لیے سازگار ماحول پیدا کرنا ہوتا ہے۔ کتب خانہ طلباء کو آزادانہ طور پر مطالعہ کرنے اور نئ چیزوں کو دریافت کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے۔ طلباء میں مطالعہ کے لیے مثبت رجحان اور دلچسپی وشوق پیدا کرتا ہے۔
- **سماجی مطالعہ کے کتب خانہ کی اہمیت** (Importance of Social Studies Library): سماجی مطالعہ کے کتب خانہ کے بہت سے فائدے ہیں جیسے کتب خانہ طلباء کو اپنے فارغ وقت کا صحیح استعمال کرنے کا ایک اچھا موقع فراہم کرتا ہے۔ کتب خانہ غریب بچوں کے لیے ایک نعمت ہے۔ ایسے طلباء جو کتابیں نہیں خرید سکتے وہ کتب خانہ سے کتابیں اور دیگر تعلیمی مواد حاصل کر کے اپنی تعلیم مکمل کر سکتے ہیں۔ جن بچوں کو کمرہ جماعت میں اپنی دلچسپی، استعداد، رفتار اور قوت کے مطابق مطالعے کا موقع نہیں ملتا۔ انہیں کتب خانہ میں اپنی

انفرادی استعداد کے مطابق مطالعہ کرنا ممکن ہو پاتا ہے۔ طلباء کتب خانے میں نہ صرف انفرادی طور پر بلکہ ایک ساتھ بیٹھ کر اور باہمی تعاون کے ساتھ بھی مطالعہ کرنے کا طریقہ سیکھ سکتے ہیں۔ کتب خانہ طلباء کو تفویز، پروجیکٹ، تجرباتی اور عملی کاموں کو کرنے میں مدد فراہم کرتا ہے۔

- **سماجی مطالعہ کے کتب خانہ ایک وسائل کے طور پر**(Social Studies Library As Resource): اسکول میں کتب خانہ مرکزی حیثیت رکھتا ہے، اس لیے سب سے ضروری یہ ہے کہ کتب خانہ ایک ایسے جگہ پر قائم کیا جائے جہاں پر اسکول کے کسی بھی حصہ سے جانا ممکن ہو سب کی رسائی ہو اور جہاں کا ماحول بہت پر امن ہو۔ کتب خانہ کے لیے ایک بڑا کمرہ ہونا چاہیے اور اس کے ساتھ پڑھنے کا کمرہ بھی ہونا چاہیے۔ کسی بھی اچھے کتب خانے میں فرنیچر، کیٹلاگ باکس، جرنل ریک، اخبار کا اسٹینڈ، اٹلس اسٹینڈ، نوٹس بورڈ، کتابوں کی الماری، جرنل، رسالہ، لغت، انسائیکلوپیڈیا، سالانہ کتب، تحقیقاتی کتابیں، کتابچہ، نقشہ کتاب، کیٹلاگ، رسالے، کہانیوں کی کتابیں، پمفلٹ، دستاویزات، اخبارات، حالات حاضرہ یا دیگر پڑھنے والا مواد، گلوب، ریڈیو، ٹیپ، ٹی وی، ماڈل، کمپیوٹر، فلم، چارٹ، نقشہ، پوسٹر، گراف، سلائیڈ، تصویر وغیرہ شامل رہتے ہیں۔ کتب خانہ میں کتابیں طالب علم کی ضروریات اور دلچسپی کے مطابق ہونی چاہئیں۔ سماجی مطالعہ کے معلم کی رائے لی جائے۔ کتب خانہ میں کتابوں کی ذمہ داری کسی ایک فرد پر نہ چھوڑی جائے بلکہ اس کے لیے لائبریری کمیٹی بنائی جائے جس میں لائبریرین اور مختلف سماجی مطالعہ کے معلمین شامل ہوں۔ کمیٹی کی رائے کے مطابق مضمون سے متعلق بہتر اور جدید ترین کتابیں منگوائی جائیں۔ کتابوں کا انتخاب کرتے وقت کتابوں کی داخلہ خصوصیات جیسے کتاب کا مواد، زبان، اندازِ تحریر، مصنف کا تجربہ وغیرہ اور خارجی خصوصیات جیسے پرنٹنگ، کاغذ کی قسم، بائنڈنگ، قیمت وغیرہ پر خصوصی توجہ دی جانی چاہیے۔ کتب خانہ کے وسائل کے استعمال کو فروغ دینے کے لیے سماجی مطالعہ کی کتابوں کی نمائش کا انعقاد کیا جائے۔ کتب خانے میں آنے والی نئی کتابوں کے بارے میں تمام طلباء اور معلم کو بتایا جائے۔ کتب خانہ کے لیے دلچسپی اور رجحان کو فروغ دینے کے لیے طلباء کی ایک کمیٹی کی تشکیل کی جائے معلم طلباء کو روزانہ اخبار پڑھنے یا کبھی کسی موضوع پر تحریر لکھنے کے لیے کام دیا جائے۔ نظام الاوقات میں کچھ وقت کتب خانہ میں مطالعہ کے لیے بھی رکھیں۔

15.2.3 سماجی مطالعہ کی تجربہ گاہ(Social Studies Laboratory)

- **سماجی مطالعہ کی تجربہ گاہ کے معنی(Meaning of Laboratory of Social Studies)**: سماجی مطالعہ کی تجربہ گاہ اسکول کے اس کمرہ کو کہا جاتا ہے جہاں مختلف تجرباتی آلات اور اشیاء دستیاب ہوتے ہیں اور طلباء کو آلات کا استعمال کرتے ہوئے عملی کام یا تجرباتی کام کرنے کا مواقع فراہم کیا جاتا ہے۔ سماجی مطالعہ کے مطالعہ کے لیے تجربہ گاہ بہت ضروری ہے جہاں عملی سرگرمیاں آسان طریقے سے کرائی جاتی ہیں۔ تجربہ گاہ میں طلباء کو جو بھی کام دیا جاتا ہے اس کے بارے میں انہیں پہلے سے بتا دیا جاتا ہے اور متعلقہ آلات اور کتابوں کے بارے میں معلومات فراہم کی جاتی ہیں۔ اس کے بعد طلباء کو تجربہ گاہ میں آزادانہ طور پر کام کرنے کو کہا جاتا ہے اور معلم انکی رہنمائی کرتا ہے۔ طلباء تجربہ گاہ میں کام کرنے کے دوران کتابیں بھی پڑھ سکتے ہیں، لکھنے کا کام بھی کر سکتے ہیں، گراف بھی بنا سکتے ہیں اور

نقشے، گلوب، چارٹ بھی دیکھ سکتے ہیں اور بیرو میٹر، تھرمامیٹر، کمپاس یا ریڈیو، ٹیپ ریکارڈر جیسے آلات بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ اس سے طلباء خود سے کام کرنا اور دی گئی ذمہ داریوں کو پورا کرنا بھی سیکھتے ہیں۔

- **سماجی مطالعہ میں تجربہ گاہ کی ضرورت (Need of Laboratory in Social Studies):** ایک وقت ایسا تھا کہ جب تجربہ گاہ کی ضرورت صرف سائنس کے لیے سمجھی جاتی تھی، لیکن آج سماجی مطالعہ میں بھی مختلف اشیاء جیسے چارٹ، نقشے، تصویریں، گراف، تھرمامیٹر، بیرومیٹر وغیرہ کا استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر تاریخ، جغرافیہ، معاشیات و شہریت، سے متعلق کتابیں، تدریسی اور اکتسابی اشیاء اور آلات ہوں تو ہم اسے ایک تجربہ گاہ کی شکل دے سکتے ہیں۔ ایک معلم اسکول میں مختلف طلباء کی مدد سے تجربہ گاہ قائم کر سکتا ہے جیسے تاریخی تصاویر اور سکو جمع کرنا، فصلوں کے بیج جمع کرنا، نقشے بنانا وغیرہ۔
- **سماجی مطالعہ کی تجربہ گاہ ایک وسائل کے طور پر (Social Studies Laboratory As a Resource):** سماجی مطالعہ کی تجربہ گاہ طلباء کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے قائم کیا جانا چاہیے۔ تجربہ گاہ سماجی مطالعہ میں بالخصوص تاریخ میں طلباء کی بوریت اور عدم دلچسپی کو ختم کرتی ہے۔ تجربہ گاہ کے ذریعے طلباء میں سماجی مطالعہ میں دلچسپی پیدا کی جا سکتی ہے۔ سماجی مطالعہ کی تجربہ گاہ میں ایک بڑا کمرہ، فرنیچر، بلیٹن بورڈ، تصاویر، چارٹ، گرافس، ماڈل، پینٹوگراف، کتابیں، اٹلس و نقشہ، سمعی و بصری آلات دیگر معاون آلات جیسے سروے کے آلات، پنسل سیٹ، ڈرائنگ سیٹ، برش، قینچی، چاقو، ہتھوڑا، اسکریو ڈرائیور، کاغذ، بیرومیٹر، درجہ حرارت گیج، بارش گیج، کیمرہ، فوٹو البم وغیرہ ہونا چاہیے۔
- **سماجی مطالعہ کے تجربہ گاہ کے فوائد (Advantages of Social Studies Laboratory):** سماجی مطالعہ میں تجربہ گاہ کے بہت سے فائدے ہیں، جیسے طلباء خود کر کے سیکھتے ہیں، دلچسپی کے ساتھ سیکھتے ہیں۔ تجربہ گاہ میں کام کرنے سے طلباء کے تخلیقی اور تحقیقی نظریہ میں اضافہ ہوتا ہے اور اس میں خود اعتمادی، خود انحصاری، محنت اور تجربہ کی مہارت پیدا ہوتی ہے۔ تجربے میں طلباء ایک دوسرے کے ساتھ مل کر کام کرنا سیکھتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں جس کی وجہ سے ان میں نظم و ضبط کا جذبہ اپنے آپ پروان چڑھتا ہے۔ تجربہ گاہ سے طلباء مفید ہو سکیں اسکے لیے انہیں کام کرنے سے پہلے کچھ ہدایت سیکھنا چاہیے۔ معلم کو طلباء کو کچھ ہدایات پہلے سے دینی چاہیے جیسے کسی بھی کام سے پہلے تجربہ گاہ میں استعمال ہونے والے آلات کے بارے میں پہلے سے علم ہونا چاہیے۔ آلات یا اشیاء کو احتیاط کے ساتھ استعمال کرنا چاہیے۔ استعمال کے بعد چیزوں کو اسی جگہ پر صحیح طریقے سے رکھ دینا چاہیے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your own progress)
1۔ سماجی مطالعہ کی تجربہ گاہ کے کیا فائدے ہیں؟ ________________

15.2.4 میوزیم(عجائب گھر) کے معنی(Meaning of Museum)

میوزیم سے مراد وہ جگہ ہے جہاں تاریخی، ثقافتی یا سائنسی اہمیت کی چیزیں نمائش کے لیے رکھی جاتی ہیں۔ میوزیم کا لفظ یونانی لفظ 'میوز'(Muses) سے ماخوذ ہے۔ جس کا مطلب ہے(Temple of Muse)'موز کا مندر'، جس کا تصور اس وقت مطالعہ کی جگہ کے طور پر کیا جاتا تھا۔ **ایس کے کوچر** نے میوزیم کو دیکھ بھال اور فکر کا مندر قرار دیا۔ میوز کو دیوی سمجھا جاتا تھا۔ یہ میوز دیوی موسیقی، فن، شاعری، سائنس وغیرہ کی نمائندگی کرتی ہیں۔ اس بات سے یہ واضح ہے کہ کہ میوزیم سے مراد وہ جگہ ہے جہاں موسیقی، آرٹ، ادب، قانون، سائنس وغیرہ سے متعلق مختلف اشیاء کو جمع کیا جاتا ہے۔ مغرب کی کمیونٹی میں، عجائب گھروں کے دورے کو ایک ضروری تعلیمی سرگرمی قرار دیا گیا ہے۔ مدالیر کمیشن نے اسکولوں میں میوزیم قائم کرنے کی سفارش کی۔ میوزیم (عجائب گھر) سماجی برادری میں خاص طور پر تاریخ میں بہت مقبول ہیں۔ میوزیم کے ذریعے طلباء اپنے مشاہدے، سوچنے اور فیصلہ کرنے کی قوتیں پیدا کرتے ہیں کیونکہ میوزیم خود سیکھنے کا ایک ذریعہ ہے اور طلباء براہ راست مشاہدہ کر کے سیکھتے ہیں۔

- **میوزیم (عجائب گھر) کا مقاصد(Objectives of Museum):** تعلیمی نقطہ نظر سے میوزیم کا مقصد طلباء کو برائے راست سیکھنے کا موقع فراہم کرنا ہے۔ میوزیم کی حقیقی اشیاء اور نمونوں کے ذریعے تعلیمی تجربہ کو فروغ دیا جاتا ہے۔ طلباء کی سماجی مطالعہ میں رجحان اور دلچسپی پیدا کرنا بھی اس میں شامل رہتا ہے۔
- **میوزیم (عجائب گھر) کی ضرورت اور اہمیت(Need and Importance of Museum):** سماجی مطالعہ میں میوزیم کی بہت اہمیت ہے۔ میوزیم میں جمع کیے گئے اشیاء کا مشاہدہ کرنے طلباء کے ذہن میں تحریک، جوش اور سماجی مطالعہ کے لیے دلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ میوزیم کا دورہ کرنے کے بعد، طلباء میں بھی اہم اشیاء کو جمع کرنے کی عادت کی نشوونما ہوتی ہے. میوزیم نہ صرف طلباء کو ان کے ملک کی تاریخ اور نسلی ورثے کی جھلک دیکھنے کا موقع فراہم کرتا ہے بلکہ طلباء میں تخلیقی صلاحیتوں کو فروغ دینے میں بھی مدد کرتا ہے۔ سیکنڈری ایجوکیشن کمیشن نے کہا کہ مغربی ممالک نے میوزیم کے ذریعے تاریخ، ادب، فنون اور سائنس وغیرہ کے تدریس کے لیے تخلیقی ماحول پیدا کیا ہے۔ لیکن ہمیں افسوس ہے کہ ہمارے ملک میں ایسے میوزیم کی کمی ہے۔ اس لیے تعلیم میں نئے انداز اور طریقہ کار کو مدنظر رکھتے ہوئے میوزیم قائم کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر ہر اسکول میں میوزیم قائم نہیں ہو سکتا تو کم از کم اس شہر کے تمام اسکول اکٹھے ہو کر ایک مشترکہ میوزیم قائم کریں۔ اس کے علاوہ حکومت کو چاہیے کہ وہ اہم مقامات پر میوزیم قائم کرے اور ان میں قدیم اور جدید دور کے اشیاء کو جمع کرے۔ طلباء کو ان میوزیم کا دورہ کرنے کی ترغیب دی جانی چاہیے۔ میوزیم کے ذریعے بہت سی اہم یادگاریں دکھائی جا سکتی ہیں اور تھوڑے وقت میں بہت سی معلومات فراہم کی جاسکتی ہے۔ طلباء کو میوزیم میں رکھے ہوئے اشیاء، تصاویر وغیرہ کو براہ راست دیکھ کر علم اور تجربہ حاصل کرنے کا موقع ملتا ہے۔ طلباء میں اہم اشیاء کو جمع کرنے، ان کی حفاظت کرنے اور ان کی نمائش کرنے کا رجحان پیدا ہوتا۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)

1۔ سماجی مطالعہ میں میوزیم کا کیا رول ہے؟ دو سو الفاظ میں تحریر کریں؟

15.2.5 سماجی مطالعہ کی تدریس میں حالات حاضرہ کی ضرورت واہمیت اور متنازعہ امور

(Need and Importance of Current Affairs in Social Studies Teaching and Controversial Issues)

I۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں حالات حاضرہ

(Current Affairs in Social Studies Teaching and Controversial Issues)

آج اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ معلم اور طلباء دونوں کو حالاتِ حاضرہ سے آگاہ ہونا چاہیے اور ان دونوں کے لیے قومی اور بین الاقوامی امور کو لیکر بیداری ہونی چاہیے۔ آج پوری دنیا ایک گاؤں کی طرح بن چکی ہے اور دنیا کے تمام ممالک ایک دوسرے پر منحصر ہیں۔ ایک ملک میں رونما ہونے والے سیاسی، معاشی، سماجی اور معاشی سرگرمی کا اثر دوسرے ممالک پر بھی پڑتا ہے۔ اس طرح معلم اور طلباء کے لیے ضروری ہے کہ وہ قومی و بین الاقوامی تبدیلیوں پر گہری نظر رکھیں اور قومی اور بین الاقوامی ایجادات پر نظر رکھیں۔ بحیثیت معلم، یہ ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم طلباء میں ایسی حکمت پیدا کریں، اس میں ایسی تنقیدی سوچ کو ابھاریں اور اس بات کو بھی یقینی بنائیں کہ وہ صحیح اور غلط، حقیقت اور افسانے، تحقیقات یا ثبوت پر مبنی رائے اور خالی بیانی میں فرق کر سکے۔

- **حالات حاضرہ کے معنی (Meaning of Current Affairs)**

کرینٹ افیرس جسے ہم اردو میں حالات حاضرہ کہتے ہیں دو الفاظ 'حالات' اور 'حاضرہ' سے بنا ہے۔ ''حالات'' کا مطلب ہے معلومات اور واقعہ اور ''حاضرہ'' کا مطلب موجودہ اور حالیہ سے ہے۔ اس لیے حالات حاضرہ سے مراد روزمرہ کی زندگی میں ہمارے ارد گرد رونما ہونے والے واقعات سے آگاہی ہیں۔ دوسرے لفظوں میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ دور حاضر میں دنیا میں جو حالات رونما ہو رہے ہیں اس سے آگاہی ہے۔ موجودہ دور میں ایسے سماجی، معاشی، سائنسی، سیاسی اور سماجی واقعات دنیا بھر میں رونما ہو رہے ہیں، جو اہمیت کے حامل ہیں، ان کا تعلق حالات حاضرہ سے ہے۔ حالات حاضرہ نصاب کے تمام پہلوؤں سے متعلق ہے اور سماجی مطالعہ کی بہت سی باتوں کی وضاحت کرتا ہے اور نصاب کو حقیقی دنیا کے ساتھ مربوط کرتا ہے اور نصاب کی تمام چیزوں سے رابطہ بھی رکھتا ہے، اس لیے سوچا جارہا ہے کہ اسے اسکول کے نصاب میں شامل کیا جائے۔ اسے سماجی مطالعہ کی فہرست کا ایک اہم حصہ بنایا جائے کیونکہ موبائل، انٹرنیٹ، اخبار، ریڈیو، ٹی وی کے ذریعے مقامی، ریاستی اور قومی سطح پر سیاسی، مذہبی اور سماجی زندگی میں ہونے والے واقعات سے متعلق تازہ ترین اور فوری معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ طلباء کے لیے مستقبل میں ترقی یا کامیابی کے لیے حالات سے واقف ہونا ضروری ہے۔ اسکول میں بہت سی سرگرمیاں منعقد کی جاسکتی ہیں تاکہ طلباء سماجی اور سائنسی سطح پر حالات سے آگاہ ہو سکیں، مثلاً اخبار کے ذریعے سماجی اور سماجی سطح کی اہم خبریں جمع کی جاسکیں اور پھر اس پر کولاج بنایا جاسکتا ہے، ان پر بحث و مباحثہ کیا جاسکتا ہے۔ حالات حاضرہ کے اہم نکات کو تصویروں، چارٹ، کارڈوں، کہانی اور ڈرامہ کے ذریعے پیش کیا جاسکتا ہے۔ حالات حاضرہ سے متعلق کسی بھی موضوع پر لیکچر کرایا جاسکتا ہے، کوئی پروجیکٹ کرایا

جا سکتا ہے اور کوئز مقابلہ بھی کرایا جا سکتا ہے۔ طالب علم سے کہا جا سکتا ہے کہ وہ کسی مسئلے کا حل تلاش کرے یا انکشافی طریقہ یا مسئلہ حل کرنے کا طریقہ استعمال کرتے ہوئے کوئی تجویز پیش کرے۔

- **سماجی مطالعہ میں حالات حاضرہ کی ضرورت اور اہمیت**

(Need and Importance of Current Affairs in Social Studies)

حالات حاضرہ کو سماجی مطالعہ میں شامل کیا جانا چاہیے کیونکہ اس سے طلباء کو قومی اور بین الاقوامی سطح پر ہونے والی تبدیلیوں سے آگاہ کیا جا سکے گا اور ان میں تنقیدی جائزہ لینے اور حقیقت کی روشنی میں فیصلے کرنے کی صلاحیت پیدا ہوگی، آزادانہ سوچ پیدا ہوگی اور اس میں اتحاد، جمہوریت اور دانشوری کی نشوونما ہوگی۔ قومی اور بین الاقوامی مسائل پر بحث ومباحثے کا موقع ملے گا جس سے طلباء کی سوچ اور علم کی وسعت کا پتہ چل جائے گا۔ سماجی مطالعہ میں حالات حاضرہ کی ضرورت، اہمیت اور افادیت کو درج ذیل باتوں کی بنیاد پر اچھی طرح سے سمجھا جا سکتا ہے۔

i. **طلباء کی معلومات کو تازہ ترین رکھنے کے لیے:** طالب علم جو کچھ بھی کتابوں میں پڑھتا ہے، بعض اوقات اس میں دی گئی معلومات پرانی ہو جاتی ہیں اور اسے تبدیل کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے میں طالب علم کو تازہ ترین معلومات فراہم کرنا معلم کی ذمہ داری ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ موجودہ دور میں مقامی، ریاستی اور قومی سطح پر تعلیمی، سیاسی، معاشی اور دیگر شعبوں میں جو کچھ ہو رہا ہے، اس کے بارے میں بھی خود کو اپ ڈیٹ رکھنا ضروری ہے۔

ii. **طلباء کے مستقبل کی تیاری میں:-** حالات حاضرہ کا مطالعہ طلباء کو مستقبل کی مشکلات کا سامنا کرنے اور معاشرہ میں ہونے والی تبدیلیوں کو سمجھنے میں مدد کرتا ہے۔ طلباء اس چیلنج کا مؤثر طریقے سے مقابلہ کر سکتا ہے جب وہ موجودہ حالات سے باخبر ہو، اس لیے معلم کو چاہیے کہ وہ طلباء کو حالات حاضرہ کا مطالعہ کرنے کی ترغیب دیں۔

iii. **ذمہ دار اور ہوشیار شہری بنانا:-** باخبر معاشرہ اور حکومت کی تشکیل باخبر شہری کے ذریعے ہی پوری کی جا سکتی ہے، اس لیے اگر ہم طلباء کو ایک ذمہ دار، اور باخبر شہری بنانا چاہتے ہیں، تو اسے حالات حاضرہ سے واقف کرانا چاہیے۔

iv. **طلباء کے ذہنی نشو نما کے لیے:-** حالات حاضرہ کے مطالعہ کی وجہ سے طلباء دنیا بھر میں ہونے والی مختلف تازہ ترین خبروں سے باخبر رہتا ہے۔ اس کے بارے میں آزادانہ سوچتا ہے اور بحث ومباحثہ کے بعد کسی فیصلے پر پہنچتا ہے۔ اس کی وجہ سے بچے میں سوچنے سمجھنے کا جذبہ پیدا ہوتا ہے اور اس میں تخلیقی، منطقی اور ذہنی سوچ، فیصلہ سازی جیسی صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی ہے۔

v. **طلباء کو عالمی معلومات اور مسائل سے روشناس کرانے میں:** آج عالمگیریت کا دور ہے اور دنیا کے تمام ممالک سائنس، ٹیکنالوجی کا استعمال ہر شعبے میں کرتے ہیں جو ایک دوسرے پر منحصر ہے۔ عالمی معلومات اور مسائل کے بارے میں طلباء میں آگاہی میں اضافہ ہو رہا ہے۔ ایسے میں دنیا کی حقیقت، سیاست، سماجی ڈھانچہ اور ماحول کو سمجھنے کی ضرورت ہے، جسے حالات حاضرہ کے مطالعہ سے ہی سمجھا جا سکتا ہے۔

vi. **سماجی زندگی کے لیے:-** معاشرے میں کیا تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں اور ان کے ہماری زندگیوں پر کیا اثرات مرتب ہو رہے ہیں؟ ان تمام باتوں کو سمجھنے کے لیے طلباء کو حالات حاضرہ سے واقف ہونا ضروری ہے۔ جب طلباء کی معاشرے میں ہونے والی مختلف تبدیلیوں اور تحقیقات سے آگاہی ہوگی، تب ہی وہ اپنی سماجی زندگی کے لیے خود کو بہتر طریقے سے تیار کر سکیں گے۔

vii. **تمام مضامین کے لیے فائدہ مند:** حالات حاضرہ بہت سارے مضامین کا احاطہ کرتا ہے اور نصاب کے تمام مضامین کے لیے منسلک ہے، اس لیے اس کے مطالعہ سے پوری دنیا میں ہونے والی تحقیقات، تبدیلیوں اور تازہ ترین معلومات سے آگاہی ہوگی۔

viii. **سماجی مطالعہ کے علم کے ساتھ لسانی صلاحیتوں کی نشوونما کے لیے:-** طلباء کو موجودہ حالات سے آگاہ کرنے کا سب سے اہم ذریعہ اخبارات، ریڈیو، ٹی وی، انٹرنیٹ وغیرہ ہیں۔ جس کی وجہ سے وہ نہ صرف معاشرے سے جڑی تازہ ترین خبروں سے واقف ہوتے ہیں جس سے ان کی سماجی معلومات میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ ان کی ادبی صلاحیتوں جیسے پڑھنے، سننے، بولنے، لکھنے وغیرہ میں بھی بہتری آتی ہے۔ اس سے انہیں نئے الفاظ جاننے، پڑھنے اور سمجھنے کی صلاحیت ملتی ہے۔

موجودہ حالات سماجی مطالعہ کے معلم کو بے شمار مواقع فراہم کرتے ہیں تاکہ وہ سماجی مطالعہ کے نصاب کو ہماری روزمرہ کی زندگی سے مطابقت قائم کر سکیں۔ جب کوئی معلم تدریس کے لیے حالات حاضرہ سے کوئی واقعہ استعمال کرتا ہے تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا واقعہ تلاش کر کے منتخب کرے جو کلاس میں پڑھائے جانے والے تصورات اور حقائق سے مربوط ہو۔ اگر کوئی واقعہ آپ کی تدریسی موضوع سے گہرا تعلق رکھتا ہے تو کوئی آپ سے یہ سوال نہیں کر سکتا کہ آپ کمرہ جماعت میں اس واقعے کے بارے میں کیوں بتا رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ واقعہ کے انتخاب کرتے ہوئے معلم کو چاہیے کہ وہ طلباء کی عمر، اس کی سمجھ، نصاب سے مطابقت اور طلباء کی دلچسپی کو مد نظر رکھے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your own progress)
1۔ سماجی مطالعہ میں حالات حاضرہ کو کیوں پڑھایا جانا چاہیے۔؟ کوئی دو اہم وجوہات بیان کیجیے۔ ____

II۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں متنازہ امور (Controversial Issues in Teaching Social Studies)

متنازعہ امور ایک ایسا امور یا عنوان ہوتا ہے جس کے بارے میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد مختلف نظریات رکھتی ہیں۔ یا اس طرح بھی کہا جا سکتا ہے کہ ایسے امور یا عنوانات جو لوگوں کے درمیان اختلاف یا بحث کا باعث بن جائیں متنازعہ امور کہلاتے ہیں۔ ایسے عنوان کے متعلق عوام کے خیالات میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ سیاست، مذہب، فلسفہ اور تاریخ وغیرہ ایسے شعبہ ہیں جن میں مختلف متنازعہ عنوانات موجود ہیں جن پر بحث کی جا سکتی ہے۔ سماجی مطالعہ کی تدریس میں متنازعہ عنوانات کے بارے میں بحث و مباحث کرنا بذات خود ایک بہت ہی مشکل کام ہے جس کے لیے خاص مہارت جیسے صبر، غور و خوض اور فہم کی ضرورت ہوتی ہے۔

- **متنازعہ امور یا عنوان کا درس (Teaching of Controversial Issues)**

سماجی مطالعہ میں بہت سے ایسے امور ہیں جو متنازعہ امر کے حامل ہیں، جیسے کہ ہندوستان میں آریوں کا آغاز، ہندوستان کی تقسیم، شہنشاہ اورنگ زیب کے اعمال سے متعلق متنازعہ امور یا عنوانات۔ سماجی مطالعہ کے معلم کے لیے یہ بہت ضروری ہے کہ ایسے عنوان کی تدریس کے لیے معلم کو اس امور یا عنوان پر وسیع اور جدید ترین معلومات ہونا چاہیے۔ سماجی مطالعہ کا معلم متنازعہ امور کی تدریس میں درجہ ذیل طریقے کا استعمال کر سکتے ہیں۔

i. **تقریری اور وضاحتی طریقہ استعمال کرتے ہوئے متنازعہ امور کی تدریس:** معلم تقریری اور وضاحتی طریقے کا استعمال کرتے ہوئے متنازعہ امور کی تدریس تحقیق و ثبوت کی روشنی میں کر سکتا ہے۔ اس طرح کی تدریس کے دوران تمام پہلوؤں کا تجزیہ کرنا چاہیے اور انکا موازنہ کرتے ہوئے کسی فیصلہ پر پہونچنا چاہیے۔ معلم کو سبھی حقائق ضوابط کو مد نظر رکھتے ہوئے کمرہ جماعت میں متنازعہ امور پر بحث کرنی چاہیے۔ معلم طلباء کو امور کے متعلق کچھ انفرادی یا گروہی یا عملی سرگرمیاں بھی دے سکتے ہیں اور اس کے لیے ان کی رہنمائی کر سکتے ہیں۔ طلباء تمام وسائل کے ذرائع سے منسلک لوگوں سے بات کر کے حقائق جمع کر سکتے ہیں اور ان کی بنیاد پر نتائج اخذ کر سکتا ہیں۔

ii. **بحث و مباحثہ کے طریقہ کا استعمال کرتے ہوئے متنازعہ امور کی تدریس:** میرے خیال میں اس قسم کے متنازعہ امور کی تدریس میں بحث و مباحثہ کے طریقہ کا استعمال کیا جائے تو معلم ان امور کے بارے میں بہتر طریقے سے بات کر سکتا ہے اور اس سے متعلق معلومات بھی فراہم کر سکتا ہے۔ یہ بھی تحقیق کی جاسکتی ہے کہ اس امور کے متعلق طلباء کے تصورات اور رسائی کہاں تک ہے اس بات پر بھی منحصر کرتا ہے۔ اگر معلم سماجی مطالعہ کے متنازعہ امور پر بحث کرنا چاہتا ہے تو اس کے لیے مندرجہ ذیل اقامت کو اپنایا جاسکتا ہے۔

a) **امور یا عنوان کا انتخاب کرنا:**- امور یا عنوان کا انتخاب کرتے وقت معلم کو طلباء کی ذہنی سطح اور دلچسپی کو ذہن میں رکھنا چاہیے۔ معلم کو خود اس امور کے بارے میں وسیع معلومات ہونی چاہیے۔ امور کا تعلق طلباء کی زندگی سے ہونا چاہیے اور اسکی زندگی میں اس کی اہمیت ہونی چاہیے۔ ذہن میں رکھیں کہ جس موضوع پر بات کی جارہی ہے اس کا تعلق اس تصور یا سبق سے ہونا چاہیے جس کا آپ مطالعہ کر رہے ہیں۔ اگر امور کا تعلق آپ کے درس سے ہے تو کوئی آپ سے یہ سوال نہیں کرے گا کہ یہ عمور کیوں زیر بحث ہے۔

b) **بحث و مباحثہ کی تیاری:**- معلم جس امور پر بھی بحث و مباحثہ کرنا چاہے، کچھ تیاری پہلے سے کر لینی چاہیے اور اس کے لیے طلباء کی رہنمائی کرنی چاہیے تاکہ مباحث کو کامیابی اور صحیح سمت میں چلایا جاسکے۔ صحیح طریقے سے تیاری کرنے کے لیے، معلم سبھی طلباء کو امور سے متعلق معلومات فراہم کرائے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ اسے پڑھنے کے لیے کچھ مواد یا دیکھنے کے لیے ویڈیوز یا سننے کے لیے آڈیو بھی دیے جاسکتے ہے۔ اس طرح معلم کو چاہیے کہ مطالعہ کے لیے مواد، ہر قسم کے وسائل اور اشیاء مہیا کرے، تاکہ طلباء مختلف طریقوں سے کسی بھی عنوان پر بحث مباحثہ کر سکیں، اس سے طلباء میں سائنسی رویہ اور تاریخی حقائق کو سمجھنے کی صلاحیت پیدا ہوتی ہے۔

c) **بحث و مباحثہ کے لیے سازگار ماحول کی تیاری:**- معلم کو چاہیے کہ وہ سازگار ماحول میں متنازعہ امور پر بحث کرائے اور تمام طلباء کو آزادی کے ساتھ اپنے خیالات کا اظہار کرنے کا موقع فراہم کیا جائے تاکہ وہ آپس میں آزادانہ تبادلہ خیال کر سکیں۔ اس بات کو

یقینی بنایا جائے کہ کوئی طالب علم کسی دوسرے طالب علم کے خلاف ذاتی طور پر کوئی منفی بات نہ کہہ سکے۔ انہیں یہ بھی ہدایت کی جائے کہ وہ ایک دوسرے کی بات غور سے سنیں اور ایک دوسرے کا احترام کریں، غیر ضروری تبصرے نہ کریں اور ایک دوسرے کے ساتھ اچھا برتاؤ کریں۔ بحث و مباحثہ کے عمل میں تمام طلباء کی شرکت کو یقینی بنایا جائے۔

d) **متنازعہ امور پر بحث و مباحثہ کا انعقاد:** بحث و مباحثہ کی تیاری اور اس کے لیے ساز گار ماحول کی تیاری کرنے کے بعد معلم بحث و مباحثہ کا انعقاد کر سکتا ہے۔ لیکن امور کے بحث میں ڈوبنے سے پہلے معلم کو اس سے امور سے متعلق سیاق و سباق اور کچھ پس منظر فراہم کرنا چاہیے اور اسکے بعد بحث و مباحثہ کا آغاز کرنا چاہیے۔ ایک بیان دیا جائے اور اس کے بعد بحث شروع ہو جائے۔ طلباء کو آزادانہ طور پر اپنے خیالات پیش کرنے یا اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی اجازت دی جائے۔ امور کے ہر پہلو پر طلباء کے خیالات کا جائزہ لیا جائے اور امور سے متعلق خصوصی نکات کی فہرست بنائی جائے۔ معلم کو چاہیے کہ امور کے بارے میں طلباء کے مختلف نظریات کو سنیں لیکن اس بات کو ذہن میں رکھیں کہ طلباء کو صرف موضوع کی طرف توجہ دینی چاہیے اور اسی پر بات کرنی چاہیے ۔ طلباء تختہ سیاہ اور پروجیکٹر کا بھی استعمال کر سکتے ہیں تاکہ وہ اپنے خیالات کو منظم انداز میں بیان کر سکیں۔ اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ طلباء اس مخصوص موضوع یا مسئلہ پر پوری توجہ اور مکمل تیاری کے ساتھ آئیں، جس پر وہ بحث کر رہے ہیں۔ معلم کو وقتاً فوقتاً تمام طلباء کو بحث مباحثہ میں حصہ لینے کی ترغیب دینی چاہیے۔ خاص کر وہ طلباء جو کم بولتے ہیں یا کچھ بھی کہنے میں ہچکچاتے یا شرماتے ہیں۔ کچھ طلباء ایسے ہوتے ہیں جو بحث کے دوران بہت زیادہ بولتے ہیں اور جذباتی ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے ماحول خراب ہونے کا خدشہ ہوتا ہے، ایسی صورت میں معلم کو چاہیے کہ وہ بحث کو فوری طور پر روک دیں اور اس کارروائی کو مزید وقت کے لیے ملتوی کر دیں۔

e) **بحث و مباحثہ کا اختتام اور نتائج اخذ کرنا:** امور کے متعلق اٹھائے گئے سوالات اور اس پر کی جانے والی بحث و مباحثہ کی مدد سے طلباء نتائج اخذ کرتے ہیں۔ طلباء مختلف باتوں پر جیسے متنازعہ امور کیا تھا؟، کس بات پر تنازعہ تھا؟، کون سے ثبوت اور دلائل صحیح تھے؟، کیا امور کا کوئی حل پایا گیا؟ کس بنیاد پر نتائج اخذ کیے گئے؟ اسکے بعد معلم کو چاہیے کہ وہ بحث و مباحثہ کا فیصلہ کرے اور کسی نتیجے پر پہنچے، اس کے لیے اسے بہت سمجھداری اور احتیاط سے کام لینا چاہیے۔ متنازعہ امور پر جو بھی بحث کی گئی ہو، معلم کو چاہیے کہ وہ امور سے متعلق ان باتوں کو جن کا احاطہ طلباء نہیں کیے ہے ان پر روشنی ڈالے اور مستند حقائق اور وسائل کی روشنی میں صحیح رائے تک پہنچنے کی کوشش کرے اور واضح طور پر طلباء کو بتانا چاہیے کہ یہ صرف ایک رائے ہے۔ اگر ممکن ہو تو معلم کو ان وسائل اور ثبوت کی وضاحت کے لیے تیار رہنا چاہیے جن پر انکے فیصلوں کی بنیاد ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ سماجی مطالعہ میں متنازعہ امور یا عنوانات کو کس طرح پڑھایا جانا چاہیے؟

15.2.6 وسائل کے استعمال میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا

(Handling Hurdles in Utilizing Resources)

جب ہم بطور معلم سماجی تعلیم میں وسائل کا استعمال کرتے ہیں تو بعض اوقات ہمیں کئی قسم کی رکاوٹوں یا مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اگر ہم وسائل سے فائدہ اٹھانا چاہتے ہیں تو ہمیں ان کا صحیح استعمال کرنا آنا چاہیے اور ان کے استعمال میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنا چاہیے ۔ یہاں یہ بتانے کی کوشش کی جارہی ہے، کہ معلم کو عملی طور پر کس قسم کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور ان پر کیسے قابو پایا جاسکتا ہے۔

- **تجربہ گاہ میں دستیاب وسائل کا استعمال نہ کرنا:** اکثر و بیشتر اسکولوں میں دیکھا گیا ہے کہ سماجی مطالعہ کی کوئی تجربہ گاہ نہیں ہے اور جہاں ہے وہاں تجربہ گاہ میں مختلف آلات اور وسائل دستیاب ہونے کے باوجود بھی ان کا استعمال نہیں کیا جارہا ہے۔ ٹھیک سے تجربہ گاہ کے جن آلات اور وسائل کے استعمال سے طلباء کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچا سکتے تھے وہ نہیں مل رہے ہیں اور استعمال نہ ہونے کی وجہ سے آلات رکھے رکھے خراب ہو جاتے ہیں۔ اس کے پیچھے بہت سی وجوہات ہیں، جیسے:-

i. تجربہ گاہ کی دیکھ بھال کے لیے لیب اسسٹنٹ کا نہ ہونا جس کی وجہ سے تجربہ گاہ بند رہتی ہے اور آلات دستیاب ہونے کے بعد بھی اس کا استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے حالات میں اسکول کے انتظامیہ کو لیب اسسٹنٹ کو بھرتی کرنا چاہیے تا کہ وہاں تجربہ سے متعلق کاموں کو جاری رکھا جاسکےں اور کسی قسم کی رکاوٹ نہیں ہونے پائے۔

ii. بعض اوقات اسکول میں معلم کو خود ہی نہیں معلوم ہو تا کہ کون سے آلات تجربہ گاہ میں دستیاب ہیں اور کون سے نہیں ہے؟ اس کے لیے تجربہ گاہ میں جو بھی وسائل ہیں انکی ایک فہرست تیار کرائی جائے۔

iii. بعض اوقات تجربہ گاہ میں آلات دستیاب ہوتے ہیں لیکن صحیح اور ترتیب سے نہ رکھنے کی وجہ سے کسی ایک بھی آلات کو تلاش کرنے میں بہت وقت ضائع ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت حال میں تمام آلات کو ایک منظم طریقے سے صحیح جگہ پر رکھنا چاہیے اور ان پر لیبل لگا کر نشان لگا دینا چاہیے تا کہ ضرورت پڑنے پر ان کی آسانی سے شناخت ہو سکے۔

iv. بعض اوقات طلباء کی کثیر تعداد کی وجہ سے تمام طلباء تجربہ گاہ میں دستیاب آلات کو استعمال نہیں کر پاتے۔ ایسی صورت حال میں طلباء کے چھوٹے چھوٹے گروہ بنائے جائیں اور انہیں تجربہ گاہ میں لے جاکر کام کرایا جائے تا کہ افراتفری کا ماحول نہ رہے اور طلباء نظم وضبط میں رہ کر کام کر سکیں۔

v. تجربہ گاہ میں آلات اور وسائل ہونے کے باوجود بھی بعض اوقات طلباء منفی سوچ یا تدریس اور اکتساب میں عدم دلچسپی کی وجہ سے تجربہ گاہ جانا نہیں جانا چاہتے جس کی وجہ سے وہ ان آلات یا وسائل سے استفادہ نہیں اٹھا پاتے۔ معلم کو چاہیے کہ ایسے طلباء کو سمجھائے، ان کے مقاصد سے آگاہ کرے اور ان کی صحیح رہنمائی کرے۔

vi. **اپنے ارد گرد کے عوامی وسائل کا استعمال نہ کرنا:** اگر ہم توجہ دیں تو ہمیں اپنے اسکول کے آس پاس تمام ایسے عوامی وسائل مل جائیں گے، جن کا استعمال سماجی مطالعہ کی تدریس میں کیا جاسکتا ہے۔ جیسے پوسٹ آفس، بینک، پنچایت گھر، ہسپتال، دریا، پہاڑ، اسکول کے قریب قدرتی وسائل وغیرہ۔ لیکن ہم ان تمام آلات کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے کے قابل نہیں ہیں۔ اس کی

سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ ہم ان چیزوں کو نظر انداز کر دیتے ہیں کیونکہ ہم اپنا زیادہ تر وقت اسکول کے کاموں کو مکمل کرنے میں صرف کرتے ہیں اور ہمارے پاس چیزوں پر توجہ دینے کا وقت نہیں ہوتا۔ ہمارے ارد گرد تدریس کے لیے وسائل کی دستیابی کے بعد بھی ان پر توجہ نہ دینا اور تجرباتی علم کے ذریعے طلباء کو معلومات فراہم نہ کرنا اور انھیں کتابی علم تک محدود رکھنا بھی ایک قسم کی رکاوٹ ہے۔

vii. **وسائل کے استعمال کے لیے مناسب منصوبہ بندی کا فقدان:-** بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ اسکول کے قریب جو بھی عوامی وسائل ہیں، ان کو جاننے کے باوجود مطلوبہ مقاصد کے لیے صحیح طریقے سے استعمال نہیں کیا جاتا۔ اس کی سب سے اہم وجہ یہ ہے کہ وسائل کے استعمال کی کوئی مناسب منصوبہ بندی نہیں ہے۔ اگر سماجی مطالعہ کے طلباء اپنے اسکول کے قریب میں موجود تمام عوامی وسائل کی نشاندہی کرتا ہے اور اپنے علم کی بنیاد پر اہم وسائل کی فہرست تیار کرتا ہے، تو اسے معلوم ہوگا کہ ان کو صحیح طریقے سے استعمال کرنے کے لیے کب اور کیسے سرگرمیوں کو انجام دینا چاہیے۔ اس سے متعلق منصوبہ بندی کرلی جائے تو طلباء عوامی وسائل سے کافی فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

viii. **اسکول انتظامیہ کا غیر ذمہ دارانہ رویہ:** اسکول انتظامیہ اسکول کی ترقی میں بہت اہم کردار ادا کرتی ہے۔ اسکول کے مختلف کاموں کی ذمہ داری اسکول انتظامیہ پر عائد ہوتی ہے اور وہ ان کو بہتر طریقے سے نبھانے کی پوری کوشش کرتا ہے لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ دانستہ یا نادانستہ طور پر انتظامیہ کی تھوڑی سی لاپرواہی اور اس کے غیر ذمہ دارانہ رویے کی وجہ سے طلباء وسائل کے استعمال سے محروم رہ جاتے ہیں اور سرکاری رقم کا بھی کافی نقصان ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر، حکومت کی طرف سے اسکول کے بچوں کو دی جانے والی مفت کتابیں یا معلم کے لیے خریدا گیا تدریسی امدادی اشیاء جسے وہ اپنی تدریس میں استعمال کر سکتے ہیں، مگر یہ اشیا اکثر بلاک ریسورس سینٹر یا نیایا پنچایت ریسورس سینٹر میں رکھا ہوا خراب ہو جاتا ہے لیکن وہ اسکولوں تک نہیں پہنچائی جاتیں۔ وہ کتابیں جو طلباء کو اسکول میں مفت تقسیم کی جانی تھیں یا وہ تدریسی ابواب جو معلم اپنی تدریس میں استعمال کر سکتے تھے۔ انتظامیہ کو ایسے مسائل پر توجہ دینے اور ان پر سنجیدگی سے سوچنے کی ضرورت ہے تاکہ سرکاری پیسے کا ضیاع نہ ہو اور وسائل کے استعمال میں حائل رکاوٹیں دور ہو سکیں۔

ix. **مالی مسائل:** اسکول کو اپنی عمارت کی تعمیر کے لیے، کتب خانہ کے لیے کتابیں، رسالے اور اخبارات خریدنا ہوں، تجربہ گاہ کے لیے آلات یا اشیاء خریدنا ہوں یا مختلف ثقافتی پروگراموں کا انعقاد کرنا ہو یا کھیلوں کے مقابلوں کا انعقاد کرنا ہو یا طلباء کو ٹور پر لے جانا ہو۔ ان تمام کاموں کے لیے بہت سارے مالی اخراجات کرنے ہوتے ہیں۔ ایسے میں سامان کی قلت کی وجہ سے طلباء کو عوامی وسائل فراہم کرنے میں مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے

x. **اسکول کی رسائی کمیونٹی تک نہ ہونا:** طلباء کی کمیونٹی تک رسائی بنانے کے لیے انھیں اسکول کے آس پاس کے تمام سماجی مراکز جیسے تاریخی مقامات، سائنس میوزیم، ریڈیو اسٹیشن، ٹی وی سینٹر، دور درشن، بس اسٹیشن، ریلوے اسٹیشن، وغیرہ سے فائدہ اٹھانا چاہیے۔ معاشرے کے تمام ایسے مقامات کے دورے پر لے جانا چاہیے تاکہ وہ اپنے معاشرے کو دیکھ سکیں، جان سکیں اور اس سے

رابطہ قائم کر سکیں۔ طلباء کو کمیونٹی کے وسائل سے سیکھنے کا موقع دیا جائے۔ طلباء کو عوام کی خدمت کے لیے لے جایا جائے یا پھر سیر پر لے جایا جائے۔ اس سے کمیونٹی اور اسکول کے درمیان تعلق مضبوط ہو گا۔ بہت سے اسکول اپنے آپ کو کمیونٹی تک لے جانے کی کوشش کر رہے ہیں اور بہت سے یہ بڑی کامیابی کے ساتھ کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی یہ کوشش کرنی چاہیے، تب ہی ہم اجتماعی وسائل سے فائدہ اٹھاسکتے ہیں۔

xi. **کمیونٹی کی رسائی اسکول تک نہ ہونا:** اسکولوں میں بہت سے ثقافتی پروگرام، جلسہ یا کھیلوں کے مقابلے ہوتے ہیں جن میں سماجی رہنما اور کمیونٹی کے مختلف اراکین جیسے ڈاکٹر، انجینئر وغیرہ کو اسکول کی طرف سے مدعو کیا جا سکتا ہے۔ اس کے علاوہ انہیں اسکول میں یا دوسرے دنوں جیسے 26 جنوری، 15 اگست، یوم اساتذہ میں تقریر کے لیے بھی بلایا جا سکتا ہے۔ اس سے کمیونٹی کے لوگ اسکولوں سے جڑیں گے اور اسکولوں کو کسی نہ کسی طریقے سے اس کا فائدہ ہو گا۔ کمیونٹی میں ایسے لوگ اکثر اپنے مصروف شیڈول کی وجہ سے وقت نہیں نکال پاتے اور اسکول کے انتظامیہ، تدریسی اور غیر تدریسی عملہ بھی اپنے کام میں مصروف رہتے ہیں جس کی وجہ سے کمیونٹی اور اسکول آپس میں ربط نہیں کر پاتے۔ بہت سے اسکول کمیونٹی کو اسکول میں لانے کی کوشش کر رہے ہیں اور بہت سے یہ بڑی کامیابی کے ساتھ کر رہے ہیں۔ ہمیں بھی یہ کوشش کرنی چاہیے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your own progress)
1۔ ایک معلم کے طور پر وسائل کے استعمال میں آنے والی رکاوٹوں کو کیسے دور کریں گے؟ ______________________________

15.3 خلاصہ (Summary)

سماجی مطالعہ کی تدریس میں مختلف عوامی وسائل کا استعمال اس مضمون کو نہ صرف دلچسپ اور مؤثر بناتا ہے بلکہ اسکول و عوام کے درمیان ربط بھی قائم کرتا ہے۔ طلباء میں سماجی مہارتوں، سماجی اقدار اور سماجی خدمات کے جذبہ کو پیدا کرتا ہے۔ سماجی مطالعہ کی میوزیم، تجربہ گاہ اور کتب خانہ اس مضمون کی تدریس میں وسائل کے طور پر بہت ہی زیادہ اہمیت کے حامل ہیں۔ معلم سماجی مطالعہ میں استعمال میں آنے والی مختلف وسائل کی پہچان کرا نکے استعمال میں آنے والی رکاوٹوں کو دور کرے۔ موجودہ دور میں طلباء اور معلم دونوں کا حالات حاضرہ سے رونما ہونا انکے مستقبل اور سماجی زندگی کے لیے ضروری ہے۔ اس لیے سماجی مطالعہ کی تدریس میں حالات حاضرہ کو شامل کرنا چاہیے۔ معلم کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ طلباء کو سماجی مطالعہ کے متنازعہ امور سے واقف کرائے اور حقائق و ثبوت کی روشنی میں صحیح حل تلاش کریں۔

15.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomess)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو چکے ہیں کہ

- وہ اشیاء یا خدمات، جس کی رسائی عوام کے تمام افراد تک ہو، اسے عوامی وسائل کہتے ہے۔ یہ وسائل مادی، قدرتی، انسانی اور انسانی تخلیق کردہ وسائل کچھ بھی ہو سکتے ہیں۔
- سماجی مطالعہ کی تدریس میں عوامی وسائل کے ساتھ ساتھ اسکول کے کتب خانہ، تجربہ گاہ اور میوزیم کا استعمال بھی کیا جا سکتا ہے جو کہ معلم کی تدریس اور طلباء کے اکتساب، عملی اور تجرباتی سرگرمیوں کے لیے استعمال کرنا۔
- وسائل کے استعمال میں حائل رکاوٹوں کی پہچان کرنا اور اسے دور کرنا۔
- سماجی مطالعہ میں حالات حاضرہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے اس پر غور کرنا اور سماجی مطالعہ میں متنازعہ امور کو پہچانتے ہوئے سازگار ماحول میں انکی تدریس کرنا شامل ہتا ہے۔

15.5 فرہنگ (Glossary)

الفاظ (Word)	معنی (Meaning)
عوام (Community)	لوگوں کا ایسا گروہ جو آپس میں مل جل کر رہتے ہیں اور جن میں 'ہم' کا جذبہ پایا جاتا ہے اور آپسی تعاون کے ذریعہ حقوق اور فرائض کا استعمال کرتے ہیں، اسے عوام کہا جاتا ہے۔
وسائل (Resources)	ہمارے ارد گرد ہر وہ تمام چیزیں یا اشیاء جو ہماری روزمرہ کی ضروریات کو پورا کرتی ہے اور ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرتے ہیں، وہ تمام چیزیں یا اشیاء ہمارے لیے وسائل کے مانند ہیں۔
عوامی وسائل (Community Resources)	وہ اشیاء یا خدمت جس کی رسائی عوام کے تمام افراد تک ہو، اسے عوامی وسائل کہتے ہیں۔
تجربہ گاہ (Laboratory)	تجربہ گاہ اسکول کے اس کمرہ کو کہا جاتا ہے جہاں مختلف تجرباتی آلات اور اشیاء دستیاب ہوتے ہیں اور طلباء کو آلات کا استعمال کرتے ہوئے عملی کام یا تجرباتی کام کرنے کا مواقع فراہم کیا جاتا ہے۔
میوزیم (Museum)	میوزیم سے مراد وہ جگہ ہے جہاں تاریخی، ثقافتی یا سائنسی اہمیت کی چیزیں نمائش کے لیے رکھی جاتی ہیں۔
حالات حاضرہ (Current Affairs)	حالات حاضرہ سے مراد دور حاضر میں دنیا میں جو حالات رونما ہو رہے ہیں اس سے آگاہی ہے۔

متنازعہ امور (Controversial issues)	متنازعہ امور ایک ایسی امور ہے جس کے بارے میں لوگوں کی ایک بڑی تعداد مختلف نظریات رکھتی ہے۔ جو امور لوگوں کے درمیان اختلاف یا بحث کا باعث بن جائیں متنازعہ امور کہلاتے ہیں۔

15.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1۔ لفظ 'Community' کس زبان سے اخذ کیا گیا ہے؟

(a) یونانی (b) لاطینی (c) جرمن (d) ان میں سے کوئی نہیں

2۔ طلباء کو حالات حاضرہ کیوں پڑھنا چاہیے؟

(a) مستقبل کی تیاری کے لیے (b) عالمی معلومات حاصل کرنے کے لیے

(c) تمام مضامین کو آسانی سے سمجھنے کے لیے (d) سبھی کے لیے

3۔ وسائل کے استعمال میں حائل رکاوٹیں نہیں ہے؟

(a) انتظامیہ کا غیر ذمہ دارانہ رویہ (b) مالی وسائل

(c) اسکول کی کمیونٹی تک رسائی نہ ہونا (d) معلم اور کمیونٹی میں ربط

4۔ لفظ 'Museum' کس زبان سے اخذ کیا گیا ہے؟

(a) یونانی (b) لاطینی (c) جرمن (d) ان میں سے کوئی نہیں

5۔ متنازعہ امور پر بات کرنے سے پہلے معلم کو کیا نہیں کرنا چاہیے؟

(a) امور کا انتخاب سوچ سمجھ کر کیا جائے۔ (b) بحث و مباحثہ کی تیاری کرانی چاہیے۔

(c) بحث و مباحثہ کے لیے ساز گار ماحول کی تیاری۔ (d) کچھ ہی طلباء کو بولنے کا مواقع فراہم کرنا

6۔ درجِ ذیل میں سے وسائل کا اقسام نہیں ہیں؟

(a) مادّی وسائل (b) قدرتی وسائل (c) انسانی وسائل (d) سبھی

7۔ درجِ ذیل میں سے کس نے کہا کہ 'اسکول خود میں ایک مختصر معاشرہ ہوتا ہے'؟

(a) جان ڈیوی (b) فرابیل (c) ارسطو (d) مہاتما گاندھی

8۔ درجِ ذیل میں انسانی تخلیق کردہ وسائل نہیں ہے؟

(a) لکڑی کا فرنیچر (b) درخت اور پودھیں (c) موبائل (d) دوائیاں

9۔ درجِ ذیل میں انسانی تخلیق کردہ وسائل ہیں؟

(a)لکڑی کا فرنیچر (b)دوائیاں (c)موبائل (d) سبھی

10۔ درجِ ذیل میں انسانی تخلیق کردہ وسائل کا استعمال تعلیم میں کیا جاتا ہے؟

(a)لکڑی کا فرنیچر (b) پھل (c)انسانی وسائل (d) سبھی

مختصر جوابات کے حامل سوالات(Short Answer Type Questions)

1۔ قدرتی وسائل اور انسانی وسائل میں کیا فرق ہے؟ واضح کیجیے۔

2۔ چند عوامی وسائل کے نام تحریر کیجیے جن ہیں سماجی مطالعہ میں استعمال کیا جاسکتا ہے؟

3۔ 'انسان ایک وسائل ہے' اس بیان پر مختصر میں بحث کیجیے؟

4۔ سماجی مطالعہ کا کتب خانہ ایک وسائل ہے۔ اس پر روشنی ڈالیے؟

5۔ تجربہ گاہ کو سماجی مطالعہ کی تدریس میں ایک وسائل کے طور پر کس طرح استعمال کیا جاسکتا ہے؟

6۔ میوزیم کی سماجی مطالعہ کی تدریس میں کیا اہمیت ہے؟

7۔ سماجی مطالعہ میں حالات حاضرہ کو کیوں شامل کیا جاسکتا ہے؟

8۔ سماجی مطالعہ کے متنازعہ امور کی کچھ مثالیں پیش کیجیے۔

9۔ تجربہ گاہ کے استعمال میں کن باتوں پر توجہ دینی چاہیے؟

10۔ ایک معلم کے طور پر آپ عوامی وسائل کا استعمال تدریس میں کیسے کریں گے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات(Long Answer Type Questions)

1۔ سماجی مطالعہ میں تجربہ گاہ سے کیا مراد ہے؟ تدریس میں اس کے فوائد اور ضرورت کو بتائیے۔

2۔ سماجی مطالعہ میں کتب خانہ سے آپ کیا سمجھتے ہے؟ اس کے مقاصد اور ضرورت کو بیان کیجیے۔

3۔ سماجی مطالعہ میں حالاتِ حاضرہ کی ضرورت اور اہمیت پر روشنی ڈالیے؟

4۔ ایک معلم کے طور پر آپ سماجی مطالعہ کے متنازعہ امور کی تدریس کس طرح کریں گے؟

5۔ ایک وسائل کے استعمال میں حائل رکاوٹوں پر تفصیل سے روشنی ڈالیے؟

معروضی سوالات کے جوابات کی کلید(Answer Key of Multiple Choice Questions)

سوال نمبر	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
جواب	b	d	c	a	d	d	a	b	d	d

15.7 (Suggested Reading Resources)تجویز کردہ اکتسابی مواد

1۔ Khan, M.S. (2015). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), Ghaziabad, MNS Publishing House Hussain, M.A. (2018). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), B.Ed. (ODL)SLM. Hyderabad, DDE and DTS, Maulana Azad National Urdu University

2۔ Kochhar, S.K. (1992). Methods & Techniques of Teaching, New Delhi, Sterling Publishers Private Limited.

3۔ Mishra, R.M. (2010). Teaching Technology and Evaluation, Lucknow, Alok Prakashan

4۔ Sharma, R.A. (2012). Teaching of Social Studies, Meerut, R.Lal Book Depot.

5۔ Sharma, R.L. (2006). The Teaching of Social Studies, Agra, Vinod Pustak Mandir.

اکائی 16۔ سماجی مطالعہ کے معلم کا پیشہ وارانہ فروغ

(Professional Development of Social Studies Teacher)*

اکائی کے اجزاء

16.0 تمہید (Introduction)

16.1 مقاصد(Objectives)

16.2 سماجی مطالعہ کے معلم کا پیشہ وارانہ فروغ

(Professional Development of Social Studies Teacher)

16.2.1 پیشہ وارانہ فروغ(Professional Development)

16.2.2 پیشہ وارانہ فروغ کے مختلف ذرائع

(Various Means for Professional Development)

16.2.3 معلمین کا رسمی اور غیر رسمی طور پر پیشہ ورانہ فروغ

(Formal and Informal Professional Development)

16.2.4 پیشہ وارانہ اخلاقیات(Professional Ethics)

16.2.5 پیشہ ورانہ عزم(Professional Commitment)

16.2.6 پیشہ ورانہ فروغ کے حصول کے لیے دیگر مختلف اہم نکات

(Achieving of Professional Development)

16.2.7 قومی تعلیم پالیسی 2020 اور پیشاوارانہ فروغ

(NEP-2020 and Professional Development)

16.3 خلاصہ(Summary)

16.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomess)

16.5 فرہنگ(Glossary)

16.6 نمونہ امتحانی سوالات(Model Examination Questions)

* Dr. Jaki Mumtaj, Assistant Professor, MANUU CTE, Bhopal

16.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Resources)

16.0 تمہید (Introduction)

موجودہ وقت میں تعلیمی نظام میں بہت ساری تبدیلیاں مسلسل رونما ہو رہی ہیں جیسے نصاب میں تبدیلی، درس و تدریس کے طریقوں میں تبدیلی، تعلیم کے میدان میں ٹیکنالوجی کا استعمال وغیرہ۔ کوویڈ-19 کے بعد تدریسی اور اکتسابی سرگرمیوں میں ٹیکنالوجی کا استعمال بڑے پیمانے پر کیا جا رہا ہے۔ اس طرح بدلتے حالات میں معلم پر تعلیم کے اہداف کو حاصل کرنے کے لیے بہت سی توقعات متوقع ہوتی ہیں، جن میں سب سے اہم ہے کہ انہیں وقت کے ساتھ خود کو بدلنا ہوگا یعنی انہیں خود کو اپ گریڈ کرنا ہوگا اور اپنے علم اور مہارتوں میں اضافہ کرنا ہوگا۔ اس کے لیے معلم کا پیشہ ورانہ فروغ ضروری ہے۔ معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کی ضرورت صرف سماجی مطالعہ کے معلمین کو ہی نہیں بلکہ ان تمام معلمین کے لیے بھی ضروری ہے جو پری پرائمری، پرائمری، ثانوی اور اعلیٰ ثانوی سطحوں پر تدریسی پیشہ کو انجام دیتے ہیں۔ اس طرح یہ کہا جا سکتا ہے کہ نظام تعلیم کو بامقصد اور قوم کی ترقی کا ذریعہ بنانے کے لیے معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کو کلیدی حیثیت حاصل ہے۔ یہ اکائی سماجی مطالعہ کے معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کے متعلق بہت سی اہم باتوں کا احاطہ کرتی ہے۔ جیسے پیشہ رانہ فروغ کیا ہے؟، پیشہ ورانہ فروغ کی اہمیت اور ضرورت کیوں ہے؟، پیشہ ورانہ فروغ کے مختلف ذرائع کیا ہیں؟ اس اکائی میں ان تمام سوالات کا حل تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس اکائی میں، آپ سماجی مطالعہ کے معلم کے پیشہ وارانہ فروغ سے متعلق مختلف اہم پہلوؤں کے بارے میں جانیں گے۔

16.1 مقاصد (Objectives)

اس اکائی کو مکمل کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو جائیں گے کہ

- پیشہ ورانہ فروغ کے معنی بیان کر سکیں۔
- معلم کے لیے پیشہ ورانہ فروگ کی اہمیت اور ضرورت کو سمجھ سکیں۔
- پیشہ ورانہ فروغ کے فوائد بیان کر سکیں۔
- سماجی مطالعہ کے معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کے مختلف طریقوں اور ذرائع کی نشاندہی کر سکیں۔
- پیشہ ورانہ اخلاقیات اور پیشہ ورانہ عزم کو سمجھ سکیں۔
- نئی قومی تعلیمی پالیسی 2020 کو پیشہ ورانہ فروغ کے حوالے سے سمجھ سکیں۔

16.2 سماجی مطالعہ کے معلم کا پیشہ وارانہ فروغ

(Professional Development of Social Studies Teacher)

پیشہ سے مراد کسی ایسے خاص شعبہ سے ہے جس میں کام کرنے کے لیے خصوصی طرح کے علم اور مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ کسی بھی پیشہ سے وابستہ افراد معاشرے کو اپنے پیشہ سے متعلق خدمات اور رہنمائی فراہم کرتے ہیں جس کے لیے وہ کچھ مخصوص فیس یا معاوضہ بھی لیتے ہیں۔ ایک ہی پیشہ میں کام کرنے والے افراد کی ایک پیشہ ورانہ تنظیم ہوتی ہے اور اس پیشہ میں کام کرنے والے تمام افراد اس تنظیم کے رکن ہوتے ہے۔ ان کے کام کے لیے کچھ اصول وضوابط ہوتے ہیں، جن پر وہ عمل درآمد کرتے ہیں اور اس کے مطابق کام کو سر انجام دیتے ہیں۔ جسے ہم ضابطہ اخلاق (Code of Conduct) کہتے ہیں۔ کسی بھی پیشہ میں ترقی کے لیے پیشہ ورانہ مہارت کی ضرورت ہوتی ہے، اس لیے کسی بھی پیشہ سے وابستہ فرد سے یہ مطالبہ کیا جاتا ہے کہ وہ اپنی تربیت مسلسل جاری رکھے اور ایک مدت یا وقفہ کے بعد وہ اپنے شعبہ سے متعلق جدید علم اور مہارت سیکھ تا رہے۔

16.2.1 پیشہ وارانہ فروغ (Professional Development)

معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کو علم اور مہارت کو فروغ دینے کا ایک ذریعہ کے طور پر دیکھا جاتا ہے۔ پیشہ ورانہ فروغ سے مراد کسی پیشہ سے وابستہ فرد کا ماہر ہونا ہے، جو کہ پیشہ سے متعلق جدید ترین علم اور مہارت حاصل کرنا ہوتا ہے۔ جس سے وہ فرد اپنے پیشہ سے متعلق مہارتوں میں ترقی کر سکے۔ تعلیمی میدان میں اس کا مقصد معلم کو تدریسی پیشہ سے متعلق جدید تعلیمی نقطہ نظر، تدریسی طریقوں کے لیے کی جانے والی تحقیق سے روشناس کرانا اور ان کی تدریسی کو مئوثر و کامیاب بنانا ہے۔

کرسٹو فرڈے نے کہا کہ "معلم کا پیشہ ورانہ فروغ تاحیات اور مسلسل چلنے والا عمل ہے، جو ان کی ذات، پیشہ ورانہ زندگی، کام کی جگہ اور سماجی پہلوؤں پر توجہ مرکوز کرتی ہے" انہوں نے مذید کہا کہ جس طرح طلباء سیکھتے رہتے ہیں اسی طرح معلم بھی سیکھتے رہتے ہیں، اس کے لیے کوئی آخری وقت مقرر نہیں ہے، جب یہ کہا جاسکے کہ اب تمام علم اور مہارت حاصل کرلی گئی ہے۔ معلم کی لیے یہ ضروری ہے کہ وہ جدید تعلیمی نظریات اور ترقی یافتہ دنیا کے پیچیدہ مسائل سے آگہی حاصل کرتے ہوئے نئی نسل کو ان چیلنجس کا سامنا کرنے کے لیے تیار کرسکیں۔ عصری آگہی و عصری معلومات سے وابستگی پیدا کرنے کے لیے معلم کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں کو فروغ دینا بہت ضروری ہے۔ جس سے کہ معلم تدریس میں بہتری لائیں اور تدریس کو فروغ دینے کی ہر وقت کوشش کریں۔

ماہر تعلیم لنڈا شولاوے کے مطابق "شخصی اور پیشہ وارانہ نشو ونما و ترقی ایک دوسرے سے باہم مربوط ہوتی ہیں، دونوں میں سے اگر ایک بھی نظر انداز ہو جائے تب دوسری ترقی بھی متاثر ہو جاتی ہے۔ لیکن دونوں پر توجہ مرکوز کرتے ہوئے معلم ایک صحت مند اور خوشحالی تدریسی کیریئر کو یقینی بنا سکتے ہیں۔"

سانڈرا ڈی ینگ کے مطابق " اپنے علم میں اضافے کے لیے ضروری ہے کہ معلم مطالعہ، تحقیق، مشقی عمل اور حصول علم میں مسلسل مصروف رہیں۔"

- **معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کی اہمیت اور ضرورت**

(Need and Importance of Professional Development of Teacher)

درس و تدریس کی اہلیت حاصل کرنے کے بعد جب ایک معلم اپنے پیشہ میں منسلک ہو جاتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اب اسے ریٹائرمنٹ تک کسی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے فروغ کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر اسے آنے والے جدید دور میں اپنی پہچان برقرار رکھنی ہے اور نئی نسلوں کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنا ہے تو اسے مختلف تربیتی پروگراموں کے ذریعے اپنے اندر جدید پیشہ ورانہ صلاحیتوں، تدریسی طریقوں اور مہارتوں کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ معلم کو اپنے بدلتے ہوئے کردار اور ذمہ داریوں کے تئیں خود کو آگاہ کرنا ہوگا۔ معلم کے مسلسل پیشہ وارانہ فروغ کی ضرورت اس لیے نہیں ہے کہ وہ تدریس میں اچھا نہیں ہے یا اس کے پاس علم اور مہارت کی کمی ہے، بلکہ اس لیے کہ وہ اور بھی بہتر کام کرسکتے ہیں۔ تدریسی میدان میں بہترین کارکردگی کو انجام دے سکتے ہیں۔ پیشہ ورانہ فروغ تمام معلمین کے لیے کیوں ضروری ہے؟ اس کے پیچھے یہ تصور ہے کہ ایک پیشہ ور فرد کو ہمیشہ اپنے علم، مہارت اور صلاحیتوں میں اضافہ کرتے رہنا چاہیے۔ دوسری بات یہ ہے کہ معلم کی مسلسل مشق کا سیکھنے والے طالب علم پر بہت اثر پڑتا ہے اور جب معلم کا پیشہ ورانہ فروغ ہوگا تو طالب علم کے اکتسابی نتائج بھی کافی حد تک بہتر ہوں گے۔ یہ بھی مانا جاتا ہے کہ معلم خود بھی ایک طالبِ علم ہوتا ہے، اس لیے اس کو تاحیات اور مسلسل سیکھنے کے عمل میں لگے رہنا چاہیے۔ رابندر ناتھ ٹیگور نے بالکل درست کہا ہے کہ ایک معلم اس وقت تک صحیح معنوں میں نہیں سکھا سکتا جب تک کہ وہ خود نہ سیکھے، بالکل اسی طرح جیسے ایک شمع اس وقت تک دوسری شمع کو روشن نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ خود روشن نہ ہو۔ پیشہ ورانہ فروغ نہ صرف معلم کو تدریس کے نئے طریقوں اور تکنیکوں کو سیکھنے کا موقع فراہم کرتی ہے بلکہ معلم کو دوسرے شعبوں کے معلم کے ساتھ بات چیت اور میل جول کا موقع فراہم کرتی ہے جس کے ذریعے وہ نئی علم اور مہارت سیکھتے ہیں جو کہ کمرہ جماعت میں حائل رکاوٹوں کو دور کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہیں جس سے تدریسی سرگرمیاں زیادہ دلچسپ اور پر لطف ہو جاتی ہیں اور طلباء سیکھنے کے بہتر نتائج حاصل کرتے ہیں۔ پیشہ ورانہ فروغ کے ذریعے معلم اپنے تدریس کے مثبت اور منفی پہلوؤں کو بہتر طور پر سمجھنے کے قابل ہوتے ہیں اور اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ معلم کو اپنے معیار کو بلند رکھنے کے لیے پیشہ ورانہ فروغ پر توجہ دینی چاہیے۔ معلم میں ذہنی جمود طاری نہیں ہونا چاہیے کیوں کہ اس سے معلم کے اپنے پیشہ کے لیے ضروری صلاحیتون کا فروغ نہیں ہو پاتا۔ معلم کی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کے فروغ کے بغیر ملک و قوم کا عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ہونا مشکل ہی نہیں ناممکن ہے۔ زمانے سے قدم ملانے کے لیے معلم کا عصری تقاضوں اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں سے آراستہ ہونا بے حد ضروری ہے۔ معلم سے بہتر خدمات کے حصول کے لیے ان کا پیشہ وارانہ فروغ ضروری ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کی ضرورت کیوں ہے؟ کوئی دو اہم وجوحات تحریر کریں۔ ________________

- **معلم کے پیشہ وارانہ فروغ کے مقاصد(Objectives of Professional Development of Teacher)**

معلم کے پیشہ وارانہ فروغ کے مقاصد درجِ ذیل ہیں:۔

i. سماجی مطالعہ کے معلم میں جدید نظریاتی علم، تدریسی مہارتوں اور تدریسی طریقوں و تکنیکوں کو فروغ دینا۔

ii. معلم کو پیشہ ورانہ فروغ کے ذریعے سے سماجی مطالعہ کے جدید ترین علم اور عملی پہلوؤں سے متعارف کرانا ہوگا۔

iii. سماجی مطالعہ کے معلم کو تدریس کے اصولوں اور جدید طریقوں سے روشناس کرانا۔

iv. نصاب کے نئے نظریات، جدید تدریسی طریقوں، ٹیکنالوجی اور تعلیمی شعبوں میں جو بھی تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں ان کو جاننا اور ان پر عمل درآمد کرنا اور کمرہ جماعت میں تدریس کو مئوثر بنانا۔

v. موجودہ ضروریات کے مطابق جو لوگ ٹیکنالوجی کے ماہر ہین ہیں، ان کو تدریس سے جوڑنے کی کوشش کرنا۔ جیسے تدریس میں تعلیمی سافٹ ویئر، آن لائن ٹولز، انٹرایکٹو ٹیکنالوجی وغیرہ کا استعمال۔

vi. تعلیمی نظام میں جو تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں اس کے بارے میں معلم کو روشناس کرانا۔

vii. معلم میں ذاتی طور پر مختلف صلاحیتون کا نشوونما کرنا۔

viii. معلم میں مواصلات کی مہارت کو فروغ دینا۔

ix. معلم میں خود اعتمادی کو فروغ دینا۔

x. معلم میں مسائل کو حل کرنے کی صلاحیتوں کو فروغ دینا۔

xi. معلم کو وقت اور حالات کے مطابق خود کو ڈھالنے کی صلاحیت میں فروغ دینا۔

xii. اکتسابی عمل میں فروغ کے لیے معلم کے نقطہ نظر، رویہ اور فہم میں تبدیلی لانا۔

xiii. پیشہ کی اہمیت سے روشناس کرانا اور پیشہ سے متعلق اصولوں اور ذمہ داریوں پر عمل درآمد کے لیے تحریک پیدا کرنا۔

xiv. تدریس کو موثر بنانا اور جدید پیش رفت سے آگاہ کرنا۔

xv. کمرہ جماعت میں درس و تدریس کو نئے زاویے عطا کرنا اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنا۔

xvi. معلم کی خدمات کو مئوثر اور کامیابی سے ہمکنار کروانا۔

xvii. معلم کو اپنے مقام مرتبہ اور عظمت کی برقرار رکھنا۔

xviii. معلم کی تدریسی پیشہ میں دلچسپی، جوش اور ولولہ برقرار رکھنا۔

- **سماجی مطالعہ کے معلم کا پیشہ ورانہ فروغ (Professional Development of Social Study Teachers)**

کوئی بھی تعلیمی نظام اپنے معلم سے آگے نہیں بڑھ سکتا کیونکہ تعلیم کے تمام راستے ایک معلم سے ہو کر ہی گزرتے ہیں۔ تعلیم کے معیاری ہونے کے لیے معلم کا معیاری ہونا ضروری ہے اور معلم کو اپنے معیار کو بلند کرنے کے لیے اپنی علم اور مہارتوں کو ہمیشہ ترقی دینا چاہیے۔ معلم کے پیشہ ورانہ فروغ سے اسکی تدریسی مہارتوں کی اصلاح ہوتی ہے، جس سے طلباء کے اکتسابی نتائج بھی متاثر ہوتے ہیں۔ علم کے تمام شعبوں میں روزانہ تحقیقات ہو رہی ہیں، تدریسی طریقوں اور مہارتوں میں مختلف تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں۔ ایسے میں معلم میں بھی تبدیلی ہونا لازمی ہے۔ قومی نصابی خاکہ 2005 میں بھی معلم کے پیشہ ورانہ فروغ پر زور دیا گیا ہے اور اس کی ذمہ داری اسکولوں کو دی گئی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے کہ اسکول میں ہر معلم کی پیشہ ورانہ فروغ کی منصوبہ بندی کرنے، نگرانی کرنے اور اسے اس قابل بنانے میں اہم کردار ادا کرنا چاہیے۔ سماجی مطالعہ کے معلم کو اپنے علم و مہارتوں کو عصری تقاضوں کے مطابق بنانے کی کوشش کرنی چاہیے۔ سماجی مطالعہ کے

مضمون میں علم کے اضافہ کے لیے ضروری ہے کہ معلم سماجی مطالعہ کا مطالعہ کریں۔ نصابی کتابوں کے علاوہ دیگر کتابوں اور دیگر تعلیمی وسائل کا بر وقت اور مناسب استعمال کرتے ہوئے اپنی معلومات میں اضافے کریں۔ نئی تحقیق کرنے اور مشقی عمل اور حصولِ علم میں مسلسل لگے رہیں۔ زمانے کی رفتار کے ساتھ وہی معلم آگے بڑھ سکتے ہیں جو ہر وقت جدید ترین علم کے حصول میں مصروف رہتے ہیں۔ ایک معلم کو تدریس میں اپنی دلچسپی، جوش اور ولولہ بر قرار رکھنے اور پیشہ ورانہ صلاحیتوں کی ترقی سے متعلق سرگرمیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔

- **پیشہ ورانہ فروغ کے فوائد (Advantages of Professional Development)**

پیشہ ورانہ فروغ کے بہت سے فوائد ہیں، جو کہ درج ذیل درج ہیں:

i. پیشہ ورانہ تربیت کی وجہ سے ایک معلم کو اپنی شعبے سے متعلق تمام جدید تحقیقات اور معلومات حاصل ہو جاتی ہیں۔

ii. ورکشاپس، سیمنار اور کانفرنسز وغیرہ میں شریک ہو کر سماجی مطالعہ کا کوئی بھی معلم اپنے مضمون سے متعلق کسی بھی مسئلے پر اپنا تحقیقی مقالہ پیش کر سکتا ہے اور اس مسئلے کو عام لوگوں تک پہنچا سکتا ہے۔ بحث و مباحثہ کے ذریعے اسکے حل کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔

iii. زیر ملازمت معلم DIET یا SCERT اور کلسٹر کے ذریعے منعقد کیے جانے والے تربیتی پروگراموں میں شامل ہو سکتے ہیں اور تدریس کو دلچسپ، مئوثر اور آسان بنانے کے نئے طریقے سیکھ سکتے ہیں۔

iv. معلم پیشہ سے متعلق نئے ترقی یافتہ عمور سے واقف ہوتے ہیں۔

v. سماجی مطالعہ کے جدید تدریس کے اصولوں اور طریقوں سے واقفیت ہوتی ہیں۔

vi. تعلیمی نظام میں جو تبدیلیاں رونما ہو رہی ہیں معلم کی اس سے واقفیت ہوتی ہے۔

vii. معلم میں خود اعتمادی اور مواصلات کی مہارت میں اضافہ ہوتا ہے۔

viii. معلم کسی بھی طرح کی مسائل حل کر پاتے ہیں اور وقت اور حالات کے مطابق خود کو ڈھالتے ہے۔

ix. معلم میں پیشہ سے متعلق اصولوں اور ذمہ داریوں پر عمل درآمد کے لیے تحریک پیدا ہوتی ہے۔

x. معلم خود کو درس و تدریس کو نئے زاویے اور عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کر پاتے ہیں۔

xi. تدریسی پیشہ میں دلچسپی، جوش اور ولولہ میں اضافہ ہوتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں (Check your own progress)
1۔ معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کے کوئی دو مقاصد درج کیجیے؟ ____________________

16.2.2 پیشہ وارانہ فروغ کے مختلف ذرائع (Various Means for Professional Development)

ریاستی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر تمام ایسی ایجنسیاں موجود ہیں جو زیرِ ملازمت اور قبل ملازمت (pre-service and In-service) معلمین، پرنسپل، محکمہ تعلیم کے افسران، کمیونٹی لیڈرز وغیرہ کے پیشہ ورانہ فروغ کے لیے مختلف پروگرام منعقد کرتی ہیں، جس میں شرکت کرکے پیشہ وارانہ فروغ کے لیے تربیت حاصل کی جاسکتی ہے۔ یہ تمام ایجنسیاں جب پیشہ ورانہ ترقی کے لیے کسی سرگرمی کو انجام دیتی ہیں تو تمام معلمین کو پیشہ ورانہ فروغ کے لیے منعقد کیے جانے والے پروگرام کے بارے میں اطلاع دی جاتی ہے اور اس میں شرکت کے لیے دعوت بھی دی جاتی ہے۔ کچھ ایجنسیوں کے نام معلمین کے پیشہ وارانہ فروغ کے لیے مختلف پروگرام کا انعقاد کرتی ہیں، درجہ ذیل ہیں:

- ضلعی سطح پر معلمین کی تعلیم و تربیت اور پیشہ ورانہ فروغ کے لیے ایجنسیاں

i. District Institute of Education and Training (DIET)

- ریاستی سطح پر معلمین کی تعلیم، تربیت اور پیشہ ورانہ فروغ کے لیے ایجنسیاں۔

i. State Institute of Education (SIE)

ii. State Council of Educational Research and Training (SCERT)

iii. State Board of Teacher Education (SBTE)

iv. University Department of Teacher Education (UDTE)

اس کے الاوہ اسٹیٹ اور مرکزی یونیورسٹی الگ سے بھی ڈپارٹمنٹ کا قیام کرسکتی ہیں، جیسے مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی، جامیہ ملیہ اسلامیہ، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے اردو میڈیم اور دیگر اساتذہ کی ترقی اور پیشہ وارانہ فروغ کے لیے CPDUMT اور دیگر ادارے قائم کیے ہوے ہیں۔

- قومی سطح پر معلمین کی تعلیم، تربیت اور پیشہ ورانہ فروغ کے لیے ایجنسیاں۔

i. University Grant Commission (UGC)

ii. National University of Educational Planning and Administration (NUEPA)

iii. National Council of Teacher Education (NCTE)

iv. National Council of Educational Research and Training (NCERT)

- بین الاقوامی سطح پر معلمین کی تعلیم، تربیت اور پیشہ ورانہ فروغ کے لیے ایجنسیاں۔

United Nations Educational Scientific Cultural Organization (UNESCO)

ان ایجنسیوں کی جانب سے منعقد کیے جانے والے پیشہ ورانہ فروغ کے پروگرام سے معلم کی معلومات وسیع ہوتی ہے مختلف تدریسی کی مہارتوں اور طریقوں کو سیکھتے ہے اور جب وہ کمرہ جماعت میں واپس آتے ہیں، تو وہ ہر ایک تدریسی اور نصابی سرگرمیوں کو پہلے سے بہتر طریقے سے کراپاتے ہیں۔ عام طور پر معلم کو اسکولوں میں بہت سارے غیر تدریسی کاموں کی بھی ذمہ داریاں رہتی ہے لیکن پیشہ ورانہ مہارت معلم کو وقت کی بہتر منصوبہ بندی اور منظم طریقے سے کام کرنے میں مدد دیتی ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ پیشہ ورانہ فروغ کے مختلف ذرائع مختصر میں تحریر کیجیے۔ ____

16.2.3 رسمی اور غیر رسمی طور پر پیشہ ورانہ فروغ

(Formal and Informal Professional Development)

علم کا پیشہ وارانہ فروغ رسمی اور غیر رسمی دونوں طریقوں سے کیا جا سکتا ہے۔ معلم کا رسمی طور پر پیشہ وارانہ فروغ کانفرنس، سیمینار، اورینٹیشن کورسز(واقفیتی پروگرام)، ریفریشر کورسز، ورکشاپس اور فیکلٹی ڈویلپمنٹ پروگرام وغیرہ کے ذریعے ہو سکتا ہے جبکہ غیر رسمی طور پر پیشہ ورانہ فروغ میں آزادانہ تحقیق کرنا(عملی تحقیق)، اپنے ساتھیوں کے ساتھ کسی مسئلے پر بحث و مباحثہ کرنا، ان سے کسی موضوع پر بات چیت کرنا، رائے لینا وغیرہ سے بھی ہو سکتا ہے جس کے ذریعے معلم تمام ب تجربات کو سیکھتا ہے۔ زیر ملازمت اور قبل ملازمت دونوں ہی صورتوں میں معلم اپنے پیشہ سے متعلق ترقی کے لیے بہت ساری سرگرمیوں میں شامل ہو سکتا ہے۔ سماجی مطالعہ کے معلمین اپنے پیشہ ورانہ فروغ کے لیے مختلف سرگرمیوں میں شامل ہو سکتے ہیں جیسے:

- سماجی مطالعہ سے متعلق کسی بھی موضوع پر ورکشاپس، سیمینار، کانفرنسز وغیرہ کا انعقاد اور اس میں معلم کی شمولیت۔
- NCERT،SCERT،DIETاور کلسٹر کے ذریعے چلائے جانے والے مختلف تعلیمی و تربیتی پروگراموں میں معلم کی شمولیت۔
- آن لائن موکس(MOOCS/ SWAYAM) کورسز اور ویبنار میں سماج علوم کے معلم کا شامل ہونا۔
- قیادت کی مہارت، باہمی تعاون کی ترقی کے لیے پروگرام۔
- ٹیچر ایجوکیشن پروگرام، نصاب کی تدوین پر منعقد کی جانے والی ورکشاپس۔
- سماجی مطالعہ سے متعلق کسی موضوع پر کتابیں لکھنا، تحقیقی مقالہ لکھنا اور اسے رسائل اور جرائد میں شائع کرانا جس سے دوسرے معلمین اور طلباء کو افادیت حاصل ہو سکے۔
- تعلیم اور تدریس کے کسی موضوع پر کیے جانے والے پروجیکٹ۔
- مقامی، ریاستی، قومی اور بین الاقوامی ایجنسیاں جو سماجی مطالعہ کے معلم کے لیے مختلف پروگرام منعقد کرتی ہیں، اس میں شامل ہونا ۔
- پیشہ ورانہ فروغ کے لیے حکومت کی جانب سے منعقد کیے جانے والے پروگرام میں شامل ہونا چ۔
- مختلف پیشہ ورانہ تنظیموں کا رکن بھی بننا چاہیے۔

- اپنے مسائل یا سوالات سماجی مطالعہ کے دیگر معلمین کے ساتھ شیئر کرنا، ان سے مشورہ لینا اور مسئلے کا حل تلاش کرینا چاہیے۔ اپ کے لیے جو تنقید کی جارہی ہے اسے تحمل اور احترام کے ساتھ سننا اور بہتری کی کوشش کرنا۔
- خود کو نئی تعلیمی پالیسی اور درس و تدریس کے طریقے سے متعارف کرائے اور جدید نظریات کو اپنے کمرے جماعت میں نافذ کریں۔
- سماجی مطالعہ سے متعلق تعلیمی رسائل، اخبارات، جرائد وغیرہ کا مطالعہ کریں۔ جس کی وجہ سے جدید ترین تجربات اور تحقیقات اور رسائی آسان ہو جاتی ہیں۔
- سماجی میڈیا اور انٹرنیٹ کا استعمال بھی معلم کو پیشہ ورانہ فروغ دینے میں بہت معاون ہوتا ہے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ رسمی اور غیر رسمی طور پر پیشہ ورانہ سرگرمیوں میں کس طرح کا فرق ہے؟ واضح کیجئے ____

16.2.4 پیشہ وارانہ اخلاقیات(Professional Ethics)

پیشہ وارانہ اخلاقیات ایک معیاری اور قابل عمل رویہ ہے جو کسی پیشہ میں کام کرنے والے لوگوں کے مخصوص برتاؤ کی عکاسی کرتا ہے۔ پیشہ وارانہ اخلاقیات کو کسی فرد کی اپنے پیشہ میں کی جانے والی کارکردگی کی بنیاد پر جانچا جاتا ہے۔ ہر ایک پیشہ کے کچھ اصول، شرائط، ضابطے اور ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ تدریسی پیشہ کے بھی کچھ اصول اور ضابطے و ذمہ داریاں ہیں جن پر معلم کو عمل کرنا چاہیے۔ معلم کو اپنے پیشہ کی سالمیت اور پیشہ ورانہ زندگی کے اعلیٰ معیارات کو برقرار رکھنا چاہیے۔ اسے معاشرے میں اس طرح کام کرنا چاہیے کہ اس کے پیشہ کا وقار بلند ہو۔ تدریسی کے پیشہ میں پیشہ وارانہ اخلاقیات سے متعلق کچھ اہم باتیں درج، ذیل ہے۔

- معلم سبھی طلباء کے ساتھ یکساں سلوک کریں۔
- کسی بھی طالب علم کے ساتھ تعصب نہ کریں اور ان کی شخصیت کا احترام کریں۔
- ساتھی معلمین سے اچھے تعلقات رکھیں اور برائیوں سے دور رہیں۔ منفی باتوں سے گریز کریں۔ ایک دوسرے کے ساتھ ہم آہنگی اور تعاون اور اتحاد سے کام کریں۔
- اپنی ذمہ داریوں اور فرائض کو ایمانداری کے ساتھ ادا کرنا۔
- پیشہ ورانہ اقداروں کو اپنانا اور اپنے پیشہ وارانہ رویے کو مثبت اور مثالی بنانا۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ پیشہ ورانہ اخلاقیات سے کیا مراد ہے؟ ____

16.2.5 پیشہ ورانہ عزم (Professional Commitment)

معلم کو اپنی ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے پیشہ وارانہ عزم اور کام کا جذبہ بھی ہونا چاہیے۔ اسکے لیے معلم کو درج، ذیل باتون کو اپنانا ہو گا:۔

- معلم کو اپنے پیشہ وارانہ فروغ اور وابستگی کو ترجیح دینی چاہیے۔
- معلم کو اپنی تدریس اور اس سے متعلق کاموں کے لیے جوش اور ولولہ ہونا چاہیے۔
- معلم کو اپنے طلباء کے ساتھ جذباتی تعلق قائم رکھنا چاہیے اور اپنے طلباء کو تعلیمی رہنمائی فراہم کرنی چاہیے۔
- معلم کو اپنے طلباء کے ساتھ دوستانہ اور ہمدردانہ رویہ رکھنا چاہیے۔
- معلم کو اپنے طلباء کی ضروریات، دلچسپیوں اور صلاحیتوں کو سمجھنا چاہیے۔
- آج وقت کی ضرورت ہے کہ معلم اپنی پیشہ ورانہ اخلاقیات اور اپنی جوابدہی کو سمجھیں۔

16.2.6 پیشہ ورانہ فروغ کے حصول کے لیے دیگر مختلف اہم نکات

(Some Important Points for Achievement of Professional Development)

معلم کو ان کا اپنا ادارہ یا محکمہ کوئی موقع فراہم کرے یا نہ کرے وہ درج ذیل طریقوں کو اپنا کر اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں میں اضافہ کر سکتے ہیں۔

- ایک بہترین اور کامیاب معلم بننے کے لیے ضروری ہے کہ معلم خود کو اپنی خوبیوں اور کمزوریوں سے واقف کرائے۔
- اپنی تدریسی سرگرمیوں کو بہتر بنانے کے لیے اپنے دیگر ساتھیوں سے تعلقات کو دوستانہ رکھے، ان سے اپنی مسائل پر مشاورت کریں اور اپنی مسائل کے حل طلب کریں۔ دوسروں کے صحت مند اور مثبت نظریات کو اپنائے۔
- تدریسی سرگرمیوں میں بہتری کے زیادہ سے زیادہ وقت مطالعہ میں صرف کریں۔ نئے تعلیمی رجحانات وجدید نظریات سے واقف رہیں۔ اس کے لیے ہمہ وقت اپنی تربیت پر توجہ دیں۔ سیکھے گئے جدید اختراعی، تخلیقی نظریات، تجربات اور طریقوں کو اپنی تدریس کا حصہ بنائیں۔
- کمرۂ جماعت میں تدریس ذمہ داریوں کے علاوہ بھی کچھ اور باتوں پر توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے اسکے لیے بھی معلم کو تیار رہنے اور توجہ دینے کی ضرورت ہوتی ہے۔

- معلم پیشہ وارانہ صلاحیتوں کے فروغ کے لیے جس بھی پروگرام میں حصہ لیں، اسے ضروری یا مجبوری سمجھ کر نہ کریں بلکہ پروگرام میں خوش دلی سے حصہ لیں تبھی آپ کچھ سیکھ سکیں گے۔ایسے ہر ایک مواقع کا فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کریں جہاں سے آپ اپنی صلاحیتوں میں فروغ اور معلومات میں اضافے کر سکتے ہے۔
- جدید نظریات اور طریقہ تدریس کو اپنی تدریس میں شامل کریں، نئی تبدیلیوں کو اپنی تدریس میں جگہ دیں۔ معلم کو کوشش کرنی چاہیے کہ روایتی طریقوں سے اپنے کو باہر نکال کر کچھ جدیدی طریقوں کا استعمال بھی کریں۔
- ایسی تمام ایجنسیاں جو معلم کی تربیت سازی اور پیشہ وارانہ فروغ کے کام کو انجام دیتی ہیں، ان سے رابطے قائم رکھیں۔ اپنے سے زیادہ تجربہ کار اور قابل معلمین، تعلیمی ماہرین سے ربط میں رہیں اور ان سے ملاقات کریں اور اپنے مسائل پر ان سے بات چیت کریں اور مشاورات لیں۔اسی طرح معلمین سے متعلق تنظیم اور تعلیمی تحقیقات کے مراکز سے بھی رابطہ قائم رکھیں تاکہ ذہنی جمود کا شکار نہ ہوں، اور نئی نئی تحقیقات سے آگاہی رہے۔ محکمہ تعلیمات کی جانب سے جاری کردہ اعلانات اور پالیسوں پر بھی نظر رکھیں۔
- معلم کی جدید تعلیمی نظریات، رجحانات، تجربات اور تکنیک تک رسائی حاصل کریں، تعلیمی رسائل جرائد اور اخبارات کے ذریعے سے بہت ہی آسانی سے یہ کام انجام تک پہنچ سکتا ہے۔اس سے معلم دنیا بھر میں رونما ہو رہی تعلیمی و تدریسی سرگرمیوں سے واقف ہو جاتا ہے۔
- سماجی میڈیا اور انٹرنیٹ کا استعمال بھی کر سکتے ہیں۔انٹرنیٹ کے ذریعہ معلم نہ صرف اپنی نصابی معلومات میں اضافے کو یقینی بنا سکتے ہیں بلکہ درس و تدریس کے جدید طریقے ہائے تدریس سے بھی اپنے آپ کو آراستہ کر سکتے ہیں۔
- سماجی میڈیا کے استعمال سے معلم کا دائرہ وسیع ہو جاتا ہے اور اس کا تعلق سماج کے ان افراد سے بھی ہو جاتا ہے جو بہت ہی ذہانت، تدریسی صلاحیت اور لیاقت رکھتے ہیں جو ان کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں کے فروغ میں کافی حد تک معاون ثابت ہوتے ہیں۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ پیشہ ورانہ فروغ کے لیے کچھ اہم باتیں بتائیے۔ ____

16.2.7 قومی تعلیم پالیسی 2020 اور پیشہ وارانہ فروغ

(National Education Policy-2020 and Professional Development)

نئی قومی تعلیم پالیسی کا افتتاح 29 جولائی 2020 کو ہوا۔ جو ہندوستان کے نئے تعلیمی نظام کے وژن کا بلیو پرنٹ پیش کرتی ہے۔ پیشہ ورانہ تعلیم اور پیشہ ورانہ فروغ کے اعتبار سے قومی تعلیمی پالیسی-2020 ایک بہترین دستاویز ہے، جس کی تکمیل کے ساتھ ہی ایک نئے ہندوستان کی تشکیل کا خواب پورا ہوگا۔ پالیسی میں کہا گیا ہے کہ پیشہ ورانہ تربیت میں اخلاقیات، نظم و ضبط، تنقیدی سوچ، مباحثہ، تحقیقات، جدت پسندی اور عوامی اہمیت سے متعلق تعلیم کو شامل کیا جائے تاکہ زیر تربیت معلم میں پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ ساتھ ان کی شخصیت

کے دیگر پہلوئوں کی بھی نشوونما بھی ممکن ہو۔ نئی قومی تعلیمی پالیسی-2020 کے باب 5 میں، معلمین کے بارے میں بہت سی اہم باتیں کی گئی ہیں۔اور باب 5.15 میں، معلمین کے مسلسل پیشہ ورانہ فروغ کے بارے میں بھی بات کی گئی ہے۔اس میں معلم کو اپنی صلاحیتوں کو فروغ دینے اور اسے باشعور بنانے کی بات کی گئی ہے۔اس میں کہا گیا ہے کہ معلم کو ان کے علم میں بہتری کے وسیع مواقع فراہم کیے جانے چاہئے۔ جس سے وہ اپنے پیشہ میں ہونے والی اختراعی اقدامات اور پیش رفت سے آگاہ ہو سکیں۔انہیں یہ موقع مختلف طریقوں سے فراہم کیا جانا چاہیے جس میں علاقائی، ریاستی، قومی اور بین الاقوامی ورکشاپس اور آن لائن ماڈیولز شامل ہونے چاہیے۔پالیسی میں یہ بھی کہا گیا کہ آن لائن پلیٹ فارم قائم کیے جائیں گے تاکہ معلم آپس میں خیالات کا تبادلہ کر سکیں اور ایک دوسرے کے تجربات سے استفادہ حاصل کر سکیں۔ سبھی معلمین کو ہر سال کم از کم 50 گھنٹے پیشہ ورانہ فروغ کے پروگراموں میں شرکت کرنی ہوگی۔ وہ اپنی دلچسپی کے مطابق یہ کام کر سکیں گے۔ مسلسل پیشہ ورانہ فروغ Continuous Professional Development سے متعلق پروگراموں میں خواندگی اور اعداد کا علم، تخلیقی اور حالات کے مطابق اپنے کو ڈھالنے کی صلاحیت پر مبنی حصول علم سے متعلق درس و تدریس کی تازہ ترین معلومات فراہم کرائی جائے گی۔ درس اور تدریس کے طریقوں میں عمل پر مبنی علم، فنون اور کھیل کو دپر مربوط طریقہ کار اور کہانیوں کی شکل میں پڑھائی جیسے طریقے شامل رہیں گے۔ مسلسل پیشہ ورانہ فروغ میں سیکھنے کے مختلف طریقوں کو یکجا کرتا ہے جیسے ای میل، آن لائن ٹولز، آڈیو ویڈیو، ای لرننگ پروگرام وغیرہ۔ یہ سب ایک فرد کی مئوثر پیشہ ورانہ فروغ کے لیے ضروری ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی 2020 کا باب 20 پیشہ ورانہ تعلیم کے فروغ کے بارے میں بات کرتا ہے۔ قومی تعلیمی پالیسی میں مسلسل پیشہ ورانہ فروغ کی اہمیت، مقاصد اور فوائد کی وضاحت کی گئی ہے۔ مسلسل پیشہ ورانہ فروغ کی اہمیت کو درج ذیل نکات سے بھی سمجھا جاسکتا ہے۔

- مسلسل پیشہ ورانہ فروغ سیکھنے کے مواقع فراہم کرتا ہے اور فرد کو اپنے شعبے میں دوسروں سے بہتر بناتا ہے۔
- تعلیمی ماہرین تک رسائی فراہم کرتا ہے۔
- معلم موجودہ رجحانات اور تبدیلیوں کے بارے میں اچھی طرح سے باخبر رہتا ہے۔
- آپ جو تدریس کرتے ہیں اس میں آپ اور بھی زیادہ بہتر ہو جاتے ہیں۔
- تدریس کے عمل میں خود اعتمادی میں اضافہ ہوتا ہے۔
- تدریس کو دلچسپ اور مئوثر بناتا ہے اور معلم میں سیکھنے کا جذبہ بڑھتا ہے۔

اعلیٰ تعلیم میں تدریس کے معیار میں اضافے کی خاطر ایک منفرد پہل کے تحت حکومتِ ہند پچھلے کچھ سالوں سے اعلیٰ تعلیم کے معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کے لیے تدریس کے سالانہ تجدیدی پروگرام (ارپت)(ARPIT-Annual Refresher Programme in Teaching) کو کامیابی سے چلا رہی ہے۔ موکس (MOOCS) کے پلیٹ فارم سوائم (Study Webs of Active learning for Young Aspiring Minds SWAYAM) کو استعمال کرتے ہوئے یہ پروگرام 13 نومبر 2018ء میں شروع کیا گیا تھا۔ جس کا مقصد تعلیم کے تئیں حکومت کے عہد کو پورا کرنا ہے۔ یہ تقریباً 15 لاکھ اعلیٰ تعلیم کی فیکلٹی کے پیشہ ورانہ فروغ کی ایک منفرد آن لائن پہل ہے۔ ارپت Arpit کے ذریعے پچھلے چند سالوں کے دوران نئے اور ابھرتے ہوئے رجحانات، تدریسیات میں ترقی، نظر ثانی شدہ نصاب کے

لیے طریقہ کار وغیرہ کے بارے میں بہت سارے معلمین کو تربیت دی گئی ہے۔ 19 اُرپت کا آغاز تدریس کے معیار میں اضافہ کرنے کے لیے کیا گیا تھا اور یہ ہر ایک کام دیش کے نام کے تئیں حکومت کے عہد کی عکاسی کرتا ہے۔ اس لیے معلم اپنے عہدے کے وقار کو ملحوظ رکھیں۔ اپنی بہترین تخلیقی، ذہنی توانائیوں اور صلاحیتوں کو برقرار رکھتے ہوئے قوم وملت کی تعمیر میں اپنا تعاون پیش کریں۔ معلم میں تعلیمی ،فنی اور پیشہ وارانہ صلاحیتوں کو فروغ دیتے ہوئے قوم وملت کی حقیقی خدمت بھی انجام دینی چاہیے۔

اپنی معلومات کی جانچ کریں(Check your own progress)
1۔ قومی تعلیمی پالیسی-2020 میں معلم کے پیشہ وارانہ فروغ کے لیے کیا کہا گیا ہے؟ ________________

16.3 خلاصہ (Summary)

تعلیمی نظام میں رونما ہو رہی بہت سی تبدیلیوں کی وجہ سے معلم کی پیشہ وارانہ صلاحیتوں کا فروغ نہایت ضروری ہوتا جارہا ہے۔ معلم کو تدریسی پیشہ سے متعلق جدید علم اور مہارتوں کو حاصل کرنا چاہیے جس سے کہ وہ جدید نظریات اور تدریسی طریقوں کو سیکھیں اور ٹیکنالوجی کا استعمال اپنے شعبے میں مئوثر انداز میں کر سکیں۔ معلم کو اپنے پیشہ وارانہ فروغ کے لیے رسمی اور غیر رسمی دونوں طرح کے مختلف ذرائع کا استعمال کرنا چاہیے۔ اسکے لیے معلم کو فیکلٹی ڈیولپمنٹ کورسز، ورکشاپ، سیمینار کانفرنس میں شرکت کرنی چاہیے اور اپنے ساتھیوں کے ساتھ بات چیت بھی کرسکتے ہے۔ معلم میں پیشہ وارانہ اخلاقیات کے ساتھ پیشہ وارانہ عزم بھی ہونا چاہیے۔ قومی تعلیمی پالیسی-2020 میں میں بھی معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کی بات کہی گئی ہے جس میں معلعم کی تربیت میں اخلاقیات، نظم اور ضبط، تنقیدی سوچ، مباحثہ، تحقیقات، جدت پسندی اور عوامی اہمیت سے متعلق تعلیم کو شامل کیا جائے تاکہ زیر تربیت معلم میں پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ ساتھ ان کی شخصیت کے دیگر پہلو کا بھی نشو ونما ہو سکیں۔

16.4 اکتسابی نتائج (Learning Outcomess)

اس اکائی کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ اس قابل ہو چکے ہیں:

- پیشہ کی خصوصی، علم ومہارت، کسی بھی فرد کو اپنے پیشہ میں مسلسل فروغ، کی اہمیت کو سیکھ چکے ہیں۔
- سماجی مطالعہ کے معلم کو پیشہ وارانہ فروغ کے ذریعے سے سماجی مطالعہ کی جدید ترین علم و عملی پہلوؤں اور تبدیلیوں سے متعارف ہو چکے ہیں۔
- پیشہ وارانہ فروغ کے لیے مختلف رسمی اور غیر رسمی ذرائع سے واقف ہو چکے ہیں۔
- معلم کے اپنے پیشہ میں فروغ کے لیے موجود پیشہ وارانہ اخلاقیات اور پیشہ وارانہ عزم کو سمجھ چکے ہیں۔
- قومی تعلیمی پالیسی 2020 میں معلم کے مسلسل پیشہ وارانہ فروغ کی بات کو سمجھ چکے ہیں۔

16.5 فرہنگ(Glossary)

(Word)الفاظ	(Meaning)معنی
پیشہ (Profession)	پیشہ سے مراد کسی ایسے خاص شعبہ سے ہے جس میں کام کرنے کے لیے خصوصی لیاقت، علم اور مہارت کی ضرورت ہوتی ہے۔اس میں افراد معاشرے کو اپنے پیشہ سے متعلق خدمات اور رہنمائی فراہم کرتے ہیں جس کے لیے وہ کچھ مخصوص فیس یا معاوضہ بھی لیتے ہیں۔
پیشہ ورانہ فروغ (Professional Development)	اسے علم اور مہارت کو فروغ دینے کے ایک ذریعہ کے طور پر دیکھا جاتا ہے جس مین وہ اپنے پیشہ سے وابستہ جدید ترین نظریات، تصورات، علم اور مہارت حاصل کرنا ہے۔
رسمی طور پر پیشہ وارانہ فروغ (Formal Professional Development)	رسمی طور پر پیشہ وارانہ فروغ سے مراد معلم کا سیمینار، کانفرنس، اورینٹیشن کورسز، ریفریشر کورسز، ورکشاپس اور فیکلٹی ڈویلپمنٹ پروگرام وغیرہ کے ذریعے پیشہ وارانہ فروغ سے ہے۔
غیر رسمی طور پر پیشہ ورانہ فروغ (Informal Professional) (Development)	غیر رسمی طور پر پیشہ ورانہ فروغ میں معلم کا آزادانہ تحقیق کرنا، اپنے ساتھیوں کے ساتھ کسی مسئلے پر بحث و مباحثہ کرنا، ان سے کسی موضوع پر بات چیت کرنا، رائے لینا بھی ہو سکتا ہے جس کے ذریعے معلم تمام باتوں کو سیکھتا ہے۔
پیشہ وارانہ اخلاقیات (Professional Ethics)	یہ ایک معیاری اور قابل عمل رویہ ہے جو کسی پیشہ میں کام کرنے والے لوگوں کے مخصوص برتاؤ کی عکاسی کرتا ہے۔ اس میں معلم پیشہ کے اصول، شرائط، ضابطے کو ذہن میں رکھتے ہوئے کارکردگی کو انجام دیتا ہے۔
پیشہ وارانہ عظم (Professional Commitment)	معلم کا ایسا جذبہ جو اسے ذمہ داریوں کے ساتھ ساتھ اپنے فرائض کی انجام دہی کے لیے اس میں محرک پیدا کرتا ہے، پیشہ وارانہ عظم کہتے ہے۔

قومی تعلیمی پالیسی (National Education Policy)	نئی قومی تعلیمی پالیسی ایک ایسا دستاویز ہے جو تعلیمی نظام کے وژن کا خاکہ پیش کرتی ہے۔ جیسے ہمارے ملک میں نئی قومی تعلیم پالیسی کی افتتاح 29 جولائی 2020 کو ہوا۔ پیشہ ورانہ تعلیم اور پیشہ ورانہ فروغ کے اعتبار سے قومی تعلیمی پالیسی-2020 ایک بہترین دستاویز ہے۔

16.6 نمونہ امتحانی سوالات (Model Examination Questions)

معروضی جوابات کے حامل سوالات (Objective Type Questions)

1۔ درجِ ذیل میں سے کس پروگرام کا تعلق معلم کے پیشہ وارانہ فروغ سے ہے؟

(a) Annual Refresher Programme in Teaching (ARPIT)

(b) Digital Infrastructure for Knowledge Sharing (DIKSHA)

(c) Rashtriya Madhyamik Shiksha Abhiyan (RAMSA)

(d) Rashtriya Uchch Shiksha Abhiyan (RUSA)

2۔ Annual Refresher Programme in Teaching (ARPIT) پروگرام سن میں ۔۔ شروع کیا گیا؟

(a) 2014　(b) 2016　(c) 2018　(d) 2020

3۔ درجِ ذیل میں سے موکس (MOOC) کا مخفف ہے؟

(a) Massive Open Online Courses　(b) Massive Online Open Courses

(c) Massive Only Online Courses　(d) Massive Optional Online Courses

4۔ درجِ ذیل میں سے سوائم (SWAYAM) کا مخفف ہے؟

(a) Study Webs of Active learning for Young Aware Minds

(b) Study Wise Active learning for Young Aspiring Minds

(c) Study Webs of Active learning for Young Aspiring Minds

(d) Study Webs of Active learning for Youth Aspiring Minds

5۔ قومی تعلیمی پالیسی میں کہا گیا ہے کہ سبھی معلمین کو کم از کم ۔۔۔۔۔۔ گھنٹے پیشہ وارانہ فروغ کے پروگرام میں شرکت کرنی چاہیے؟

(a) 20 گھنٹے　(b) 30 گھنٹے　(c) 50 گھنٹے　(d) 60 گھنٹے

6۔ قومی تعلیمی پالیسی-2020 کی افتتاح ۔۔۔۔۔ ہوئی؟

(a)26 جنوری، 2020 (b)8 مارچ، 2020

(c)15 اگست، 2020 (d)29 جولائی، 2020

7۔ درجِ ذیل میں سے کس کا تعلق تعلیمی تربیت اور پیشہ وارانہ فروغ سے ہے؟

(a) DIET (b) SCERT (c) NCTE (d) سبھی

8۔ معلم کے معیاری اور قابلِ عمل رویہ کا تعلق ہے؟

(a) تدریس سے (b) اکتساب سے (c) پیشہ وارانہ اخلاقیات سے (d) پیشہ وارانہ عظم

9۔ معلم کے پیشہ ورانہ فروغ کا تعلق ہے؟

(a) پیشہ وارانہ عظم (b) اکتساب سے (c) پیشہ وارانہ اخلاقیات سے (d) سبھی

10۔ معلم کا پیشہ تعلق رکھتا ہے؟

(a) تدریس سے (b) پیشہ وارانہ عظم (c) پیشہ وارانہ اخلاقیات سے (d) سبھی

مختصر جوابات کے حامل سوالات (Short Answer Type Questions)

1۔ پیشہ سے کیا سمجھتے ہے، مختصر میں واضح کیجئے؟

2۔ پیشہ وارانہ فروغ پر مختصر ایک نوٹ لکھئے؟

3۔ پیشہ وارانہ فروغ کے مقاصد بتائے؟

4۔ سماجی مطالعہ کے معلم کا پیشہ وارانہ فروغ کیسے کیا جائے؟

5۔ معلم کا پیشہ وارانہ فروغ کیوں ضروری ہے؟

6۔ پیشہ وارانہ فروغ کے فائدے بتایئے؟

7۔ پیشہ وارانہ عظم کو مختصر میں واضح کیجئے؟

8۔ پیشہ وارانہ اخلاقیات سے کیا سمجھتے ہے؟

9۔ ایک معلم کو پیشہ وارانہ فروغ کے لیے کیا کرنا چاہیے؟

10۔ معلم اپنا پیشہ وارانہ فروغ کس طرح کر سکتا ہے؟

طویل جوابات کے حامل سوالات (Long Answer Type Questions)

1۔ سماجی مطالعہ کے معلم کے پیشہ وارانہ فروغ کے لیے مختلف ذرائع پر تفصیل سے روشنی ڈالیے؟

2۔ پیشہ وارانہ حصول کے لیے کچھ اہم طریقے بتائے؟

3۔ قومی تعلیمی پالیسی-2020 میں معلم کے پیشہ وارانہ فروغ کے تعلق سے کیا اہم باتیں کہی گئی ہیں؟

4۔ پیشہ وارانہ فروغ کیوں کیا جانا چاہیے، اس پر تفصیل میں روشنی ڈالیے؟

5۔ پیشہ وارانہ فروغ سے معلم کو تدریسی واکتسابی سرگرمیوں کے لیے کیا فائدہ ہو گا؟

معروضی سوالات کے جوابات کی کلید (Answer Key of Multiple Choice Questions)

سوال نمبر	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10
جواب	a	c	a	c	c	d	d	c	d	d

16.7 تجویز کردہ اکتسابی مواد (Suggested Reading Resources)

1۔ Hay, R. (2015). Professionalization of Teachers and Institutions, Delhi, Shipra Publication

2۔ Hussain, M.A. (2018). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), B.Ed. (ODL)SLM. Hyderabad, DDE and DTS, Maulana Azad National Urdu University

3۔ Khan, M.S. (2015). Pedagogy of Social Studies (In Urdu), Ghaziabad, MNS Publishing House

4۔ Kochhar, S.K. (1992). Methods & Techniques of Teaching, New Delhi, Sterling Publishers Private Limited.

5۔ Mishra, R.M. (2010). Teaching Technology and Evaluation, Lucknow, Alok Prakashan

6۔ Sharma, R.A. (2012). Teaching of Social Studies, Meerut, R.Lal Book Depot.

7۔ Sharma, R.L. (2006). The Teaching of Social Studies, Agra, Vinod Pustak Mandir

8۔ Venkataiah, N. (2018). Professional Development of Teachers, Hyderabad, Neelkamal Publication Pvt. Ltd.

9۔ Annual Refresher Programme in Teaching | ARPIT | India (nta.nic.in)

Model Question Paper / نمونۂ امتحانی پرچہ

سماجی مطالعات کی تدریسیات

3 Hrs : وقت : Time گھنٹے	Maximum. Marks 70 : جملہ نشانات

ہدایات:

یہ پرچہ سوالات تین حصوں پر مشتمل ہے: حصہ اول، حصہ دوم، حصہ سوم۔ ہر جواب کے لیے لفظوں کی تعداد اشارۃ ہے۔ تمام حصوں سے سوالوں کا جواب دینا لازمی ہے۔

1. حصہ اول میں 10 لازمی سوالات ہیں جو کہ معروضی سوالات/ خالی جگہ پُر کرنا/مختصر جواب والے سوالات ہیں۔ ہر سوال کا جواب لازمی ہے۔ ہر سوال کے لیے 1 نمبر مختص ہے۔ (10 x 1 = 10 Marks)
2. حصہ دوم میں 8 سوالات ہیں، اس میں سے طالب علم کو کوئی پانچ سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریباً دوسو (200) لفظوں پر مشتمل ہے۔ ہر سوال کے لیے 6 نمبرات مختص ہیں۔ (5 x 6 = 30 Marks)
3. حصہ سوم میں 5 سوالات ہیں۔ اس میں سے طالب علم کو کوئی تین سوالوں کے جواب دینے ہیں۔ ہر سوال کا جواب تقریباً پانچ سو (500) لفظوں پر مشتمل ہے۔ ہر سوال کے لیے 10 نمبرات مختص ہیں۔ (3 x 10 = 30 Marks)

حصہ اول

سوال: (1)

(i) سماجی سائنسداں (Social Scientist) اگسٹ گامٹے (August Comte) کا تعلق کس ملک سے ہے؟

(a) فرانس (b) برطانیہ (c) جرمنی (d) امریکہ

(ii) RTE کا تعلق آئین ہند کی کس دفعہ (Article) سے ہے؟

(a) Article21a (b) Article21b (c) Article21d (d) Article21c

(iii) "Suicide" کس کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔

(a) Emile Durkheim (b) Terman (c) August Comte (d) ان میں سے کوئی نہیں

(iv) نئی قومی تعلیم پالیسی کے مطابق "اسکولی تعلیم کے لیے قومی درسیاتی خاکہ کو (NCFESE 2020-21) مرتب کرنے کی ذمہ داری کس کے سپرد کی جائے گی؟

(a) NCRT (b) NCTE (c) ICSE (D) CBSE

(v) مشاہداتی طریقہ (Observation Method) موزوں ہے۔

(a) طلبہ کی ذہنی لیاقتوں کو سمجھنے کے لئے (b) طلبہ کی شخصیت کے عناصر کو سمجھنے کے لیے

(c) طلبہ کی روایات کو سمجھنے کے لیے (d) طلبہ کے ماحول کو سمجھنے کے لیے

(vi) بلوم کی ذریعے پیش کردہ تعلیم کی درجہ بندی کے ذوقونی علاقہ (Cognitive Domain) میں شامل نہیں ہوتا ہے؟

(a) علمق (b) تفہیم (c) اطلاق (d) کردار سازی

(vii) سیاست وہ سائنس ہے جو اچھی عادتوں کا مطالعہ کرتی ہے" یہ قول کس فلسفی کا ہے؟

(a) ارسطو (b) مہاتما گاندھی (c) مولانا ابوالکلام آزاد (d) سقرات

(viii) مائیکرو ٹیچنگ مختصر جماعت میں تدریس کو جانچنے کا ایک پیمانہ ہے" کس کا قول ہے؟

B.K. Passi (a) D.W. Allan(b) L.C. Singh(c) M.M. Shah (d)

(ix) درج ذیل میں سے کس کا تعلق مائیکرو ٹیچنگ سے نہیں ہے؟

(a) پلاننگ (b) ٹیچنگ (c) فیڈ بیک (d) ایوارڈ

(x) سماجی علوم کے معلم کی پیشہ ورانہ خوبی کیا ہے؟

(a) خوش اخلاقی (b) صحت مند ہونا (c) سادگی (d) تدریسی صلاحیتیں

حصہ دوم

(2) ساماجی علوم کی تعریف بیان کرتے ہوئے اس کے معنی اور وسعت تحریر کیجیے۔

(3) ثانوی سطح پر ساماجی علوم کے مضامین کا احاطہ پیش کرتے ہوئے سماج کے ساتھ ان مضامین کے رشتہ کو واضح کیجیے۔

(4) تدریسی مقاصد کے معنی بتاتے ہوئے ان کی اہمیت واضح کیجیے۔

(5) سماجی علوم کے اعتبار سے NCF-2005 کی سفارشات پیش کریں۔

(6) بحیثیت معلم آپ ثانوی سطح پر سماجی علم کی تدریس میں کون سا طریقہ تدریس استعمال کریں گے اور کیوں؟ مثالوں کے ساتھ واضح کیجیے۔

(7) مائیکرو ٹیچنگ(Micro Teaching) دور کی وضاحت کیجیے۔

(8) دو اساتذہ پر مشتمل سماجی کا درجہ آٹھ کا سالانہ منصوبہ پلان(Year Plan) تیار کریں۔

(9) سماجی علوم کی تدریس میں کتب خانہ اور میوزیم کی اہمیت واضح کیجیے۔

حصہ سوم

(10) پروجکٹ طریقہ تدریس کی خوبی وخامی بیان کرتے ہوئے سماجی علوم میں پرجیکٹ طریقہ تدریس کے اطلاق کو مع مثال سمجھائیے۔

(11) سماجی علوم اور قدرتی سائنس کے مضامین کے درمیان درس وتدریس، حکمت علمیاں، طریقہ تدریس، تدریسی اشیا کے استعمال کی بنیاد پر فرق واضح کیجیے۔

(12) تعلیمی سیاحت(Educational Trip)، سوشل سائنس کلگ اور نمائش کو آپ سماجی علوم کی تدریس میں کس طرح استعمال کریں گے؟ مع مثال واضح کیجیے۔

(13) کسی ایک مائیکرو ٹیچنگ مہارت کو منتخب کر ،، عنوان کے تحت مائیکرو ٹیچنگ کا منصوبہ سبق تیار کیجیے۔

(14) سامجی علوم کے کمیونٹی وسائل کی ایک فہرست تیار کیجیے۔ آپ استعمال سماجی علوم کی تدریس کے لیے کس طرح کریں گے؟ واضح کیجیے۔

☆☆☆

Notes/اہم نکات

Notes/اہم نکات

اہم نکات /Notes